الله
رسول
محمد

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

اول



تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

الله
رسول
محمد

جہانگیری

جامع ترمذی شریف

1

تصنیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

اہم اعلان

- https://sunnahschool.blogspot.com/ پر دی گئی تمام کتب عام قاری کے مطالعے کے لئے ہیں

تجارتی مقاصد کے لئے ان کا استعمال ممنوع ہے۔ شکریہ

- میں آپ تمام کے لئے دعا گو ہوں کے اس پر فتن دور میں اللہ پاک نے آپ کو دینی علم کی رغبت عطا فرمائی۔

- مزید آپ سے مدنی التجا ہے کہ وہ لوگ جو عالم دین نہیں اور احادیث مبارکہ کا بھی ذوق رکھتے ہیں ان میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں کسی حدیث کی صحت کیسی ہے، اس میں کوئی ایسا راوی تو نہیں جس کی کسی معاملے میں روایت قبول نہیں کی جاتی، اگر صرف کسی مخصوص موضوع پر قبول کی جاتی ہے تو وہ کونسا موضوع ہے۔ مزید یہ کہ فلاں حدیثِ مبارکہ کا شانِ نزول کیا ہے، کس کے بارے اور کس حکم میں منقول ہوئی پھر آج تک اس موضوع پر اس حدیث مبارکہ پر ہی عمل ہے یا اس کے بعد اس موضوع پر کوئی اور حکم آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف سے دیا گیا ہے، جیسا کہ رفع یدین اور اس جیسے دیگر بہت سے مسائل پر ایسا دیکھنے میں آیا ہے۔
چونکہ اس بات کی تفصیل سے عام لوگ واقف نہیں ہوتے لہذا اگر کسی حدیث مبارکہ کو پڑھنے کے بعد آپ کسی مسئلے میں کسی ذہنی خلش کا شکار ہوں تو علمائے اہل سنت کی شائع کردہ کتبِ احادیث مبارکہ کی شرح کا مطالعہ کیجیے تاکہ آپ کو متعلقہ حدیثِ مبارکہ کا پسِ منظر، شانِ نزول، اس کے راویوں کے بارے میں کہ کون قابل قبول ہے یا نہیں اور اس ضمن میں کوئی مزید حکم بھی آیا ہے یا نہیں اگر آیا ہے تو کیا ہے درست طور پر معلوم ہو سکے۔ طالب دعا

انتہائی ضروری ہدایات

بہت سے لوگ جو کتب احادیث کو دوسری کتابوں میں درج کی گئی احادیثِ مبارکہ کا حوالہ چیک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس لئے کتاب لکھنے والے سے بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ کتاب کے جلد نمبر یا صفحہ نمبر کے لحاظ سے حدیث کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس صفحہ نمبر یا اس جلد میں بھی بعد اوقات وہ حدیث مبارکہ نہیں ملتی۔ لہذا یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اس کتاب میں تو فلاں حدیث موجود ہی نہیں لہذا حوالہ دینے والے نے جھوٹ لکھا ہے۔ لیکن اس میں بعد مصنف بھی غلطی کرتے ہیں اور تلاش کرنے والے اکثر حضرات تو شکار ہی اس غلطی کا ہوتے ہیں۔ وہ کیسے ؟؟؟

دوستو مختلف کتب چھاپنے والی کمپنیاں مختلف ترجمہ کرنے والے علمائے کرام کے علیحدہ علیحدہ ترجمے شائع کرتی ہیں۔ مگر ان میں کسی کا فونٹ سائز چھوٹا تو کسی میں بڑا، پھر صفحے کے سائز اور لائنوں کی تعداد، نیز یہ کہ عربی متن اور اردو ترجمہ میں سے دونوں یا صرف ترجمہ کتاب میں دیا جاتا ہے جس وجہ سے حوالے کے صفحہ نمبر اور احادیث مبارکہ کی تعداد کے باعث جلد نمبر میں بھی فرق آجاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی حدیث کو کس طرح چیک کیا جائے

کتاب پڑھنے والوں کے لئے ضروری ہدایات:

1. آپ نے کسی کتاب میں حدیث دیکھی، کسی بھی مقصد کے لئے آپ متعلقہ حدیث مبارکہ کو اس کتاب میں تلاش کرتے ہیں، اس صفحہ نمبر یا حدیث نمبر کے لحاظ سے تو آپ کو کتاب گئے صفحہ نمبر یا حدیث نمبر پر متعلقہ

حدیث مبارکہ مل جاتی ہے تو اچھی بات ہے، مگر بعض اوقات متعلقہ صفحہ نمبر یا حدیث نمبر پر آپ کو حدیث نہیں ملتی مگر اکثر اس کتاب میں موجود ضرور ہوتی ہے، تو اس کے لئے نیچے ہدایات دی گئی ہیں۔

2. پہلے کتاب کا نام تلاش کیجیے، پھر متعلقہ ابواب کس کتاب میں ہیں، پھر باب کا نمبر اور نام، پھر حدیث نمبر، پھر صفحہ اور جلد نمبر اگر دیا گیا ہو اور پھر کتاب کی ناشر کمپنی یا ادارے کا نام

مثلاً(صحیح بخاری، کتاب الوحی، باب 1: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ۔۔۔۔۔، رقم الحدیث: 1، 1/101، فرید بک سٹال، لاہور)

3. جگہ کی کمی کے باعث کچھ مصنف ناشر کا نام کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع کی صورت میں دے دیتے ہیں۔

4. کچھ کتابوں میں حوالہ مضمون کے ساتھ نہیں دیا جاتا، صرف حوالہ نمبر دے کر کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع سے پہلے حوالہ نمبر کی گنتی کے لحاظ سے مکمل حوالہ درج کر دیا جاتا ہے۔

5. مثلاً میں یہاں حوالہ نمبر دے رہا ہوں (203)

6. اب ان ہدایات کے آخر میں مکمل حوالہ نوٹ کروں گا، اسی طرح نمبرز کی ترتیب سے کچھ کتب میں حوالہ دیا جاتا ہے۔

7. ایسی صورت میں بعض اوقات ماخذ و مراجع بھی حوالے کے ساتھ لکھ دیا جاتا ہے، اور علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

8. ایک اور بات یاد رہے، مثلاً ناشر نمبر 1 کی چھپی ہوئی صحیح بخاری میں پہلی جلد میں 1300 احادیث ہیں مگر دوسری جلد میں اکثر ناشر حدیث نمبر 1301 سے شروع کرتے ہیں مگر کچھ ناشر مثلاً ناشر نمبر 2 دوسری جلد میں شروع تو اگلی حدیث سے ہی کرتے ہیں مگر دوسری جلد نمبر پھر حدیث نمبر 1 سے ہی جلد کا آغاز کرتے ہیں، اب اگر ناشر نمبر 1 دوسری جلد 3310 احادیث پر ختم کر کے تیسری جلد 3111 پر شروع کر رہا ہے، مگر ناشر

نمبر2 دوسری جلد شاید 3310 پر ختم کرے یا 2700 یا 3100 یا جتنی وہ چاہے احادیث پر ختم کرے مگر شروع حدیث نمبر ایک سے کیا ہے تو 1400 یا 1800 ہی اس میں حدیث نمبر اس میں ہو گا اس لئے اوپر دی گئی ہدایت کی مکمل پیروی کیجیے تاکہ کوئی بھی حدیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

9. اگر کسی کتاب میں حدیث لکھ کر مجموعۃ الحدیث کا صرف نام دیا گیا ہے، مثلاً سنن ابن ماجہ، تو آپ حدیث مبارکہ کا مضمون دیکھیے، پھر سوچیے کہ سنن ابن ماجہ میں کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الصلوۃ یا کسی کتاب سے اس کا تعلق ہو سکتا ہے، پھر اگر متعلقہ باب کا تعین بھی ہو سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اسی کتاب میں احادیث مبارکہ کے مضامین کا مطالعہ کر کے تلاش کیجیے۔

مصنف اور مترجم حضرات سے عاجزانہ التجا:

1. مصنف حضرات کو چاہیئے کہ کسی بھی کتاب میں احادیث مبارکہ کے جتنے بھی حوالہ جات درج کئے جائیں۔ایک کتاب سے متعلق تمام حوالہ جات ایک ہی کمپنی کی چھپی ہوئی کتاب سے نقل کیے جائیں۔ چاہے عربی سے، اردو سے یا عربی اردو سے لئے جائیں۔
2. جو بھی حدیث مبارکہ کسی کتاب میں درج کی جائے، اس کا مکمل حوالہ دیا جائے۔

جیسے مجموعہ حدیث کا نام، متعلقہ باب کس کتاب میں ہے، باب نمبر اور باب کا نام، پھر حدیث نمبر، مزید بہتر ہے کہ بعد میں صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی دیا جائے

مثلاً نیت پر مشتمل صحیح بخاری کی پہلی حدیث مبارکہ کا حوالہ درج کر رہا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الوحی ، باب 1: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ــــــ، رقم الحدیث: 1، 1/101، فرید بک سٹال، لاہور)

3. کتاب کے آخر میں فہرست بنائی جائے کہ کس کس کمپنی کی شائع کی گئی کس کس کتاب سے حوالہ لیا گیا ہے۔

4. کتاب کے آخر میں ماخذ و مراجع ضرور دیے جائیں اور ان میں ناشر کی ترتیب کے ساتھ سنہ اشاعت بھی ضرور دی جائے، بعض اوقات ایک ہی ناشر کی دو بار چھپنی ہوئی کتاب میں بھی فونٹ سائز، فونٹ کی تبدیلی یا کسی دوسری وجہ سے صفحہ نمبر وغیرہ بدل جاتا ہے۔ شکریہ

اب آپ مطالعہ کیجیے، آپ خوش نصیب ہیں کہ برائی و بے حیائی کے اس دور میں بھی اللہ پاک نے آپ کو دینی کتب کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ پاک آپ کو کتب اسلامیہ سے صرف ہدایت عطا فرمائے اور آپ کا اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور بغیر کسی عذاب کو برداشت کیے سیدھا جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا

---

203. (صحیح بخاری، کتاب الوحی، باب 1: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ـــــــ، رقم الحدیث: 1، 1/101، فرید بک سٹال، لاہور)

204. ـــــــ(مکمل حوالہ)ـــــــ

205. ـــــــ(مکمل حوالہ)ـــــــ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ——— جامع ترمذی شریف 1

مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

پروف ریڈنگ ——— ملک محمد یونس

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— مارچ 2011ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر 40، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

خواجۂ خواجگان، قبلۂ عالمیان

حضرت خواجہ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

بر سرِ کوئے تو، دانم، کہ سگاں بسیار اند

لیک بنمائی وفادار تر از من دگرے

نیاز مند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیے

دُعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچادے جیسے سنی تھی
الحدیث

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی ''جامعہ'' کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداود 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام ''جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ'' ہے اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ ''دار ابن حزم'' بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جس نے ہمیں یہ ہمت' توفیق اور نعمت عطاء کی ہے کہ ہم اُس کے سب سے محبوب اور برگزیدہ پیغمبر کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات کی نشرواشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو! آپ ﷺ کے ہمراہ' آپ ﷺ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو اپنایا' اُن پر ایمان لائے' اُنہیں دوسروں تک پہنچایا۔

•••———•••———•••

آپ کا ادارہ شبیر برادرز' ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشرواشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے' پہلے ہم نے کتبِ فتاویٰ کے مختلف مجموعہ جات شائع کیے' جنہوں نے عوام وخواص سے بھرپور خراجِ تحسین حاصل کیا' اُس کے بعد ادارہ کی انتظامیہ نے جب علمِ حدیث سے متعلق کتب کی نشرواشاعت کا فیصلہ کیا تو بہت سی کتبِ حدیث' بہت سی ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آئیں۔

آپ کے ادارہ کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے بعض ایسی کتبِ حدیث بھی اُردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے' جو اس سے پہلے اُردو زبان میں منتقل نہیں کی گئی تھیں' ان میں مسند امام زید' مسند امام شافعی' سنن دارمی' مستدرک حاکم وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

اس کے ساتھ آپ کے ادارہ نے بعض ایسی کتبِ احادیث کے تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل کی' جن کے تراجم اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں' لیکن آپ کے ادارہ کی پیشکش دیگر تمام اداروں سے نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے' آپ ''موطأ امام مالک'' کے اُردو میں شائع شدہ تمام نسخے ایک طرف رکھیں' خواہ وہ کسی بھی مکتبۂ فکر' یا کسی بھی ادارہ کی طرف سے شائع ہوئے ہوں' اور شبیر برادرز کی طرف سے شائع شدہ ''موطأ امام مالک'' کا نسخہ اُس کے مقابلہ میں رکھیں' آپ کا ذہن خود فیصلہ کرے گا' کہ شبیر برادرز کی طرف سے شائع شدہ نسخے کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟

اسی طرح علمِ حدیث کی سب سے مستند کتاب ''صحیح بخاری'' کا ترجمہ بہت سے اداروں نے شائع کیا ہے' لیکن آپ کے ادارہ کی طرف سے جو خدمت پیش کی گئی ہے' وہ بلاشبہ بے نظیر وبے مثال ہے۔

•••———•••———•••

آپ کے ادارہ کی طرف سے علمِ حدیث سے متعلق جو کتب شائع ہوئیں اُن میں سے زیادہ تر کتب کے ترجمہ کی خدمت ہمارے محترم دوست حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے اس وقت ہم آپ کے سامنے علمِ حدیث کی تیسری مستند ترین کتاب ''جامع ترمذی'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ بھی حضرت استاذِ زمن واقفِ اسرار آیات وسنن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالہ نے تحریر کیا ہے لیکن اس نسخے کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے ''جامع ترمذی'' کے متن کے موضوعات کو ذیلی سرخیوں کے ذریعہ نمایاں کر دیا ہے ہم اب تک یہی سمجھتے آئے تھے اور عام طور پر بھی یہی سمجھا جاتا ہے کہ ''جامع ترمذی'' کیونکہ حدیث کی کتاب ہے اس لیے اس میں صرف احادیث مذکور ہوں گی لیکن یہ نسخہ دیکھنے کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ علمِ حدیث کی اس مشہور کتاب میں احادیث کے متن کے ساتھ مشہور فقہاء کے فقہی اقوال احادیث کے راویوں کی توضیح اُن پر نقد وتبصرہ اور اس جیسی دوسری بہت سی معلومات بھی درج ہیں۔ ہم یہ اعتراف کر سکتے ہیں کہ ''جامع ترمذی'' کی اس نوعیت کی خدمت شاید کسی بھی عربی فارسی اُردو انگریزی نسخہ میں سرانجام نہیں دی گئی۔ اور یہ چیز علمِ حدیث سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کیلئے یقیناً معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگی نیز عام قارئین کے ساتھ اساتذۂ کرام اور دورۂ حدیث کے طلباء بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ علمِ حدیث کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور انہیں دوسروں تک منتقل کرنے کی بھی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے! آمین

اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کتاب کے مصنف مترجم کے ہمراہ ادارہ کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطاء کرے! آمین

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر طرح کی حمد و ثناء مخصوص ہے' جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے' جو اُس دن لوگوں کا ''جامع'' ہے' جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جس نے انسانیت کی دنیاوی و اُخروی فلاح و بہبود کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور نبی آخرالزماں ﷺ کی بعثت کے ذریعہ انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں! جو انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں' جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات' قیامت تک' بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کیلئے کافی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب' آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو حاصل کیا اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔

...——...——...

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے جب کتبِ احادیث کے ترجمہ کی خدمت کا آغاز کیا تو اس بارے میں اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے' یہ خدمت' بہت سے افراد تک پہنچی اور اُن لوگوں کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے ہمیں مزید خدمت کرنے کا شرف اور موقع حاصل ہوا۔ اسی مزید خدمت کا ایک حصہ ''جامع ترمذی'' کے اس ترجمہ کی شکل میں' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

...——...——...

اگرچہ اس کتاب کے تراجم دیگر اداروں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں' تاہم ہمارے اس نسخے میں چند امتیازی خصوصیات پائی جاتی ہیں' جن کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

عام طور پر ''جامع ترمذی'' کو ''علمِ حدیث'' کی کتاب سمجھا جاتا ہے اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اس میں صرف احادیث مذکور ہیں' بہت کم افراد اس بات سے واقف ہوں گے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں احادیثِ مبارکہ کے ساتھ' ساتھ دیگر معلومات بھی نقل کی ہیں۔

ہم نے ان معلومات کو ذیلی سرخیوں کے ذریعہ نمایاں کر دیا ہے اور اس کیلئے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ یہ ذیلی سرخیاں اُردو رسم الخط میں خط کشیدہ طور پر نمایاں کی جائیں' تاکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے اصل متن اور ہماری طرف سے شامل کی جانے والی اضافی سرخیوں کے درمیان امتیاز باقی رہے۔ ان ذیلی سرخیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سند حدیث: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں عام طور پر کوئی بھی روایت نقل کرنے سے پہلے اس کی سند ذکر کرتے ہیں' اُس کے بعد روایت کے الفاظ آتے ہیں' ہم نے اس سرخی کے ذریعہ روایت کے متن اور سند کے درمیان فرق واضح کردیا ہے۔
بعض مقامات پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے متن میں حدیث کی بجائے کوئی اثر نقل کیا ہے' لیکن ہم نے اپنی کتاب کی عام ترتیب کے مطابق اُس کی سند سے پہلے لفظ ''سند حدیث'' ہی رہنے دیا ہے۔

(ii) متن حدیث: اس سے مراد روایت کا وہ حصہ ہے' جسے سند کے ساتھ نقل کرنا مقصود ہے' ایسا ہوسکتا ہے کہ روایت کے الفاظ میں پہلے کسی صحابی کا واقعہ ذکر کیا گیا ہو' اور پھر اُس واقعہ کے ضمن میں اُس صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے الفاظ ذکر کیے ہوں' لیکن ہم نے اس سرخی کو اصل واقعہ کے آغاز میں شامل کردیا ہے۔

(iii) حکم حدیث: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد اُس کی تکنیکی حیثیت کے بارے میں حکم بیان کرتے ہیں' تاکہ یہ پتہ چل جائے کہ روایت کا مرتبہ و مقام اور حیثیت کیا ہے؟

(iv) فی الباب: اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ سطور میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے' اُس کے نفسِ مضمون سے متعلق بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(v) مذاہب فقہاء: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جب کوئی ایسی روایت نقل کرتے ہیں' جس میں مذکور مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو وہ اُس روایت کے بعد فقہاء کے اختلاف کی نشاندہی کرتے ہیں' اس سرخی کے ضمن میں بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی منقول ہوتے ہیں۔

(vi) آثارِ صحابہ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب کے متن میں' باقاعدہ روایت کے طور پر اور بعض اوقات متابع یا شاہد کے طور پر' بعض اوقات فقہاء کے مذاہب بیان کرتے ہوئے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کا بھی ذکر کرتے ہیں۔
ان آثار سے مراد یا کسی صحابی کی ذاتی رائے ہوتی ہے' یا کسی صحابی کا وہ واقعہ ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے ظاہری طور پر پردہ کرلینے کے بعد پیش آیا۔

(vii) قولِ امام بخاری: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں مختلف مقامات پر' احادیث اور رجال کی تکنیکی حیثیت کے بارے میں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔

☆ ہم نے یہ ذیلی سرخی اس لیے قائم کی ہے' تاکہ اپنے قارئین کی توجہ اس نقطہ کی طرف مبذول کروائیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جتنے بھی اقوال نقل کیے ہیں' اُن سب کا تعلق احادیث اور رجال کی تکنیکی حیثیت کے ساتھ ہے۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری جامع ترمذی میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''کوئی ایک فقہی رائے'' نقل نہیں کی ہے۔ اس کے برعکس اُنہوں نے امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کی بہت سے فقہی آراء نقل کی ہیں۔

☆ یہ نقطہ اُن حضرات کیلئے یقیناً لمحۂ فکریہ ہوگا' جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مخاصمانہ جذبات سے مغلوب ہوکر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ''فقیہہ'' ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(viii) قوا[ل ا]مام ترمذی: اگرچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال جامع ترمذی میں منقول ہیں' جو رجال پر نقد و جرح'

احادیث کی فنی حیثیت' افراد کے تعارف اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق ہیں۔ تاہم' ہم نے اس عنوان کے تحت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے صرف اُن اقوال کو نمایاں کیا ہے' جن کے ذریعہ اُنہوں نے فقہاء کے مختلف مذاہب میں سے کسی ایک رائے کو ترجیح دی ہے' یا حدیث کے الفاظ کی توضیح وتشریح کی ہے۔

(ix) توضیحِ راوی: یہ ایک وسیع موضوع ہے' جس کے تحت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات کسی راوی کا نسب بیان کرتے ہیں' اُس کے طبقہ کی وضاحت کرتے ہیں' اسمِ منسوب کا ذکر کرتے ہیں' دو ہم نام راویوں کے درمیان فرق واضح کرتے ہیں' راوی کے بارے میں نقد و جرح کا تذکرہ کرتے ہیں' وغیرہ۔ ہم نے ان تمام موضوعات کو ایک ہی سرخی کے تحت ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ ان سب کو الگ الگ طور پر ذکر کرنے سے کتاب کا حجم بہت زیادہ ہو جاتا۔

(x) اسنادِ دیگر: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات کسی روایت کو نقل کرنے کے بعد اُس کی دوسری سند کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

(xi) حدیثِ دیگر: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کوئی روایت نقل کرنے کے بعد فقہاء کے مذاہب ذکر کرتے ہوئے ضمنی طور پر بعض اوقات کوئی دوسری روایت بھی نقل کر دیتے ہیں' لیکن کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں اُس روایت کو باقاعدہ طور پر الگ سے نمبر نہیں دیا گیا۔ اس لیے ہم نے اس سرخی کے ذریعہ اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ یہاں ضمنی طور پر یہ حدیث بھی مذکور ہے۔ اگرچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس روایت کی باقاعدہ سند نقل نہ کی ہو۔

(xii) اختلافِ سند: بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی سند کے بارے میں مذکور اختلاف کی وضاحت کرتے ہیں' ایسا عموماً اُس وقت ہوتا ہے جب کسی راوی نے کسی روایت کو دوسرے راوی سے نقل کیا ہو' اور کسی دوسری سند میں اُن دونوں راویوں کے درمیان کسی تیسرے شخص کا بھی ذکر ہو۔

(xiii) اختلافِ روایت: ایسا عام طور پر اُس وقت ہوتا ہے' جب حدیث کے لفظ نقل کرنے میں کسی راوی نے کوئی لفظ یا جملہ مختلف نقل کیا ہو' یا کسی ایک راوی نے کسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہو' جبکہ دوسری سند کے ہمراہ وہی روایت ''موقوف'' حدیث کے طور پر منقول ہو' یا کسی راوی کو کسی روایت کو ''متصل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہو' جبکہ دوسری سند کے ہمراہ وہی روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہو۔

•••——•••——•••

ہم نے جامعہ نعیمیہ' لاہور میں' جامع ترمذی کا درس حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے لیا' جو حضرت جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ مفتی صاحب موصوف کے حوالہ سے اس کتاب کی سند کا ذکر ہم نے آئندہ صفحات میں کر دیا ہے۔

•••——•••——•••

اس کتاب کا انتساب ہم نے حضرت خواجہ بدرالدین اسحاق چشتی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کیا ہے' جو سلسلہ چشتیہ کے مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر خلیفہ اور داماد ہیں۔ آپ کا مزارِ مبارک پاک پتن میں قبلۂ حاجاتِ خلائق ہے۔

•••——•••——•••

ترجمہ کے دوران جامع ترمذی کے مختلف نسخے ہمارے سامنے رہے' تاہم اس کتاب کی تخریج کو نقل کرنے کے لیے ہم نے جس نسخہ کو سامنے رکھا' وہ بیروت سے شائع شدہ نسخہ کا عکس تھا' یہ نسخہ عربی شرح کے ہمراہ تھا اور اس پر تحقیق کی خدمت علی محمد معوض' عادل احمد عبدالموجود نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان دونوں حضرات کی تحریر کردہ تخریج کو من وعن نقل کر دیا ہے۔

•••——•••——•••

کتاب کے ترجمہ کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم اُن سب کے شکرگزار ہیں' جن میں سرفہرست برادر محترم خرم زاہد ہیں' جنہوں نے تصنیف وتالیف کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اصرار کرتے رہے۔ ملک محمد یونس' جنہوں نے مسودہ پڑھنے میں ہماری بہت مدد کی۔ مدثر اصغر اعوان' جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں ہمارا ساتھ دیا۔ علی مصطفیٰ' فیصل رشید' محمد عمران' کاشف عباس' فرخ احمد' محمد فاروق' ریحان علی' جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد' جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد' جنہوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور' جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور عرفان حسین' جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی' اور برادرم ملک شبیر حسین' جنہوں نے اس کتاب کی تیز رفتار نشرواشاعت کا بندوبست کیا۔

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ ومشائخ' قارئین' والدین اور بہن بھائیوں کیلئے ہے' جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو سرانجام دینے کے لائق ہوئے۔

•••——•••——•••

سب سے آخر میں غلام محمد قاصر کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے:

کروں گا کیا جو محبت میں ہو گیا ناکام
مجھے تو اور کوئی کام بھی نہیں آتا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے!)

ترتیب

طہارت کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

نماز کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

وتر کے ابواب

جمعہ کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

عیدین کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

سفر کے ابواب

روزہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

حج کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

جنائز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

نکاح کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

رضاعت (کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کا) مجموعہ

طلاق اور لعان کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

علمِ حدیث کی اس اہم کتاب کے مصنف امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک ترمذی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ علمِ حدیث کے اُن ماہرین میں سے ایک ہیں علمِ حدیث میں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

اُن کی تصنیف ''جامع ترمذی'' کو علمِ حدیث کا تیسرا بڑا ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ بعض محققین نے سنن ابوداؤد کو جامع ترمذی پر ترجیح دی ہے' تاہم عام طور پر اہلِ علم کے نزدیک صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد جامع ترمذی ہی علمِ حدیث کی سب سے مستند کتاب ہے۔

پیدائش

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ **209** ھ میں وسطِ ایشیاء کے شہر ''بلخ'' کے نواحی قصبہ ''ترمذ'' میں پیدا ہوئے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ''اسم منسوب'' اُن کے اسی وطن مالوف کی نسبت سے ہے۔

اساتذہ ومشائخ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ حدیث کی طلب میں عراق' خراسان' حجاز کے مختلف بلاد وامصار کا سفر کیا اور اپنے زمانے کے تمام اکابر محدثین سے اخذ واستفادہ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (صحیح بخاری کے مؤلف)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے **50** روایات نقل کی ہیں۔

(ii) امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری (صحیح مسلم کے مؤلف)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

(iii) امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (سنن الدارمی کے مؤلف)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں امام دارمی کے حوالے سے **59** روایات نقل کی ہیں۔

ان کے علاوہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا ہے۔

[1] امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات درج ذیل ماخذ سے معلوم کیے جاسکتے ہیں:

تذکرۃ الحفاظ (۲/۶۳۳)۔ العبر (۲/۶۲)۔ الوافی بالوفیات (۴/۲۹۴)۔ وفیات الاعیان (۴/۲۷۸)۔ البدایۃ والنہایۃ (۱۱/۶۶)۔ تہذیب التہذیب (۹/۳۸۷)۔ سیر اعلام النبلاء (۱۳/۲۷۰)۔ النجوم الزاہرۃ (۳/۸۸)۔ خلاصۃ الخزرجی (۳۵۵)۔ شذرات الذہب (۳/۱۷۴)۔ تہذیب الکمال (۳/۱۲۵۵)۔ تقریب التہذیب (۲/۱۹۸)۔ الثقات (۹/۱۵۳)۔ الاکمال (۴/۳۹۶)

تلامذہ ومسترشدین

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خلقِ کثیر نے استفادہ کیا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بھی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض احادیث کا سماع کیا ہے جس کی تصریح خود امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں کی ہے۔

کتاب التفسیر بَاب وَمِنْ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ رقم الحدیث:**3225**

کتاب المناقب بَاب مَنَاقِبِ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رقم الحدیث**3661**

(مذکورہ بالا نمبر جامع ترمذی کے اسی نسخے کے ہیں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)۔

اس کے علاوہ ابوحامد احمد بن عبداللہ مروزی احمد بن یوسف نسفی ابوحارث اسد بن حمدویہ داؤد بن نصر بزدوی محمد بن مکی محمد بن منذر ہروی اور دیگر بہت سے افراد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی صف میں شامل ہیں جن کا ذکر حافظ ابن حجر نے "تہذیب التہذیب" میں کیا ہے۔

ثنائے علماء

اکابر محدثین نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم عمر بن علک کا یہ بیان کرتے ہیں: جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے خراسان میں علم پرہیزگاری زہد میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے پایہ کا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

شیخ ادریسی فرماتے ہیں: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ان ائمہ میں سے ایک ہیں علمِ حدیث میں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

تصانیف

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:

(i) جامع ترمذی: علمِ حدیث کا مشہور ماخذ جس کا تعارف اگلے صفحات میں آ رہا ہے۔

(ii) کتاب العلل: اس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے سند یا متن میں موجود خفیہ علتوں کی نشاندہی کی ہے اس نام سے مصنف نے دو کتابیں مرتب کی ہیں: العلل الکبیر اور العلل الصغیر۔

(iii) الشمائل المحمدیہ: یہ کتاب "شمائل ترمذی" کے نام سے مشہور ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل سے متعلق روایات اکٹھی کی گئی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح نگاروں نے ان کی بعض دیگر تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے جن کے بارے میں ہمیں آگاہی حاصل نہیں ہوسکی۔

وفات

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال **70** سال کی عمر میں **13** رجب المرجب **279**ھ میں ترمذ میں ہوا اور وہیں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

جامع ترمذی

جامع ترمذی کے نام کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات اسے ''الجامع'' اور بعض حضرات اسے ''السنن'' کا نام دیتے ہیں۔

☆ اس کتاب میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہی ابواب کی ترتیب کا خیال رکھا ہے۔

☆ اس کتاب میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب یہ ہے' وہ پہلے حدیث کی سند نقل کرتے ہیں' اُس کے بعد متن ذکر کرتے ہیں' اگر حدیث کے متن میں مذکور مسئلہ کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو' تو اُس کی نشاندہی کرتے ہیں' اور اس بارے میں اہلِ علم کے مذاہب کا ذکر کرتے ہیں۔

فقہاء کے اقوال میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق بن راہویہ کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔

☆ اپنی کتاب ''العلل'' میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس بات کی صراحت کی ہے کہ میں نے اس کتاب ''جامع ترمذی'' میں صرف وہ روایات نقل کی ہیں' جو کسی نہ کسی امام (یعنی فقہ کے امام) کا مذہب ہو' البتہ دو روایات اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(جامع ترمذی کے شارحین نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ان دو روایات کی بھی ایسی تاویل کی جاسکتی ہے' جو بعض فقہاء کے مذہب کے مطابق ہو)

☆ حدیث نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کے بارے میں یہ وضاحت کرتے ہیں' ٹیکنیکی اعتبار سے اس روایت کا مرتبہ کیا ہے؟ یہ حسن' صحیح' غریب میں سے کیا ہے؟

☆ اس کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' اس بات کی وضاحت کرتے ہیں' اس باب' یعنی اس موضوع سے متعلق کون کون سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں؟

☆ بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول کسی حدیث کو اُس کے فوراً بعد ہی نقل بھی کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی حدیث کی سند یا متن میں کوئی اضطراب پایا جاتا ہو' تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کی وضاحت ضرور کرتے ہیں۔

☆ اگر کوئی روایت منقطع ہو' یا اُس میں کوئی اور علت پائی جاتی ہو' یا کوئی روایت دیگر اسناد کے حوالے سے ''مرفوع'' یا ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہو' تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کی بھی صراحت کر دیتے ہیں۔

☆ بعض اوقات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث کی دوسری سند بھی بیان کر دیتے ہیں اور اگر سند کے کسی راوی کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں اُس کے شاگردوں نے اختلاف کیا ہو' تو اُس کی تصریح کر دیتے ہیں۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اسلوب ہے' اگر روایت کا کوئی راوی ضعیف ہو' تو اُس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی روایت کا کوئی راوی' اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی راوی کا نام' کسی دوسرے مشہور راوی سے مشابہت رکھتا ہو' تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اُس کا نسب بیان کر دیتے ہیں' یا اُس کے اسمِ منسوب کے حوالے سے دونوں کے درمیان فرق کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر بعض روایات کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تکنیکی آراء شامل کی ہیں۔

☆ بعض مقامات پر اُنہوں نے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی تکنیکی آراء بھی نقل کی ہیں۔

☆ بعض مقامات پر اُنہوں نے فقہاء کا اختلاف نقل کرنے کے بعد' کسی ایک مؤقف کے حق میں اپنی ذاتی رائے بھی ذکر کی ہے۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں چند رموز و اصطلاحات ذکر کی ہیں' تاہم اُن کی مراد اور مفہوم کے بارے میں ''جامع ترمذی'' کے شارحین نے اختلاف کیا ہے۔

☆ جامع ترمذی میں موجود روایات کی تعداد **3891** ہے۔

تاہم اس تعداد کو حتمی قرار نہیں دیا جا سکتا' کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے متن کے درمیان میں بھی متابع اور شواہد کے طور پر بعض روایات کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح اُنہوں نے کتاب کے متن کے درمیان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کے آثار بھی ذکر کیے ہیں۔

جامع ترمذی کی بہت سی شروح تحریر کی گئی ہیں' جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

عارضة الاحوذی - قوت المغتذی - العرف الشذی - المنقح الشذی - شرح ترمذی -

جامع ترمذی کے ناقلین

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کتاب کو شیخ ابوالعباس محمد بن احمد بن فضل محبوبی (**249 - 346** ھ) نے روایت کیا ہے۔

محبوبی سے اس کتاب کو شیخ ابومحمد عبدالجبار بن محمد مرزبانی (**331 - 410** ھ) نے روایت کیا ہے۔

مرزبانی سے اس کتاب کو شیخ ابوعامر محمود بن قاسم ازدی (**400 - 487** ھ) نے نقل کیا ہے۔

ازدی سے اس کتاب کو شیخ ابوالفتح عبدالملک بن عبداللہ ہروی (متوفی **548** ھ) نے روایت کیا ہے۔

اس کے بعد اس کتاب کو بہت سے افراد نے روایت کیا اور اس کے نسخے چار دانگ عالم میں پھیل گئے۔

اردو زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کم و بیش ڈیڑھ صدی پیشتر ہوا' اب اس کتاب کے کئی تراجم دستیاب ہیں۔ ہمارے اس نسخہ کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟ اس کا تذکرہ ہم نے ''حدیث دل'' میں کر دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ تک، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے

مترجم کی سندحدیث

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع ترمذی'' میں ایک حدیث ایسی نقل کی ہے' جس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان تین واسطے ہیں' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت (آپ کے ہاتھ میں موجود نسخہ کے رقم حدیث) **2186** کے تحت نقل کی ہے۔

اُسی سند کے اعتبار سے ہم' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے' نبی اکرم ﷺ تک اپنی سندِ حدیث ذکر کر رہے ہیں۔

- امام الانبیاء' فخر آدم و بنی آدم' افضل الخلق' شافع حشر' نبی اکرم ﷺ
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
- امام عمر بن شاکر رحمۃ اللہ علیہ
- امام اسماعیل بن موسیٰ فزاری رحمۃ اللہ علیہ

•••———•••———•••

- امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابومحمد عبدالجبار بن محمد مرزبانی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابوعامر محمود بن قاسم ازدی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابوالفتح عبدالملک بن عبداللہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ
- امام عمرو بن طبرزد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
- امام فخرالدین بن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- امام عمر بن ابوالحسن مراغی رحمۃ اللہ علیہ
- امام عزیز الدین عبدالرحیم بن محمد قاہری رحمۃ اللہ علیہ
- امام الاسلام ابویحییٰ زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ
- امام نجم الدین محمد بن احمد غیطی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی رحمۃ اللہ علیہ
- امام سلطان مزاحی رحمۃ اللہ علیہ۔

- امام ابراہیم بن حسن کردی کورانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
- امام ابوطاہر محمد عبدالسمیع بن ابراہیم کردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شاہ احمد ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام مخدوم شاہ آلِ رسول قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ
- امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام حامد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- امام سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
- امام جلال الدین شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
- امام مفتی عبداللطیف نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور)

محمد محی الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

...—...—...

محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سندِ حدیث درج ذیل مشائخ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

- صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ عمر حمدان رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ محمد تیجانی رحمۃ اللہ علیہ

...—...—...

- مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- مفتی عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ
- مفتی علی احمد سندیلوی (دامت برکاتہم العالیہ)

مذکورہ بالا ان تین مشائخ نے بھی مترجم عفی عنہ کو اپنی اسناد عطا کی ہیں۔ اس اعتبار سے ان حضرات' اور ان کے مشائخ کے توسط سے' مترجم عفی عنہ کی سند' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتی ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

...—...—...

العقد الثمین من کلام محی الدّین

عرض کی گئی: ہمارے زمانے میں کچھ لوگ احناف کو ”اہل الرائے“ کہتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: اس میں آپ کے زمانے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، پہلے زمانے میں بھی کچھ لوگ احناف کو ”اہل الرائے“ کہا کرتے تھے۔
عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟
ارشاد فرمایا: وجہ کے بارے میں تو ہم بعد میں جائیں گے، پہلا سوال یہ ہے کہ دینی معاملات میں ”رائے“ پیش کرنا کیسا ہے؟
عرض کی گئی: چلیں ہم یہ سوال کر لیتے ہیں، دینی معاملات میں رائے پیش کرنا کیسا ہے؟
ارشاد فرمایا: دینی معاملات میں رائے دو میں سے کسی ایک قسم کی ہوگی۔
(i) وہ رائے کسی حدیث کے مقابلہ میں ہوگی۔
(ii) وہ رائے کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں ہوگی جس کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی حکم نہ ہو۔
عرض کی گئی: ہم یہاں پہلے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیا کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے پیش کی جاسکتی ہے، جس کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی حکم موجود نہ ہو؟
ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کو کوئی بھی ”غلط“ قرار نہیں دے سکتا۔
کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے یہ عرض کی تھی، اگر مجھے کسی مسئلہ کے بارے میں کتاب وسنت میں حکم نہ مل سکا تو میں اپنی رائے کے ذریعہ حکم بیان کروں گا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی، یعنی دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تھی۔
اسی طرح صحابہ کرام سے بہت سے فتاویٰ اور اقوال موجود ہیں، جنہیں عرف میں ”آثارِ صحابہ“ کہا جاتا ہے اور لازمی سی بات ہے کہ یہ آثار اُن مسائل کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی واضح حکم موجود نہیں ہے۔
اگر کوئی شخص یہ کہے: کسی بھی مسئلہ کے بارے میں اپنی ذاتی رائے بیان کرنا غلط ہے، تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صحابہ کرام کے ان تمام آثار کو غیر ضروری قرار دیا جائے اور یہ بات بدیہی طور پر غلط ہے۔
عرض کی گئی: لیکن سوال یہ ہے کہ ان ذاتی آراء کی بنیاد کیا ہوتی ہے؟

ارشاد فرمایا: احادیث کے مستند مجموعہ جات کون سے ہیں؟

عرض کی گئی: صحاح ستہ، مسند احمد بن حنبل، صحیح ابن حبان، معجم طبرانی اور دیگر بہت سے مجموعہ جات ہیں۔

ارشاد فرمایا: تو اگر احادیث سے ہی استفادہ کرنا ہے تو پھر ہمارے اُن مہربانوں کو جو خود کو "اہلِ حدیث" کہتے ہیں، اُنہیں "مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ" کو نذرِ آتش کرنے کا تو ہم نہیں کہتے، لیکن کم از کم دریا بُرد تو ضرور کر دینا چاہیے۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم نکتہ ہے، اگر ذاتی آراء اتنی ہی غلط ہوتی ہیں تو شیخ ابن تیمیہ کے فتاویٰ میں بھی تو اُن کی ذاتی آراء ہی نقل کی گئی ہیں اور انہیں یہ لوگ "شیخ الاسلام" اور نہ جانے کیا، کیا کہتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہاں ایک دوسرا پہلو بھی ہے، آپ کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "متبع حدیث" تھے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کسی کے مقلد نہیں تھے بلکہ "متبع حدیث" تھے، تو ہمارا سوال صرف اتنا سا ہے کہ "جامع ترمذی" کون سے موضوع کی کتاب ہے؟

عرض کی گئی: ہر شخص جانتا ہے کہ جامع ترمذی علمِ حدیث کی مستند کتاب ہے۔

ارشاد فرمایا: تو سوال یہ ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ساتھ، ساتھ، شافعی، احمد، اسحاق ابن راہویہ، سفیان ثوری، وکیع بن جراح اور ان جیسے دوسرے فقہاء کے اقوال اور مذاہب ذکر کریں۔

"متبع حدیث" کو تو صرف حدیث ذکر کر دینی چاہیے اور بس!

عرض کی گئی: یہ بات کچھ واضح نہیں ہوئی، اس کی مزید وضاحت کریں!

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے یہ نکتہ لانا چاہتا ہوں۔

جامع ترمذی علمِ حدیث کی کتاب ہے۔

اس کے مؤلف نے کسی موضوع سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کر دی۔

حدیث پڑھنے والے کو شرعی حکم کا پتہ چل گیا۔

جب شرعی حکم کا پتہ چل گیا تو اب کیا ضرورت ہے کہ آپ یہ بیان کریں کہ اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بھئی جب ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا پتہ چل گیا ہے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم امام شافعی، امام اسحٰق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہم) یا کسی اور کے قول کی طرف التفات کریں۔

عرض کی گئی: یہ بہت اہم سوال ہے کہ آخر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کے ساتھ فقہاء کے اقوال کیوں نقل کیے ہیں؟

ارشاد فرمایا: مزید لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے زمانے کے بعض مہربان "امام بخاری" کو مجتہد ثابت کرنے کیلئے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں، اور بخاری کے جلیل القدر شاگرد، جو بعض احادیث میں اُن کے استاد بھی ہیں، اور جو بخاری کے ممتاز معاصر اور علمِ حدیث کے بڑے ماہر ہیں، اُنہوں نے اپنی اس کتاب "جامع ترمذی" میں احادیث کے تکنیکی پہلوؤں کے حوالے سے،

رجال کے مستند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں۔
لیکن جب فقہی اقوال کو بیان کرنے کا موقع آتا ہے تو وہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ایک قول بھی ذکر نہیں کیا گیا۔
آخر کیوں؟

کیا وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو امام شافعی، امام احمد، امام اسحق وغیرہ کی طرح فقیہہ نہیں سمجھتے تھے؟
اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انہیں فقیہہ سمجھتے تھے تو پھر انہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی اقوال کیوں نہیں نقل کیے؟
جہاں وہ بعض اوقات "اہلِ کوفہ" اور "اہل الرائے" کا ذکر خیر کر دیتے ہیں، وہاں انہیں "امیر المؤمنین فی الحدیث" کی فقہی آراء کو بھی ذکر کرنا چاہیے تھا۔
اور اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ حدیث کا جلیل القدر ماہر سمجھتے ہیں، لیکن انہیں اُس پایہ کا فقیہہ نہیں سمجھتے جو مرتبہ امام شافعی، امام احمد، امام اسحق (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ کو حاصل ہے، تو پھر ہمارے اُن "دوستوں" کا کیا بنے گا جن کے نزدیک "امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ" ہی تو فقیہہ ہیں؟
عرض کی گئی: یہ بہت اہم پہلو ہے کہ بعض لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تنقیص کرنے کیلئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ان سے عدمِ روایت یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نظریاتی اختلاف کو دلیل بناتے ہیں اور پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تنقیص شروع کر دیتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: جہاں تک عدمِ روایت کا سوال ہے تو ہم کئی مرتبہ یہ سوال اُٹھا چکے ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے لائق وفائق شاگرد امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح مسلم" میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کوئی ایک بھی روایت نقل نہیں کی۔ آخر کیوں؟
اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف **50** روایات نقل کی ہیں۔
صرف **50** روایات!
کس سے نقل کی ہیں؟
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے!
کون امام بخاری؟
جو "امیر المؤمنین فی الحدیث" ہیں!
جنہیں کئی لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں!
عرض کی گئی: لیکن ہوسکتا ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات اس لیے نقل نہ کی ہوں کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب موجود ہے، لوگ اُس سے استفادہ کر لیں گے۔
ارشاد فرمایا: ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں،

کیا آپ نے دوسرے پہلو پر غور کیا؟

عرض کی گئی: وہ دوسرا پہلو کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: ہم مان لیتے ہیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث اس لیے روایت نہیں کی' کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب موجود تھی۔

اس صورت میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ایسی کوئی روایت نقل نہ کرتے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ''صحیح بخاری'' میں درج کر چکے ہوں۔

لیکن ایسا نہیں ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی بہت سی روایات نقل کی ہیں جنہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ''صحیح بخاری'' میں نقل کر چکے ہیں۔

جب لوگ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''صحیح بخاری'' سے خود ہی استفادہ کر سکتے ہیں تو پھر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن روایات کو اپنی کتاب میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

کیا وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہیں سمجھتے تھے؟

عرض کی گئی: یہ تو نہیں ہو سکتا' کیونکہ اگر وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہ سمجھتے تو اُن کے حوالے سے احادیث کیوں نقل کرتے؟

ارشاد فرمایا: اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو مستند نہیں سمجھتے تھے' کیونکہ اُنہوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کوئی ایک بھی روایت نقل نہیں کی۔

عرض کی گئی: اللہ ہی بہتر جانتا ہے' ہم کیا کہہ سکتے ہیں!

ارشاد فرمایا: اگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد صرف اُمت تک ''صحیح احادیث'' پہنچانا تھا تو اُنہیں ''صحیح بخاری'' میں احادیث کو تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔

عرض کی گئی: لیکن اُنہوں نے تکرار کے ساتھ جو احادیث ذکر کی ہیں' اُن کی سند یا الفاظ میں کوئی فرق اور اختلاف ضرور ہوگا' اس حوالے سے وہ تکرار فائدہ سے خالی نہیں ہوگی۔

ارشاد فرمایا: پھر تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو چاہیے تھا کہ وہ امام مسلم کی طرح ایک ہی مقام پر سند اور متن کا تمام تر اختلاف نقل کر دیتے۔

عرض کی گئی: لیکن جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' تالیف کی تھی' اُس وقت ''صحیح مسلم'' تالیف نہیں ہوئی تھی۔

ارشاد فرمایا: اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سمجھدار مصنف ہیں' کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اُس میں تمام ضروری معلومات' ایک ہی مقام پر اکٹھی کر دی گئی ہیں۔

عرض کی گئی: ہم اس بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: یہی ہم بھی کہتے ہیں' ائمہ کی جو انفرادی آراء ہیں' اُن سے جو تسامحات سرزد ہوئے' بشری تقاضوں کے تحت اُن سے جو بھول چوک' کمی بیشی ہوئی' ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم اُن کے بارے میں فیصلہ دینے شروع کر دیں۔

شیخ ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ تحریر کرتے ہیں:[1]

ومن ظن بابی حنیفة او غیرہ من ائمة المسلمین انھم یتعمدون مخالفة الحدیث الصحیح لقیاس او غیرہ فقد اخطأ علیھم وتکلم اما بظن واما بھوی ۔

''اور جو شخص ابوحنیفہ یا مسلمانوں کے دوسرے کسی بھی امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ ان حضرات نے قیاس یا کسی اور وجہ سے حدیثِ صحیح کی مخالفت کی ہوگی' تو اُس نے ان حضرات کے بارے میں غلط سمجھا اور اس کا یہ کلام (یعنی سوچ) یا گمان کی وجہ سے ہوگی یا خواہشِ نفس (کی پیروی) کی وجہ سے ہوگی''۔

ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم ائمہ متبوعین کے بارے میں زبانِ طعن دراز کریں۔

اس کے بعد شیخ ابن تیمیہ نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے کہ ائمہ متبوعین نے اگر کسی مقام پر کسی منقول روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا تو اُس کی ممکنہ وجوہات کیا ہوسکتی ہیں؟ اور ساتھ میں انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے' جس کا نام ''رفع الملام عن ائمۃ الاعلام'' ہے۔

عرض کی گئی: ہماری گفتگو ''اہل الرائے'' سے شروع ہوئی تھی۔

ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ ''اہل الرائے'' کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ کوئی فقیہہ کسی ایسے مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے پیش کرے جس کے بارے میں کتاب وسنت کا کوئی حکم موجود نہ ہو' اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے اُسوۂ مبارک اور صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے ثابت ہے۔

اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کسی حدیث کے مقابلے میں ''رائے'' پیش کریں۔

عرض کی گئی: عام طور پر احناف کے بارے میں' اُن کے نظریاتی مخالفین' یہ سمجھتے ہیں کہ احناف کی بیشتر آراء ''احادیث کے مقابلہ'' میں ہوتی ہیں۔

ارشاد فرمایا: پھر تو ہمیں یہ سوال اُٹھانا ہوگا کہ کسی حدیث کے مقابلہ میں ذاتی رائے پیش کی جاسکتی ہے' یا نہیں؟

عرض کی گئی: کون مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث کے مقابلہ میں ''اپنی ذاتی رائے'' پیش کرے گا۔

ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عرض کی گئی: کیا مطلب؟

ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سوچ سکتے ہیں' بلکہ اُنہوں نے یہ سوچا ہے' اور صرف سوچا ہی نہیں اُس پر عمل بھی کیا ہے۔

عرض کی گئی: کیا سوچا ہے؟ اور کس پر عمل کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: اُنہوں نے حدیث کے مقابلہ میں ''اپنی ذاتی رائے'' پر عمل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب ان کے سامنے سیّدہ فاطمہ بنت قیس نے یہ بات بیان کی کہ جب ان کے شوہر نے انہیں طلاقِ بتہ دی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (عدت کے دوران) رہائش اور خرچ (شوہر کی طرف سے ملنے)

---

[1] حرانی' ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ ''مجموع الفتاویٰ'' ...

کا حق نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا:

لا نترك كتاب الله و سنة نبينا لقول امراة[1]

''ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے حکم کو ایک عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے''۔

حالانکہ سیّدہ فاطمہ بنت قیس نے اپنے بیان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا ہی ذکر کیا تھا' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ وہ سیّدہ فاطمہ کی بیان کردہ حدیث کو ترجیح نہ دیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ سے ثابت ہونے والے حکم یا دیگر روایات سے ثابت ہونے والے حکم کو ترجیح دیں۔

عرض کی گئی: بات کچھ اُلجھ گئی ہے' اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی شخص حدیث کے مقابلہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کر سکتا ہے۔

ارشاد فرمایا: بظاہر تو یہی محسوس ہوتا ہے۔

عرض کی گئی: تو پھر اس کی اصل صورت کیا ہو گی؟

ارشاد فرمایا: اب آپ صحیح مقام پر پہنچے ہیں۔

آپ نے غور کیا! امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

◆◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس شخص کا ساتھ دے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اُس نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

اس بارے میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے علاوہ تابعین میں سے کئی اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: جس مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں ایک اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے''۔

پھر اُس کے بعد وہ یہ واضح کرتے ہیں:

''بعض دیگر اہلِ علم نے یہ رائے دی ہے: ایسے لوگ الگ، الگ نماز ادا کریں گے۔

امام سفیان، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات نے الگ،

---

[1] صحیح مسلم: کتاب الطلاق' باب المطلقة ثلاثا لانفقة لها' رقم الحدیث: 1480

سنن نسائی: کتاب الطلاق' باب الرخصة فی خروج المبتوتة' رقم الحدیث: 3549

سنن نسائی کبریٰ: کتاب الطلاق' باب الرخصة فی خروج المبتوتة' رقم الحدیث: 5743

سنن دار قطنی: کتاب الطلاق والخلع والایلاء'

سنن بیہقی: کتاب العدد' مقام المطلقة فی بیتها' رقم الحدیث 15256

الگ نماز ادا کرنے کو اختیار کیا ہے"۔ [1]

اس کا مطلب یہ ہوا بعض مسائل اور احکام ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مختلف طرح کی روایات نقل کی گئی ہیں' اور بعد میں آنے والے اہلِ علم نے اُن روایات کے درمیان "ترجیح" کے حوالے سے اختلاف کیا ہے۔

کسی نے ایک روایت کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے مطابق فتویٰ دے دیا۔

دوسرے نے دوسری روایت کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے مطابق فتویٰ دیدیا۔

اور کم از کم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اُن دونوں کے فتاویٰ نقل کر دیئے ہیں۔

دوسرے ائمہ نے بھی کیے ہیں۔

عرض کی گئی: اُن دوسرے ائمہ میں کون حضرات شامل ہیں؟

ارشاد فرمایا: "موطأ امام مالک" اُٹھا کر دیکھ لیں' اُس میں صحابہ کرام' تابعین عظام اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کی "ذاتی فقہی آراء" منقول ہیں۔

"مصنف ابن ابی شیبہ" میں احادیثِ نبویہ کے ساتھ آثارِ صحابہ اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم کے اقوال و آراء درج ہیں۔

بلکہ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تراجمِ ابواب میں مختلف اہلِ علم کے اقوال و فتاویٰ درج کیے ہیں۔

لازمی بات ہے کہ یہ فتاویٰ ایسے نہیں ہیں کہ ساری اُمت نے صرف اُن فتاویٰ کی پیروی کو اختیار کر لیا ہو' یا ان کے مقابلہ میں کسی دوسرے صاحبِ علم نے کوئی "ذاتی فقہی رائے" پیش نہ کی ہو۔

تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کیا؟

اُن کے نزدیک جو رائے قابلِ ترجیح تھی' اُسے اُنہوں نے اپنی کتاب میں شامل کر لیا۔

بعض مصنفین نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ اُنہوں نے کسی بھی ایک موضوع سے متعلق تمام' یا بیشتر فقہی آراء کو ایک ہی مقام پر جمع کر دیا۔

عرض کی گئی: اس کا مطلب یہ ہے کہ "رائے" کا تصور ہمارے اسلاف کے درمیان موجود ہے۔

ارشاد فرمایا: جب "رائے" کا تصور اسلاف میں موجود ہے تو پھر اسلاف کے پیروکاروں کے اندر بھی ہونا چاہیے۔

عرض کی گئی: لیکن سوال یہ ہے کہ پھر یہ لوگ احناف کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: آپ کہاں رہتے ہیں؟

عرض کی گئی: پاکستان میں!

ارشاد فرمایا: یعنی ایک ایسے خطۂ اراضی میں' جسے تاریخ میں برصغیر پاک و ہند کہا جا سکتا ہے۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے!

---

[1] حدیث نمبر 204 صفحہ 236 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور (یہ اسی جلد کا حوالہ ہے)

ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں "احناف" کی مخالفت اور "شریعت" اور "حدیث" کی پیروی کا آغاز کب ہوا؟

عرض کی گئی: شاہ اسماعیل دہلوی سے، جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے تھے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھتیجے تھے۔

ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ آپ نے شاہ ولی اللہ کو بھی اور شاہ عبدالعزیز کو بھی "محدث دہلوی" کے لقب سے یاد کیا ہے، ان دونوں "محدث" صاحبان کو علماءِ احناف میں "حدیث کی مخالفت" کیوں نظر نہ آئی؟

جو شاہ اسماعیل اور اُن کے پیروکار حضرات کو نظر آ گئی؟

- اسی سوال کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہندوستان میں "حدیث کی اتباع" کا رواج آخر اُس وقت کیوں ہوا، جب ہندوستان میں انگریز کی حکومت مستحکم ہو چکی تھی؟

عرض کی گئی: "کب" اور "کیوں" کا تو ہمیں نہیں پتا، لیکن وہ کہتے تو ٹھیک ہیں۔

ارشاد فرمایا: کیا ٹھیک کہتے ہیں؟

عرض کی گئی: یہی کہ جب ہم لوگ "صحیح بخاری" کو علمِ حدیث کی سب سے مستند کتاب مانتے ہیں تو پھر اُس کی احادیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

ارشاد فرمایا: اچھا سوال ہے!

ایک سوال میں بھی کروں؟

عرض کی گئی: جی ضرور!

ارشاد فرمایا: نماز پڑھنا فرض ہے؟

عرض کی گئی: ہر شخص جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے، ہر مسلمان پر نماز پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد فرمایا: صحیح بخاری پڑھنا فرض ہے؟

عرض کی گئی: کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ صحیح بخاری یا حدیث کی دوسری کوئی بھی مخصوص کتاب پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد فرمایا: سوال یہ ہے کہ پھر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ نماز کیسے پڑھی جائے؟

عرض کی گئی: ظاہر ہے صحیح بخاری یا حدیث کی دوسری کوئی کتاب پڑھ کر پتہ چلے گا کہ نماز کیسے پڑھنی ہے؟

ارشاد فرمایا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ **194** ہجری میں پیدا ہوئے، اُن کا انتقال **256** ہجری میں ہوا، یعنی صحیح بخاری **210** ہجری سے **250** ہجری تک کے درمیانی عرصے میں لکھی گئی۔

صحیح بخاری کی تصنیف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ کرنے کے درمیان **200** برس سے زیادہ کا فرق ہے۔

اس دوران جو مسلمان آئے، اُن پر بھی تو نماز پڑھنا فرض تھا۔

پھر وہ کیسے نماز پڑھتے تھے؟

اور اب تو صحیح بخاری، شائع شدہ عام مل جاتی ہے، آپ کے والد بزرگوار نے تو یقیناً صحیح بخاری پڑھے بغیر نماز پڑھنا شروع کی

ہو گی کیونکہ اس وقت تو عام لوگ صحیح بخاری نہیں پڑھتے تھے۔
پھر ایک پہلو یہ بھی ہے کہ صحیح بخاری کے ترجمہ کی روایت کا آغاز ڈیڑھ صدی پیشتر ہوا' اُس سے پہلے کے لوگ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔
ایک اور سوال یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' لکھی اور اُن کی زندگی میں ایک ''بڑے پبلشر'' نے اُسے شائع کر کے چار دانگ عالم میں پھیلا دیا۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح بخاری کو چند مخصوص افراد نے نقل کیا تھا۔ اور ان نقل کرنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ''صحاح ستہ'' کے مؤلفین یا حدیث کے ''کسی مستند مجموعہ'' کے مؤلفین کی صف میں شامل نہیں ہے۔
بہر حال ہم بات یہ کر رہے تھے کہ دنیا کے اکثر مسلمان ''صحیح بخاری'' نہیں پڑھتے اور نماز پڑھ لیتے ہیں۔ آخر کیسے؟
عرض کی گئی: ظاہری بات ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر میں' اپنے بڑوں کو' مسجد میں دوسرے بزرگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر اُسی طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے لگتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: یہی وہ سوال ہے جو احناف اپنے نظریاتی مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں' نماز ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ روزانہ انسان کا پانچ مرتبہ واسطہ پڑتا ہے اور ہر شخص اپنے دائیں بائیں افراد کو دیکھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھتا ہے اور پھر اُس کے مطابق خود اس عبادت کو بجالاتا ہے۔
اس لیے آپ صحیح بخاری کو بنیاد بنا کر ہم پر اعتراض نہیں کر سکتے۔
عرض کی گئی: لیکن ہمارا سوال پھر اپنی جگہ برقرار رہے گا کہ جب آپ صحیح بخاری کو سب سے مستند کتاب سمجھتے ہیں تو پھر اُس کے مطابق عمل کیوں نہیں کرتے؟
ارشاد فرمایا: صحیح بخاری زیادہ مستند ہے یا قرآنِ مجید؟
عرض کی گئی: ظاہر ہے قرآنِ مجید زیادہ مستند ہے۔
ارشاد فرمایا: قرآن کہتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (النساء:۴۳)

''اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ''۔

اس آیت سے دو حکم ثابت ہوئے:

(ا) ایمان والے نشہ کر سکتے ہیں۔
(ii) نشے کے دوران نماز معاف ہے۔

عرض کی گئی: لیکن یہ حکم تو منسوخ ہے' اور اُس وقت کے بارے میں ہے' جب شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔
ارشاد فرمایا: احناف بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ صحیح بخاری کی جن روایات پر عمل نہیں کرتے' اُن کا حکم منسوخ ہے۔

عرض کی گئی: اگر اُن کا حکم منسوخ ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی ناسخ روایات کو کیوں نقل نہیں کیا؟

ارشاد فرمایا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''ذاتی ترجیح'' کے مطابق روایات نقل کی ہیں۔

احناف کے نقطۂ نظر کی مؤید روایات کیونکہ اُن کی ''ذاتی ترجیح'' کے معیار پر پوری نہیں اُترتی تھیں' اس لیے اُنہوں نے اُن روایات کو نقل نہیں کیا۔

عرض کی گئی: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دین ''ذاتی ترجیح'' کی بنیاد پر نقل کیا گیا ہے؟

ارشاد فرمایا: یہاں آپ غلطی کر رہے ہیں' ہم نے ''روایات'' کی بات کی ہے' دین کی بات نہیں کی۔

عرض کی گئی: دین اور روایات میں فرق کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: ہم اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

''اہل تشیع'' اس بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا ''مذہبی وسیاسی خلیفہ'' نامزد کیا تھا۔

آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں؟

عرض کی گئی: ہرگز نہیں! نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی معین فرد کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔

ارشاد فرمایا: آپ کس بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں؟

عرض کی گئی: ان تمام احادیث وآثار کی بنیاد پر جن میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی ایک متعین فرد کو ''خلیفہ'' مقرر نہیں کیا تھا۔

ارشاد فرمایا: اس کے برعکس ''اہل تشیع'' وہ روایات پیش کر دیتے ہیں' جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''خلیفہ'' مقرر کیا تھا۔

عرض کی گئی: وہ روایات درست نہیں ہیں۔

ارشاد فرمایا: ہمارا موضوع بحث یہ نہیں ہے کہ دونوں طرح کی روایات میں سے درست کون سی ہیں؟

ہم تو اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

ان کے بڑوں نے اپنی ''ترجیحی'' روایات نقل کر دی ہیں۔

آپ کے بڑوں نے اپنی ''ترجیحی'' روایات نقل کر دی ہیں۔

عرض کی گئی: ان کی روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہی بات وہ آپ کی روایات کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں۔

لیکن میں سرِ دست آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں کہ روایات نقل کرنے میں ''ترجیح'' کو بڑا دخل رہا ہے۔

اب کس کی ''ترجیح'' ٹھیک تھی اور کس کی ''غلط'' تھی' یہ ایک الگ بحث ہے۔

اس بات کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیتے ہیں۔ رفع یدین کا ترک حدیث سے ثابت ہے۔ آپ اس کو حدیث مانتے ہیں؟

عرض کی گئی: یہ حدیث ''ضعیف'' ہے۔

ارشاد فرمایا: میں نے یہ سوال نہیں کیا کہ یہ حدیث ''ضعیف'' ہے یا نہیں' میں نے تو یہ پوچھا ہے' آپ اس حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے؟

عرض کی گئی: بھئی یہ حدیث ''ضعیف'' ہے اور ''صحاح ستہ'' میں نہیں ہے۔

ارشاد فرمایا: آپ کے اس جملے کا یہ مطلب ہوا۔

(I) جو حدیث ''ضعیف'' ہو' آپ اسے نہیں مانیں گے۔

(II) جو حدیث ''صحاح ستہ'' میں نہ ہو' آپ اسے بھی نہیں مانیں گے۔

عرض کی گئی: یہ میں نے کب کہا ہے؟

ارشاد فرمایا: چلیں میں اپنا سوال بدل لیتا ہوں' آپ ''ضعیف'' حدیث کو مانتے ہیں؟

عرض کی گئی: دیکھیں! جب ''صحیح حدیث'' موجود ہے تو پھر ہمیں ''ضعیف'' حدیث لینے کی کیا ضرورت ہے؟

جب ''صحاح ستہ'' میں ہمیں ایک حدیث مل جاتی ہے تو پھر ہم کسی اور کتاب کی طرف رجوع کیوں کریں؟

ارشاد فرمایا: میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔

آپ ''صحاح ستہ'' کو مستند سمجھتے ہیں؟

عرض کی گئی: جی ہاں! بالکل میں انہیں مستند سمجھتا ہوں۔

ارشاد فرمایا: آپ ''صحاح ستہ'' کو مستند کیوں سمجھتے ہیں؟

عرض کی گئی: کیونکہ ان کے مصنفین علم حدیث کے بڑے ماہرین شمار ہوتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: یعنی آپ ان کتابوں کے مصنفین' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام نسائی کی وجہ سے مستند مانتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں آپ ان کتابوں میں مذکورہ ''احادیث'' کو ان چھ حضرات ائمہ محدثین کی وجہ سے ''قابلِ ترجیح'' قرار دیتے ہیں۔

تو اگر ہم امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ترجیح دینے کی وجہ سے کسی ایک حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح دیتے ہیں تو پھر آپ کو اس پر اعتراض کیوں ہے؟

عرض کی گئی: دیکھیں ان حضرات محدثین نے جن احادیث کو ترجیح دی ہے' وہ ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ارشاد فرمایا: یہ آپ نے اہم نکتہ اٹھایا ہے۔

امام بخاری' نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

47- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ایمان اور احتساب کے ہمراہ کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہو اور اس وقت تک ساتھ رہے جب تک (اس مرحوم کو) نمازِ جنازہ ادا ہو جانے کے بعد اسے دفن نہ کر دیا جائے (ایسا شخص اس پورے عمل سے فارغ ہو کر) جب واپس آتا ہے تو اسے دو قیراط (کے برابر) اجر عطا کیا جاتا ہے۔ (اور ان دو قیراط میں سے) ہر ایک قیراط ''اُحد'' پہاڑ کے مساوی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص صرف نمازِ جنازہ ادا کر کے دفن سے پہلے لوٹ آئے تو اسے ایک قیراط (کے برابر ثواب) عطا کیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ''صحیح بخاری'' کا حوالہ دیا جاتا ہے' کیوں؟

کیونکہ عام رواج یہ ہے: حوالہ دیتے ہوئے صحاح ستہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عام رواج یہ ہے: صحاح ستہ کا ترجمہ چھاپا جاتا ہے' اسے خریدا جاتا ہے' پڑھا جاتا ہے۔

عام رواج یہ ہے: مدارس میں صحاح ستہ ہی پڑھائی جاتی ہے۔

حالانکہ اسی حدیث کو امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام احمد بن حنبل کے ساتھی ''اسحاق بن راہویہ'' نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام بخاری کے استاد امام عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بھی اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام بخاری کے ''استاذ الاستاذ'' امام عبدالرزاق نے اپنی ''مصنف'' میں بھی ذکر کیا ہے۔

اسی حدیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

لیکن عام رواج کیا ہے؟

جب ''صحیح بخاری'' کا حوالہ آ گیا تو آپ خاموش ہو جائیں گے اور مزید کسی حوالے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

عرض کی گئی: آپ کی بات کا مفہوم کچھ واضح نہیں ہوا۔

ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں' کتب احادیث اور ان کے مؤلفین کے درمیان مراتب کے اعتبار سے باہمی تفاوت' ان کی خوبیاں و خامیاں' مثبت و منفی پہلوؤں سے قطع نظر ایک زمینی حقیقت یہ بھی ہے کہ مسلم معاشرے میں ''رواج'' کیسے حاصل ہوا؟

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح مسلم معاشرے میں ''صحاح ستہ'' اور ان کے مؤلفین کو علمِ حدیث میں رواج کے

1 (بخاری' ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل' ''الجامع الصحیح'' کتاب الایمان' باب: اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور' رقم الحدیث: 47)

حوالے سے قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی اسی طرح علمِ فقہ کے چار ماہرین، جنہیں "ائمہ اربعہ" کہا جاتا ہے کو قبولِ عام نصیب ہوا۔

ارشادفرمایا: جی بالکل۔ میں یہی بات آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔

رواج اور قبولِ عام کسی بھی معاشرتی حقیقت کا جائزہ لینے کے لئے بہت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

عرض کی گئی: آپ اِس نقطے کو مزید واضح کریں گے؟

ارشادفرمایا: نبی اکرم ﷺ کی اُمت کا سب سے بڑا "عالم" کون ہے؟

عرض کی گئی: کیا کہہ سکتے ہیں؟

علمِ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ہیں۔

علمِ حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔

علمِ تفسیر میں ابنِ جریر طبری قابلِ ذکر ہیں۔

ارشادفرمایا: آپ نے اپنے اس جواب پر غور کیا؟

علمِ فقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا ذہن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔

علمِ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر پہلے نہیں کیا۔

اور علمِ تفسیر کا تذکرہ کرتے ہوئے نہ "ائمہ اربعہ" کا خیال آیا اور نہ ہی "صحاح ستہ" کے مؤلفین کی طرف توجہ مبذول ہوئی۔

عرض کی گئی: بالکل ایسا ہی ہے۔

ارشادفرمایا: اب ذرا مزید غور کریں۔

میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا اُمت کا سب سے بڑا "عالم" کون ہے؟

اس کے جواب کے لیے آپ کے ذہن میں مختلف ائمہ کا خیال آیا۔

آپ نے ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہیں سوچا کہ آپ اُمت کا سب سے بڑا عالم اُس شخص کو قرار دیں جو "باب مدینۃ العلم" ہے۔

عرض کی گئی: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کررہے ہیں؟

ارشادفرمایا: جی بالکل۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کیا سوچ سکتے ہیں؟

وہ ایک بہت بڑے بہادر آدمی تھے۔ بڑے بڑے شہزور اُن کے مقابلے میں آنے سے کتراتے تھے۔

وہ نبی اکرم ﷺ کے چچازاد تھے۔ امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما کے والد تھے۔

اہلِ تشیع ان کے بارے میں کچھ غلط نظریات رکھتے ہیں۔

یہ تین نکات کیا ہیں؟

یہ آپ کا فوری ردِ عمل ہے۔

یہ ردِ عمل اس خاص ماحول اور معلومات کا نتیجہ ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کے ذہن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تصور موجود ہے۔

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر سننے کے ساتھ ہی ذہن فوری طور پر ''فقیہہ'' کے تصور کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ''محدث'' یا ''مفسر'' کا خیال ذہن میں نہیں آتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام سننے کے ساتھ ہی ''علمِ حدیث'' کی طرف توجہ مبذول ہو جاتی ہے۔ ذہن کے کسی دور دراز گوشے میں بھی ''علمِ تفسیر'' کا خیال نہیں ہوتا۔

یہ سب صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم اپنے آس پاس ان حضرات کا تذکرہ اِسی حوالے سے سنتے ہیں' کتابوں میں اِسی پہلو سے پڑھتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔

آپ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو ایک لمحے کے لئے روکیں وہ ایک ایسا شخص ہو جو اہلِ سنت مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس سے پوچھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا سب سے بڑا ولی کون ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: حضور غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ۔

ارشاد فرمایا: آپ کسی راہ چلتے ہوئے آدمی کو ایک لمحے کے لئے روکیں وہ ایک ایسا شخص ہو جو اہلِ حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ اس سے پوچھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا سب سے بڑا ''مؤحد'' کون ہے؟

اس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: شیخ محمد بن عبدالوہاب ''نجدی''۔

ارشاد فرمایا: آپ نے غور کیا پوری اُمت میں توحید کے سب سے بڑے دعویدار' رکھوالے' محافظ ''شیخ نجدی'' سمجھے جاتے ہیں۔

عرض کی گئی: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی تصورات میں مخصوص مسلک سے تعلق رکھنے کی وجہ سے' مخصوص نظریات پائے جاتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: میں یہی بات آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔

آپ اہلِ حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص سے دریافت کریں:

''داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ'' کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اُس کا جواب کیا ہوگا؟

عرض کی گئی: استغفر اللہ! میرے بھائی ''داتا'' صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
آپ انہیں سیّد علی ہجویری کہیں۔
ارشاد فرمایا: حالانکہ شرعی حکم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ''سیّد علی ہجویری'' کو ''ربّ'' بھی کہا جائے تو آپ اسے مطلق طور پر ''شرک'' یا ''حرام'' قرار نہیں دے سکتے۔
عرض کی گئی: وہ کیسے؟
ارشاد فرمایا: کیونکہ قرآن نے لفظ ''ربّ'' کو ''غیر اللہ'' کے لئے استعمال کیا ہے۔
سورۂ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا
''اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک اپنے ربّ کو شراب پلائے گا''۔
یہاں حضرت یوسف علیہ السلام نے ''غیر اللہ'' یعنی عزیز مصر کے لئے لفظ ''ربّ'' استعمال کیا ہے۔
حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں وہ کوئی شرکیہ جملہ یا لفظ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟
عرض کی گئی: بالکل ٹھیک۔ اگر داتا صاحب کو ربّ کہنا مطلق طور پر ''شرک'' یا ''حرام'' نہیں ہے۔
تو ''داتا'' کہنا تو بدرجۂ اولیٰ شرک یا حرام قرار نہیں دیا جائے گا' کیونکہ قرآن و سنت میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ''داتا'' استعمال نہیں ہوا۔
ارشاد فرمایا: بہرحال میں آپ سے دریافت کر رہا تھا' اہل حدیث مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والا ایک عام فرد داتا صاحب' خواجہ صاحب' بابا صاحب اور ان جیسے دیگر صوفیائے کرام کا تذکرہ اتنے ادب و احترام کے ساتھ نہیں کرے گا' جتنے احترام کا مظاہرہ وہ شیخ نجدی کا ذکر کرتے ہوئے کرے گا۔
عرض کی گئی: اس کی وجہ کیا ہے؟
ارشاد فرمایا: اس کی وجہ بہت صاف ہے' اُس نے جس مسجد میں امام کا خطاب یا درس سنتے ہوئے' دین کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں' وہ امام یا درس دینے والی شخصیت' یا خطاب کرنے والی شخصیت یا کسی پروگرام میں کسی سوال کا جواب دینے والی شخصیت ایک مخصوص فکری پسِ منظر کی مالک تھی اور اپنی اس سوچ کو اُس شخصیت نے ''اسلام'' کے روپ میں لوگوں کے سامنے پیش کیا اور سننے والے سادہ لوح افراد نے اسے بھی ''دین کا حصہ'' سمجھ لیا۔
عرض کی گئی: یہ بہت اہم مسئلہ ہے' ہمارے زمانے میں ذرائع ابلاغ بہت ترقی کر گئے ہیں' کیمرے کے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص جو خود کو دینی عالم ظاہر کرتا ہے وہ جو بات بیان کر دیتا ہے سننے والے اسے ''اسلام'' سمجھ لیتے ہیں۔
ارشاد فرمایا: میں آپ کے سامنے صرف یہ پہلو رکھنا چاہتا ہوں کہ ہر مکتبۂ فکر اور ہر مسلک کا عالم آپ کے سامنے اپنے مخصوص مسلک کے مطابق شرعی حکم کی تعبیر پیش کرے گا اور اس نے خود بھی اس موضوع پر باقاعدہ تحقیق نہیں کی ہوگی بلکہ اپنے مسلک کے کسی

بڑے کی کوئی ایک کتاب پڑھ کر اپنا فرض ادا کر لیا ہوگا۔

عرض کی گئی: لیکن یہی بات تو اہلسنّت کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔

ارشاد فرمایا: اہلسنّت اور ان کے نظریاتی مخالفین دونوں پر یہ حقیقت صادق آتی ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ ہم جس خطّے میں رہ رہے ہیں' بلکہ تمام اسلامی ممالک میں پہلے زمانے کے لوگ وہ تمام معمولات سرانجام دیا کرتے تھے' جو ہمارے یہاں اہلسنّت کا معمول ہیں۔

اہلسنّت کے ان معمولات کو "شرک' بدعت' حرام" قرار دینے کا رواج بعد میں پیدا ہوا۔ اس لئے وہ لوگ جو اہلسنّت کے ان معمولات کو خلافِ شریعت کہتے ہیں انہیں اس بات کا جائزہ ضرور لینا چاہیے کہ وہ اور ان کے اکابرین "متنازعہ" مسئلے کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں ہیں؟

جیسا کہ میں نے ابھی آپ کے سامنے یہ مثال پیش کی کہ لوگ سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو "داتا" کہتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

ہمارے زمانے کے بڑے مذہبی مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہر "بے رِیش" شخص کو دانشور نہیں سمجھا جاتا لیکن ہر "باریش" شخص کو "علامہ" ضرور سمجھا جاتا ہے۔

اگلا مسئلہ یہ سامنے آتا ہے کہ آپ کو اپنے گھر یا دفتر کے قریب کسی مسجد کے امام کا خطاب پسند آتا ہے اور آپ باقاعدگی سے اسے سننا شروع کر دیتے ہیں یا کسی عوامی خطیب' یا کسی ٹیلی ویژن پروگرام میں مدعو کسی علامہ صاحب کا کوئی بیان سنتے ہیں اور اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد آپ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ اب تک جس مسلک پر عمل پیرا تھے' جن معمولات کو درست سمجھتے تھے وہ سب خلافِ شریعت ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو "عید" کہنا غلط ہے' گیارہویں شریف کا ختم دلانا بدعت ہے' کوئی فوت ہو جائے تو چہلم نہیں کیا جائے گا وغیرہ

اور پھر آپ یہ نظریہ اختیار کر لیتے ہیں کہ ان سب چیزوں کو غلط سمجھنا "دین" ہے۔

یہ صرف آپ کا' یا آپ کے پسندیدہ علامہ صاحب کا اخذ کردہ نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔

قرآن نے ایسے لوگوں کی اجتماعی نفسیات پر کیا خوب تبصرہ کیا ہے:

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○

"یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیاوی زندگی میں کی جانے والی کوششیں' گمراہی کا شکار تھیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ اچھائی کر رہے ہیں"۔ (سورۂ کہف: ۱۰۴)

•••———•••———•••

كِتَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

طہارت کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

باب1: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

(1) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

توضیح راوی: وَّاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَّيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال میں سے صدقہ (قبول) نہیں ہوتا۔

ہناد نے اپنی روایت میں لفظ "اِلَّا بِطُهُوْرٍ" نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث "اصح" اور "احسن" ہے۔

اس بارے میں ابوالملیح نے اپنے والد سے (ان کے علاوہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام زید بن اسامہ بن عمیر الہذلی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

باب2: طہارت کی فضیلت

(2) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

1- اخرجه مسلم 104۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: وجوب الطهارة للصلاة' حديث (224/1): واحمد (51/2, 73): وابن ماجه (100/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: لا صلاة بغير طهور' حديث (272): وابن خزيمة (8/1): حديث (9):

ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهُوَ حَدِيْثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ صَالِحٍ وَّالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ وَاسْمُهُ ذَكْوَانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اخْتُلِفَ فِىْ اسْمِهٖ فَقَالُوْا عَبْدُ شَمْسٍ وَّقَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ الْاَصَحُّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

توضیحِ راوی: وَالصُّنَابِحِىُّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَيْسَ لَهٗ سَمَاعٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الطَّرِيْقِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ

وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْاَعْسَرِ الْاَحْمَسِىُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِىُّ اَيْضًا

حدیثِ دیگر: وَّاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: اِنِّىْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِىْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بندہ مسلم (راوی کو شک ہے) یا شاید بندہ مؤمن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے میں سے ہر ایک وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا شاید اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں اور جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

2- اخرجه مالك فى الموطا (32/1): كتاب الطهارة: باب: جامع الوضوء' حديث (31)' و مسلم (134/2- نووى) كتاب الطهارة: باب: خروج الخطايا مع ماء الوضوء' حديث (244/32): احمد (303/2): والدارمى (183/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: فضل الوضوء' وابن خزيمة (5/1): حديث (4):

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اسی حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابو صالح، سہیل کے والد ہیں یہ ابو صالح سمان ہیں ان کا نام ذکوان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا نام عبد شمس ہے بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

صنابحی جنہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "سماع" ثابت نہیں ہے۔

ان کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے اور ان کی کنیت "ابو عبداللہ" ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے تھے لیکن یہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

صنابح بن اعسر احمسی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انہیں بھی صنابحی کہا جاتا ہے۔

ان سے یہ حدیث منقول ہے یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں کے سامنے فخر کروں گا اس لئے تم میرے بعد آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا"۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب 3: طہارت نماز کی کنجی ہے

(3) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

توضیحِ راوی: وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ هُوَ صَدُوْقٌ وَّقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

3- أخرجه احمد (123/1، 129)، وابو داؤد (63/1): كتاب الطهارة: باب: فرض الوضوء، حديث (61)، وابن ماجه (101/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: مفتاح الصلاة الطهور، حديث (275)، والدارمي (175/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مفتاح الصلاة الطهور،

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ .

◆◆ امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وضو نماز کی کنجی ہے۔ تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے' اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں یہ حدیث ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

(اس کا ایک راوی) عبداللہ بن محمد بن عقیل ''صدوق'' ہے۔ ان کے بارے میں بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی' عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے۔ (یعنی اسے مستند سمجھتے تھے)

امام محمد (بن اسماعیل بخاری) فرماتے ہیں: یہ شخص ''مقارب الحدیث'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(4) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ الْبَغْدَادِىُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنْ اَبِىْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءُ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کی کنجی نماز ہے' اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب 4: جب آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو' تو کیا پڑھے؟

(5) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ

قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

4- اخرجه احمد (340/3) 5- اخرجه البخاري (292/1): كتاب الصلاة: باب: مايقول عند الخلاء' حديث (142): وفى الادب المفرد (203): حديث (699): ومسلم (306/2- نووى): كتاب الحيض: باب: مايقول اذا اراد دخول الخلاء' حديث (375/122): و ابو داؤد (48/1): كتاب الطهارة: باب: مايقول الرجل اذا دخل الخلاء' حديث (4): وابن ماجه (109/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: مايقول الرجل اذا دخل الخلاء' حديث (298): والنسائى (20/1): كتاب الطهارة: باب: القول عند دخول الخلاء' حديث (19)' واحمد (282, 101, 99/3): من طريق عبدالعزيز بن صهيب عن انس به.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَىْءٍ فِی هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ

وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِی اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ فَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيعًا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ (مذکورہ بالا) الفاظ نقل کیے ہیں اور ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں (جو درج ذیل ہیں)

''میں خباثت اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ''خبیث مذکر جنات اور خبیث مونث جنات (سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سعید بیان کرتے ہیں: یہ قاسم بن عوف شیبانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ہشام دستوائی بیان کرتے ہیں: یہ قتادہ کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

شعبہ اور معمر نے اس حدیث کو قتادہ کے حوالے سے حضرت نضر بن انس سے نقل کیا ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: یہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ معمر کہتے ہیں: یہ حضرت نضر بن انس نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہاں یہ احتمال ہوسکتا ہے: قتادہ نے ان دونوں حضرات سے اس روایت کو نقل کیا ہو۔

(6) سند حدیث: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں خباثتوں اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب 5: جب آدمی بیت الخلاء سے باہر آئے' تو کیا پڑھے؟

(7) سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ بْنِ یُوْنُسَ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسِ الْاَشْعَرِیُّ

وَلَا نَعْرِفُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِیْثَ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''غفرانك'' میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے، ہم اس حدیث کو صرف اسرائیل نامی راوی کی حدیث کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں جو یوسف بن ابوبردہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابوبردہ بن ابوموسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس باب میں ہمیں صرف سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کا علم ہے۔

بَابُ فِی النَّهْیِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب 6: پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت

7- اخرجه البخاري في الادب المفرد (203): حديث (700): وابو داؤد (55/1): كتاب الطهارة: باب: مايقول الرجل اذا خرج من الخلاء، حديث (30): وابن ماجه (110/1): كتاب الطهارة وسننها: باب مايقول اذا خرج من الخلاء، حديث (300): واحمد (155/6): وابن خزيمة (48/1): حديث (90): والدارمي (174/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مايقول اذا خرج من الخلاء،

(8) سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ وَمَعْقِلِ بْنِ اَبِى الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ اَبِىْ مَعْقِلٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَحْسَنُ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اَيُّوْبَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَّالزُّهْرِيُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بِبَوْلٍ وَّلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا اِنَّمَا هٰذَا فِى الْفَيَافِىْ وَاَمَّا فِى الْكُنُفِ الْمَبْنِيَّةِ لَهٗ رُخْصَةٌ فِىْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَهَا وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّاَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ فِى الصَّحْرَاءِ وَلَا فِى الْكُنُفِ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم بیت الخلاء میں آؤ' تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو' پاخانہ کرتے ہوئے اور نہ ہی پیشاب کرتے ہوئے' اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ شام آئے' تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء پائے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے' تو ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی حضرت معقل بن ابوالہیثم، ایک قول کے مطابق یہ معقل بن ابومعقل ہیں، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ''احسن'' اور ''اصح'' ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے۔

8- اخرجه البخارى (295/1): كتاب الوضوء:باب: لا تستقبل القبلة بغائط او بول' الا عند البناء: جدار او نحوه' حديث(144): ومسلم (155/2- نووى): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة' حديث (264/59): وابو داؤد (49/1): كتاب الطهارة:باب: كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (9): وابن ماجه(115/1): كتاب الطهارة: وسننها: باب: النهى عن استقبال القبلة بالغائط والبول' حديث (318): والنسائى (22/1): كتاب الطهارة: باب: النهى عن استدبار القبلة عند الحاجة' حديث (21): واخرجه احمد (416/5, 421): والدارمى (170/1): كتاب الصلاة والطهارة: (187/1): حديث (378)

زہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ ہے ان کی کنیت "ابوبکر" ہے۔

ابوالولید المالکی بیان کرتے ہیں: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو"۔ یہ حکم کھلی جگہ کے بارے میں ہے' بیت الخلاء جو اسی مقصد کے لئے بنائے گئے ہوں ان میں اس بات کی رخصت ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کیا جا سکتا ہے۔

اسحاق بن ابراہیم (بن راہویہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی رخصت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جہاں تک رخ کرنے کا تعلق ہے' تو اس کی طرف رُخ نہیں کیا جا سکتا ہے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا کہ ان کے نزدیک صحرا میں یا بیت الخلاء کے اندر قبلہ کی طرف رخ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 7: اس بارے میں رخصت ہونے کے حوالے سے' جو کچھ منقول ہے

9 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَّسْتَقْبِلُهَا

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ وَعَآئِشَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا۔ ہم پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں' آپ کے وصال سے ایک سال پہلے' میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے (پیشاب کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کیا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں حدیث "حسن غریب" ہے۔

10 وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ (۱)

9- اخرجه ابو داؤد (50/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فى استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (13): وابن ماجه (117/1): كتاب الطهارة وسننها: باب الرخصة فى ذلك فى الكنيف' واباحته دون الصحارى' حديث (325): وابن خزيمة (34/1): حديث (58): واخرجه احمد (360/3):

(۱) اخرجه احمد (300/5)

سندِحدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ

حکمِ حدیث: وَحَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ

توضیحِ راوی: وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ہمیں یہ حدیث قتیبہ نے سنائی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث، ابن لہیعہ سے منقول (دوسرے والی حدیث) سے زیادہ مستند ہے۔

ابن لہیعہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف ہے۔

یحیٰی بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے اس کے حافظے کے حوالے سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

11 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: رَقِيتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف رُخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا' آپ کی پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب 8: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

12 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ

11- اخرجه مالك فی الموطا (1/193, 194): كتاب القبلة: باب: الرخصة فی استقبال القبلة لبول او غائط' الحديث (3): البخاری (1/297): كتاب الوضوء: باب: من تبرز علی لبنتين' حديث (145): ومسلم (2/155, 156): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة' حديث (61/266): وابو داؤد (1/50): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فی ذلك' حديث (12): وابن ماجه (1/116): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرخصة فی ذلك فی الكنيف' واباحته دون الصحاری' حديث (322): والنسائی (1/23, 24): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فی ذلك فی البيوت' حديث (23): واحمد (2/41): والدارمی (1/171) كتاب الصلاة والطهارة: باب: الرخصة فی استقبال القبلة' وابن خزيمة (1/34, 35): حديث (59) عن طريق محمد بن يحيی بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن ابن عمر به۔

12- اخرجه احمد (6/136, 192): والنسائی (1/26): كتاب الطهارة: باب: البول فی البيت جالسا' حديث (29): وابن ماجه (1/112): كتاب الطهارة وسننها: باب: فی البول قاعدا' حديث (307):

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

حدیث دیگر: وَحَدِيْثُ عُمَرَ اِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ

آثار صحابہ: وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ

حکم حدیث: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ فِي هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّاْدِيْبِ لَا عَلَى التَّحْرِيْمِ

آثار صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَبُوْلَ وَاَنْتَ قَائِمٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو تمہیں یہ بتائے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''احسن'' اور ''اصح'' ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالکریم بن ابوالمخارق کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میں کھڑا ہو کر پیشاب کر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالکریم بن ابوالمخارق نے اس حدیث کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف راوی ہیں۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

یہ روایت عبدالکریم کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت بریدہ کی روایت محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) کھڑے ہو کر پیشاب کی ممانعت کا مطلب ادب سکھانا ہے حرام قرار دینا نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جفاء (زیادتی) میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کھڑے ہو کر پیشاب کرو۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 9: اس بارے میں رخصت کا بیان

13 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يُّحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَعْمَشِ ثُمَّ قَالَ وَكِيْعٌ هٰذَا اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ وَسَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى مَنْصُوْرٌ وَّعُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَبِيْدَةُ بْنُ عَمْرٍو السَّلْمَانِيُّ رَوٰى عَنْهُ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَبِيْدَةُ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ يُرْوٰى عَنْ عَبِيْدَةَ اَنَّهُ قَالَ اَسْلَمْتُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَتَيْنِ

وَعُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ صَاحِبُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم (محلے) کے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا' میں پیچھے ہٹنے لگا' تو آپ نے بلایا' یہاں تک کہ میں آپ کے عقب میں کھڑا ہو گیا (بعد میں) آپ نے وضو کیا' اور آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

13- اخرجه البخاری (1/391, 392, 393, 394): كتاب الوضوء: باب: البول قائما وقاعدا' وباب: البول عند سباطة قوم' حديث (224-226): ومسلم (2/167۔ نووی)' كتاب الطهارة: باب: المسح على الخفين' حديث (73/273):والنسائي (1/25): كتاب الطهارة: باب: الرخصة في البول في الصحراء قائما'حديث (26-28): وابو داؤد (1/53): كتاب الطهارة: باب: البول قائما' حديث (23): وابن ماجه (1/111): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في البول قائما' حديث (305, 306): واخرجه احمد (5/382): والدارمي (1/171): كتاب الصلاة والطهارة: باب: في البول قائما' وابن خزيمة (1/36): حديث (61): واخرجه الحميدي (1/210): حديث (442) من طريق ابي وائل عن حذيفة به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے (وکیع) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

پھر (وکیع) نے یہ بات بیان کی مسح کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث میں یہ سب سے مستند حدیث ہے۔

میں نے ابوعمار حسین بن حریث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے (وکیع) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منصور اور عبیدہ ضبی نے ابووائل کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اعمش کی روایت کی مانند حدیث ذکر کی ہے۔

جبکہ حماد بن ابوسلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابووائل کے حوالے سے' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے۔

ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبیدہ بن عمرو سلمانی سے امام ابراہیم نخعی نے احادیث نقل کی ہیں۔

عبیدہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں' عبیدہ سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابراہیم نخعی کے ساتھی عبیدہ ضبی' یہ عبیدہ بن معتب ضبی ہیں ان کی کنیت "ابوعبدالکریم" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب 10: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

14 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ

حکمِ حدیث: وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعِ الْاَعْمَشُ مِنْ اَنَسٍ وَّلَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي فَذَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةً فِي الصَّلٰوةِ وَالْاَعْمَشُ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ

14- اخرجه ابو داؤد (1/50): كتاب الطهارة: باب: كيف التكشف عند الحاجة' حديث (14)

مِهْرَانَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلًى لَهُمْ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ اَبِیْ حَمِيلًا فَوَرَّثَهُ مَسْرُوْقٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے تو اپنے کپڑے کو اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہیں ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن ربیعہ نے اعمش کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

وکیع بیان کرتے ہیں: حضرت ابویحیٰ حمانی نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کرنے لگتے تھے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہیں ہو جاتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ دونوں احادیث ''مرسل'' ہیں کیونکہ یہ بات بیان کی گئی ہے: اعمش نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث نہیں سنی ہے بلکہ انہوں نے کسی بھی صحابی رسول سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نماز پڑھنے کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔

اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابومحمد کاہلی ہے یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میرے والد کو (بچپن میں) اٹھا کر لایا گیا تھا تو مسروق نے انہیں (اپنا) وارث بنایا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

باب 11: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

15 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ

فی الباب: وَفِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْيَمِيْنِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے:

15- اخرجه البخاری (1/304 - 306): كتاب الوضوء: باب: النهی عن الاستنجاء باليمين' باب: لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال' حديث (154, 153): مسلم (2/161, 162۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: النهی عن الاستنجاء باليمين' حديث (63 /267): (64, 65 /267): وابو داؤد (1/55): كتاب الطهارة: باب: كراهية مس الذكر باليمين فی الاستبراء' حديث (31): والنسائی (1/25): كتاب الطهارة: باب: النهی عن مس الذكر باليمين عند الحاجة' حديث (24,25): وابن ماجه (1/113): كتاب الطهارة وسننها: باب: كراهية مس الذكر باليمين' والاستنجاء باليمين' حديث (310): والدارمی (1/172): كتاب الصلاة والطهارة: باب: النهی عن الاستنجاء۔

آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے۔

اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام "حارث بن ربعی" ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔

بَاب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب 12: پتھر سے استنجاء کرنا

16 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ فَقَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ اَوْ بِعَظْمٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ وَّخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيْثُ سَلْمَانَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا اَنَّ الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَآءِ اِذَا اَنْقَى اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) سے کہا گیا: آپ لوگوں کو آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کی تعلیم دی ہے' یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھایا ہے حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے: ہم پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں' یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں' یا کوئی شخص تین سے کم پتھروں کے ذریعے استنجاء کرے' یا ہم گوبر یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، خلاد بن سائب کی ان کے والد کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) کی حدیث اس باب میں "حسن صحیح" ہے۔

16- اخرجه مسلم (154/2۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: الاستطابة' حديث (262/57): وابو داؤد (49/1): كتاب الطهارة: باب: كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (7): والنسائی (39,38/1): كتاب الطهارة: باب: النهی عن الاكتفاء فی الاستطابة باقل من ثلاثة احجار' حديث (41): وابن ماجه (115/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الاستنجاء بالحجارة والنهی عن الروث والرمة' واخرجه احمد۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اوران کے بعد آنے والوں میں سے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: ان کے نزدیک صرف پتھر کے ذریعے استنجاء کرلینا جائز ہے اگرچہ پانی کے ذریعے استنجاء نہ کرے جبکہ وہ پتھر پاخانے یا پیشاب کے اثر (یعنی غلاظت) کو صاف کردے۔

ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق (رحمۃ اللہ علیہ) نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

باب 13: دو پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنا

17 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيلَ

وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَرَوٰى زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا

قولِ امام دارمی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيُّ الرِّوَايَاتِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّكَاَنَّهٗ رَاٰى حَدِيْثَ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَشْبَهَ وَوَضَعَهٗ فِي كِتَابِ الْجَامِعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا عِنْدِي حَدِيْثُ اِسْرَآئِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَنَّ اِسْرَآئِيلَ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ لِحَدِيْثِ اَبِي اِسْحٰقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَتَابَعَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَا فَاتَنِي الَّذِي فَاتَنِي مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰى اِسْرَآئِيلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاْتِي بِهٖ اَتَمَّ

17- اخرجه احمد (365,388/1) من طريق ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبدالله بن مسعود به.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَزُهَيْرٌ فِىْ اَبِىْ اِسْحٰقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِاَنَّ سَمَاعَهُ مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِىْ اَنْ لَّا تَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِهِمَا اِلَّا حَدِيْثَ اَبِىْ اِسْحٰقَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِيْعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا: میرے لئے تین پتھر تلاش کر کے لاؤ' میں دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے دونوں پتھروں کو لیا اور مینگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیس بن ربیع نے اس روایت کو' ابواسحاق کے حوالے سے' ابوعبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' جیسا کہ اسرائیل نے نقل کیا ہے۔

معمر اور عمار بن زریق نے ابواسحاق کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

زہیر نے ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن اسود کے حوالے سے، ان کے والد اسود بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسے نقل کیا ہے۔

زکریا بن ابوزائدہ نے' ابواسحاق کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے اسے نقل کیا ہے۔

اس حدیث (کی سند میں) میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے دریافت کیا، کیا آپ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس بارے میں) کوئی روایت یاد ہے' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) سے دریافت کیا: اس حدیث میں ابواسحاق کے حوالے سے کون سی روایت زیادہ مستند ہے؟ تو انہوں نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس بارے میں سوال کیا' تو انہوں نے بھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔

گویا ان کی یہ رائے تھی: زہیر نے ابواسحاق کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن اسود سے، ان کے والد سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مناسب ہے' اور انہوں نے (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے) اپنی کتاب (صحیح بخاری) میں بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں سب سے زیادہ مستند اسرائیل کی روایت ہے' اور قیس کی روایت ہے' جو ابواسحاق کے حوالے سے، ابوعبید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ابواسحاق سے نقل کرنے کے حوالے سے' اسرائیل سب سے زیادہ مستند اور سب سے بہترین حافظے والے

ہیں، دیگر تمام محدثین کے مقابلے میں اور اس بارے میں قیس بن ربیع نے ان کی متابعت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحاق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے جو مجھے یاد نہیں رہیں اس کی وجہ یہی ہے: میں نے ان روایات میں اسرائیل پر بھروسہ کیا، کیونکہ وہ اسے زیادہ مکمل طور پر نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے نقل کرنے میں زہیر کی یہ حیثیت نہیں ہے، کیونکہ زہیر نے ابواسحاق سے آخر میں (یعنی ان کی عمر کے آخری حصے میں احادیث کا) سماع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن ترمذی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جب تم کسی حدیث کو سنو جو زائدہ کے حوالے سے اور زہیر کے حوالے سے منقول ہو، تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اگر تم نے وہ حدیث ان دونوں کے علاوہ اور کسی سے نہ سنی ہو، ماسوائے اس روایت کے جو ابواسحاق سے منقول ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ ان کے نام کا علم نہیں ہوسکا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

باب 14: کن چیزوں کے ذریعے استنجاء کرنا مکروہ ہے؟

18 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

فى الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

حکمِ حدیث: وَكَاَنَّ رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

18- اخرجه النسائى فى السنن الكبرى (72/1): كتاب الطهارة، باب: ذكر نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة بالعظم والروث، حديث (2/39): من طريق علقمة عن عبدالله بن مسعود به.

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مینگنی اور ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم اور دیگر راویوں نے 'داؤد بن ابوہند کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے 'علقمہ کے حوالے سے 'حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

جنات (سے ملاقات کی رات) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اس کے بعد پوری حدیث ہے۔ شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مینگنی کے ذریعے یا ہڈی کے ذریعے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے''۔

گویا اسماعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ

باب 15: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

19 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَآءِ فَاِنِّي اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَاَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَاِنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَرَاَوْهُ اَفْضَلَ

وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خواتین سے فرمایا: تم (دوسری) خواتین کو یہ ہدایت کرو وہ پانی کے ذریعے پاکیزگی حاصل کریں کیونکہ مجھے مردوں سے (یہ بات کہتے ہوئے) حیاء آتی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (یعنی پانی

19- اخرجہ احمد (113/6، 114، 171)، والنسائی (42/1، 43)، کتاب الطھارۃ، باب: الاستنجاء بالماء، حدیث (46) من طریق معاذۃ بنت عبداللّٰہ العدویۃ عن عائشۃ بہ۔

کے ذریعے استنجاء کرتے تھے)

اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے، انہوں نے پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو مختار قرار دیا ہے، اگرچہ ان کے نزدیک پتھر کے ذریعے استنجاء کرنا بھی درست ہے، لیکن وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں اور اسے زیادہ فضیلت والا عمل سمجھتے ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِی الْمَذْهَبِ

باب 16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جایا کرتے تھے

20 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَاَبْعَدَ فِی الْمَذْهَبِ قَالَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ وَّاَبِیْ قَتَادَةَ وَجَابِرٍ وَّیَحْیَی بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیثِ دیگر: وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ یَرْتَادُ لِبَوْلِهٖ مَكَانًا كَمَا یَرْتَادُ مَنْزِلًا

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِیُّ

◆ ابو سلمہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، تو آپ دور تشریف لے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابو قراد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت یحییٰ بن عبید کی ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

20- اخرجه ابو داؤد (47/1): كتاب الطهارة: باب: التخلي عند قضاء الحاجة' حديث (1): والنسائي (19,18/1) كتاب الطهارة: باب: الابعاد عند ارادة الحاجة' حديث (17): وابن ماجه (120/1) كتاب الطهارة وسننها: باب: التباعد للبراز في الفضاء'

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ پیشاب کرنے کے لئے بھی اسی طرح جگہ تلاش کرتے تھے جیسے پڑاؤ کرنے کے لئے جگہ تلاش کیا کرتے تھے۔

ابوسلمہ (نامی راوی) کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب 17: غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنا مکروہ ہے

21 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى مَرْدَوَيْهِ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ لَهٗ اَشْعَثُ الْاَعْمٰى

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوْا عَامَّةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يُقَالُ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وُسِّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ اِذَا جَرٰى فِيْهِ الْمَاءُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ حِبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے' آپ فرماتے ہیں: عام طور پر اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں نبی اکرم ﷺ کے ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اشعث بن عبداللہ کی روایت کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر جانتے ہیں انہیں "اشعث اعمیٰ" بھی کہا جاتا ہے۔

اہل علم کے ایک طبقے نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: عام طور پر اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں' تاہم بعض اہل علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے' جن میں سے ایک ابن سیرین ہیں۔

ان سے یہ کہا گیا: عام طور پر اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے اس کا کوئی

21- اخرجه ابو داؤد (54/1): كتاب الطهارة: باب: في البول في المستحم' حديث (27): والنسائي (34/1): كتاب الطهارة: باب: كراهية البول في المستحم' حديث (36): وابن ماجه (111/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: كراهية البول في المغتسل' حديث (304): واخرجه احمد (56/5): وعبد بن حميد (181): حديث (505): من طريق الاشعث بن عبدالله عن الحسن عن عبدالله بن مغفل به.

شریک نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر غسل خانے میں پانی بہہ جاتا ہو تو وہاں پیشاب کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احمد بن عبدہ آملی نے ابن حبان کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ

باب 18: مسواک کا بیان

22 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا عِنْدِىْ صَحِيْحٌ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا صَحَّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

قولِ امام بخاری: وَاَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَزَعَمَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَصَحُّ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَلِىٍّ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِىْ مُوْسٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث نقل کی ہیں' یہ دونوں روایات میرے نزدیک ''صحیح'' ہیں' کیونکہ یہ دونوں روایات دیگر حوالوں سے'

22- اخرجه البخاري (435/2): كتاب الجمعة: باب: السواك يوم الجمعة' حديث (887): و مسلم (2//144. نووي) كتاب الطهارة: باب: السواك' حديث (252/42): وابو داؤد (59/1): كتاب الطهارة: باب: السواك' حديث (46): والنسائي (12/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة في السواك بالعشي للصائم' حديث (7): من طريق ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة به' واخرجه ابن ماجه (105/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: السواك' حديث (287) من طريق ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة به' واخرجه احمد (258/2, 287, 399, 429) من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو "صحیح" قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

جہاں تک امام محمد بن اسماعیل (بخاری کا تعلق ہے) تو وہ یہ کہتے ہیں: ابوسلمہ کی حدیث جو انہوں نے حضرت زید بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

23 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّلَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ

W قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَّشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اُسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► ابوسلمہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا' اور میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات (گزر جانے) تک موخر کر دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں مسجد میں شامل ہوا کرتے تھے' اور ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی تھی' جہاں کاتب قلم رکھتے ہیں' اور وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو مسواک کر لیا کرتے تھے' پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

باب 19: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے دھو نہ لے

23- اخرجه ابو داؤد (59/1): كتاب الطهارة: باب: السواك' حديث (46): وابن ماجه (225/1, 226): كتاب الصلاة باب: وقت صلاة العشاء' حديث

24 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ يُقَالُ هُوَ مِنْ وَّلَدِ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ قَائِلَةً كَانَتْ اَوْ غَيْرَهَا اَنْ لَّا يُدْخِلَ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهِ نَجَاسَةٌ

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا فَاَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ يُّهْرِيْقَ الْمَاءَ

وَقَالَ اِسْحٰقُ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص رات کے (بعد صبح) بیدار ہوتو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک اس ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی نہ انڈیل لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے: ہر نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو ایسا کرنا چاہیے خواہ وہ دوپہر کے وقت سو کر اٹھا ہو یا اس کے علاوہ ہو یعنی اسے وضو کے پانی میں اس وقت تک ہاتھ داخل نہیں کرنا چاہیے جب تک اسے دھو نہ لے لیکن اگر وہ اس کو دھونے سے پہلے برتن کے اندر داخل کر دیتا ہے تو یہ بات اس کے لئے مکروہ قرار دیتا ہوں البتہ اس کے نتیجے میں وہ پانی فاسد نہیں ہوگا جبکہ اس کے ہاتھ پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رات کے (بعد صبح) نیند سے بیدار ہو اور وہ ہاتھ دھونے سے پہلے اسے وضو کے پانی میں داخل کر لے تو مجھے یہ پسند ہے کہ وہ اس پانی کو بہا دے۔

24- اخرجه البخاری (316/1): کتاب الوضوء، باب: الاستجمار وترا' حدیث (162): ومسلم (181/1). نووی): کتاب الطھارۃ: باب: کراھة غمس المتوضیء وغیره یده المشکوك فی نجاستها فی الاناء قبل غسلها ثلاثا' واخرجه مالك فی الموطا (21/1): کتاب الطھارۃ: باب: وضوء النائم اذ قام الی الصلاۃ' حدیث (9): واحمد (465/2): والحمیدی (422/2, 423): حدیث (952): من طریق ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ بهٖ' واخرجه النسائی (6/1): کتاب الطھارۃ: باب: تاویل قوله عزوجل: (اذا قمتم الی الصلاۃ فاغسلوا وجوھکم' وایدیکم الی المرافق) حدیث

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رات کے وقت' یا دن کے وقت نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک وضو کے پانی میں داخل نہ کرے' جب تک اسے دھو نہ لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب 20: وضو سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا

25 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِىْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا اَعْلَمُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهٗ اِسْنَادٌ جَيِّدٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاَهٗ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَّاَبُوْ ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهٗ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبٍ مِّنْهُمْ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهٗ اِلٰى جَدِّهٖ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ اَبِىْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ بِنْتِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

◆◆ رباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو وضو سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں مجھے ایسی کسی حدیث کا علم نہیں ہے' جس کی

25- اخرجه ابو داؤد (83/1): كتاب الطهارة: باب: في التسمية على الوضوء' حديث (101):(102): وابن ماجه (139/1 ,140): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في التسمية في الوضوء' حديث (397): والدارمي (176/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: التسمية في الوضوء' واخرجه احمد (41/3) من طريق رباح بن عبدالرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه عن جده به' ومن طريق رباح بن عبدالرحمن بن حويطب عن جدته عن ابيها اخرجه ابن ماجه (140/1): كتاب الطهارة وسننها: باب ما جاء في التسمية في الوضوء' حديث (398): واحمد (70/4): (381/5), (382/6).

سند جید ہو۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ''بسم اللہ'' چھوڑ دے تو وہ دوبارہ وضو کرے گا' لیکن اگر کوئی بھول کر یا تاویل کرتے ہوئے اسے چھوڑ دے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند حدیث وہ ہے' جسے رباح بن عبدالرحمٰن نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رباح بن عبدالرحمٰن نے' اسے اپنی دادی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ ہیں۔

(اس روایت کے راوی) ابوثقال مری' کا نام ثمامہ بن حصین ہے۔

رباح بن عبدالرحمٰن' یہ ابوبکر بن حویطب ہیں۔

بعض محدثین نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور انہوں نے ابوبکر بن حویطب سے نقل کیا ہے' انہوں نے ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی ہے۔

رباح بن عبدالرحمٰن نے' اپنی دادی جو حضرت سعید بن زید کی صاحب زادی ہیں' کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

باب21: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

26 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ حَتَّى صَلَّى أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَرَاَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَاءً

وَّبِهٖ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ الاِسْتِنْشَاقُ أَوْكَدُ مِنَ

27- اخرجه النسائى (41/1): كتاب الطهارة: باب: الرخصة فى الاستطابة بحجر واحد' حديث (43): وابن ماجه (142/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: المبالغة فى الاستنشاق والاستنثار' حديث (406): واخرجه احمد (313/4، 339): والحميدى (378/2): حديث (856): من طريق هلال بن يساف عن سلمة بن قيس به' واخرجه ابن خزيمة (41/1): حديث (75) من طريق ابى ادريس الخولانى عن ابى هريرة به۔

الْمَضْمَضَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَّا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِاَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجِبُ الْاِعَادَةُ عَلٰى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ

وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ فِي اٰخِرَةٍ

◆◆ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں پانی ڈالو اور جب تم پتھر (کے ذریعے استنجاء کرو) تو طاق تعداد میں کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جو شخص کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو چھوڑ دیتا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص ان دونوں کو وضو میں چھوڑ دے' اور نماز پڑھ لے' تو اسے دوبارہ نماز پڑھنا پڑے گی۔

یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: وضو اور غسل جنابت دونوں میں اس کی حیثیت برابر ہے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلی کے مقابلے میں ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: وہ غسل جنابت میں (کلی یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنے کے نتیجے میں نماز) دوبارہ پڑھے گا' لیکن وضو میں (ترک کرنے کی وجہ سے) دوبارہ نہیں پڑھے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ کوفہ کی یہی رائے ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: وضو میں ترک کرنے کی وجہ سے یا غسل جنابت میں ترک کرنے کی وجہ سے وہ نماز دوبارہ نہیں پڑھے گا' کیونکہ یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں' اس لئے جو شخص وضو میں یا غسل جنابت میں انہیں ترک کر دیتا ہے' تو اس پر نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول یہی ہے۔

بَاب الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ

باب 22: ایک ہی ہتھیلی (چلّو) کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

27 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى وَلَمْ يَذْكُرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ وَّاِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ يُجْزِئُ وقَالَ بَعْضُهُمْ تَفْرِيْقُهُمَا اَحَبُّ اِلَيْنَا

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ جَمَعَهُمَا فِيْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا' آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور کئی محدثین نے اس حدیث کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کی تھی اور ناک میں پانی ڈالا تھا۔

اس بات کو خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے' اور علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک خالد بن عبداللہ' ثقہ اور حافظ ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں کو الگ' الگ چلو کے ذریعے کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

28- اخرجه البخاری (355/1، 356): كتاب الوضوء: باب: من مضمض واستنشق من غرفة واحدة' حديث (191): ومسلم (123/2- النووی): كتاب الطهارة: باب: فی وضوء النبی صلی الله عليه وسلم: حديث (235/18): وابو داؤد (77/1، 78): كتاب الطهارة: باب صفة وضوء النبی صلی الله عليه وسلم: حديث (118): وابن ماجه (149/1، 150): كتاب الطهارة و سننها: باب: ماجاء فی مسح الراس' حديث (434): والنسائی (71/1): كتاب الطهارة: باب: حد الغسل' حديث (97): واخرجه مالك فی الموطا (18/1): كتاب الطهارة' باب: العمل فی الوضوء' حديث (1): واحمد (38/4، 39، 40): والحميدی (202/2): حديث (417): واخرجه ابن خزيمة (88/1): حديث (173): من طريق يحيی بن عمارة عن عبدالله بن زيد به

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک ہی چلو میں ان دونوں کو جمع کر لے تو یہ جائز ہے لیکن اگر وہ ان دونوں کو الگ الگ کرے تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

باب 23: داڑھی کا خلال کرنا

28 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ اَبِي اُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ اَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فی الباب: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ اَبِي اَوْفٰى وَاَبِي اَيُّوبَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَسَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ

◆◆ حسان بن بلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا' ان سے کہا گیا (راوی کو شک ہے یا شاید حسان یہ کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں کیوں نہ کروں' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ فرماتے ہیں: عبدالکریم نے حسان بن بلال سے "خلال کرنے" والی حدیث نہیں سنی ہے۔

29 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

28- اخرجه ابن ماجه (148/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في تخليل اللحية' حديث (429): والحميدي (81/1): حديث (146) من طريق حسان بن بلال عن عمار بن ياسر به.

29- اخرجه ابو داؤد (75/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (110): وابن ماجه (148/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في تخليل اللحية' حديث (430): والدارمي (178/1, 179) كتاب الصلاة والطهارة: باب: في تخليل اللحية' واخرجه احمد (57/1) وابن خزيمة (78/1): حديث (151): من طريق شقيق بن سلمة عن عثمان بن عفان به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَالَ بِهٰذَا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا تَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَهَا عَنْ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَهٗ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاَهٗ وَاِنْ تَرَكَهٗ عَامِدًا اَعَادَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند روایت عامر بن شقیق کی ہے' جوانہوں نے ابووائل کے حوالے سے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے' ان کے نزدیک (وضو کے دوران) داڑھی کا خلال کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص داڑھی میں خلال کرنا بھول جائے' تو یہ بات جائز ہے۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص بھول کر اسے چھوڑ دے' یا تاویل کرتے ہوئے چھوڑ دے' تو یہ اس کے لئے جائز ہے لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے' تو اسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَسْحِ الرَّاْسِ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِمُقَدَّمِ الرَّاْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

باب 24: سر پر مسح کا بیان' سر کے آگے والے حصے سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف لے جایا جائے گا

30 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر مبارک کا مسح کیا آپ دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے' آپ نے پہلے آگے والے حصے کا مسح کیا' پھر اسے گدی کی طرف لے گئے پھر ان دونوں کو واپس وہیں لے آئے' جس جگہ سے آپ نے مسح کا آغاز کیا تھا' اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھولئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں ''اصح'' اور ''احسن'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِمُؤَخَّرِ الرَّاْسِ

باب 25: سر کے پچھلے حصے سے (مسح کا) آغاز کرنا

31 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَاَجْوَدُ اِسْنَادًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

◄► سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' آپ نے سر کے پچھلے حصے سے آغاز کیا' پھر آگے کی طرف لے آئے' پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کا' ان کے باہر والے حصے اور اندر والے حصے کا مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' جبکہ عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے زیادہ مستند ہے' اور اس کی سند زیادہ بہتر ہے۔

بعض اہلِ کوفہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں' جن میں سے ایک وکیع بن جراح ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّاْسِ مَرَّةً

باب 26: سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا

31- اخرجه ابو داؤد (79/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (126): وابن ماجه (138/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه' حديث (390): وفي (150/1): كتاب الطهارة وسننها:

32 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَاْسَهُ وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّجَدِّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّةً

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ رَاَوْا مَسْحَ الرَّاْسِ مَرَّةً وَّاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ

قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَيُجْزِئُ مَرَّةً فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ

◆◆ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا' آپ نے آگے والے حصے کا مسح کیا' پھر پیچھے والے حصے کا مسح کیا' آپ نے دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام جعفر بن محمد (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ)، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات کے نزدیک سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

محمد بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے امام جعفر بن محمد (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) سے سر پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا، کیا ایک مرتبہ مسح کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں ہے۔ اللہ کی قسم!

32- اخرجه ابو داؤد (80/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صل الله عليه وسلم: حديث (129) واخرجه احمد (359/6) من طريق محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ ابن عفراء به.

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

باب 27: سر پر مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لینا

33 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَّرَوٰى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ

حکمِ حدیث: وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ اَصَحُّ

حدیثِ دیگر: لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّغَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يَّاْخُذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح اس پانی سے کیا' جو بازو دھونے سے بچنے والے پانی کے علاوہ تھا۔ (یعنی آپ نے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لیا تھا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن لہیعہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ حبان بن واسع کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' اور آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا' اس پانی کے علاوہ پانی سے' جو بازو دھونے سے بچا ہوا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) عمرو بن حارث نے حبان کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے' جو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لیا تھا۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک سر پر مسح کرنے کے لئے' نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

33- اخرجه مسلم (124/2۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (236/19): و ابو داؤد (78/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم: حديث (120): والدارمي (180/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خذ لراسه ماء جديدا' واخرجه احمد (39/4, 41,40)' وابن خزيمة (79/1, 80): حديث (154)' من طريق حبان بن واسع عن ابيه عن عبدالله بن زيد به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب 28: دونوں کانوں کے باہر والے اور اندر والے حصے پر مسح کرنا

34 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْاُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک اور دونوں کانوں پر ان کے باہر والے حصے پر اور اندر والے حصے پر مسح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک دونوں کانوں پر مسح کیا جائے گا' ان کے باہر والے حصے پر بھی اور اندر والے حصے پر بھی (مسح کیا جائے گا)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ

باب 29: دونوں کان' سر کا حصہ ہیں

35 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَّا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَائِمِ

34- اخرجه ابو داؤد (1/ 81, 82): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرتين' حديث (137): وابن ماجه (1/ 151): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في مسح الاذنين' حديث (439): والنسائي (1/ 74): كتاب الطهارة: باب: مسح الاذنين مع الراس' وما يستدل به على انهما من الراس' حديث (102): واخرجه ابن خزيمة (1/ 77)' حديث (148): من طريق عطاء بن يسار عن ابن عباس به.

35- اخرجه ابو داؤد (1/ 81): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (134): وابن ماجه (1/ 152): كتاب الطهارة وسننها: باب: الاذنان من الراس' حديث (444)' واخرجه احمد (5/ 258, 264, 268): من طريق شهر بن حوشب عن ابي امامة به.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ فَمِنَ الرَّاْسِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاَخْتَارُ اَنْ يَّمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ الْوَجْهِ وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ رَاْسِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هُمَا سُنَّةٌ عَلٰی حِيَالِهِمَا يَمْسَحُهُمَا بِمَاءٍ جَدِيْدٍ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر کا مسح کیا' اور ارشاد فرمایا: دونوں کان' سر کا حصہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتیبہ فرماتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؟ یا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' اور بعد والے اہلِ علم میں سے' اکثر کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی دونوں کان' سر کا حصہ ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: کانوں کا آگے والا حصہ چہرے کا حصہ شمار ہوگا اور پیچھے والا حصہ سر کا حصہ شمار ہوگا۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو اختیار کرتا ہوں' کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ مسح دھولیا جائے اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ مسح کرلیا جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں سنت ہیں اور ان دونوں پر نئے پانی سے مسح کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

باب 30: انگلیوں کا خلال کرنا

36 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ

قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمُسْتَوْرِدِ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ الْفِهْرِيُّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

36- اخرجه النسائی (79/1): كتاب الطهارة: باب الامر بتخليل الاصابع' حديث (114) وابن ماجه (153/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: تخليل الاصابع' حديث (448)' ابو داؤد (82/1, 83): كتاب الطهارة: باب: في الاستنثار' حديث (142): واخرجه احمد (33/4) من طريق ابى هاشم عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه به.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يُخَلِّلُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِى الْوُضُوْءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ اِسْحٰقُ يُخَلِّلُ اَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فِى الْوُضُوْءِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ هَاشِمٍ اسْمُهٗ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمَكِّىُّ

◄► عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو اپنی انگلیوں کا خلال کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت مستورد (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ ابنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِىُّ ہیں، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا وضو کے دوران خلال کرے گا۔

ابوہاشم (نامی راوی) کا نام اسماعیل بن کثیر مکی ہے۔

37 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّهُوَ الْجَوْهَرِىُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَّوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

38 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِىِّ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

37- اخرجه ابن ماجه (153/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: تخليل الاصابع: حديث (447)، واخرجه احمد (287/1) من طريق صالح مولى التوامة عن ابن عباس به.

38- اخرجه ابو داؤد (85/1): كتاب الطهارة: باب: غسل الرجلين، حديث (148) وابن ماجه (152/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: تخليل الاصابع، حديث (446)، واخرجه احمد (229/4) من طريق ابن عبد الرحمن الحبلي عن المستورد بن شداد به.

◄► حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے وضو کیا' تو آپ نے اپنی چھوٹی انگلی کے ذریعے پاؤں کی انگلیوں کو ملا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب 31: ''(بعض) ایڑھیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''

39 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ

فِی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ وَمُعَيْقِيبٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ قَالَ

مذاہبِ فقہاء: وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ اَوْ جَوْرَبَانِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (بعض) ایڑھیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، یہ حارث معیقیب ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (وضو کے دوران سوکھی رہ جانے والی) ایڑھیوں اور پاؤں کے تلووں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں فقہ کی بات یہ ہے: اگر پاؤں پر موزے یا جرابیں نہ ہوں' تو پاؤں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے (بلکہ انہیں دھونا فرض ہے)۔

39- اخرجه مسلم (131/2۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: وجوب غسل الرجلين بكمالهما' حديث (252/30)' وابن ماجه (154/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: غسل العراقيب' حديث (453)' واخرجه احمد (2, 282, 389)' وابن خزيمة (84/1): حديث (162): من طريق ابن صالح عن ابيه عن ابى هريرة به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَّرَّةً

باب 32: - (اعضاء وضو) ایک' ایک مرتبہ دھونا

40 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّهَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّبُرَيْدَةَ وَاَبِىْ رَافِعٍ وَّابْنِ الْفَاكِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً قَالَ وَلَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى ابْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن فاکہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس باب میں ''احسن'' اور ''اصح'' ہے' اور دیگر حضرات نے اس حدیث کو ضحاک کے حوالے سے، زید بن اسلم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے صحیح روایت وہ ہے' جسے ابن عجلان ہشام بن سعد، سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم کے حوالے سے، عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب 33: دو، دو مرتبہ اعضائے وضو دھونا

41 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ

40- اخرجه البخاری (311/1): کتاب الوضوء: باب: الوضوء مرة مرة' حدیث (157): وابو داؤد (82/1): کتاب الطهارة: باب: الوضوء مرة مرة' حدیث (138)' والنسائی (62/1): کتاب الطهارة: باب: الوضوء مرة مرة' حدیث (80): وابن ماجه (143/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فی الوضوء مرة مرة' حدیث (411): والدارمی (177/1): کتاب الصلاة والطهارة: باب: الوضوء مرة مرة' واخرجه احمد (233/1, 332, 336): وعبد بن حمید (232, 233): حدیث (702) ... عن ابن عباس به.

بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ هُوَ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو، دومرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف ابن ثوبان کے حوالے سے عبداللہ بن مفضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور یہ سند ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمام نے اسے عامر احول کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین مرتبہ وضو کیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب 34: تین، تین مرتبہ اعضائے وضو دھونا

42 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ رَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّمُعَاوِيَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ اَفْضَلُ

41- اخرجه ابو داؤد (81/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء مرتين' حديث (136): واخرجه احمد (288/2, 364): من طريق عبدالرحمن بن هرمز الاعرج عن ابى هريرة به.

42- اخرجه ابو داؤد (76/1): كتاب الطهارة: باب: صفة وضوء النبى صلى الله عليه وسلم' حديث (611): وابن ماجه (150/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فى مسح الراس' حديث (436)' والنسائى (70/1, 71): كتاب الطهارة: باب: عدد غسل اليدين' حديث (96): واخرجه احمد (120/1, 125, 127, 148) من طريق ابى حية عن على بن ابى طالب به

وَاَفْضَلُهُ ثَلَاثٌ وَّلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا اٰمَنُ اِذَا زَادَ فِي الْوُضُوْءِ عَلَى الثَّلَاثِ اَنْ يَّأْثَمَ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَزِيْدُ عَلَى الثَّلَاثِ اِلَّا رَجُلٌ مُّبْتَلًى.

◄► ابواسحاق، ابوحیہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین مرتبہ وضو کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ربیع رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں "احسن" اور "اصح" ہے کیونکہ یہ کئی حوالوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے' دو، دو مرتبہ کرنا بہتر ہے' اور تین مرتبہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس سے زیادہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص تین سے زیادہ مرتبہ وضو کرے مجھے اندیشہ ہے: وہ گنہگار ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین سے زیادہ مرتبہ وہی وضو کرے گا' جو وہم یا شک میں مبتلا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

باب 35: ایک، دو، یا تین مرتبہ وضو کرنا

43 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً قَالَ نَعَمْ

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ

توضیحِ راوی: وَّشَرِيْكٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ اَبِيْ صَفِيَّةَ هُوَ اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ

43- اخرجه ابن ماجه (143/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في الوضوء مرة مرة' حديث (410) من طريق ثابت بن ابي صفية الثمالي عن جعفر عن جابر بن عبدالله به.

◆◆ ثابت بن ابوصفیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوجعفر یعنی امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ اور دو دو مرتبہ دو مرتبہ اور تین، تین مرتبہ وضو کیا ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

وکیع نے اس حدیث کو ثابت بن ابوصفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوجعفر (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے یہ حدیث سنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا ہے' انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں"۔

قتیبہ اور ہناد نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ دونوں یہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے ثابت بن ابوصفیہ کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی حدیث سے یہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ یہ کئی حوالوں سے' ثابت سے منقول ہے' جو وکیع کی روایت کی مانند ہے' جبکہ شریک بکثرت غلطی کرتے ہیں۔

ثابت بن ابوصفیہ' ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يَّتَوَضَّأُ بَعْضَ وُضُوْئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا

باب 36: جو شخص کچھ (اعضاءِ) وضو دو مرتبہ اور کچھ تین مرتبہ دھوئے

44 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ ذُكِرَ فِىْ غَيْرِ حَدِيْثٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّةً وَّبَعْضَهٗ ثَلَاثًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ ذٰلِكَ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ ثَلَاثًا وَّبَعْضَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ مَرَّةً

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو تین مرتبہ

44- اخرجه البخارى (347/1): كتاب الوضوء' باب: مسح الراس كله' حديث (38)' و مسلم (123/2 نووى): كتاب الطهارة: باب: فى وضوء النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (235/18)' وابو داؤد (78/1): كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (119)' وابن ماجه (142/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المضمضة والاستنشاق من كف واحد' حديث (405)' والنسائى (71/1, 72): كتاب الطهارة' باب: صفة مسح الراس' حديث (98)' والدارمى (177/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء مرتين مرتين' واخرجه مالك فى الموطا (18/1): كتاب الطهارة: باب: العمل فى الوضوء' حديث (1)' واحمد (38/4, 40)' وابن خزيمة (80/1)' حديث (155)' والحميدى (202/1)' حديث (417)' من طريق عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبدالله بن زيد به.

دھویا دونوں بازوؤں کو دو، دو مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر پر مسح کیا' اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

دوسری حدیث میں یہ بات ذکر کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وضو ایک مرتبہ کیا' اور بعض تین مرتبہ کیا۔

بعض اہلِ علم نے اس کی رخصت دی ہے' ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: کوئی شخص بعض وضو کو تین مرتبہ کرے اور بعض کو دو یا ایک مرتبہ کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

باب 37: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کا طریقہ کیا تھا؟

45 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ (۱)

متنِ حدیث: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ وَّعَآئِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّةَ

اختلافِ روایت: اِلَّا اَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ

قَالَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهٖ اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ بِكَفِّهٖ فَشَرِبَهٗ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَّالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَّقَدْ رَوَاهُ زَآئِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثَ الْوُضُوْءِ بِطُوْلِهٖ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قَالَ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَاَخْطَاَ فِي اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

(۱) اخرجه ابو داؤد (144,143/1): كتاب الطهارة' باب: صفة وضوء النبى صلى الله عليه وسلم' حديث (113,111)' وابن ماجه (142/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المضمضة والاستنشاق من كف واحد' حديث (405)' والنسائى (68/1): كتاب الطهارة' باب: غسل الوجه' حديث (92)' والدارمى (178/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: فى المضمضة' واخرجه احمد (110/1, 113, 123, 135)' وابن خزيمة (76/1)' حديث (147)' من طريق عبد خير عن علي بن ابى طالب به

قَالَ: وَرُوِيَ عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

قَالَ: وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلُ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ

◆◆ ابوحیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے انہیں اچھی طرح صاف کیا' پھر تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر سر پر ایک مرتبہ مسح کیا'' پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے' پھر وہ کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اسے پیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا تھا' تمہیں دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ربیع رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات منقول ہیں۔

قتیبہ اور ہناد نے اس روایت کو ابواحوص کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے عبد خیر سے نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابوحیہ کی حدیث کی مانند نقل کیا ہے' تاہم عبد خیر یہ بیان کرتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے ہاتھ میں لیا اور پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جسے ابواسحاق ہمدانی نے ابوحیہ، عبد خیر اور حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس روایت کو زائدہ بن عوانہ اور دیگر حضرات نے خالد بن علقمہ کے حوالے سے عبد خیر کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جو وضو سے متعلق طویل حدیث ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: اسے مالک بن عرفطہ نے عبد خیر کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابوعوانہ کے حوالے سے اب خالد علقمہ کے حوالے سے عبد خیر کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

وہ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو ان سے مالک بن عرفطہ کے حوالے سے شعبہ کی روایت کی مانند نقل کیا ہے' تاہم صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب 38: وضو کرنے کے بعد (شرمگاہ پر) پانی چھڑکنا

46 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

46- اخرجه ابن ماجه (157/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في النضح بعد الوضوء' حديث (463)' من حديث عبدالرحمن الاعرج عن ابي هريرة به.

اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَائَنِىْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

توضیح راوی: وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَوِ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جب آپ وضو کرلیں (تو اپنی شرمگاہ پر) پانی چھڑک لیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (اس حدیث کے ایک راوی) حسن بن علی ہاشمی "منکرالحدیث" ہیں۔

وہ فرماتے ہیں: اس باب میں ابوحکم بن سفیان، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

بعض حضرات نے راوی کا نام سفیان بن حکم بیان کیا ہے' اور بعض نے حکم بن سفیان بیان کیا ہے ان حضرات نے اس حدیث کی سند میں اضطراب بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب 39: اچھی طرح وضو کرنا

47 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

اسنادِ دیگر: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ

اختلافِ روایت: وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِىْ حَدِيْثِهِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ثَلَاثًا

47- اخرجه الامام مالك فى الموطا (161/1): كتاب قصر الصلاة فى السفر' باب: انتظار الصلاة والمشى اليها' حديث (55)' ومسلم (142/2۔ النووى): كتاب الطهارة' باب: فضل اسباغ الوضوء على المكاره' حديث (251/41)' واخرجه النسائى (143/1، 144): كتاب الطهارة' باب: الفضل فى اسباغ الوضوء' حديث (143)' واحمد (235/2، 277، 301)' وابن خزيمة (6/1)' حديث (5) من طريق العلاء بن عبدالرحمن بن يعقوب عن ابيه عن ابى هريرة به.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبِيْدَةَ وَيُقَالُ عُبَيْدَةُ بْنُ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِىُّ الْحُرَقِىُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جب ناپسند ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، دور سے چل کر مسجد کی طرف آنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حضرت قتیبہ اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: "یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے۔ یعنی یہ الفاظ تین مرتبہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، ایک قول کے مطابق حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمٰن بن عائشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں "حسن صحیح" ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن، ابن یعقوب جہنی ہیں اور یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب 40: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

48 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ شَىْءٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ مُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا آپ وضو کے بعد اس کے ذریعے جسم خشک کیا

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مستند نہیں ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی چیز منقول نہیں ہے۔

محدثین فرماتے ہیں: ابومعاذ نامی راوی سلیمان بن ارقم ہے اور یہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

49 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ (۱)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

توضیحِ راوی: وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاَفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِى الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِى التَّمَنْدُلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وَمَنْ كَرِهَهٗ اِنَّمَا كَرِهَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّهٗ قِيْلَ اِنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ

وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّىْ وَهُوَ عِنْدِىْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ الْمِنْدِيْلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا' اور پھر اپنے کپڑے کے کنارے سے چہرے کو پونچھ لیا۔

یہ حدیث "غریب" ہے اس کی سند ضعیف ہے۔ رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم میں سے ایک گروہ نے اس کی رخصت دی ہے: وضو کے بعد رومال استعمال کیا جائے۔

جن حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' انہوں نے اس حوالے سے مکروہ قرار دیا ہے' کیونکہ یہ بات روایت کی جاتی ہے' وضو (سے بچے ہوئے پانی) کا وزن کیا جاتا ہے۔

یہ بات سعید بن مسیّب اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

(۱)۔ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ جیسا کہ تحفۃ الاشراف کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الاشراف 11335'406/8

محمد بن حمید نے جریر کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: علی بن مجاہد نے میرے ہی حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہے انہوں نے ثعلبہ کے حوالے سے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا مکروہ ہے کیونکہ وضو (کا پانی) وزن کیا جاتا ہے۔

بَابُ فِيمَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب 41: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے؟

50 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَبُوْ اِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ پڑھے:

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل کردے اور مجھے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل کردے"۔

50- اخرجه مسلم (120,119/2۔ نووی): كتاب الطهارة' باب: الذكر المستحب عقب الوضوء' حديث (234/17)' وابو داؤد (92,91/1): كتاب الطهارة' باب: مايقول الرجل اذا توضا' حديث (169)' وابن ماجه (159/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: مايقال بعد الوضوء' حديث (469)' والنسائي (93,92/1): كتاب الطهارة' باب: القول بعد الفراغ من الوضوء' حديث (148)' واخرجه احمد (153, 145/4)' وابن خزيمة (111,110/1)' حديث (223,222) من طريق عقبة بن عامر عن عمر بن الخطاب به.

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن صالح اور دیگر محدثین نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے ربیع بن یزید کے حوالے سے ابوادریس کے حوالے سے عقبہ بن عامر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ نیز ابوعثمان کے حوالے سے جبیر بن نفیر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی چیز منقول نہیں ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ابوادریس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

بَابُ فِي الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

باب 42: ایک مد (پانی کے ذریعے) وضو کرنا

51 وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ سَفِينَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَيْحَانَةَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ

مذاہب فقہاء: وَّهٰكَذَا رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى التَّوَقِّي اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا اَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِي

◆◆ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

51-اخرجه مسلم (240/2- نووی): كتاب الحيض' باب: القدر المستحب من الماء' حديث (326/53)' وابن ماجه (99/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء فی مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابة' حديث (267)' والدارمی (175/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: كم يكفی فی الوضوء من الماء' واخرجه احمد (222/5) من طريق ابی ريحانة عن سفينة به.

ابوریحانہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔
بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: وضو ایک مد پانی کے ذریعے ہوگا اور غسل ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے: پانی کی یہ مقدار مقرر کی گئی ہے اس سے زیادہ یا اس سے کم استعمال کرنا درست نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے: اتنی مقدار میں پانی کافی ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِى الْوُضُوْءِ بِالْمَآءِ

باب 43: وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے

52 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهٗ وَلَا يَصِحُّ فِى هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ

توضیحِ راوی: وَّخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وضو کے لئے ایک مخصوص شیطان ہے، جس کا نام "ولہان" ہے اس لئے تم پانی کے وسوسے سے بچو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث "غریب" ہے اس حدیث کی سند علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک قوی اور صحیح نہیں ہے کیونکہ ہم خارجہ کے علاوہ ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہیں، جس نے اس کی سند بیان کی ہو۔
اس حدیث کو دیگر حوالوں سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا گیا ہے، کہتے ہیں: اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی چیز مستند طور پر منقول نہیں ہے۔
خارجہ نامی راوی ہمارے اصحاب یعنی (علم حدیث کے ماہرین) کے نزدیک مستند نہیں ہے۔
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

52- اخرجه احمد (136/5)، وابن ماجه (146/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: ماجاء فى القصد فى الوضوء و كراهية التعدى فيه، حديث (421)، وابن خزيمة (64/1)، حديث (122)، من طريق الحسن عن عتى بن ضمرة عن ابى بن كعب به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب 44: ہر نماز کے لئے وضو کرنا

53 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّاُ وُضُوْئًا وَّاحِدًا (۱)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا لَّا عَلَى الْوُجُوْبِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے' آپ پہلے سے وضو کی حالت میں ہوں یا وضو کے بغیر ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگ کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ایک ہی مرتبہ وضو کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مشہور روایت وہ ہے' جسے عمرو بن عامر انصاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ہر نماز کے لئے وضو کرنا مستحب ہے' واجب نہیں ہے۔

54 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَحَدِيْثُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

◆◆ عمرو بن عامر الانصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے' میں نے دریافت کیا: آپ لوگ کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کر لیتے تھے' جب تک ہم بے وضو نہیں ہوتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(۱)۔ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بہترین ہے لیکن "غریب" اور "حسن" ہے۔

55 وَقَدْ رُوِیَ فِیْ حَدِیْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰی طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (۱)

سندِ حدیث: قَالَ وَرَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ الْاَفْرِیْقِیُّ عَنْ اَبِیْ غُطَیْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الْوَاسِطِیُّ عَنِ الْاَفْرِیْقِیِّ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِیْفٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ ذُكِرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِیْثُ فَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ مَشْرِقِیٌّ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ بِعَیْنِیْ مِثْلَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْقَطَّانِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا۔

اس حدیث کو افریقی نے ابوغطیف کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حسین بن حریث مروزی نے اس حدیث کو محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے افریقی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: ہشام بن عروہ اس حدیث کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سند مشرقی ہے۔

(یعنی اہلِ مدینہ نے اِس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہلِ کوفہ وبصرہ نے اسے روایت کیا ہے۔)

(میں نے احمد بن حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے یحییٰ بن سعید قطان کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

باب 45: کئی نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کرنا

56 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

(ا)- اخرجه ابو داؤد (63/1): كتاب الطهارة' باب: فرض الوضوء' حديث (62)' واخرجه ابن ماجه (170/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء على الطهارة حديث (512)' واخرجه عبد بن حميد (271, 272)' حديث (859)' من طريق ابى غطيف الهذلى عن ابن عمر به.

56- اخرجه مسلم (179/2۔نووی): كتاب الطهارة باب: جواز الصلوات كلها بوضوء واحد' حديث (277/86)' وابو داؤد (93/1): كتاب الطهارة' باب: الرجل يصلى الصلوات بوضوء واحد' حديث (172)' وابن ماجه (170/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء لكل صلاة' والصلوات كلها بوضوء واحد' حديث (510)' والنسائى (86/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء لكل صلاة' حديث (133)' والدارمى (169/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: ماجاء فى الطهور' واخرجه احمد (350/5, 351, 358)' وابن خزيمة (10/1)' حديث (13)' من طريق سليمان بن بريدة عن ابيه به.

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَادَ فِيْهِ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَّرَّةً قَالَ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

وَّرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا وَّاِرَادَةَ الْفَضْلِ

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِىْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

حکم حدیث: وَّهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ

فی الباب: وَّفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ذریعے ادا کیں اور آپ نے موزوں پر مسح بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں یہ بات اضافی نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے محارب بن دثار کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے اس حدیث کو روایت کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔

وکیع نے اسی روایت کو سفیان کے حوالے سے' محارب کے حوالے سے، سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر محدثین نے سفیان کے حوالے سے، محارب بن دثار

کے حوالے سے سلیمان بن بریرہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت وکیع کی حدیث کے مقابلے میں "اصح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک ایک وضو کے ذریعے کئی نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں' جب تک وضو نہ ٹوٹے' بعض حضرات ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں' لیکن وہ استحباب کے طور پر ایسا کرتے ہیں اور فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

افریقی کے حوالے سے ابوغطیف کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کی حالت میں وضو ہونے کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا'

اس کی سند ضعیف ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ذریعے ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

باب 46: مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا

57 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاُمِّ هَانِئٍ وَّاُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عام فقہاء کا یہی قول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں اگر مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کر لیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا'

57- اخرجه مسلم (239/2. نووی): كتاب الحيض' باب: القدر المستحب من الماء' حديث (322/47)' وابن ماجه (133/1)' كتاب الطهارة وسننها' باب: الرجل والمراة يغتسلان من اناء واحد' حديث (377)' والنسائی (129/1)' كتاب الطهارة' باب: ذكر اغتسال الرجل والمراة من نسائه من اناء واحد' حديث (236)' واخرجه احمد (329/6)' والحميدی (148)' حديث (309)' من طريق ابن عباس عن ... النبی صلی اللّٰه عليه وسلم به.

حضرت ام صبیہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوشعثاء نامی راوی کا نام جابر بن زید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْاَةِ

باب 47: عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے (وضو کرنا) مکروہ ہے

58 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ كَرِهَا فَضْلَ طَهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا

◆◆ ابوحاجب بیان کرتے ہیں: بنوغفار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (سے وضو کرنے) سے منع کیا ہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن سرجس سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض فقہاء نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' ان دونوں کے نزدیک اس عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے' تاہم ان دونوں حضرات کے نزدیک عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

59 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ حَاجِبٍ اسْمُهٗ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ

اختلافِ روایت: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيْثِهٖ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

◆◆ عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوحاجب کو سنا' انہوں نے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

58- اخرجه احمد (213/4)' (66/5)' وابو داؤد (68/1): كتاب الطهارة' باب: النهي عن الوضوء بفضل وضوء المرأة' حديث (82)' وابن ماجه (132/1)' كتاب الطهارة وسننها' باب: النهي عن الوضوء بفضل وضوء المرأة' حديث (373)' والنسائي (179/1): كتاب الطهارة' باب: النهي عن فضل وضوء المرأة' حديث (343)' من طريق سليمان التيمي عن ابي حاجب' عن رجل من بني غفار' وهو: "الحكم بن عمرو الغفاري" به.

نقل کی' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) عورت کے جوٹھے پانی سے وضو کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

محمد بن بشار نے اس کے الفاظ میں شک ظاہر نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 48: اس بارے میں رخصت کا بیان

60 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں سے غسل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی سے وضو کرنے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، مالک اور شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

باب 49: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی

61 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ

60- اخرجه احمد (235/1, 308, 337)' وابو داؤد (65/1): كتاب الطهارة' باب: الماء لا يجنب' وابن ماجه (132/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الرخصة في فضل وضوء المراة' حديث (370)' والنسائي (173/1): كتاب المياه' حديث (325)' والدارمي (187/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء بفضل المراة وابن خزيمة (57/1)' حديث (109)' من طريق سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس به.

61- اخرجه احمد (31/3)' وابو داؤد (64/1): كتاب الطهارة' باب: ماجاء في بئر بضاعة' حديث (66)' والنسائي (174/1): كتاب المياه' باب: ذكر بئر بضاعة' من طريق محمد بن كعب عن عبيدالله بن عبدالله بن رافع بن خديج عن ابي سعيد الخدري به.

وَالنَّتَنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَّا يُنَجِّسُهُ شَیْءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ جَوَّدَ اَبُوْ اُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَرْوِ اَحَدٌ حَدِيْثَ اَبِیْ سَعِيْدٍ فِیْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اَحْسَنَ مِمَّا رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

فی الباب: وَّفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کنوئیں سے وضو کر سکتے ہیں (راوی کہتے ہیں) یہ وہ کنواں تھا، جس میں حائضہ عورتوں (کے کپڑے) کتوں کا گوشت (مردہ کتے) گندگی ڈالی جاتی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

''بضاعہ'' کے کنوئیں کے بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کو ابواسامہ سے زیادہ بہتر دوسرے کسی نے نقل نہیں کیا، یہ روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 50: (اسی سے متعلق دیگر روایات)

62 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: وَهُوَ يُسْاَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِی الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

قَالَ عَبْدَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِیَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِیْ يُسْتَقٰى فِيْهَا

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَیْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ قِرَبٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو بے آب و گیاں زمین میں ہوتا ہے، اور اسے درندے، اور چوپائے پیتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے، تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: ''قلہ'' گھڑے کو کہتے ہیں اور ''قلہ'' اس چیز کو کہتے ہیں، جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔

62- اخرجه احمد (107,38,12/2) وابو داؤد (64/1): كتاب الطهارة، باب: ماينجس الماء، حديث (65) وابن ماجه (172/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: مقدار الماء الذي لا ينجس، حديث (517) والدارمي (186/1): كتاب الصلاة والطهارة، باب: قدر الماء الذى لا ينجس، وابن خزيمة (49/1)، حديث (92)، وعبد بن حميد (260)، حديث (818) من طريق عبيدالله بن عبدالله بن عمر عن ابن عمر به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں: جب پانی دو قلے ہو جائے' تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی جب تک اس کی بو یا اس کا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائیں' وہ یہ بیان کرتے ہیں: (دو قلے پانی) تقریباً پانچ مشکیزوں کے جتنا ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب 51: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

63 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ) پھر اسی سے وضو کرنا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ

باب 52: سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے

64 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِیْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

63- اخرجه مسلم (190/2۔ نووی): كتاب الطهارة: باب: النهي عن البول في الماء الراكد' حديث (282/95)' وابو داؤد (66,65/1): كتاب الطهارة' باب: البول في الماء الراكد' حديث (69)' والنسائي (49/1): كتاب الطهارة' باب: الماء الدائم' حديث (57)' (197/1): كتاب والتيمم: باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم' حديث (400)' والدارمي (186/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء من الماء الراكد' واخرجه احمد (265/2)' والحميدي (429/2)' حديث (970)' وابن خزيمة (37/1)' حديث (66)' من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة به۔

64- اخرجه مالك في الموطا (22/1): كتاب الطهارة' باب: الطهور للوضوء حديث (12)' واحمد (393,237/2)' وابو داؤد (69/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء بماء البحر' حديث (83)' وابن ماجه (136/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء بماء البحر' حديث (386)' والنسائي (50/1): كتاب الطهارة' باب: ماء البحر' حديث (95)' (176/1) كتاب المياه' باب: الوضوء بماء البحر' حديث (332)' والدارمي (186,185/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: الوضوء من ماء البحر' وابن خزيمة (59/1)' حديث (111)' من طريق المغيرة بن ابي بردة' وهو من بني عبدالدار عن ابي هريرة به۔

متن حدیث: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّالْفِرَاسِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَّمْ يَرَوْا بَاْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہوئے اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضو کرلیں تو ہم خود پیاسے رہ جائیں گے کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہوتا ہے اور اُس کا مردار حلال ہوتا ہے۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت فراسی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء کی یہی رائے ہے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں ان کے نزدیک سمندر کے پانی (سے وضو کرنے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی سمندر کا پانی) آگ ہے۔ (یعنی نقصان دہ ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

باب 53: پیشاب (کے چھینٹوں سے بچنے) کی شدید (تاکید)

65 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

65- اخرجه البخاری (385/1): كتاب الوضوء، باب: ماجاء في غسل البول، حديث (218)، و مسلم (204/2۔ نووی): كتاب الطهارة، باب: الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، حديث (292/111) وابو داؤد (52/1): كتاب الطهارة، باب: الاستبراء من البول، حديث (20)، والنسائی (28/1): كتاب الطهارة، باب: التنزه عن البول، حديث (31) وابن ماجه (125/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: التشديد في البول، حديث (347)، والدارمی (188/1): كتاب الصلاة والطهارة، باب: الاتقاء من البول، واخرجه احمد (225/1)، وابن خزيمة (33/1) حديث (56)، وعبد بن حميد (211, 210)، حديث (620)، من طريق الاعمش عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس به.

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِیْ بَكْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ طَاوٗسٍ وَّرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ

توضیحِ راوی: قَالَ: وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُّحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ الْبَلْخِیَّ مُسْتَمْلِیْ وَكِيْعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو کسی (بظاہر) بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ اُن میں سے ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے بچتا نہیں تھا' اور دوسرا شخص چغلی کیا کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

منصور نے اس حدیث کو مجاہد کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا۔ ویسے اعمش کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے وکیع سے سنا: ابراہیم کی اسناد میں اعمش، منصور سے "احفظ" ہیں (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

باب 54: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا

66 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

66- اخرجه مالك فی الموطا (64/1): كتاب الطهارة' باب: ماجاء فی بول الصبی' حديث (110)' والبخاری (39/1): كتاب الوضوء' باب: بول الصبيان' حديث (223)' و مسلم (197/2۔ نووی): كتاب الطهارة' باب: حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله' حديث (287/103)' وابوداؤد (155/1): كتاب الطهارة' باب: بول الصبی يصيب الثوب' حديث (374)' وابن ماجه (174/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء فی بول الصبی الذی لم يطعم' حديث (524)' والنسائی (157/1): كتاب الطهارة' باب: بول الصبی الذی لم ياكل الطعام' حديث (302)' والدارمی (189/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: بول الغلام الذی لم يطعم واخرجه احمد (356, 355/6)' وابن خزيمة (144/1)' حديث (285)' والحميدی (165/1)' حديث (343)' من طريق عبيدالله بن عبدالله بن عتبة عن ام قيس بنت محصن الاسدية به۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ

متنِ حدیث: قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ اُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي لَيْلٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا

◆◆ سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا) اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا، سیّدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسمح، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابولیلیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے کئی اہلِ علم کی یہی رائے ہے جن میں امام احمد اور اسحاق بھی شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا' اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

یہ حکم اس وقت ہے جب انہوں نے ابھی کھانا' کھانا شروع نہ کیا ہو' لیکن اگر انہوں نے کھانا شروع کر دیا ہو' تو ان دونوں (کے پیشاب کو) دھویا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب 55: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو' اس کے پیشاب کا حکم

67 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَّقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ

67- اخرجه البخاری (1/400): كتاب الوضوء' باب: ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضها' حديث (233)' ومسلم (3/1296): كتاب القسامة' باب: حكم المحاربين والمرتدين' حديث (9/1671)' وابوداؤد (2/534): كتاب الحدود' باب: ماجاء فی المحاربة' حديث (4364)' وابن ماجه (2/861): كتاب الحدود' باب: من حارب وسعى فی الارض فسادا' حديث (2578)' واخرجه النسائي (7/97): كتاب تحريم الدم' باب: تاويل قول الله عزوجل: (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله)' حديث (4034)' واخرجه احمد (3/107, 205)' من طريق حميد وقتادة' وثابت عن انس به.

متن حدیث: اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی اکرم ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کا دودھ اور پیشاب پیو' ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے اور وہ اسلام سے مرتد ہو گئے۔

(بعد میں) انہیں پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت میں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھروا دیں' پھر انہیں ریگستان (کے تپتے ہوئے پتھروں پر) ڈلوا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان میں سے ایک شخص کو دیکھ رہا تھا وہ (پیاس کی شدت سے) اپنی زبان کے ذریعے زمین کو چاٹ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ لوگ اسی حالت میں مر گئے۔

حماد نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں۔

یکدم (یعنی وہ اپنے منہ سے زمین کو چاٹ رہا تھا) یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے یہ کئی حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: حلال جانوروں کے پیشاب میں حرج نہیں۔

68 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهٗ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَّهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ (وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ)

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ

(۱)- أخرجه مسلم (1298/3): كتاب القسامة' باب: حكم المحاربين والمرتدين' حديث (1671/14)' والنسائي (100/7): كتاب تحريم الدم: باب تاويل قول الله عزوجل (انما جزاؤا الذين يحاربون الله ورسوله) حديث (4043) من طريق سليمان التيمي عن انس به.

◈ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائیں تھیں کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے اس شخص کے علاوہ اور کسی نے بھی یزید بن زریع سے، ہمارے علم کے مطابق، اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

قرآنی حکم "والجروح قصاص" کے مطابق ان کی آنکھوں سلائیاں پھروائی گئیں کیونکہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں تھیں۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيحِ

باب 56: ہوا (خارج ہونے) پر وضو کا ٹوٹ جانا

69 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيحٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◈ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وضو اس وقت لازمی ہوتا ہے جب آواز آئے یا ہوا (بدبو) خارج ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

70 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ اَنْ لَّا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَّسْمَعُ صَوْتًا اَوْ يَجِدُ رِيْحًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا شَكَّ فِى الْحَدَثِ فَاِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اسْتِيْقَانًا يَّقْدِرُ

70- اخرجه احمد (410/2, 435, 471)، وابن ماجه (172/1): كتاب الطهارة و سننها، باب: لا وضوء الا من حدث، حديث (515)، وابن خزيمة (18/1)، حديث (27)، من طريق سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة به.

75- اخرجه احمد (414/2)، و مسلم (285/2۔ نووى): كتاب الحيض، باب: الدليل على من تيقن الطهارة ثم شك فى الحدث فله ان يصلى بطهارته تلك، حديث (99/362)، وابو داؤد (94/1): كتاب الطهارة، باب: اذا شك فى الحدث، حديث (177)، والدارمى (183,184/1): كتاب الصلاة والطهارة، باب: لا وضوء الا من حدث، وابن خزيمة (16,17/1)، حديث (24)، من طريق سهيل عن ابيه عن ابى هريرة به.

اَنْ يَّحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْاَةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور وہ اپنی سرین میں سے ہوا کا خروج محسوس کرے تو اس وقت تک (وضو کرنے کے لئے) نہ نکلے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علماء بھی اس بات کے قائل ہیں: ان کے نزدیک وضو ٹوٹنے کی صورت میں وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب آدمی آواز سن لے یا اسے بدبو محسوس ہو۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: جب آدمی کو وضو ٹوٹنے کے بارے میں شک ہو تو اس پر وضو کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک اسے وضو ٹوٹنے کا اتنا یقین نہ ہو کہ وہ اس پر قسم اٹھا سکتا ہو۔ ابن مبارک فرماتے ہیں: اگر عورت کے ''قُبُل'' (اگلی شرمگاہ) سے ہوا خارج ہو جائے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

71 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نمازوں کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا، جب وہ بے وضو ہو، جب تک وہ وضو نہ کر لے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب 57: سونے کے بعد (بیدار ہونے پر) وضو کرنا

72 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى كُوْفِيٌّ وَّهَنَّادٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّىْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَّامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ

71- اخرجه احمد (318,308/2)، والبخاری (282/1)، كتاب الوضوء، باب: لاتقبل صلاة بغير طهور، حديث (135)، ومسلم (144/2،
نووی): كتاب الطهارة: باب وجوب الطهارة للصلاة حديث (225/2)، وابو داؤد (63/1): كتاب الطهارة، باب: فرض الوضوء، حديث (60)،
وابن خزيمة (9/1)، حديث (11)، من طريق همام بن منبه عن ابى هريرة به۔
72- اخرجه احمد (256/1)، وابو داؤد (101/1): كتاب الطهارة، باب: فى الوضوء من النوم، واخرجه عبد بن حميد (221,220)، حديث
(659)، من طريق قتادة عن ابى العالية عن ابن عباس به۔

مَفَاصِلُهُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِى هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ سو گئے آپ سجدے کی حالت میں تھے' یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آنے لگی' پھر آپ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو اس شخص پر لازم ہوتا ہے' جو لیٹ کر سوئے' کیونکہ جب وہ لیٹتا ہے' تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اس حدیث کے ایک راوی) ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

73 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ: وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَمَّنْ نَّامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ اَبِى عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِى الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اَنْ لَّا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا نَامَ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَّبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ

قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا نَامَ حَتّٰى غُلِبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ مَنْ نَّامَ قَاعِدًا فَرَاٰى رُؤْيَا اَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهٗ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے اور پھر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیتے تھے وہ از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

73- اخرجه احمد (277/3)، ومسلم (2/307-308. نووی): كتاب الحيض، باب، الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء، حديث (376/125)، و ابو داؤد (100/1): كتاب الطهارة، باب: فى الوضوء من النوم، حديث (200)، من طريق قتادة عن انس به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بیٹھ کر ٹیک لگا کر سو جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس میں ابوعالیہ کا ذکر نہیں کیا اور اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

سونے کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے اکثریت کی رائے یہ ہے: اگر کوئی شخص بیٹھ کر یا کھڑا کھڑا سو جائے تو وضو لازم نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ لیٹ کر نہ سوئے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے بعض حضرات یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص سو جائے یہاں تک کہ اس کی عقل پر نیند کا غلبہ ہو جائے (یعنی اس کے حواس ختم ہو جائیں) تو اس پر وضو واجب ہوگا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھ کر سو جائے اور کوئی خواب دیکھ لے یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کے بیٹھنے کی جگہ (یعنی سرین) اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو کرنا لازمی ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب 58: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کا لازم ہونا

74 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الْحَمِيْمِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِىْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِىْ طَلْحَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ مُوْسٰى

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

◄◄ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز آگ پر پکی ہو اس کو کھانے سے وضو کرنا لازم ہوگا خواہ وہ پنیر کا ٹکڑا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا ہم تیل کی وجہ سے وضو کریں گے؟

74- اخرجه احمد (503/2)، وابن ماجه (163/1): كتاب الطهارة و سننها، باب: الوضوء مما غيرت النار، حديث (485)، من طريق محمد بن عمرو بن علقمة عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے وضو کریں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سن لو تو اس کے سامنے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کی یہ رائے ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کی وجہ سے وضو لازمی نہیں ہوتا۔ (یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب 59: آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے کی وجہ سے) وضو لازم نہ ہونا

75 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ (۱)

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ رَافِعٍ وَّاُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاُمِّ عَامِرٍ وَّسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَاُمِّ سَلَمَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ اِنَّمَا رَوَاهُ حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَّعِكْرِمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَّعَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهٰذَا اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوْا تَرْكَ

(۱)۔ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَاسِخٌ لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا' آپ ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس خاتون نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ نے اسے کھایا' پھر وہ خاتون کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی' آپ نے ان میں سے بھی کھایا' پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا' پھر نماز ادا کی' پھر نماز سے فارغ ہوئے' تو وہ خاتون بکری کا بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ نے اسے بھی کھا لیا' پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی' لیکن از سر نو وضو نہیں کیا۔

اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابورافع، حضرت ام حسن رضی اللہ عنہا، حضرت ام عامر، حضرت سوید بن نعمان اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے' کیونکہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

درست یہ ہے: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے اسے اس طرح روایت کیا ہے' اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں ابن سیرین کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم نے اس چیز پر عمل کیا ہے' ان میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے) وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاملات میں آخری عمل یہی منقول ہے' گویا یہ حدیث پہلی والی حدیث کو منسوخ کرنے والی ہے' وہ حدیث جس میں پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

باب 60: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا

76 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ

76- اخرجه احمد (303,288/4)' وابو داؤد (96/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من لحوم الابل' حديث (184)' (187/1): كتاب الصلاة' باب: النهي عن الصلاة في مبارك الابل' حديث (493)' وابن ماجه (166/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في الوضوء من لحوم الابل' حديث (494)' وابن خزيمة (22,21/1)' حديث (32)' من طريق عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب به۔

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْھَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْھَا قَالَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ وَاُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رَوَی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ وَّالصَّحِیْحُ حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰی عُبَیْدَۃُ الضَّبِّیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّازِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ ذِی الْغُرَّۃِ الْجُھَنِیِّ وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاۃَ فَاَخْطَاَ فِیْہِ وَقَالَ فِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ وَّالصَّحِیْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّازِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِسْحٰقُ صَحَّ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ حَدِیْثَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثُ الْبَرَاءِ وَحَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ

مذاہب فقہاء: وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ اَنَّھُمْ لَمْ یَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: تم اس کے بعد وضو کرلو' آپ سے بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: تم اس کے بعد وضو نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' یہ حدیث "صحیح" ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

عبیدہ ضبی نے اسے عبداللہ رازی کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے ذوالعزہ جہنی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کی ہے۔

انہوں نے اس کی سند میں یہ کہا ہے: یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے اور وہ اپنے والد اور وہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

صحیح یہ ہے: عبداللہ بن عبداللہ راوی نے اسے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اسحاق فرماتے ہیں: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو احادیث مستند طور پر منقول ہیں' ایک حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ایک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' تابعین اور دیگر اہلِ علم میں سے' چند حضرات سے یہی قول منقول ہے:
ان کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب 61: شرمگاہ چھونے کے بعد وضو کرنا

77 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوٰى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَّعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ وَرَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِىُّ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ بُسْرَةَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدِيْثُ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُوْلٌ مِّنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ وَرَوٰى مَكْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَاَنَّهٗ لَمْ يَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِيْحًا

◆◆ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ اس

77- اخرجه مالك فى الموطا (42/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من مس الفرج' حديث (58)' والحميدى (171/1)' حديث (352)' واحمد (406/6'407)' وابو داؤد (95/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من مس الذكر' حديث (181)' والنسائى (100/1): كتاب الطهارة' باب: الوضوء من مس الذكر' حديث (163)' وابن ماجه (161/1): كتاب الطهارة و سننها' باب: الوضوء من مس الذكر' حديث (479)' والدارمى (184/1): كتاب الصلاة اولطهارة' باب: الوضوء من مس الذكر' وابن خزيمة (22/1)' حديث (33)' من طريق مروان بن الحكم عن بسرة بنت صفوان به.

وقت تک نماز ادا نہ کرے، جب تک وہ وضو نہ کر لے۔

اس باب میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ اروی بنت انیس رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت بسرہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت بسرہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

اس روایت کو اسحاق بن منصور نے ابواسامہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت بسرہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم نے یہی رائے دی ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اس باب میں سب سے زیادہ مستند روایت حضرت بسرہ کی حدیث ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ مستند ہے یہ علاء بن حارث کی روایت ہے' جسے انہوں نے مکحول کے حوالے سے عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ مکحول نے ایک اور راوی کے حوالے سے عنبسہ کے حوالے سے دیگر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ "حدیث صحیح" نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب 62: شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا' لازم نہ ہونا

78 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْهُ اَوْ بَضْعَةٌ مِّنْهُ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

78- اخرجه احمد (23/4)، وابو داؤد (95/1): كتاب الطهارة، باب: الرخصة فى مس الذكر، حديث (182)، وابن ماجه (163/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الرخصة فى مس الذكر، حديث (483)، والنسائى (101/1): كتاب الطهارة، باب: ترك الوضوء من مس الذكر حديث (165)، من طريق قيس بن طلق بن على عن ابيه به.

وَبَعْضِ التَّابِعِينَ اَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

حکم حدیث: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيْثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ اَصَحُّ وَاَحْسَنُ

◆◆ قیس بن طلق اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ صرف گوشت کا ایک لوتھڑا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین سے یہ روایت منقول ہے: ان حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ اہلِ کوفہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس باب میں یہ حدیث ''احسن'' ہے۔

اس روایت کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

علم حدیث کے بعض ماہرین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے (یعنی انہیں مستند قرار نہیں دیا)

ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے نقل کردہ روایت ''اصح'' اور ''احسن'' ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب 63: (بیوی کا) بوسہ لینے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا

79 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ قَالَ فَضَحِكَتْ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَاِنَّمَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا حَدِيْثَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ الْاِسْنَادِ

79- اخرجه احمد (210/6)' وابو داؤد (94/1): کتاب الطهارة' باب: الوضوء من القبلة' حديث (179)' وابن ماجه (168/1): کتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء من القبلة' حديث (502)' من طريق عروة بن الزبير عن عائشة به.

قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ جِدًّا وَّقَالَ هُوَ شِبْهُ لَا شَيْءَ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ اَيْضًا وَّلَا نَعْرِفُ لِاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ سَمَاعًا مِّنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ

◆◆ عروہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا' پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: 'وہ آپ ہی ہوں گی' عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اور تابعین میں سے ایک سے زیادہ اہلِ علم سے نقل کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ بھی اس بات کے قائل ہیں ان حضرات کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

ہمارے اصحاب نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے' کیونکہ ان کے نزدیک یہ مستند طور پر ثابت نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند ایسی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر عطار بصری سے سنا ہے وہ علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ مشتبہ ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے اس حدیث کا سماع نہیں کیا۔

ابراہیم تیمی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا تھا' اور از سرِ نو وضو نہیں کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی مستند نہیں ہے' کیونکہ ہم ابراہیم تیمی کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کے بارے میں نہیں جانتے۔

اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی بھی ''مستند'' روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب 64: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا

80 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَهُوَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ فَتَوَضَّاَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَابْنُ اَبِي طَلْحَةَ اَصَحُّ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

حکم حدیث: وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ حُسَيْنٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ فَاَخْطَاَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْاَوْزَاعِيَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَاِنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ

◄► معدان بن ابوطلحہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے ازسرِنو وضو کیا (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے (یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے) ٹھیک کہا ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحاق بن منصور نے اس روایت کے راوی کا نام معدان بن طلحہ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (درست نام) ابن ابی طلحہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' تابعین نے قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کے بعد وضو کرنا لازم قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

80- اخرجه احمد (443/6)' وابو داؤد (725/1): كتاب الصيام: باب الصائم يستقئ عامداً' حديث (2381)' والدارمی (14/2): كتاب الصيام' باب: التقيؤ للصائم' وابن خزيمة (224/3)' حديث (1956) من طريق معدان بن ابی طلحة عن ابی الدرداء به.

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: قے کرنے یا نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حسین معلم نے اس روایت کو بہترین قرار دیا ہے۔

حسین کی روایت اس باب میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

معمر نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس میں غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ کہا ہے: یہ یحییٰ بن ولید کے حوالے سے خالد بن معدان کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

انہوں نے اس سند میں اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ نہیں کیا اسے خالد بن معدان کے حوالے سے نقل کردیا ہے جو معدان بن ابوطلحہ کے صاحب زادے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيذِ

باب 65: نبیذ سے وضو کرنا

81 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِى فَزَارَةَ عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلَنِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِىْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاِنَّمَا رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا تُعْرَفُ لَهٗ رِوَايَةٌ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالنَّبِيذِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَغَيْرُهٗ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُتَوَضَّاُ بِالنَّبِيذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ ابْتُلِىَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّاَ بِالنَّبِيذِ وَتَيَمَّمَ اَحَبُّ اِلَىَّ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ لَا يُتَوَضَّاُ بِالنَّبِيذِ اَقْرَبُ اِلَى الْكِتَابِ وَاَشْبَهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا)

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: نبیذ ہے آپ نے فرمایا: کھجوروں کا (شیرہ) بہترین ہے اور اس کا پانی پاک ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرلیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابوزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

81- اخرجہ احمد (458, 450, 402/1) وابوداؤد (69/1): کتاب الطھارۃ، باب: الوضوء بالنبیذ، حدیث (84) وابن ماجہ (135/1): کتاب الطھارۃ وسننھا، باب: الوضوء بالنبیذ، حدیث ... عن ابی زید عن عبداللہ بن مسعود بہ

گیا ہے۔

ابوزید نامی راوی علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مجہول ہیں اس روایت کے علاوہ ان کی کسی اور روایت کا پتہ نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے ان میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: نبیذ سے وضو نہیں کیا جاسکتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسی صورتحال میں مبتلا ہو جائے تو میرے نزدیک پسندیدہ صورت یہ ہے: وہ نبیذ سے وضو کرے اور بعد میں تیمّم بھی کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرات اس بات کے قائل ہیں: نبیذ سے وضو کیا جاسکتا ہے ان کا قول کتاب اللہ کے حکم سے زیادہ قریب اور زیادہ مشابہہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی کے ذریعے تیمّم کرلو"۔

بَابُ فِي الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب 66: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

82 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا قَالَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی آپ نے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اس بارے میں بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: دودھ پینے کے بعد کلی کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہوگا بعض اہلِ علم کے نزدیک دودھ پینے کے بعد کلی کرنا ضروری نہیں ہے۔

82- اخرجه البخاري (374/1): كتاب الوضوء، باب: هل يمضمض من اللبن، حديث (211)، ومسلم (281/2- نووي): كتاب الحيض، باب: نسخ الوضوء مما مست النار، حديث (358/95)، وابو داؤد (99/1): كتاب الطهارة، باب: في الوضوء من اللبن، حديث (196)، وابن ماجه (167/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: المضمضة من شرب اللبن، حديث (498)، والنسائي (109/1): كتاب الطهارة، باب: المضمضة من اللبن، حديث (187)، واخرجه احمد (223/1, 227, 329)، وعبد بن حميد (217)، حديث (649)، وابن خزيمة (29/1)، حديث (47) من طريق عبيدالله بن ابن عباس به.

بَابُ فِي كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

باب 67: جب آدمی وضو کی حالت میں نہ ہو تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

83 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاِنَّمَا يُكْرَهُ هٰذَا عِنْدَنَا اِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: وَهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے آپ نے اسے جواب نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک یہ اس وقت مکروہ ہے' جب آدمی پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو' بعض علماء نے اس کی یہی وضاحت کی ہے' اس باب میں یہ ''احسن'' روایت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْكَلْبِ

باب 68: کتے کے جوٹھے کا حکم

84 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ

83- اخرجه مسلم (2/295۔ النووی): كتاب الحيض' باب: التيمم' حديث (115 /370)' وابو داؤد (1/51): كتاب الطهارة' باب: ايرد السلام وهو يبول؟' حديث (16)' وابن ماجه (1/127): كتاب الطهارة وسننها' باب: الرجل يسلم عليه وهو يبول' حديث (353)' والنسائي (36,35/2): كتاب الطهارة' باب: السلام على من يبول' حديث (37)' وابن خزيمة (1/40)' حديث (73)' من طريق الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر به۔

84- اخرجه مسلم (2/185۔ النووی): كتاب الطهارة' باب: حكم ولوغ الكلب' حديث (279/91)' وابو داؤد (1/66): كتاب الطهارة' باب: الوضوء بسؤر الكلب' حديث (71)' والنسائي (1/177, 178): كتاب الطهارة' باب: تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه' حديث (339)' وابن خزيمة (1/51,50)' حديث (95)' من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة به' واخرجه احمد (2/265)' والحميدى (2/428)' حديث (968)' من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة به۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن حدیث: يُغْسَلُ الْإِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ اَوْ اُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ اِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً

وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔ پہلی مرتبہ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آخری مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا اور اگر بلی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس حدیث کو دیگر حوالوں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے "جب بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب 69: بلی کے جوٹھے کا حکم

85 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ

متن حدیث: اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغَى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ اَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ

85- اخرجه مالك فى الموطا (23/1): كتاب الطهارة، باب: الطهور للوضوء حديث (13)، واحمد (5/303، 309)، وابو داؤد (67/1): كتاب الطهارة، باب: سؤر الهرة، حديث (75)، وابن ماجه (131/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: الوضوء بسؤر الهرة والرخصة فى ذلك، حديث (367)، والنسائى (55/1): كتاب الطهارة، باب: سؤر الهرة، حديث (68)، (178/1): كتاب المياه، باب: سؤر الهرة، حديث (340)، والدارمى (187/1، 188): كتاب الصلاة والطهارة، باب: الهرة اذا ولغت فى الاناء، واخرجه ابن خزيمة (55/1) حديث (104)، من طريق كبشة بنت كعب بن مالك عن ابى قتادة الانصارى به.

عَنْ مَالِكٍ وَّكَانَتْ عِنْدَ اَبِىْ قَتَادَةَ وَالصَّحِيْحُ ابْنُ اَبِىْ قَتَادَةَ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَاْسًا

حکم حدیث: وَّهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ وَلَمْ يَاْتِ بِهٖ اَحَدٌ اَتَمَّ مِنْ مَالِكٍ

◆◆ حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا وہ بیان کرتی ہیں: ایک بلی آئی اور اس پانی کو پینے لگی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا' یہاں تک کہ جب اس نے پانی پی لیا' تو سیّدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں' تو فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ناپاک نہیں ہوتی یہ تمہارے گھر میں آنے والوں میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آنے والیوں میں شامل ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس طور پر نقل کیا ہے: وہ خاتون حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں لیکن درست یہ ہے: وہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کی اہلیہ تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں' ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔ ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ سب سے زیادہ بہتر چیز ہے' جو اس باب میں نقل کی گئی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ مکمل طور پر اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

بَابُ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب 70: موزوں پر مسح کرنا

86 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِىْ

وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ هٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِىْ كَانَ يُعْجِبُهُمْ

فی الباب: قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّحُذَيْفَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَبِلَالٍ وَّسَعْدٍ وَّاَبِىْ اَيُّوْبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عُبَادَةَ وَيُقَالُ ابْنُ عِمَارَةَ وَاُبَىُّ بْنُ عِمَارَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ جَرِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا' پھرانہوں نے وضو کیا' اور موزوں پر مسح کرلیا ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: میں کیوں نہ کروں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان حضرات کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بہت پسند تھی وجہ یہ ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا یہ امام ابراہیم نخعی کا قول ہے' یعنی لوگوں کو یہ بات پسند تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عبادہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابن عمارہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

87 وَيُرْوٰى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ التِّرْمِذِىُّ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ

قَالَ وَرَوٰى بَقِيَّةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ

قولِ امام ترمذی: وَّهٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ لِاَنَّ بَعْضَ مَنْ اَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَاَوَّلَ اَنَّ مَسْحَ النَّبِىِّ

86- اخرجه البخاری (589/1): كتاب الصلاة' باب: الصلاة فی الخفاف' حديث (387)' ومسلم (166/2, 167. نووی): كتاب الطهارة' باب: المسح على الخفين' حديث (272/72)' والنسائی (81/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على الخفين' حديث (118)' (73/2, 74): كتاب القبلة' باب: الصلاة فی الخفين' حديث (774)' واخرجه احمد (358, 361, 364)' والحميدی (349/2)' حديث (797)' وابن خزيمة (94/1)' حديث (186)' من طريق الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن جرير به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيْرٌ فِي حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ (۱)

◆◆ شہر بن حوشب کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا' اور موزوں پر مسح کرلیا' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرکے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورۂ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے؟ یا بعد کی بات ہے' انہوں نے فرمایا: میں سورۂ مائدہ کا حکم نازل ہونے کے بعد اسلام لایا تھا (اس کا مطلب ہے بعد میں ہی دیکھا ہوگا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو بقیہ نے ابراہیم بن ادہم کے حوالے سے مقاتل بن حیان کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ حدیث قرآن کی "مفسر" ہے۔ بعض حضرات نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے وہ اس کی تاویل یہ کرتے ہیں: موزوں پر مسح کا حکم سورۂ مائدہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا' جبکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں یہ بات بیان کردی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا جب سورۂ مائدہ نازل ہوچکی تھی۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ

باب 71: مسافر اور مقیم کا موزوں پر مسح کرنا

88 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّهٗ صَحَّحَ حَدِيْثَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمَسْحِ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَّيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَّفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَّعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَرِيْرٍ

◆◆ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے (اس کی مدت) تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن ہے یحییٰ بن معین کے بارے میں منقول ہے' انہوں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مسح کے بارے میں' اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(اس روایت کے راوی) ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔

(۱)-صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

88-اخرجه احمد (215,213/5)' وابو داؤد (88,87/1): كتاب الطهارة' باب: التوقيت في المسح' حديث (157)' والحميدي (207/1)' حديث (434) من طريق ابي عبدالله الجدلي عن خزيمة بن ثابت به۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام عبدالرحمن بن عبد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

89 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّلَا يَصِحُّ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ مِنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيْثَ الْمَسْحِ وقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُنَّا فِي حُجْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالتَّوْقِيْتُ اَصَحُّ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

◆◆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے، جب ہم سفر کی حالت

89- اخرجه احمد (239/4، 240، 241)، وابن ماجه (82/1): المقدمة، باب: فضل العلماء والحدث على طلب العلم، مختصرا، والنسائي (83/1): كتاب الطهارة، باب: التوقيت في المسح على الخفين للمسافر، حديث (126)، وابن خزيمة (13/1)، حديث (17)، (98/1، 99)، حديث (196)، والحميدي (388/2، 389)، حديث (881)، من طريق زر بن حبيش عن صفوان بن عسال به.

میں ہوں' تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کی صورت میں اتارنے ہوں گے' لیکن پاخانہ، پیشاب یا سونے (کی وجہ سے نہیں اتاریں گے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' ابوعبداللہ جدلی کے حوالے سے' حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے' لیکن یہ روایت مستند نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے (موزوں پر) مسح کی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

زائدہ، منصور کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت ابراہیم تیمی کے حجرے میں موجود تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی موجود تھے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون کے حوالے سے، ابوعبداللہ جدلی کے حوالے، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موزوں پر مسح کرنے سے متعلق حدیث سنائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں ''احسن'' حضرت صفوان بن عسال کی حدیث ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء جیسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ' اکثر اسی بات کے قائل ہیں' یہ حضرات فرماتے ہیں: مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک کے لئے مسح کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کوئی متعین موت مقرر نہیں کی۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقت مقرر کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اس بارے میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے عاصم کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهِ

باب 72: موزوں پر مسح کرنا' اس کے بالائی حصے پر اور زیریں حصے پر

90 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ

90- اخرجه احمد (4/251)' وابو داؤد (1/90,91): كتاب الطهارة' باب: كيف المسح' حديث (165)' وابن ماجه (1/182,183): كتاب الطهارة' وسننها' باب: في مسح اعلى الخف واسفله' حديث (550)' من طريق رجاء بن حيوة' عن وراد' كاتب المغيرة بن شعبة' عن المغيرة بن شعبة به.

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ غَيْرُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوٰى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ الْمُغِيْرَةُ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر والے حصے اور نیچے والے حصے پر مسح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے فقہاء اسی بات کے قائل ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حدیث معلول ہے۔ ولید بن مسلم کے علاوہ دوسرے کسی نے اسے ثور بن یزید سے نقل نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے یہ بتایا: یہ مستند نہیں ہے' اس لئے کیونکہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثور کے حوالے سے رجاء سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے مغیرہ کے کاتب کے حوالے سے یہ حدیث بتائی گئی ہے۔ تاہم انہوں نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' کیونکہ انہوں نے اس روایت میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

باب 73: موزوں پر مسح کرنے کا حکم' یعنی ان کے ظاہری حصے پر (مسح کرنا)

91 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَّذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشِيْرُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہری حصوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

91- اخرجه احمد (4/246, 254)' وابو داؤد (1/89, 90)؛ كتاب الطهارة' باب: كيف المسح' حديث (161)' من طريق عروة بن الزبير عن المغيرة بن شعبة به۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ کی حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے اپنے والد کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے، جو اس کو عروہ کے حوالے سے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتا ہو، جس میں موزوں کے ظاہری حصے پر مسح کرنے کا تذکرہ ہو۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن ابی زناد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب 74: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

92 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ نَّعْلَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي مُوسٰى

اثرِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي حَنِيفَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ جَوْرَبَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَالَ فَعَلْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ اَكُنْ اَفْعَلُهُ مَسَحْتُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَهُمَا غَيْرُ مُنَعَّلَيْنِ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، آپ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی موزوں پر مسح کرے گا، اگرچہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں، جبکہ وہ موزے موٹے ہوں۔

92- اخرجه ابو داؤد (89/1): كتاب الطهارة، باب: المسح على الجوربين، حديث (159)، وابن ماجه (185/1): كتاب الطهارة وسننها، باب: المسح على الجوربين والنعلين، حديث (559)، والنسائي (83/1): كتاب الطهارة، باب: المسح على الخفين في السفر، حديث (125م)، واخرجه احمد (252/4)، وابن خزيمة (99/1)، حديث (198)، وعبد بن حميد (152)، حديث (398)، من طريق هزيل بن شرحبيل عن المغيرة بن شعبة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صالح بن محمد ترمذی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے ابومقاتل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا جس بیماری میں انتقال ہوا' اس کے دوران میں ان کے پاس آیا انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا انہوں نے جرابیں پہنی ہوئی تھیں' انہوں نے دونوں جرابوں پر مسح کرلیا اور پھر فرمایا: آج میں نے جو کچھ کیا ہے پہلے کبھی نہیں کیا' میں نے آج موزوں پر مسح کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں جرابیں چمڑے کی نہیں تھیں (یا جوتوں کے بغیر تھیں)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب 75: جرابوں اور عمامہ پر مسح کرنا

93 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَّقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهٖ وَعِمَامَتِهٖ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ

وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَاَبِي اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَسٌ وَّبِهٖ يَقُولُ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ اِلَّا بِرَاْسِهٖ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ اِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْاَثَرِ

93- اخرجه احمد (255/4)' ومسلم (175,174/2 نووی): كتاب الطهارة' باب: المسح على الناصية والعمامة' حديث (274/83)' وابوداؤد (86,85/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على الخفين' حديث (150)' والنسائى (76/1): كتاب الطهارة' باب: المسح على العمامة مع الناصية' حديث (107)' من طريق بكر بن عبدالله المزنى عن الحسن عن ابن المغيرة بن شعبة عن ابيه به۔

◄► حسن بصری، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، آپ نے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

بکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے یہ روایت سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن بشار نے اس حدیث کو ایک اور جگہ ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں: آپ نے اپنی پیشانی اور عمامے پر مسح کیا تھا۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ بعض حضرات نے پیشانی اور عمامے کا ذکر کیا ہے، اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: آدمی عمامے پر مسح کرسکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: عمامے پر مسح نہیں کیا جاسکتا، ماسوائے اس صورت کے، کہ آدمی عمامے کے ساتھ سر پر بھی مسح کرلے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع بن جراح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص عمامے پر مسح کرلے، تو یہ بات اس کے لئے جائز ہوگی اثر (سے ثابت ہونے) کی وجہ سے۔

94 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ (۱)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ کے حوالے سے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں اور چادر پر مسح کیا تھا۔

(۱)- اخرجه احمد (14,12/6)، ومسلم (175/2 نووی) کتاب الطهارة، باب: المسح على الناصية والعمامة، حديث (275/84)، وابن ماجه (186/1): کتاب الطهارة وسننها، باب: ماجاء في المسح على العمامة، حديث (561)، والنسائي (75/1): کتاب الطهارة، باب: المسح على العمامة، حديث (104)، وابن خزيمة (92,91/1)، حديث (180)، من طريق كعب بن عجرة عن بلال به.

95 **سندِحدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ هُوَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ اَمِسَّ الشَّعَرَ الْمَاءَ (۱)

◆◆ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: (اے میرے بھتیجے!) یہ سنت ہے' راوی کہتے ہیں میں نے ان سے عمامے پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم بالوں پر پانی لگاؤ!

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 76: غسل جنابت کا بیان

96 **سندِحدیث:** حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ

متنِ حد[illegible] ـعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ الْاِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ آپ نے بائیں ہاتھ کے ذریعے برتن میں سے پانی دائیں ہاتھ پر انڈیلا' دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے ہاتھ کو برتن کے اندر داخل کیا' پھر آپ نے اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا شاید زمین کے ذریعے ملا' پھر آپ نے کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر

(۱)۔صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

96- اخرجه البخاری (447/1): كتاب الغسل' باب: من افرغ بيمينه على شماله في الغسل' و مسلم (233/2-نووی): كتاب الحيض' باب: صفة غسل الجنابة' حديث (317/27)' وابو داؤد (114/1): كتاب الطهارة' باب: في الغسل من الجنابة حديث (245)' وابن ماجه (158/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل' حديث (467)' (190/1)' كتاب الطهارة وسننها' باب: ما جاء في الغسل من الجنابة' حديث (573)' والنسائي (138,137/1): كتاب الطهارة' باب: غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه' حديث (253)' والدارمي (191/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: في الغسل من الجنابة' واخرجه احمد (336, 330,329/6)' (316)' وابن خزيمة (120/1)' حديث (241)' وعبد بن حميد (447)' حديث (1550)' والحميدی (151/1)' حديث (1550)' من طريق سلمة بن كهيل عن كريب عن ابن عباس عن ميمونة به.

پورے جسم پر پانی بہایا، پھر آخر میں دونوں پاؤں دھو لئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس باب میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

97 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهُ يَتَوَضَّاُ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ اَجْزَاَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غسل جنابت کرنا ہوتا' تو آپ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے' پھر انہیں برتن میں داخل کرنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے' پھر سر پر پانی ڈالتے پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

غسل جنابت میں اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرے' پھر اس کے بعد سر پر تین مرتبہ پانی بہائے' پھر پورے جسم پر پانی بہائے' پھر دونوں پاؤں دھولے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ فرماتے ہیں: اگر جنبی شخص پانی جسم پر بہالے اور بعد میں وضو نہ کرے' تو یہ بات اس کے لئے جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

97- اخرجه مالك في الموطا (44/1): كتاب الطهارة' باب: العمل في غسل الجنابة' حديث (67)' واحمد (101,52/6)' والبخاري (429/1): كتاب الغسل' باب: الوضوء قبل الغسل' حديث (248)' ومسلم (232/2-نووي): كتاب الحيض' باب: صفة غسل الجنابة' حديث (316/35)' وابو داؤد (113/1): كتاب الطهارة' باب: في الغسل من الجنابة' حديث (242)' والنسائي (134/1): كتاب الطهارة' باب: ذكر وضوء الجنب قبل الغسل' حديث (247)' والدارمي (191/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: في الغسل من الجنابة' واخرجه الحميدي (88/1)' حديث (163)' وابن خزيمة (121/1)' حديث (242)' من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به۔

بَاب هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

باب 77: کیا غسل کے وقت عورت اپنی مینڈیاں کھولے گی؟

98 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيْنَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِّنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِيْنَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهَا بَعْدَ اَنْ تُفِيضَ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهَا

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنے بالوں کی مینڈیاں باندھی ہوئی ہیں کیا میں غسل جنابت کے لئے انہیں کھولوں گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں! تمہارے لئے اتنا کافی ہے: تم تین مرتبہ سر پر پانی بہالو پھر تم اپنے سارے جسم پر پانی بہالوگی تو تم پاک ہو جاؤ گی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے پاکیزگی حاصل کرلی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل کیا جاتا ہے جب خاتون غسل جنابت کرے گی تو وہ اپنے بال نہیں کھولے گی اس کے لئے یہ جائز ہے: وہ صرف اپنے سر پر پانی بہالے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

باب 78: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

99 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَنَسٍ

98- اخرجه مسلم (246/2 نووی): كتاب الحيض' باب: حكم ضفائر المغتسلة' حديث (330/58)' وابو داؤد (115/1): كتاب الطهارة' باب: فی المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل؟' حديث (251)' وابن ماجه (198/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء فی غسل النساء من الجنابة' حديث (603)' والنسائی (131/1): كتاب الطهارة' باب: ذكر ترك المرأة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' حديث (241)' والدارمی (263/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: اغتسال الحائض اذا وجب الغسل عليها قبل ان تحيض' واخرجه احمد (289/6، 314)' والحميدی (140/1، 141)' حديث (294)' وابن خزيمة (122/1)' حديث (246)' من طريق عبدالله بن رافع عن ام سلمة به.

99- اخرجه ابو داؤد (115/1): كتاب الطهارة' باب: فی الغسل من الجنابة' حديث (248)' وابن ماجه (196/1): كتاب الطهارة' وسننها' باب: تحت كل شعرة جنابة' حديث (597)' من طريق محمد بن سيرين عن ابی هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيْهٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ

توضیح راوی: وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ وَّيُقَالُ ابْنُ وَجْبَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے تم بالوں کو دھولیا کرواور جسم کو کھال کو صاف کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارث بن وجیہ کی حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔ ان سے کئی آئمہ روایات نقل کی ہیں' اس حدیث میں وہ منفرد ہیں' اسے انہوں نے مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام حارث بن وجیہ ہے' اور ایک قول کے مطابق ابن وجبہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب 79: غسل کے بعد وضو کرنا

100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنْ لَّا يَتَوَضَّاَ بَعْدَ الْغُسْلِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ غسل کے بعد وضو نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

باب 80: جب ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے

101 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ

100- اخرجه احمد (6/68, 119, 154, 192, 253, 258)' وابو داؤد (1/115): كتاب الطهارة: باب في الوضوء بعد الغسل' حديث (250)' وابن ماجه (1/191): كتاب الطهارة وسننها: باب في الوضوء بعد الغسل' حديث (579)' والنسائي (1/137): كتاب الطهارة: باب ترك الوضوء من بعد الغسل' حديث (252)' (1/209): كتاب الغسل والتيمم: باب ترك الوضوء بعد الغسل' حديث (430)' من طريق ابي اسحاق عن الاسود عن عائشة به.

الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا .

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ختنے' ختنوں سے مل جائیں (یعنی شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

میں نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا' تو ہم دونوں نے غسل کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

102 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّعَآئِشَةُ وَالْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب ختنے، ختنے سے (شرمگاہ، شرمگاہ سے) مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دوسری صورت میں بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''جب ختنے، ختنے سے مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر اس بات کے قائل ہیں ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ تابعین اور ان کے بعد والے فقہاء بھی اس بات کے قائل ہیں' جیسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

101- اخرجه احمد (161/6)' وابن ماجه (199/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: ماجاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان' حديث (608)' من طريق عبدالرحمن بن القاسم بن محمد عن ابيه عن عائشة به.

102- اخرجه احمد (135, 112, 97, 47/6) من طريق على بن زيد بن جدعان عن سعيد بن المسيب عن عائشة به.

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَآءِ

باب 81: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّهٗ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلَا

◆◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: منی کے خروج کے نتیجے میں غسل لازم ہونے کا حکم اسلام کے آغاز میں رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

منی کے خروج کے نتیجے میں غسل لازم ہونے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا' پھر اسے منسوخ قرار دے دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے اسی کی مانند منقول ہے' جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد بیوی کے ساتھ صحبت کرے' تو ان دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ ان دونوں کو انزال نہ ہو۔

104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ فِي الْاِحْتِلَامِ (۱)

103- اخرجه احمد (116,115/5) وابو داؤد (105/1): كتاب الطهارة: باب في الاكسال' حديث (215)' وابن ماجه (200/1): كتاب الطهارة وسننها: باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان' حديث (609)' والدارمي (194/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب الماء من الماء' وابن خزيمة (112/1)' حديث (225)' من طريق سهل بن سعد عن ابي بن كعب به.

(۱)- صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے صرف امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَّقُوْلُ لَمْ نَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عِنْدَ شَرِيْكٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهٗ دَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ عَوْفٍ وَّيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احتلام میں منی کے خروج کی وجہ سے غسل لازم ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اس حدیث کو صرف شریک کے پاس پایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوجحاف نامی راوی کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: ابوجحاف نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ پسندیدہ آدمی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ "پانی سے پانی لازم ہوجاتا ہے"۔ (یعنی خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّسْتَيْقِظُ فَيَرٰى بَلَلًا وَّلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

باب 82: جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے، لیکن اسے احتلام یاد نہ رہے

105 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ هُوَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَآئِقُ الرِّجَالِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثَ عَآئِشَةَ فِى الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

توضیح راوی: وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ضَعَّفَهٗ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ فِى الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اِذَا

105- اخرجہ احمد (256/6)، وابو داؤد (111/1): کتاب الطھارۃ، باب: فی الرجل یجد البلۃ فی منامہ، حدیث (236)، وابن ماجہ (200/1): کتاب الطھارۃ وسننھا، باب: من احتلم ولم یر بللا، حدیث (612)، والدارمی (195/1، 196)، کتاب الصلاۃ والطھارۃ، باب: من یری بللا ولم یذکر احتلاما، من طریق عبداللہ بن عمر العمری، عن عبیداللہ بن عمر، عن القاسم عن عائشۃ بہ۔

اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَاٰى بِلَّةً اَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ اِذَا كَانَتِ الْبِلَّةُ بِلَّةَ نُطْفَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَاِذَا رَاٰى احْتِلَامًا وَّلَمْ يَرَ بِلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو تری پاتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں رہتا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے گا آپ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ سمجھتا ہے: اسے احتلام ہوا ہے حالانکہ اسے تری نظر نہیں آتی؟ آپ نے فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہے۔

سیدہ ام سلمہ ﷝ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح دیکھ لے تو کیا اس پر بھی غسل لازم ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیونکہ خواتین مردوں (کی طرح) ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبداللہ بن عمر نامی راوی نے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ سے نقل کیا ہے جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جسے تری نظر آتی ہے' لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن عمر نامی راوی کو یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص بیدار ہو' اور وہ تری دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' تابعین میں سے بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں: اس شخص پر غسل اس وقت واجب ہوگا' جب وہ تری' منی کی تری ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کوئی شخص احتلام دیکھتا ہے' لیکن اسے تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل لازم نہیں ہوتا' عام اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

باب 83: منی اور مذی کا بیان

106 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

106- اخرجه احمد (109, 87/1)' وابن ماجه (168/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء من المذى' حديث (504)' من طريق عبدالرحمن بن ابى ليلى عن على به.

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِّنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: مذی (خارج ہونے) پر صرف وضو کرنا لازم ہوگا اور منی (خارج ہونے) پر غسل لازم ہوگا۔

اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور حضرت ابی بن کعب سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' دیگر حوالوں سے یہ منقول ہے' مذی کے نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے' اور منی کے نکلنے سے غسل لازم ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور بعد میں آنے والے اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب 84: منی کا کپڑے پر لگ جانا

107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَّعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِئُهُ النَّضْحُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَرْجُوْ اَنْ يُّجْزِئَهُ النَّضْحُ بِالْمَآءِ

◆◆ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے منی کی وجہ سے بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی تھی اور اکثر اس کی وجہ

107- اخرجه احمد (485/3)' وابو داؤد (104/1): كتاب الطهارة' باب: في المذي' حديث (210)' وابن ماجه (169/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: الوضوء من المذي' حديث (506)' والدارمي (184/1): كتاب الصلاة والطهارة' باب: في المذي' واخرجه عبد بن حميد (171)' حديث (468)' وابن خزيمة (147/1)' حديث (291)' من طريق سعيد بن عبيد بن السباق عن ابيه عن سهل بن حنيف به.

سے غسل کرنا پڑتا تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: اس صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میرے کپڑوں پر لگ جائے' تو میں کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی ہے: تم اپنی ہتھیلی میں پانی لے کر اپنے کپڑوں پر چھڑک لو اس جگہ پر جہاں تمہیں وہ لگی محسوس ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جنہوں نے مذی کے بارے میں نقل کیا ہے۔

کپڑوں پر لگی ہوئی مذی کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے: اسے دھونا ضروری ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: پانی چھڑک لینا کافی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے: پانی چھڑک لینا کافی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب 85: منی کپڑوں پر لگ جانا

108 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ

متنِ حدیث: ضَافَ عَآئِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيَا اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَآءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ يُجْزِئُهُ الْفَرْكُ وَاِنْ لَّمْ يُغْسَلْ وَهٰكَذَا

اسنادِ دیگر: رُوِيَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ وَرَوٰى اَبُوْ مَعْشَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ وَحَدِيْثُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ

◆◆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان ٹھہرا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے زرد رنگ کی ایک چادر بھجوائی وہ سو گیا اسے احتلام ہو گیا اسے اس بات پر شرم آئی کہ وہ اس چادر کو واپس بھیج دے جبکہ اس پر احتلام کا نشان موجود

108- اخرجه مسلم (2/199۔نووی): كتاب الطهارة' باب: حكم المنى' حديث (288/105)' وابو داؤد (1/154,155): كتاب الطهارة' باب: المنى يصيب الثوب' حديث (371)' وابن ماجه (1/179): كتاب الطهارة وسننها' باب: فى فرك المني من الثوب' حديث (538)' والنسائى (1/156): كتاب الطهارة' باب: فرك المنى من الثوب' حديث (297)' واخرجه احمد (6/43, 135, 193, 263)' والحميدى (1/97)' حديث (186)' وابن خزيمة (1/145, 146, 147)' حديث (288)' من طريق ابراهيم عن همام بن الحارث عن عائشة به۔

تھا' اس نے اسے پانی سے دھولیا' پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوایا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارے چادر کو کیوں خراب کیا اس کے لئے یہ کافی تھا: وہ اپنی انگلیوں کے ذریعے اسے کھرچ دیتا۔ میں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلیوں کے ذریعے اسے کھرچا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور بعد میں آنے والے فقہاء میں سے بعض اس بات کے قائل ہیں' جن میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں: یہ حضرات کپڑوں پر لگی ہوئی منی کے بارے میں فرماتے ہیں: کھرچ دینا کافی ہے' اگرچہ اسے نہ دھویا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح یہ روایت منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، ہمام بن حارث کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جیسا کہ اعمش نے اسے نقل کیا ہے۔

ابومعشر اس حدیث کو روایت کرتے ہیں' ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' تاہم اعمش کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَاب غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب 86: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِّنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قولِ امام ترمذی: وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِّنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيْثِ الْفَرْكِ لِاَنَّهُ وَاِنْ كَانَ الْفَرْكُ يُجْزِئُ فَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ لَّا يُرٰى عَلٰى ثَوْبِهٖ اَثَرُهٗ

آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَاَمِطْهُ عَنْكَ وَلَوْ بِاِذْخِرَةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھودیا کرتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

109- اخرجه البخاری (397/1): كتاب الوضوء' باب: غسل المنى وفركه' وغسل مايصيب من المراة' حديث (229)' ومسلم (200/2۔نووی): كتاب الطهارة' باب:حكم المنى' حديث (289/108)' وابو داؤد (155/1): كتاب الطهارة' باب: المنى يصيب الثوب' حديث (373)' وابن ماجه (178/1): كتاب الطهارة وسننها' باب: المنى يصيب الثوب' حديث (536)' والنسائى (156/1): كتاب الطهارة' باب: غسل المنى من الثوب' حديث (295)' واخرجه احمد (47/6, 142, 235)' وابن خزيمة (145/1)' حديث (287)' من طريق عمرو بن ميمون عن سليمان بن يسار عن عائشة به.

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھونے کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کھرچنے والی روایت سے مخالف نہیں ہے، کیونکہ اگرچہ کھرچ دینا جائز ہے لیکن آدم کے لئے مستحب یہی ہے: اس کے کپڑے پر اس کا نشان نظر نہ آئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: منی بلغم کی طرح ہے تم اسے صاف کردو خواہ گھاس کے ذریعے کرو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

باب 87: جنبی شخص کا غسل سے پہلے سو جانا

110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَّلَا يَمَسُّ مَآءً

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا قَوْلُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهٖ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّاُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدْ رَوٰى عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَّيَرَوْنَ اَنَّ هٰذَا غَلَطٌ مِّنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سو جایا کرتے تھے، آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے)

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیّب اور دیگر حضرات کی یہی رائے ہے۔

کئی راویوں نے اسود کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔

ابواسحٰق نے اسود کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے یہ اس سے زیادہ مستند ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان

110- اخرجه احمد (6/43, 106, 109, 146, 171)، وابوداؤد (1/108): كتاب الطهارة، باب: في الجنب يؤخر الغسل، حديث (228)، وابن ماجه (1/192): كتاب الطهارة وسننها، باب: في الجنب ينام كهيئته لايمس ماء، حديث (581)، من طريق ابي اسحاق عن الاسود عن عائشة به.

حضرات کے نزدیک اس روایت میں غلطی ابواسحٰق کی طرف سے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب 88: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرلے

111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَمَّارٍ وَّعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا اَرَادَ الْجُنُبُ اَنْ يَّنَامَ تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے آپ نے فرمایا: ہاں جب وہ وضو کرلے۔

اس باب میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''احسن'' اور ''اصح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے اکثر حضرات اس بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: جب جنبی شخص سونے کا ارادہ کرے، تو اسے سونے سے پہلے وضو کرلینا چاہیے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

باب 89: جنبی شخص سے مصافحہ کرنا

112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرٍ

111- اخرجه احمد (16/1، 17، 24، 35، 38، 44)، ومسلم (220/2۔نووی)، کتاب الحیض: باب: جواز نوم الجنب، حدیث (306/23)، واخرجه ابن خزیمة (106/1)، حدیث (211)، من طریق عبدالله بن عمر عن نافع، عن ابن عمر عن عمر به۔

112- اخرجه البخاری (464/1)، کتاب الغسل: باب: عرق الجنب، وان المسلم، لا ینجس، حدیث (283)، ومسلم (301/2۔ نووی)، کتاب الحیض: باب: الدلیل علی ان المسلم لا ینجس، حدیث (371)، وابو داؤد (109/1)، کتاب الطهارة: باب فی الجنب یصافح، حدیث (231)، وابن ماجه (178/1) کتاب الطهارة وسننها: باب: مصافحة الجنب، حدیث (534)، والنسائی (145/1)، کتاب الطهارة: باب: مماسة الجنب ومجالسة، حدیث (269)، واخرجه احمد (382،235/2)، من طریق بکر بن عبدالله عن ابی رافع عن ابی هریرة به۔

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْبَجَسْتُ اَیْ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ اَوْ اَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰی قَوْلِهٖ فَانْخَنَسْتُ يَعْنِیْ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ بَاْسًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی وقت جنابت کی حالت میں تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے کھسک گیا پھر جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے فرمایا: تم کہاں تھے؟ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ فَانْخَنَسْتُ کا مطلب ہے؟ میں ان کے پاس سے ہٹ گیا۔

کئی اہلِ علم نے جنبی شخص سے مصافحہ کرنے کی اجازت دی ہے' ان کے نزدیک جنبی یا حیض والی عورت کے پسینے میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَرْاَةِ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَی الرَّجُلُ

باب 90: جو عورت خواب میں' مرد کی طرح خواب دیکھے (یعنی اسے احتلام ہو جائے)

113 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَائَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

113-اخرجه البخاری (462/1): كتاب الغسل: باب: اذا احتلمت المراة' حديث (282)' ومسلم (225/2 نووی): كتاب الحيض: باب: وجوب الغسل على المراة' حديث (313/32)' واخرجه مالك فی الموطأ (51/1): كتاب الطهارة: باب: غسل المراة اذا رات فی المنام مثل مايری الرجل' حديث (85)' وابن ماجه (197/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: فی المراة تری فی منامها مايری الرجل' حديث (600)' النسائی (114/1): كتاب الطهارة: باب غسل المراة فی منامها مايری الرجل' حديث (197)' واخرجه احمد (292/6, 302)' والحميدی (143/1)' حديث (298) من طريق عروة عن زينب بنت ابی سلمة عن ام سلمة به

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَعْنِي غُسْلًا اِذَا هِيَ رَاَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا هِيَ رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَآءَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا رَاَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَاَنْزَلَتْ اَنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّخَوْلَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ

◆◆ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا' کیا عورت پر لازم ہوگا؟ یعنی غسل، جب وہ خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اسے احتلام ہو جائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب وہ پانی (یعنی منی کپڑے پر لگی ہوئی دیکھے) تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت سے کہا: اے ام سلیم! تم نے عورتوں کو شرمندہ کر دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عام فقہاء کی یہی رائے ہے: اگر کوئی عورت خواب میں اسی طرح دیکھ لے جیسے مرد دیکھتا ہے (یعنی اسے احتلام ہو جائے) اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل کرنا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْاَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب 91: مرد کا غسل کرنے کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

114 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْفَاَ بِي فَضَمَمْتُهُ اِلَيَّ وَلَمْ اَغْتَسِلْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِاِسْنَادِهِ بَاْسٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّسْتَدْفِئَ بِامْرَاَتِهِ وَيَنَامَ مَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

114- اخرجه ابن ماجه (192/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: في الجنب ينام كهيئته لا يمس ماء' حديث (581) من طريق الشعبي عن مسروق عن عائشة به.

وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرنا چاہتے تھے تو میں آپ کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی تھی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

یہ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب کوئی شخص غسل کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: وہ اپنی بیوی کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹا لے اور اس کے ساتھ سوئے یعنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

باب 92: جنبی شخص کو جب پانی نہ ملے تو وہ تیمّم کرے

115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَّلَمْ يُسَمِّهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ اِذَا لَمْ يَجِدَا الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگر اسے پانی دس سال تک نہیں ملتا، لیکن اگر وہ پانی پالے تو اسے پورے جسم پر بہالینا چاہئے، کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

115- اخرجه احمد (180,155/5)، وابو داؤد (144,143/1) كتاب الطهارة: باب: الجنب يتيمم، حديث (332)، والنسائي (171/1): كتاب الطهارة: باب: الصلوات بتيمم واحد، حديث (322) واخرجه ابن خزيمة (32/4)، حديث (2292) من طريق ابى قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابى ذر به.

محمود نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پاک مٹی مسلمان کے وضو کا ذریعہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی اہلِ علم نے خالد حذاء کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے، حضرت عمرو بن بجدان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے، بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم اس شخص کا نام نقل نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عام فقہاء کی یہی رائے ہے: جنبی شخص اور حائضہ عورت کو اگر پانی نہیں ملتا تو وہ تیمّم کرنے کے بعد نماز ادا کرلیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ جنبی شخص کے لئے تیمّم کو درست نہیں سمجھتے خواہ اس شخص کو پانی نہ ملے۔

انہی کے بارے میں یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے اس قول سے رجوع کرلیا تھا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص پانی نہیں پاتا تو تیمّم کرلے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

باب 93: مستحاضہ عورت کا بیان

116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّعَبْدَةُ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَآئَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهٖ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

116- اخرجه مالك في الموطا (61/1): كتاب الطهارة: باب: المستحاضة، حديث (104)، واحمد (194/6)، واخرجه البخاري (487/1): كتاب الحيض: باب: الاستحاضة، حديث (306)، واخرجه مسلم (252/2 نووي): كتاب الحيض: باب: المستحاضة وغسلها وصلاتها، حديث (333/62)، وابو داؤد (124/1): كتاب الطهارة: باب: من روى ان الحيضة اذا ادبرت لاتدع الصلاة، حديث (282)، وابن ماجه (203/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم، حديث (621)، واخرجه النسائي (123/1): كتاب الطهارة: باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة حديث (215)، والحميدي (99/1)، حديث (193)، من طريق هشام بن عروة، عن عروة عن عائشة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ اِذَا جَاوَزَتْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ ہوجاتی ہے اور میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں یہ (کسی دوسری) رگ کا خون ہے' یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آجائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کردو' جب وہ ختم ہوجائے' تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کردو۔

ابومعاویہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے لئے وضو کرو' یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' مالک، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: استحاضہ والی عورت کا حیض گزر جائے' تو وہ غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب 94: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے گی

117 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ فِى الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِىْ كَانَتْ تَحِيضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّتَصُوْمُ وَتُصَلِّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ شَرِيْكٌ عَنْ اَبِى الْيَقْظَانِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جَدُّ عَدِيٍّ مَا اسْمُهٗ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ اسْمَهٗ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّ اسْمَهٗ دِيْنَارٌ فَلَمْ يَعْبَاْ بِهٖ

117- اخرجه ابو داؤد (131/1): كتاب الطهارة: باب: من قال: تغتسل من طهر الى طهر' حديث (297)' وابن ماجه (204/1): كتاب الطهارة و سننها: باب ماجاء فى المستحاضة التى قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم' حديث (625)' والدارمى (202/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: فى غسل المستحاضة' من طريق ابى اليقظان عن عدى بن ثابت عن ابيه عن جده به.

مذاہب فقہاء: وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنِ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ هُوَ اَحْوَطُ لَهَا وَاِنْ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ اَجْزَاَهَا وَاِنْ جَمَعَتْ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ اَجْزَاَهَا

◆◆ عدی بن ثابت اپنے دادا کے حوالے سے‘ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا ہے‘ وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام جن میں پہلے اسے حیض آیا کرتا تھا‘ اس کے دوران نماز چھوڑ دے گی‘ پھر غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو کرے گی‘ وہ روزہ بھی رکھے گی اور نماز بھی ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریک نے ابوالیقظان نامی راوی کے حوالے سے منفرد طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: میں نے کہا: عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔ علی کے دادا کا نام کیا تھا؟ تو امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے دادا کا نام پتہ نہیں تھا‘ میں نے امام بخاری کو نام بتایا: یحییٰ بن معین نے فرمایا ہے: ان کا نام دینار تھا‘ تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ مستحاضہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے‘ تو یہ اس کے لئے زیادہ مناسب ہے‘ لیکن اگر وہ ہر نماز کے لئے صرف وضو کر لیتی ہے تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

اگر وہ ایک وضو کر کے‘ دو نمازیں اکٹھی ادا کر لے‘ تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب 95: مستحاضہ عورت ایک غسل کے بعد دو نمازیں اکٹھی پڑھ لے گی

118 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ

118- اخرجه احمد (6/381, 439)، والبخاری فی الادب المفرد (237)، حدیث (806)، وابوداؤد (1/127): کتاب الطهارة، باب: من قال: اذا اقبلت الحیضة تدع الصلاة، حدیث (287)، وابن ماجه (1/205): کتاب الطهارة وسننها، باب: ماجاء فی البکر اذا ابتدات مستحاضة اوکان لها ایام حیض فنسیتها، حدیث (627)، من طریق ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن امه حمنة بنت جحش به.

فَصَلِّى اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُوْمِىْ وَصَلِّى فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِى كَمَا تَحِيضُ النِّسَآءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِى الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِى الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِى وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِى وَصُوْمِى اِنْ قَوِيتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَىَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: وَّرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّىُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّشَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَّقُوْلُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيْحُ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِى الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ وَاِقْبَالُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَسْوَدَ وَاِدْبَارُهٗ اَنْ يَّتَغَيَّرَ اِلَى الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِىْ حُبَيْشٍ وَّاِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ قَبْلَ اَنْ تُسْتَحَاضَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّتُصَلِّى وَاِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوْفَةٌ وَّلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ

وَقَالَ الشَّافِعِىُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِىْ اَوَّلِ مَا رَاَتْ فَدَامَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاِذَا طَهُرَتْ فِىْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ حَيْضٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّهَا تَقْضِى صَلَاةَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مَا تَحِيضُ النِّسَآءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ اَقَلِّ الْحَيْضِ وَاَكْثَرِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَّاَكْثَرُهٗ عَشَرَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَاْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِىَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ اَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّاَكْثَرُهٗ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالْاَوْزَاعِىِّ وَالشَّافِعِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِىْ عُبَيْدٍ

◆◆ عمران بن طلحہ اپنی والدہ سیّدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں بہت زیادہ استحاضہ کی شکایت تھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی اور آپ کو اس بارے میں بتایا' میں نے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں پایا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ بہت زیادہ آتا ہے آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ اس کی وجہ سے مجھے نماز اور روزے کو ترک کرنا پڑے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روئی رکھ لیا کرو وہ خون کو ختم کردے گی' میں نے عرض کی: وہ اس سے زیادہ ہوتا ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم کپڑا باندھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' آپ نے فرمایا: پھر تم (اضافی) کپڑا رکھ لو' میں نے عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' یہ مسلسل بہتا رہتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تمہیں اس بارے میں دو ہدایتیں کرتا ہوں' تم ان میں سے جو بھی کر لو' وہ تمہارے لئے جائز ہے' اگر تم دونوں کرو تو زیادہ بہتر ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا مارنا ہے' اگر تمہیں چھ دن تک یا سات دن تک حیض آتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق' تو پھر تم غسل کر لو اور جب تم یہ دیکھو کہ تم پاک ہو چکی ہو' اور تم نے پاکی حاصل کر لی ہے' تو تم چوبیس دن یا تئیس دن (جو بھی حساب بنے) اتنے دن نماز ادا کرتی رہو' روزے رکھتی رہو' یہ تمہارے لئے جائز ہوگا تم اسی طرح کر لو جیسا کہ حیض والی خواتین کرتی ہیں' جب وہ اپنے حیض کی مخصوص مدت کے بعد پاک ہوتی ہیں' اگر تم سے ہو سکے تو تم ظہر کی نماز مؤخر کرو اور عصر کی نماز کو جلدی' ایک ساتھ ادا کر لو' پھر تم غسل کرو' اس وقت جب تم پاک ہو جاؤ' پھر تم ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو' مغرب کی نماز کو مؤخر کرو اور عشاء کی نماز کو جلدی پڑھو' تم غسل کرو اور دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرو' تم ایسا کر لو پھر تم صبح کی نماز کے لئے غسل کرو اور صبح کی نماز ادا کر لو' اسی طرح تم کرتی رہو اور روزے رکھو' اگر تمہارے اندر اس کی قوت ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے یہ دوسری بات میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسے عبیداللہ بن عمرو الرقی' ابن جریج اور شریک نے' عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے، ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے حوالے سے، ان کے چچا عمران کے حوالے سے، ان کی والدہ سیّدہ حمنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

تاہم ابن جریج کہتے ہیں (راوی کا نام) عمر بن طلحہ ہے' لیکن صحیح عمران بن طلحہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ مستحاضہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر اسے خون کے آنے اور جانے یعنی اپنے حیض (کے متعین وقت) کا پتہ ہو' اس کے آنے سے مراد یہ ہے: وہ سیاہ رنگت کا مواد ہو اور جانے کا مطلب یہ ہے: وہ سیاہ ہو کر زرد ہو جائے' تو اس عورت کے لئے حکم وہ ہوگا' جو حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی احادیث سے ثابت ہے' اگر استحاضہ کا شکار ہونے سے پہلے مستحاضہ عورت کے (حیض کے) ایام طے شدہ تھے' تو وہ اپنے مخصوص کے ایام کے دوران نماز چھوڑ دے گی' پھر وہ غسل کرے گی' پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور نماز ادا کر لے گی' لیکن اگر اسے خون مسلسل آتا رہا اور اس کے طے شدہ ایام نہیں تھے اور اسے خون کی آمد یا رفت کے حساب سے حیض کا پتہ نہیں چلتا' تو اس عورت کا حکم حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق ہوگا۔

ابوعبید نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مستحاضہ عورت پہلی مرتبہ خون دیکھے اور مسلسل خون کی آمد جاری رہے اور یہی سلسلہ برقرار رہے تو وہ عورت پندرہ دن تک نماز چھوڑے رکھے گی' اگر وہ پندرہ دن میں یا اس سے پہلے پاک ہو جاتی ہے' تو یہ اس کے حیض کے مخصوص ایام ہوں گے' لیکن اگر وہ پندرہ دن سے زیادہ خون دیکھتی ہے' تو وہ چودہ دن کی نماز کی قضا ادا کرے گی' پھر اس کے بعد نماز پڑھنا چھوڑ دے گی' جو خواتین کے حیض کی کم از کم مدت ہے' اور وہ ایک دن اور ایک رات ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم نے حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے' تاہم ان سے اس کے برعکس رائے بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں: ان میں عطاء بن ابی رباح بھی شامل ہیں' حیض کی کم از کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے' اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' شافعی رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عبید اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

باب 96: مستحاضہ عورت کا ہر نماز کے وقت غسل کرنا

119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ

متنِ حدیث: اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِىْ ثُمَّ صَلِّىْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

اختلافِ روایت: قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِيبَةَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّلٰكِنَّهٗ شَىْءٌ فَعَلَتْهُ هِىَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

وَرَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: انہوں نے عرض

119- اخرجه احمد (237/6)' ومسلم (2/252, 253.نووی): كتاب الحيض: باب المستحاضة وغسلها و صلاتها' حديث (334/63)' واخرجه ابو داؤد (125/1)' كتاب الطهارة: باب: من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة' حديث (285)' (128/1): كتاب الطهارة: باب: من روى ان المستحاضة تغتسل لكل صلاة' حديث (288)' وابن ماجه (205/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فى المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها' حديث (626)' والنسائى (118/1): كتاب الطهارة: باب: ذكر الاغتسال من الحيض' حديث (204/)' واخرجه الدارمى (196/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: المستحاضة من طريق الزهرى عن عروة عن عائشة به.

کی: مجھے استحاضہ ہوتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کیے رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز ادا کر لیا کرو (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

قتیبہ بیان کرتے ہیں: لیث نے یہ بات بیان کی ہے: ابن شہاب نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی ہدایت کی تھی وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں بلکہ وہ خود ایسا کیا کرتی تھیں۔

یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا:

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔

اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عروہ اور عمرہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

باب 97: حائضہ عورت نمازوں کی قضاء نہیں کرے گی

120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِيْ اِحْدَانَا صَلَاتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ۔

◆◆ سیّدہ معاذہ بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران (رہ جانے والی نمازوں) کی قضاء ادا کرے گی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم میں سے جس کو حیض آتا تھا اسے تو قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور حوالے سے یہ بات منقول ہے: حائضہ عورت نماز کی قضاء نہیں کرے گی۔

120- اخرجه البخاري (501/1): كتاب الحيض: باب: لا تقضي الحائض الصلاة' حديث (321)' ومسلم (161/2- نووي): كتاب الحيض: باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة' حديث (335/67)' وابو داؤد (118/1): كتاب الطهارة: باب: في الحائض لا تقضي الصلاة' حديث (262)' وابن ماجه (207/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الحائض لا تقضي الصلاة' حديث (631)' والنسائي (191/1): كتاب الحيض والاستحاضة: باب: سقوط الصلاة عن الحائض' حديث (382)' واخرجه احمد (32/6, 94, 97, 120, 143, 185, 231)' والدارمي (233/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: في الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة وابن خزيمة (101/2)' حديث (1001)' من طريق معاذة العدوية عن عائشة به.

تمام فقہاء کا یہی قول ہے اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں: حائضہ عورت روزے کی قضاء کرے گی لیکن نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَا يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

باب 98: جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتے

121 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَاُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا اِلَّا طَرَفَ الْاٰيَةِ وَالْحَرْفَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَرَخَّصُوا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اِنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ يَّرْوِیْ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ اَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ كَاَنَّهٗ ضَعَّفَ رِوَايَتَهٗ عَنْهُمْ فِيْمَا يَنْفَرِدُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا حَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ وقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَال سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَّقُوْلُ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حائضہ عورت قرآن پاک نہیں پڑھ سکتی اور جنبی شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے، موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنبی شخص قرأت نہیں کر سکتا اور حائضہ عورت بھی (قرأت نہیں کر سکتی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والوں میں سے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: ان میں سفیان

121- اخرجه ابن ماجه (195/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في قراءة القرآن على غير طهارة: حديث (595) من طريق موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر به.

ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت قرأت نہیں کرسکتی اور جنبی شخص بھی قرآن پاک نہیں پڑھ سکتا البتہ آیت کا ایک حصہ، ایک حرف یا اس کی مانند پڑھ سکتے ہیں۔ ان حضرات نے جنبی اور حائضہ عورت کو سبحان اللہ پڑھنے یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اسماعیل بن عیاش نے اہلِ حجاز اور اہلِ عراق کے حوالے سے منکر احادیث نقل کی ہیں۔ گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے حوالے سے اسماعیل بن عیاش کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں، جس میں وہ منفرد ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش نے اہلِ شام سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش، بقیہ کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے، جبکہ بقیہ نے ثقہ راویوں سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

احمد بن حسن نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب 99: حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب مجھے حیض آتا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ہدایت کرتے تھے، میں تہبند باندھ لوں، پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کیا کرتے تھے۔

اس باب میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

122- اخرجه البخاری (181/1): كتاب الحيض: باب: مباشرة الحائض، حديث (299)، ومسلم (207/2 نووی): كتاب الحيض: باب: مباشرة الحائض فوق الازار، حديث (293/1)، وابوداؤد (120,119/1): كتاب الطهارة: باب: فی الرجل يصيب منها ما دون الجماع، حديث (268)، وابن ماجه (298/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماللرجل من امراة اذا كانت حائضا، حديث (636)، والنسائی (151/1): كتاب الطهارة: باب: مباشرة الحائض، حديث (286)، واخرجه الدارمی (242/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: مباشرة الحائض واحمد (209, 189, 174, 134,55/6)، من طريق منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مُوَاکَلَةِ الْحَائِضِ وَسُؤْرِھَا

باب 100: حائضہ عورت اور جُنبی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کا جوٹھا استعمال کرنا

123 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاکَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاکِلْهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ یَرَوْا بِمُوَاکَلَةِ الْحَائِضِ بَاْسًا وَّاخْتَلَفُوْا فِیْ فَضْلِ وَضُوْئِهَا فَرَخَّصَ فِیْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَکَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُوْرِهَا

◆◆ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ کھالو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

عام اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' ان کے نزدیک حائضہ عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حائضہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض اہلِ علم نے اس کی رخصت دی ہے' اور بعض اہلِ علم نے اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّیْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب 101: حائضہ عورت کا نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑانا

124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبِیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ

123- اخرجه احمد (342/4)' وابو داؤد (104/1): کتاب الطهارة باب: فی المذی' حدیث (212)' وابن ماجه (213/1): کتاب الطهارة وسننها باب فی مواکلة الحائض' حدیث (651)' والدارمی (248/1)' کتاب الصلاة والطهارة: باب: الحائض تمشط زوجها' واخرجه ابن خزیمة مختصرا (210/1)' حدیث (1202)' من طریق العلاء بن الحارث عن حرام بن معاویة عن عمه عبداللّٰه بن سعد به.

متن حدیث: قَالَتْ لِی عَآئِشَةُ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّی حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَیْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِیْ ذٰلِكَ بِاَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَیْئًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے نماز کی جگہ سے چادر پکڑا دو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں، آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

عام اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے: حائضہ عورت نماز کی جگہ سے کوئی چیز پکڑا سکتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اِتْیَانِ الْحَائِضِ بَابُ مَا جَآءَ فِی الْکَفَّارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب 102: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ (حرام) ہے

125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَّبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَکِیْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَکِیْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاِنَّمَا مَعْنٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَی التَّغْلِیْظِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ

قولِ امام ترمذی: فَلَوْ کَانَ اِتْیَانُ الْحَائِضِ کُفْرًا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِالْکَفَّارَةِ

124- اخرجه احمد (45/6، 101، 114، 173)، و مسلم (213/2۔ نووی): کتاب الحیض، باب: جواز غسل الحائض راس زوجها، حدیث (11/298)، وابو داؤد (118/1): کتاب الطهارة: باب: فی الحائض تناول من المسجد، حدیث (261)، والنسائی (146/1): کتاب الطهارة: باب: استخدام الحائض، حدیث (271)۔

125- اخرجه احمد (408/2، 476)، وابو داؤد (408/2) کتاب الطب: باب فی الکهان، حدیث (3904)، وابن ماجه (209/1): کتاب الطهارة وسننها: باب: النهی عن اتیان الحائض، حدیث (639)، والدارمی (259/1): کتاب الصلاة والطهارة: باب: من اتی امراته فی دبرها، من طریق حماد بن سلمة عن حکیم الاثرم عن ابی تمیمة الهجیمی به۔

قولِ امام بخاری: وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

توضیح راوی: وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ اسْمُهٗ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرے یا خاتون سے اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرے یا کسی کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کیا گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف حکیم اثرم کے حوالے سے، ابوتمیمہ ہجیمی کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: ایسا کرنا شدید منع ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے۔

اگر حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا کفر ہوتا تو اس بارے میں کفارے کا حکم نہ دیا جاتا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سند کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابوتمیمہ ہجیمی نامی راوی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 103: اس عمل کے کفارے کا بیان

126 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے یہ فرمایا ہے: وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

127 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَّاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ

126- اخرجه احمد (1/229, 286, 367)، وابو داؤد (1/118): كتاب الطهارة: باب: في اتيان الحائض، حديث (264)، وابن ماجه (1/210): كتاب الطهارة وسننها: باب: في كفارة من اتى حائضا، حديث (640)، والنسائي (1/153): كتاب الطهارة: باب: مايجب على من اتى حليلته في حال حيضتها بعد علمه بنهي الله عزوجل عن وطئها، حديث (289)، والدارمي (1/254): كتاب الصلاة والطهارة: باب: من قال عليه الكفارة، من طريق مقسم بن بجرة عن ابن عباس به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْكَفَّارَةِ فِى اِتْيَانِ الْحَائِضِ

وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَّمَرْفُوْعًا

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِىَ نَحْوُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِىُّ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ عُلَمَاءِ الْاَمْصَارِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک دینار' جب وہ زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار (صدقہ کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت کے ساتھ صحبت کے کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے' اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا تاہم اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

بعض تابعین سے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق قول منقول ہے' ان میں سعید بن جبیر' ابراہیم نخعی شامل ہیں' تمام شہروں کے اہلِ علم کی عام رائے یہی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

باب 104: کپڑے سے حیض کا خون دھونا

128 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّىْ فِيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَسْمَاءَ فِىْ غَسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

128- اخرجه مالك فى الموطا (1/60, 61): كتاب الطهارة: باب جامع الحيضة' حديث (103)' واحمد (6/345, 346, 353)' والبخاري (1/488, 489): كتاب الحيض: باب: غسل دم الحيض' حديث (307)' ومسلم (2/202-نووي) كتاب الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية غسله' حديث (110/291)' وابو داؤد (1/152): كتاب الطهارة: باب: المراة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها' حديث (361)' وابن ماجه (1/206): كتاب الطهارة وسننها: باب: فى ما جاء فى دم الحيض يصيب الثوب' حديث (269)' والنسائي (1/155): كتاب الطهارة: باب: دم الحيض يصيب الثوب' حديث (293)' والدارمي (1/239): كتاب الصلاة والطهارة: باب: المراة الحائض تصلي فى ثوبها اذا طهرت' واخرجه الحميدي (1/153)' حديث (320)' وابن خزيمة (1/139)' حديث (275)' من طريق هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابى بكر به.

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّي فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَلَمْ يُوجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغَسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِي ذٰلِكَ

◆◆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے پر لگے ہوئے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ لو! پھر پانی کے ذریعے مل لو پھر اس پر پانی بہاؤ اور اس کپڑے میں نماز پڑھ لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خون کو دھونے کے بارے میں سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس خون کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو کپڑے پر لگا ہوا ہوتا ہے' اور اس کو دھونے سے پہلے عورت اس میں نماز پڑھ لیتی ہے۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ خون درہم کی مقدار جتنا ہو' اس نے اسے نہ دھویا ہو اس میں نماز پڑھ لی ہو' تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر خون درہم کی مقدار سے زیادہ ہو' تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے۔

تابعین میں سے بعض اہلِ علم نے اس پر اعادے کو لازم قرار نہیں دیا اگرچہ اس کی مقدار درہم سے زیادہ ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر غسل کرنا واجب ہوگا اگرچہ وہ درہم کی مقدار سے کم ہی کیوں نہ ہو' انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

باب 105: نفاس والی عورت کتنا عرصہ انتظار کرے گی؟

129 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ

129- اخرجه احمد (300/6, 302, 304, 309)' وابو داؤد (136/1): كتاب الطهارة: باب: ما جاء في وقت النفساء' حديث (311)' وابن ماجه (213/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: النفساء كم تجلس' حديث (648)' والدارمي (229/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب في المرأة الحائض تصلي في ثوبها اذا طهرت' من طريق ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة به.

الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَكُنَّا نَطْلِىْ وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِىْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَّاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَّلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَهْلٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ النُّفَسَاءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّىْ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِىِّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسِيْنَ يَوْمًا اِذَا لَمْ تَرَ الطُّهْرَ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَّالشَّعْبِىِّ سِتِّيْنَ يَوْمًا

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خواتین نفاس کے عالم میں چالیس دن تک رہتی تھیں' ہم چھالوں کی وجہ سے اپنے چہرے پرورس (ابٹن) مل لیا کرتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابوسہل کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے مسہ الازدیہ کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور سہل بھی ثقہ ہیں۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو اس حدیث کا صرف ابوسہل کے حوالے سے علم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: نفاس والی عورت چالیس دن تک نماز نہیں پڑھے گی' البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لیتی ہے' تو وہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے گی۔

لیکن اگر وہ چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے' تو اکثر اہلِ علم نے یہ رائے دی ہے: وہ چالیس دن کے بعد نماز ترک نہیں کرے گی' اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' شافعی رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی عورت اگر طہر نہیں دیکھتی تو پچاس دن تک نماز ترک کیے رکھے گی۔

عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے یہ منقول ہے: وہ ساٹھ دن تک ایسا کرے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب 106: آدمی کا تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا

130 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَّاحِدٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّعُودَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ اَبِي عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبُو عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَّاَبُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِي عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ وَهُوَ خَطَاٌ وَّالصَّحِيحُ عَنْ اَبِي عُرْوَةَ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خواتین کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابورافع سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خواتین کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

اہلِ علم میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں' جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی وضو کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کرلے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن یوسف نے اس کو سفیان کے حوالے سے روایت کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ابوعروہ کے حوالے سے، ابوخطاب کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

130- اخرجه احمد (3/161, 185)' وابن ماجه (1/194): كتاب الطهارة وسننها: باب ماجاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلا واحدا' حديث (588)' والنسائى (1/143,144): كتاب الطهارة: باب: اتيان النساء قبل احداث الغسل' حديث (264)' وابن خزيمة (1/115)' حديث (230)' من طريق سفيان عن معمر عن قتادة عن انس به.

ابوعروہ، معمر بن راشد ہیں اور ابوخطاب قتادہ بن دعامہ ہیں۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم نے اسے محمد بن یوسف کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے، ابن ابوعروہ کے حوالے سے، ابوخطاب سے نقل کیا ہے۔

لیکن یہ درست نہیں ہے درست یہ ہے: ابوعروہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّاَ

باب 107: جنبی شخص اگر دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو وہ وضو کرے

131 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْئًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِی سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ قَبْلَ اَنْ يَّعُوْدَ وَاَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ

توضیح راوی: وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہتا ہو تو ان دونوں مرتبہ کے درمیان ایک مرتبہ وضو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

کئی اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور وہ دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو وہ دوبارہ صحبت کرنے سے پہلے وضو کر لے۔

ابوالمتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہ ہے۔

131- اخرجه احمد (28,21,7/3)، ومسلم (221/2 نووی)، كتاب الحيض: باب جواز نوم الجنب، حديث (308/27)، وابو داؤد (106/1): كتاب الطهارة: باب: الوضوء لمن اراد ان يعود، حديث (220)، وابن ماجه (193/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: في الجنب اذا اراد العود توضا، حديث (587)، والنسائي (142/1): كتاب الطهارة: باب: في الجنب اذا اراد ان يعود، حديث (262)، واخرجه الحميدي (332/2)، حديث (753)، وابن خزيمة (109/1)، حديث (219)، من طريق عاصم الاحول عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري به.

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

باب 108: جب نماز قائم ہو چکی ہو اور کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت کرے

132 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ

متنِ حدیث: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَرَوٰى وُهَيْبٌ وَّغَيْرُهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِّنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا اِنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ وَبِهٖ غَائِطٌ اَوْ بَوْلٌ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ ذٰلِكَ عَنِ الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: نماز قائم ہوگئی انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دیا حالانکہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ خود اپنی قوم کے امام تھے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب نماز قائم ہو جائے اور کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

132- اخرجه مالك في الموطا (159/1): كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: النهي عن الصلاة والانسان يريد حاجته، حديث (49)، واحمد (483/3) وابو داؤد (70/1): كتاب الطهارة: باب: ايصلي الرجل وهو حاقن، حديث (88) وابن ماجه (202/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في النهي للحاقن ان يصلي، حديث (616)، والنسائي (110/2): كتاب الامامة: باب العذر في ترك الجماعة، حديث (852)، والدارمي (332/1): كتاب الصلاة: باب النهي عن دفع الاخبثين، وابن خزيمة (65/2)، حديث (932)، من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عبدالله بن ارقم به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید قطان اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات نے اسے اسی طرح عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دیگر محدثین نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہئے اس وقت جب آدمی کو پاخانہ یا پیشاب میں سے کسی چیز کی حاجت محسوس ہو۔

یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: اگر آدمی نماز میں داخل ہو چکا ہو اور پھر اس طرح کی صورت حال درپیش ہو تو وہ اس وقت تک نماز ختم نہ کرے جب تک یہ نماز میں خلل کا باعث نہ بنے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی ایسے وقت میں نماز ادا کر لے جب اسے پاخانے یا پیشاب کی حاجت محسوس ہو لیکن شرط یہ ہے: وہ نماز میں توجہ منتشر ہونے کا باعث نہ بنے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطَاِ

باب 109: پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو کرنا

133 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّىْ امْرَاَةٌ اُطِيلُ ذَيْلِى وَاَمْشِى فِى الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطَاِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَذِرِ اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَطْبًا فَيَغْسِلَ مَا اَصَابَهٗ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُّحَمَّدِ

133- اخرجه مالك فى الموطا (24/1): كتاب الطهارة: باب: مالا يجب منه الوضوء، حديث (16)، واحمد (109/3)، وابو داؤد (158/1) كتاب الطهارة: باب: فى الاذى يصيب الذيل حديث (383)، وابن ماجه (177/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: الارض يطهر بعضها بعضاً حديث (531)، والدارمى (189/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: الارض يطهر بعضها بعضاً، من طريق محمد بن ابراهيم عن ام ولد لعبد الرحمن بن عوف عن ام سلمة به.

بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِهُوْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَهُوَ وَهَمٌ وَلَيْسَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ هُوْدٌ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَهٰذَا الصَّحِيحُ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں ایک ایسی عورت ہوں جس کا پائنچہ لمبا ہوتا ہے اور میں کسی گندگی والی جگہ سے بھی گزرتی ہوں تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (زمین کا) بعد والا حصہ اسے پاک کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کیا کرتے تھے اور ہم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کسی گندگی والی جگہ کو پاؤں کے نیچے دے تو اس پر پاؤں کو دھونا واجب نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ وہ گندگی گیلی ہو تو جو چیز لگی ہو آدمی اسے دھو لے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، محمد بن عمارہ کے حوالے سے، محمد بن ابراہیم کے حوالے سے، ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ وہم ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا کوئی بیٹا ایسا نہیں تھا جس کا نام ہود ہو۔

یہ روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد رضی اللہ عنہا سے منقول ہے جو انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّيَمُّمِ

باب 110: تیمّم کا بیان

134 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ مِّنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ

134- اخرجه احمد (263/4)، وابوداؤد (142/1): كتاب الطهارة: باب: التيمم، حديث (327)، والدارمي (190/1) كتاب الصلاة والطهارة: باب: التيمم مرة، وابن خزيمة (134/1)، حديث (267)، من طريق سعيد بن عبدالرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار بن ياسر به.

وَّعَمَّارٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمُ الشَّعْبِيُّ وَعَطَاءٌ وَّمَكْحُوْلٌ قَالُوا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَالْحَسَنُ قَالُوا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَمَّارٍ فِى التَّيَمُّمِ اَنَّهٗ قَالَ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

وَّقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ

فَضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَمَّا رُوِیَ عَنْهُ حَدِيْثُ الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ

قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَخْلَدٍ الْحَنْظَلِيُّ حَدِيْثُ عَمَّارٍ فِى التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ لَيْسَ هُوَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِيْثِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِاَنَّ عَمَّارًا لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَاِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى مَا عَلَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا اَفْتٰى بِهٖ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى التَّيَمُّمِ اَنَّهٗ قَالَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَفِىْ هٰذَا دَلَالَةٌ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلٰى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهٗ اِلَى الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

توضیح راوی: قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ يَقُوْلُ لَمْ اَرَ بِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاۤءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْفَلَّاسِ قَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ وَرَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تیمّم میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے کی ہدایت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی حضرات اس بات کے قائل ہیں' جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں' اسی طرح کئی تابعین بھی اسی بات کے قائل ہیں' جن میں شعبی، عطاء اور مکحول شامل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: تیمّم کی ایک ضرب ہوتی ہے' جو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر لگائی جاتی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: جن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: تیمم میں چہرے کے لئے ایک ضرب ہوتی ہے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک کے لئے ایک ضرب ہوتی ہے

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تیمم کے بارے میں منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے (ایک ضرب ہوتی ہے) یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں تک اور بغلوں تک تیمم کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے: چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے تیمم کیا جاتا ہے اس کی وجہ وہ روایت ہے، جس میں کندھوں اور بغلوں کا حکم ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: تیمم میں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے بارے میں منقول حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث "حسن صحیح" ہے، جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا ہے یہ اس حدیث کی مخالف نہیں ہے، جس میں صرف چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: ہم ایسا ایسا کیا کرتے تھے جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا حکم دے دیا، تو وہ اس بات پر عمل کرنے لگے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کی انہیں تعلیم دی تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں یہ فتویٰ دیا تھا: یہ چہرے اور ہتھیلیوں پر کیا جائے گا اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے: انہوں نے اسی طریقے کو اختیار کرلیا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم کیا تھا، اور آپ نے انہیں چہرے اور ہتھیلیوں (پر مسح) کی تعلیم دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے بصرہ میں کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو ان تین افراد سے زیادہ (احادیث کا) حافظ ہو، علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی فلاس

ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: عفان بن مسلم نے عمرو بن علی کے حوالے سے صرف ایک حدیث کو نقل کیا ہے۔

135 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ (فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ)

وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ (فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ)

وَقَالَ (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا)

فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ اِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا گیا: توانہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جہاں وضو کا ذکر کیا ہے وہاں یہ فرمایا ہے:

''تم اپنے چہروں کو دھولو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو''۔

تیمّم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو''۔

سنت یہ ہے: ہتھیلیاں کاٹی جاتی ہیں اس لئے اس میں بھی چہرہ اور ہتھیلیاں (مراد ہوں گی) یعنی تیمّم میں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

باب 111: آدمی ہر حالت میں قرآن پاک پڑھ سکتا ہے جب کہ وہ جنبی نہ ہو

136 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّبِهٖ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ قَالُوْا يَقْرَاُ الرَّجُلُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّلَا يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے بشرطیکہ آپ جنبی نہ ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

136- اخرجه احمد (134, 124, 107, 84, 83/1)' وابو داؤد (108/1)' كتاب الطهارة: باب: فى الجنب يقرا القرآن' حديث (229)' وابن ماجه (195/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء فى قراءة القرآن على غير طهارة' حديث (594)' والنسائى (144/1): كتاب الطهارة: باب: حجب الجنب من قراءة القرآن' حديث (265)' واخرجه الحميدى (31/1)' حديث (57)' وابن خزيمة (104/1)' حديث (208) من طريق عبدالله بن سلمة عن على به.

کئی اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، جن میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین شامل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی وضو کے بغیر قرآن (زبانی) پڑھ سکتا ہے، تاہم اس کو دیکھ کر (یعنی اسے ہاتھ لگا کر) صرف اسی وقت پڑھ سکتا ہے، جب وہ باوضو ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْبَوْلِ یُصِیبُ الْاَرْضَ

باب 112: اس زمین کا حکم جس میں پیشاب کیا گیا ہو

137 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ وَسَعِیدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَ اَعْرَابِیٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِی وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِیقُوْا عَلَیْهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ دَلْوًا مِّنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ

اسنادِ دیگر: قَالَ سَعِیدٌ قَالَ سُفْیَانُ وَحَدَّثَنِی یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّوَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیسٰى: وَهٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى یُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا، تو اس نے دعا کی:

''اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کرنا''۔

137– اخرجه احمد (239/2)، وابوداؤد (157/1): كتاب الطهارة: باب: الارض يصيبها البول، حديث (380)، والنسائى (14/3): كتاب السهو: باب: الكلام فى الصلاة حديث (12/7)، مختصراً، واخرجه الحميدى (419/2)، حديث (938)، وابن خزيمة (150/1)، حديث (298)، من طريق الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة به۔

(ا)– اخرجه البخارى (387/1): كتاب الوضوء: باب: صب الماء على البول فى المسجد، حديث (221)، ومسلم (193/2۔نووى): كتاب الطهارة: باب: وجوب غسل البول وغيره من النجاسات، اذا حصلت فى المسجد، وان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها، حديث (284/99)، والنسائى (47/1, 48): كتاب الطهارة: باب: ترك التوقيت فى الماء، حديث (54)، والدارمى (189/1): كتاب الصلاة والطهارة: باب: البول فى المسجد، واخرجه احمد (110/3, 114, 167) والحميدى (504/2)، حديث (1196)، من طريق يحيى بن سعيد عن انس بن مالك به۔

نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا ہے' کچھ دیر بعد وہ شخص مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف لپکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو (راوی کو شک ہے: آپ نے عربی میں لفظ "سَجْلًا یا دَلْوًا" فرمایا) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے' تنگی دینے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

یونس نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

نماز کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب 1: نماز کے اوقات کا بیان جو آپ ﷺ سے مروی ہیں

138 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حَکِیْمٍ وَّھُوَ ابْنُ عَبَّادِ بْنِ حُنَیْفٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَام عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّھْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ مِثْلَ الشِّرَاکِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَ ظِلِّہٖ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّآئِمُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّآئِمِ وَصَلَّی الْمَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِہِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ حِیْنَ ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِکَ وَالْوَقْتُ فِیْمَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَبُرَیْدَۃَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّجَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ

اسنادِ دیگر: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَخْبَرَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَخْبَرَنِیْ وَھْبُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاہُ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ (۱)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

138- اخرجه احمد (333/1)، (354/1)، وابو داؤد (160/1) كتاب الصلاة، باب: فی المواقیت، حدیث (393)، واخرجه عبد بن حمید (233)، حدیث (703)، وابن خزیمة (168/1)، حدیث (325)، من طریق نافع بن جبیر بن مطعم عن ابن عباس به.

(۱)- اخرجه احمد (330/3)، والنسائی (263/1): كتاب المواقیت: باب اول وقت العشاء، حدیث (526)، من طریق عبدالله بن المبارك عن حسین بن علی بن حسین عن وهب بن كیسان عن جابر بن عبدالله به.

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَیْءٍ فِی الْمَوَاقِيْتِ حَدِيْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ فِی الْمَوَاقِيْتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس مجھے دومرتبہ نماز پڑھائی' پہلے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ جوتے کے تسمے کی طرح تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ پھر مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور روزہ دار روزہ کھولتا ہے۔ پھر عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غائب ہوگئی۔ پھر فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح صادق ہوئی' جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری مرتبہ (یعنی دوسرے دن) ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا' یہ وہی وقت تھا جب گزشتہ دن عصر کی نماز ادا کی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی' جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا' مغرب کی نماز اسی وقت ادا کی' جس وقت (پہلے دن) ادا کی تھی۔ عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' فجر کی نماز اس وقت ادا کی' جب زمین روشن ہو چکی تھی' پھر جبریل میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ سے پہلے کے انبیاء کا (نماز ادا کرنے کا) وقت ہے۔ ان دونوں اوقات کے دوران (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

احمد بن محمد بن موسیٰ اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جبریل نے مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ ذکر نہیں کیا: ''جو گزشتہ دن عصر کا وقت تھا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے اوقات کے بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے' جسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ وہب بن کیسان کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 2: (بلاعنوان)

139 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ فِى الْمَوَاقِيْتِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِىِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے عصر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب اس کا وقت داخل ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات ہو جائے فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل (بخاری) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نماز کے اوقات کے بارے میں اعمش نے مجاہد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے محمد بن فضیل نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا محمد بن فضیل کی نقل کردہ روایت میں خطاء ہے محمد بن فضیل نے غلطی کی ہے۔

اعمش مجاہد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ کہا جاتا ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت تھا اور ایک آخری وقت ہے اس

139- اخرجه احمد (232/2) من طريق ابى صالح عن ابى هريرة به.

کے بعد انہوں نے محمد بن فضیل کی اعمش سے نقل کردہ روایت کے مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 3: بلاعنوان

140 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ اَيْضًا

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ رہو' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (تو تمہیں پتہ چل جائے گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی' انہوں نے سورج ڈھل جانے کے وقت اقامت پڑھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے اقامت پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کرلی' حالانکہ سورج چمکدار اور بلند تھا پھر آپ نے انہیں مغرب کی نماز کے لئے اس وقت ہدایت کی' جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر آپ نے عشاء کی نماز کے لئے اس وقت ہدایت کی' جب شفق غائب ہو چکی تھی' پھر اگلے دن آپ نے صبح کو روشن کر کے پڑھی' پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے ہدایت کی آپ نے اسے ٹھنڈا کر کے پڑھا اور اچھی طرح ٹھنڈا کر کے پڑھا' پھر عصر کی نماز کے لئے ہدایت کی' تو انہوں نے اقامت کہی' جبکہ سورج اس آخری وقت میں تھا جو اس وقت کے بعد تھا جو پہلے دن تھا' پھر آپ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے مغرب کی نماز اتنی تاخیر سے ادا کی جو شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے کا وقت تھا' پھر آپ نے انہیں عشاء کی نماز کے لئے ہدایت کی انہوں نے اس وقت

140- اخرجه احمد (349/5)' ومسلم (119/3۔ نووی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: اوقات الصلوات الخمس' حديث (613/ 176)' وابن ماجه (219/1): كتاب الصلاة: باب: مواقيت الصلاة' حديث (667)' والنسائي (258/1): كتاب المواقيت: باب: اول وقت المغرب' حديث (519)' وابن خزيمة (166/1)' حديث (323)' من طريق سليمان بن بريدة عن ابيه به۔

اقامت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' پھر آپ نے دریافت کیا: نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں! آپ نے فرمایا: نماز کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ

باب 4: فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا

141 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَيَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّقَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَهُ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے' خواتین جب واپس جاتی تھیں انصاری رضی اللہ عنہ نامی روای کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: خواتین اپنی چادریں اوڑھ کر گزرتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاتا تھا' جبکہ قتیبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: مُتَلَفِّفَاتٌ یعنی انہوں نے چہروں پر چادریں رکھی ہوئی ہوتی تھیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی اہلِ علم نے اسے اختیار کیا ہے' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی

141- اخرجه مالك (5/1): كتاب: "وقوت الصلاة": باب: "وقوت الصلاة" حديث (4)' واخرجه البخاري (65/2): كتاب "مواقيت الصلاة": باب: "وقت الفجر" حديث (578)' واخرجه مسلم. نووي (154/3): كتاب "المساجد و مواضع الصلاة": باب: "استحباب التكبير بالصبح" حديث (645/230)' واخرجه ابو داؤد (168/1): كتاب: "الصلاة": باب: "في وقت الصبح" حديث (423)' والنسائي (271/1): كتاب: "التغليس في الحضر والسفر": باب: "التغليس في الحضر" حديث (545)' واحمد (178/6)' من طريق يحيى سعيد عن عمرة عن عائشة به.

شامل ہیں' ان کے بعد آنے والے تابعین نے بھی اسے اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' یہ حضرات فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

باب 5: فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

142 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَجَابِرٍ وَّبِلَالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَّضِحَ الْفَجْرُ فَلَا يُشَكَّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کو روشن کر کے پڑھو! کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحق کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے کئی اہلِ علم کی یہ رائے ہے: صبح کی نماز کو روشن کر کے ادا کیا جائے۔

142- اخرجه احمد (465/3، 140/4، 142)، وابو داؤد (169/1): كتاب الصلاة باب: "فی وقت الصبح" حديث (424)، وابن ماجه (221/1): كتاب الصلاة باب: "وقت صلاة الفجر" حديث (272)، والنسائي (272/1): كتاب: "الاسفار" باب: "الاسفار" حديث (548)، والدارمي (277/1): كتاب الصلاة: باب: باب: الاسفار بالفجر، والحميدي (199/1) حديث (409)، وعبد بن حميد: ص (158) حديث (422)، من طريق قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج به.

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اسحٰق فرماتے ہیں: روشن کرنے کا مطلب یہ ہے: صبح صادق واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے۔

ان حضرات کے نزدیک صبح روشن کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے: نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

باب 6: ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

143 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَّلَا مِنْ عُمَرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَّاَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى : حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

توضیحِ راوی: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِّنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ

قَالَ يَحْيٰى وَرَوٰى لَهُ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهِ بَاْسًا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی اور کو ظہر کی نماز جلدی ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

143- اخرجه احمد (6/135, 215) من طريق حكيم بن جبير عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة به.

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: شعبہ نے حکیم بن جبیر نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے' ان کی اس حدیث کی وجہ سے جسے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ''جو شخص لوگوں سے مانگے' جبکہ اس کے پاس (مال موجود ہو) جو اسے (مانگنے سے) بے نیاز کر دے''۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: سفیان اور زائدہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں اور یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حکیم بن جبیر کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، ظہر جلدی ادا کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔

144 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ (۱)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ حَدِيْثٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے' اور یہ اس بارے میں سب سے بہترین حدیث ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

باب 7: سخت گرمی میں ظہر کو تاخیر سے ادا کرنا

145 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَالْمُغِيْرَةِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

---

(۱)—اخرجه البخاری (27/2): کتاب مواقیت الصلاة باب: وقت الظهر عند الزوال' حدیث (540)

145—اخرجه مالك فی الموطا (16/1): کتاب وقوت الصلاة: باب: النهی عن الصلاة بالهاجرة حدیث (28)' واخرجه البخاری (23/2): کتاب مواقیت الصلاة: باب: الابراد بالظهر فی السفر' حدیث (536)' واخرجه ابن ماجه (222/1): کتاب الصلاة: باب: الابراد بالظهر فی شدة الحر' حدیث (678)' والنسائی (248/1): کتاب المواقیت: باب: الابراد بالظهر اذا اشتد الحر' حدیث (50)' وابو داؤد (164/1): کتاب الصلاة: باب فی وقت صلاة الظهر' حدیث (402)' والدارمی (274/1): کتاب الصلاة: باب الابراد بالظهر" واخرجه احمد (462/2, 501, 394) من طریق ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة به.

قَالَ: وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا وَلَا یَصِحُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَاْخِیرَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا الْاِبْرَادُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ اِذَا كَانَ مَسْجِدًا یَنْتَابُ اَهْلُهُ مِنَ الْبُعْدِ فَاَمَّا الْمُصَلِّی وَحْدَهُ وَالَّذِیْ یُصَلِّی فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَالَّذِیْ اُحِبُّ لَهُ اَنْ لَّا یُؤَخِّرَ الصَّلٰوةَ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَمَعْنٰی مَنْ ذَهَبَ اِلٰی تَاْخِیرِ الظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ هُوَ اَوْلٰی وَاَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الشَّافِعِیُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ لِمَنْ یَّنْتَابُ مِنَ الْبُعْدِ وَالْمَشَقَّةِ عَلَی النَّاسِ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِیُّ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ

فَلَوْ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الشَّافِعِیُّ لَمْ یَكُنْ لِلْاِبْرَادِ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مَعْنًی لِاجْتِمَاعِهِمْ فِی السَّفَرِ وَكَانُوْا لَا یَحْتَاجُوْنَ اَنْ یَّنْتَابُوْا مِنَ الْبُعْدِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب گرمی شدید ہو جائے' تو نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا نتیجہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم بن صفوان رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث منقول ہے' لیکن وہ مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کی ایک جماعت نے گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کرنے کا حکم اس وقت ہے' جب مسجد میں دور دراز سے لوگ آتے ہوں لیکن اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' یا کوئی شخص اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھتا ہو' تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے: وہ گرمی کے موسم میں بھی اس نماز کو تاخیر سے ادا نہ کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حضرات گرمی کی شدت میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کو درست سمجھتے ہیں' ان کی رائے زیادہ مناسب ہے' اور پیروی کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

جہاں تک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کا تعلق ہے: رخصت اس شخص کے لئے ہے' جو دور سے آتا ہو' یا لوگوں کو مشقت سے بچانے کے لئے ہے' تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں وہ چیز موجود ہے' جو اس چیز کے برعکس مفہوم پر دلالت کرتی ہے' جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان دینے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! ٹھنڈک ہو لینے دو' ٹھنڈک ہو لینے دو۔

اگر حکم وہ ہوتا جس کی طرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گئے ہیں' تو اس وقت ٹھنڈک ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی' کیونکہ لوگ سفر میں اکٹھے تھے اور دور سے آنے کی انہیں ضرورت نہیں تھی۔

146 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّهَاجِرٍ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِى ذَرٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ سَفَرٍ وَّمَعَهُ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِى الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَىْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں شریک تھے' آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈک ہونے دو! پھر انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا نتیجہ ہے تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ

باب 8: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا

147 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِىْ حُجْرَتِهَا وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَىْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِىْ اَرْوٰى وَجَابِرٍ وَّرَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ

146- اخرجه البخارى (22/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: الابراد بالظهر فى شدة الحر' حديث (535)' (131/2): كتاب الاذان باب: الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة' حديث (629)' وابو داؤد (164/1): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة الظهر' حديث (401) واخرجه احمد (155/5, 162, 176)' من طريق مهاجر ابى الحسن عن زيد بن وهب عن ابى ذربه۔

حدیثِ دیگر: قَالَ وَيُرْوٰى عَنْ رَافِعٍ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةُ وَاَنَسٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوا تَاْخِيْرَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' جبکہ دھوپ ابھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوتی تھی اوران کے حجرے سے سایہ نہیں ڈھلا ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابواروی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی' لیکن یہ روایت مستند نہیں ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اسے اختیار کیا ہے' جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شامل ہیں کئی تابعین نے بھی اسے اختیار کیا ہے: عصر کی نماز جلدی ادا کر لی جائے' ان حضرات کے نزدیک اسے تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

148 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا

147- اخرجه مالك فى الموطا (4/1): كتاب وقوت الصلاة: باب وقوت الصلاة، حديث (2)، واخرجه البخارى (31/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، حديث (545)، واخرجه مسلم- نووى (116/3): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: اوقات الصلوات الخمس، حديث (611/168)، واخرجه ابو داؤد (165/1) كتاب الصلاة: باب: فى وقت صلاة العصر حديث (407)، والنسائى (252/1) كتاب المواقيت: باب: تعجيل العصر، حديث (505) والحميدى (90/1) احاديث ام المومنين عائشة رضى الله عنها حديث (170)، واخرجه احمد (199,85,37/6)، من طريق ابن شهاب عن عروة عن عائشة به.

148- اخرجه مسلم- نووى، (131/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب التكبير بالعصر، حديث (622/195) واخرجه النسائى (254/1): كتاب المواقيت: باب: التشديد فى تاخير العصر، حديث (511)، من طريق اسماعيل عن العلاء عن انس بن مالك به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◄► علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے ان کے اس گھر میں جو بصرہ میں تھا یہ اس وقت کی بات ہے' جب وہ ظہر پڑھ کر آئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا (جب عصر کا وقت ہوا) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور عصر کی نماز ادا کرلو! راوی کہتے ہیں: ہم اٹھے اور ہم نے نماز ادا کرلی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ منافق کی نماز ہوتی ہے وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ کھڑا ہوتا ہے' اور چار مرتبہ زمین پر ٹکر مار لیتا ہے' اور وہ اس نماز میں صرف تھوڑا سا' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَاْخِیرِ صَلاةِ الْعَصْرِ

باب 9: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

149 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیلًا لِلظُّهْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ عُلَیَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ وَوَجَدْتُّ فِیْ کِتَابِیْ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ

◄► سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری بہ نسبت جلدی ظہر کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے' اور تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی عصر کی نماز ادا کرلیتے ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے، ابن جریج کے حوالے سے، ابن ملیکہ کے حوالے سے، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن جریج سے منقول ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب 10: مغرب کا وقت

150 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ

149- اخرجہ احمد (310, 289/6)

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّالصُّنَابِحِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَنَسٍ وَّرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاَبِي اَيُّوبَ وَاُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: وَّحَدِيثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ "مَوْقُوفًا" عَنْهُ وَهُوَ اَصَحُّ

توضیحِ راوی: وَالصُّنَابِحِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَاحِبُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ اخْتَارُوْا تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوا تَاْخِيرَهَا حَتّٰى قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ اِلَّا وَقْتٌ وَّاحِدٌ وَّذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلّٰى بِهِ جِبْرِيلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج غروب ہوجاتا تھا' اور پردے میں چھپ جاتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ مستند ہے۔

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت نہیں سنی' یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوران کے بعد آنے والے تابعین میں سے اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ان حضرات کے نزدیک مغرب کی نماز جلدی ادا کی جائے گی' انہوں نے مغرب کو تاخیر سے ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' یہاں تک کہ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مغرب کی نماز کا ایک ہی وقت ہے' یہ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں' جس میں حضرت جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے۔

150- اخرجه البخاري (49/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: وقت المغرب' حديث (561)' واخرجه مسلم. نووي(164/3): كتاب اوقات الصلوات الخمس: باب: بيان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس' حديث (636/216)' وابو داؤد (167/1): كتاب الصلاة: باب في وقت المغرب' حديث (417)' وابن ماجه (225/1): كتاب الصلاة: باب وقت صلاة المغرب حديث (688)' والدارمي (275/1): كتاب الصلاة: باب: وقت المغرب' وعبد بن حميد' ص(149)' حديث (386)' واخرجه احمد (51/4, 54)' من طريق حاتم بن اسماعيل عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع به.

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب 11: عشاء کی نماز کا وقت

151 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ وَّحَدِيْثُ اَبِیْ عَوَانَةَ اَصَحُّ عِنْدَنَا لِاَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَوٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِیْ عَوَانَةَ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے' جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ہشیم نے ابوبشر کے حوالے سے، حبیب بن سالم کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' تاہم ہشیم نے اس میں بشیر بن ثابت کا تذکرہ نہیں کیا۔

ہمارے نزدیک' ابوعوانہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے اس کی وجہ یہ ہے: یزید بن ہارون نے اسے شعبہ کے حوالے سے ابوبشر کے حوالے سے ابوعوانہ کی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَاْخِيْرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب 12: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

152 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

151- اخرجه ابو داؤد (167/1) كتاب الصلاة: باب فی وقت العشاء الآخرة' حديث (419)' والنسائی (264/1) كتاب المواقيت: باب الشفق' حديث (529) واخرجه احمد (272, 270/4)' من طريق بشير بن ثابت عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير به.

152- اخرجه ابن ماجه (226/1): كتاب الصلاة: باب: وقت صلاة العشاء' حديث (691)' واخرجه احمد (433, 250/2)

متن حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا تَاْخِيْرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا نصف رات تک موخر کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی وہ روایت ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر حضرات میں سے اکثر اہل علم نے اختیار کیا ہے ان حضرات کے نزدیک عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

باب 13: عشاء سے پہلے سو جانا اور اس کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے

153 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ قَالَ اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمُهَلَّبِيُّ وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ هُوَ اَبُو الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيُّ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ بَرْزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَرَخَّصَ فِىْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَكْثَرُ الْاَحَادِيْثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِى النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ

153- اخرجه البخاری (59/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: مايكره من النوم قبل العشاء' حديث (568)' واخرجه مسلم (156/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب التكبير بالصبح' حديث (236)' وابن ماجه (229/1): كتاب الصلاة: باب النهى عن النوم قبل صلاة العشاء' حديث (701)' والنسائی (265/1) كتاب المواقيت: باب مايستحب من تاخير العشاء' حديث (530)؛ واخرجه احمد (423, 420/4, 424, 421)' من طريق عوف عن يسار بن سلامة عن ابى برزة به.

الْعِشَاءِ فِی رَمَضَانَ

توضیح راوی: وَسَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ هُوَ اَبُو الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيُّ

◆◆ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سو جانے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کی اکثریت نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' جبکہ بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اکثر احادیث اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔

بعض اہلِ علم نے رمضان کے مہینے میں عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دی ہے۔

سیار بن سلامہ ابو منہال ریاحی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِی السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب 14: عشاء کے بعد گفتگو کرنے کی اجازت

154 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِى بَكْرٍ فِى الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَاَنَا مَعَهُمَا وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ اَوِ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فِى قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِى السَّمَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ فِى مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَائِجِ وَاَكْثَرُ الْحَدِيثِ عَلَى الرُّخْصَةِ

154- رواه احمد فی المسند مطولا رقم (175ج 1ص 15) (رقم 265 ج1 ص38) والبيهقی (453/1) من طريق الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عمر بن الخطاب به.

حدیث دیگر: قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ

◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ایک معاملے سے متعلق رات کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے' میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے جس کا نام قیس ہے یا ابن قیس ہے، اس کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم نے عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک قوم نے عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کو مکروہ قرار دیا ہے' اور بعض حضرات نے اس کی اجازت دی ہے' جبکہ وہ کوئی علمی گفتگو ہو یا کوئی ضروریات سے متعلق گفتگو ہو' تاہم اکثر روایات میں اس کی رخصت منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے رات کی گفتگو صرف نمازی کر سکتا ہے یا مسافر کر سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 15: ابتدائی وقت کی فضیلت

155 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا

◆ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے' بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

156 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفْئًا

155- اخرجه ابو داؤد (169/1): كتاب الصلاة: باب: فی المحافظة علی وقت الصلوات' حديث (426)' وعبد بن حميد (ص 453) حديث (1569)' واخرجه احمد (140, 374, 375)

156- اخرجه ابن ماجه (476/1): كتاب الجنائز: باب: ماجاء فی الجنازة لا تؤخر اذا حضرت ولا تتبع بنار حديث (1486)' واخرجه احمد (105/1)' من طريق محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابيه عن علی بن ابی طالب به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیزوں کو وقت پر ہی کرنا، نماز جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب وہ تیار ہو اور بیوہ یا طلاق یافتہ عورت جب اس کا کفول جائے (یعنی مناسب رشتہ مل جائے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب حسن" ہے۔

157 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ فَرْوَةَ لَا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ

توضیح راوی: وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاضْطَرَبُوْا عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ صَدُوْقٌ وَّقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اور آخری وقت میں ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کی معافی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو صرف عبداللہ بن عمر العمری نے روایت کیا ہے' اور وہ علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔ اس حدیث کے راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے' تاہم عبداللہ بن عمر العمری سچا ہے' یحییٰ بن سعید نے اس کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے۔

158 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ

158- اخرجه البخاري (12/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب فضل الصلاة لوقتها' حديث (527) و (5/6): كتاب الجهاد والسير باب فضل الجهاد والسير حديث (2782) و (414/10): كتاب الادب: باب: البر والصلة حديث (5970) و (519/13): كتاب التوحيد: باب وسمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملا' حديث (7534)' واخرجه مسلم (317/1): كتاب الايمان: باب: بيان كون الايمان بالله تعالىٰ افضل الاعمال حديث (85/137)' واخرجه النسائي (292/1): كتاب المواقيت: باب: فضل الصلاة لمواقيتها حديث (610)' واخرجه الدارمي (278/1): كتاب الصلاة' باب: استحباب الصلاة في اول الوقت' واخرجه ابن خزيمة (169/1)' حديث (327) واخرجه احمد (451, 442, 439, 409/1)

اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُوْدِیُّ وَشُعْبَةُ وَسُلَيْمَانُ هُوَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ هٰذَا الْحَدِيْثَ

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

مسعودی، شعبہ اور سلیمان جو ابوشیبانی کے بھائی ہیں اور کئی حضرات نے اس کو ولید بن عیزار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

159 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ الشَّافِعِیُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰى اٰخِرِهٖ اخْتِيَارُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَدَعُوْنَ الْفَضْلَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّیُّ عَنِ الشَّافِعِیِّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو مرتبہ کسی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کا ابتدائی وقت زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور آخری وقت کی بجائے ابتدائی وقت کی فضیلت پر یہ بات دلالت کرتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا' یہ حضرات اسی چیز کو اختیار کرتے تھے' جو زیادہ فضیلت رکھتی تھی اور یہ فضیلت کو ترک نہیں کیا کرتے تھے' اور یہ حضرات نماز کو ابتدائی وقت میں ہی ادا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوولید مکی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ہمیں بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَّقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 16: عصر کی نماز ادا نہ کرنا

160 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ الَّذِیْ تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ وَفِی الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ اَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی گویا اس کے اہلِ خانہ اور مال برباد ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سالم کے حوالے سے، ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

باب 17: نماز پڑھنا' جب امام نماز کو تاخیر سے ادا کرے

161 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ

160– اخرجه مالك في الموطا (12,11/1) كتاب وقوت الصلاة: باب جامع الوقوت حديث (21) واخرجه البخاري (37/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: اثم من فاتته العصر' حديث (552) واخرجه مسلم (الابي) (559/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب التغليظ في تفويت صلاة العصر' حديث (626/200) وابو داؤد (166/1): كتاب الصلاة: باب في وقت صلاة العصر' حديث (414) وابن ماجه (224/1): كتاب الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر' حديث (685) والنسائي (255/1): كتاب المواقيت: باب التشديد في تاخير العصر' حديث (512) والدارمي (280/1): كتاب الصلاة: باب في الذي تفوته صلاة العصر' واخرجه احمد (8/2, 13, 27, 48, 54, 64, 75, 76, 102, 134, 145, 148, 429/1)

161– اخرجه مسلم (نووي) (157/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها المختار' حديث (648/238) واخرجه ابو داؤد (171/1): كتاب الصلاة: باب: اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت' حديث (431) واخرجه ابن ماجه (398/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما اذا اخروا الصلاة عن وقتها' حديث (1256) والنسائي (75/2): كتاب الامامة: باب الصلاة مع ائمة الجور' حديث (778) واخرجه الدارمي (279/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة خلف من يؤخر الصلاة عن وقتها واخرجه احمد (147/5) وابن خزيمة (66/3): باب: الامر بالصلاة جماعة' حديث (1637)

الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ صُلِّیَتْ لِوَقْتِھَا کَانَتْ لَکَ نَافِلَۃً وَّاِلَّا کُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلَاتَکَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَّھُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ الصَّلٰوۃَ لِمِیقَاتِھَا اِذَا اَخَّرَھَا الْاِمَامُ ثُمَّ یُصَلِّی مَعَ الْاِمَامِ وَالصَّلٰوۃُ الْاُولٰی ھِیَ الْمَکْتُوْبَۃُ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ اسْمُہٗ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ حَبِیْبٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میرے بعد کچھ ایسے افراد آئیں گے جو نماز کو قضاء کر دیا کریں گے' تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا' پھر اسے اگر اس کے وقت پر ادا کیا جائے' تو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی ورنہ تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں یہ حضرات اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں: آدمی نماز کو اس کے وقت میں ادا کر لے' جبکہ امام اسے تاخیر سے ادا کرتا ہو' پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لے' تو اکثر اہلِ علم کے نزدیک وہی نماز فرض شمار ہو گی۔

ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوۃِ

باب 18: نماز کے وقت سوئے رہ جانا

162 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ

متنِ حدیث: قَالَ ذَکَرُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوْمَھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیطُ فِی الْیَقَظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلَاۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ مَرْیَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَّجُبَیْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَّاَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیِّ وَذِیْ مِخْبَرٍ وَّیُقَالُ ذِیْ مِخْمَرٍ وَّھُوَ ابْنُ اَخِی النَّجَاشِیِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ اَبِیْ قَتَادَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الرَّجُلِ یَنَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ یَنْسَاھَا فَیَسْتَیْقِظُ اَوْ یَذْکُرُ وَھُوَ فِیْ غَیْرِ وَقْتِ صَلَاۃٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِھَا فَقَالَ بَعْضُھُمْ یُصَلِّیْھَا اِذَا اسْتَیْقَظَ اَوْ ذَکَرَ وَاِنْ کَانَ عِنْدَ

162- اخرجه النسائي (294/1): كتاب المواقيت: باب فيمن نام عن صلاة' حديث (615)' واخرجه ابو داؤد (174/1): كتاب الصلاة: باب من نام عن صلاة او نسيها حديث (441)' واخرجه احمد (305/5)

طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبَ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ وہ نماز کے وقت سوئے رہ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوئے رہ جانے میں زیادتی نہیں ہے زیادتی جاگتے رہ جانے میں ہے' جب کسی شخص کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے اور وہ نماز کے وقت سویا رہ جائے' تو جیسے ہی اسے یاد آئے وہ اسے ادا کرلے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ، حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ جو نجاشی کے بھتیجے ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم نے ایسے شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے' پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے' اور جب اسے یاد آتا ہے' اور اس وقت نماز کا وقت نہیں ہوتا' یعنی سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے یا سورج کے غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب وہ بیدار ہو یا جیسے ہی اسے یاد آئے' تو وہ اس نماز کو ادا کرلے' اگرچہ سورج کے نکلنے کا وقت ہو یا اس کے غروب ہونے کا وقت ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

باب 19: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے

163 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ قَالَ يُصَلِّيهَا مَتٰى مَا ذَكَرَهَا فِيْ وَقْتٍ اَوْ فِيْ غَيْرِ وَقْتٍ

163- اخرجه البخاری (84/2): کتاب مواقیت الصلاة: باب من نسی صلاة فليصل اذا ذکرها' حدیث (597)' ومسلم (نووی)' (201/3): کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: قضاء الصلاة الفائتة حدیث (684/314)' وابو داؤد (174/1): کتاب الصلاة: باب من نام عن صلاة او نسيها' حدیث (442)' وابن ماجه (227/1): کتاب الصلاة: باب من نام عن الصلاة او نسيها حدیث (696)' واخرجه النسائی (293/1): کتاب الصلاة: باب: فيمن نسی صلاة حدیث (613)' واخرجه الدارمی (280/1) کتاب الصلاة: باب: من نام عن صلاة او نسيها' واخرجه احمد (22/5, 282, 269, 267, 243, 100/3)

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَّاِسْحٰقَ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ

وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد آ جائے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: وہ ایسے شخص کے بارے میں' جو نماز پڑھنا بھول جائے' وہ فرماتے ہیں: وہ اسے اس وقت ادا کرے جب اسے یاد آ جائے' خواہ وہ نماز کا وقت ہو یا نماز کا وقت نہ ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ عصر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے اور سورج غروب ہونے کے قریب بیدار ہوئے' تو انہوں نے اس وقت تک نماز ادا نہیں کی جب تک سورج غروب نہیں ہو گیا۔

اہلِ کوفہ کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

جہاں تک ہمارے اصحاب کا تعلق ہے' تو وہ علی بن ابو طالب کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ

باب 20: جس شخص کی کئی نمازیں رہ جائیں وہ کون سی نماز سے آغاز کرے

164 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَّوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ

164- اخرجه النسائی (297/1): كتاب المواقيت: باب كيف يقضى الفائت من الصلاة' حديث (622)' واخرجه احمد (35/1) (3555)' (423/1)(4013)

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْفَوَائِتِ اَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اِذَا قَضَاهَا وَاِنْ لَمْ يُقِمْ اَجْزَاَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◄► ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: مشرکین نے غزوہ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں ادا نہیں کرنے دیں' یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم ابوعبیدہ نے اس روایت کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی نہیں سنا ہے۔

فوت شدہ نمازوں کے بارے میں بعض اہلِ علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے: آدمی ہر نماز کے لئے اقامت کہے' جب وہ اس کی قضاء ادا کرنے لگے۔ اگر آدمی اقامت نہیں کہتا' تو یہ بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

165 سندِ حدیث: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن کفار قریش کو برا کہنا شروع کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں عصر کی نماز نہیں ادا کر سکا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اسے ادا نہیں کر سکا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بطحان (نامی میدان) میں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہو جانے کے بعد عصر کی نماز ادا کی' پھر اس کے بعد آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔

165- اخرجه البخاري (82/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت' حديث (596)' (503/2): كتاب الخوف: باب: الصلاة عند مناهضة الحصون ولقاء العدو' حديث (945)' و مسلم (نووي) (139/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب الدليل لمن قال: الصلاة' حديث (631/209)' والنسائي (84/3): كتاب السهو: باب: اذا قيل للرجل هل صليت هل يقول لا' حديث (1366)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی اَنَّهَا الْعَصْرُ وَقَدْ قِیْلَ اِنَّهَا الظُّهْرُ

باب 21: نمازِ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد نمازِ ظہر ہے

166 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الْعَصْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نمازِ وسطیٰ نمازِ عصر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

167 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الْعَصْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ فِيْ صَلَاةِ الْوُسْطٰی حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثارِ صحابہ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّعَآئِشَةُ صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الظُّهْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ صَلَاةُ الْوُسْطٰی صَلَاةُ الصُّبْحِ

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ

قَالَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِيٌّ وَّسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ وَّاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

166- اخرجه مسلم (نووی) (138/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: الدليل لمن قال الصلاة الوسطى' حديث (628/206)، واخرجه احمد فى "المسند" (3716) (392/1).

167- اخرجه احمد (22,13,12,8,7/5)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن عبداللہ فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز وسطیٰ کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہل علم میں سے اکثر اسی بات کے قائل ہیں (نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد صبح کی نماز ہے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھ سے کہا: تم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرو! انہوں نے عقیقہ سے متعلق حدیث کس سے سنی ہے؟ میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حضرت سمرہ بن جندب کی زبانی سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یہ بتایا ہے: علی بن عبداللہ مدینی نے قریش بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن عبداللہ مدینی فرماتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں' یہ روایت درست ہے' اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو دلیل کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

باب 22: عصر یا فجر کے بعد نماز ادا کرنا مکروہ ہے

168 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَّهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ

168- اخرجه البخاری (69/2): کتاب مواقیت الصلاة: باب: الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس' حدیث (581)' واخرجه مسلم (نووی) (272/3): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب الاوقات التی نهی عن الصلاة فيها' حدیث (826/286) وابن ماجه (396/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: النهی عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر' حدیث (1250)' وابو داؤد (408/1) کتاب الصلاة: باب: من رخص فیهما اذا کانت الشمس مرتفعة' حدیث (1276)' واخرجه النسائی (276/1) کتاب المواقیت: باب النهی عن الصلاة بعد الصبح' حدیث (562)' والدارمی (333/1) کتاب الصلاة: باب: ای ساعة یکره فیها الصلاة' وابن خزیمة (310/3) فی جماع ابواب ذکر الایام والدلیل علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قد ینهی عن الشیء حدیث (2146)' و (254/2): کتاب جماع ابواب الاوقات التی ینهی عن صلاة التطوع فیهن: باب الن... الصلاة بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب الشمس' حدیث (1271)' (1272)' واخرجه احمد (...) (130)' (39/1) (270)' (50/1) (355)' (51/1) (364)

بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَائِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَاْسَ اَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ

حدیث دیگر: حَدِيْثُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حدیث دیگر: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

حدیث دیگر: وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کی زبانی یہ بات سنی ہے‘ جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور عصر کی نماز کے بعد‘ سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ، حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث نہیں سنی۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے فقہاء میں سے اکثر اسی بات کے قائل ہیں: ان حضرات کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے

تاہم جہاں تک قضاء نمازوں کا تعلق ہے' تو عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: شعبہ فرماتے ہیں: قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین روایات سنی ہیں ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے''۔ ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ''کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے: وہ یہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں'' اور ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ''قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں''۔

169 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهُ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ وَاَبِىْ مُوْسٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِىَ عَنْهُ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ عَآئِشَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ رُوِىَ عَنْهَا

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَرُوِىَ عَنْهَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

مذاہبِ فقہاء: وَالَّذِىْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا مَا اسْتُثْنِىَ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ

حدیثِ دیگر: فَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِىْ ذٰلِكَ

وَقَدْ قَالَ بِهٖ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ اَيْضًا

بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: آپ کی خدمت میں مال آ گیا تھا' جس کی وجہ سے آپ ظہر کے بعد والی دو رکعات ادا نہیں کر سکے تھے' وہ دونوں رکعات آپ نے عصر کے بعد ادا کیں' لیکن پھر آپ نے دوبارہ انہیں ادا نہیں کیا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔

یہ روایت اس کے خلاف ہے' جو ان سے منقول ہے: آپ نے عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے' جس میں انہوں نے یہ کہا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ انہیں ادا نہیں کیا۔

یہ روایت بھی منقول ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی کچھ روایات منقول ہیں۔ ان سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دو رکعت ادا کی ہیں۔

ان سے یہ روایت بھی منقول ہے: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتی ہیں: آپ نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہو جانے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی اور نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کا جس بات پر اتفاق ہے وہ یہ ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے' اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' تاہم کچھ لوگوں نے اس میں استثنیٰ کیا ہے' اور وہ یہ کہ عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے کے درمیان یا صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد والے دو نوافل ادا کئے جا سکتے ہیں' کیونکہ اس حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے مکہ مکرمہ میں بھی ان اوقات میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' یعنی عصر کے بعد اور فجر کے بعد۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب 23: مغرب کی نماز سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنا

170 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ وَّهٰذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز (پڑھنے کی اجازت ہے) اس شخص کے لئے جو چاہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل کی حدیث "حسن صحیح" ہے۔

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک مغرب سے پہلے نوافل ادا نہیں کیے جا سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی ایک سے یہ روایت بھی منقول ہے: وہ مغرب سے پہلے یعنی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات ادا کر لیتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ان دو رکعات کو ادا کر لے تو یہ بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

باب 24: جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پا لے

170- اخرجه البخاری (130/2): كتاب الاذان: باب: بين كل اذانين صلاة لمن شاء' حديث (627)' واخرجه مسلم (الابی) (190/3): كتاب صلاة المسافرين' وقصرها باب: بين كل اذانين صلاة' حديث (838/304)' واخرجه ابن ماجه (368/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الركعتين قبل المغرب' حديث (1162)' والنسائی (28/2): كتاب الاذان: باب: الصلاة بين الاذان والاقامة' حديث (681)' والدارمی (336/1): كتاب الصلاة باب: الركعتين قبل المغرب' وابن خزيمة (266/2) في جماع ابواب الصلاة التي ينهى عن التطوع فيهن: باب: اباحة الصلاة عند غروب الشمس و قبل صلاة المغرب حديث (1287)' واخرجه احمد (86/4, 55/5, 54/5)

171 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلُ الرَّجُلِ الَّذِىْ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالے تو اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔

اس باب میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ہمارے اصحاب، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: یہ معذور شخص کے لئے حکم ہے' جیسے کوئی شخص نماز کے وقت سو یا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے' تو جب وہ بیدار ہوتا ہے' جب اسے یاد آتا ہے' اور اس وقت سورج طلوع ہونے والا ہو یا غروب ہونے والا ہو' تو وہ (اس نماز کو ادا کر سکتا ہے)

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِى الْحَضَرِ

باب 25: حضر کے عالم میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

172 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ

171- اخرجه مالك فى الموطا (6/1): كتاب وقوت الصلاة: باب: وقوت الصلاة' حديث (5)' واخرجه البخارى (67/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: من ادرك من الفجر ركعة' حديث (579)' ومسلم (نووى)(113/3): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: من ادرك ركعة من الصلاة' حديث (163 /608)' والنسائى (229/1): كتاب الصلاة: باب : وقت الصلاة فى العذر والضرورة' حديث (699)' والدارمى (277/1, 278): كتاب الصلاة: باب: من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك واخرجه بن خزيمة (93/2) فى جماع ابواب الفريضة عند العلة تحدث: باب ذكر البيان ضد قول من زعم ان المدرك ركعة من صلاة الصبح حديث (985)' واخرجه احمد (462/2)

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِیُّ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز مدینہ منورہ میں ایک ساتھ ادا کی ہے کسی خوف یا بارش کے بغیر۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کا مقصد یہ تھا: آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے اسے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کے علاوہ دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

173 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَنَشٌ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَلِیٍّ الرَّحَبِیُّ وَهُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَّهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ اِلَّا فِی السَّفَرِ اَوْ بِعَرَفَةَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ فِی الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِی الْمَطَرِ

وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِیُّ لِلْمَرِيْضِ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرے گا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔

172- اخرجه مالك (144/1): كتاب قصر الصلاة فى السفر: باب: الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر' حديث (4)' واخرجه مسلم (ابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر' حديث (705/49)' واخرجه ابو داؤد (387/1): كتاب الصلاة باب: الجمع بين الصلاتين' حديث (1210)' والنسائی (290/1): كتاب المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر حديث (602, 601)' والحميدى (223/1) فى احاديث عبدالله بن عباس' حديث (471)' وابن خزيمة (85/2) فى جماع الابواب فى الفريضة فى السفر: باب الرخصة فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر فى المطر' حديث (972, 971)' واخرجه احمد (283/1) (2557)' (349/1) (3265)

173- تفرد به الترمذی' واخرجه الحاكم فى المستدرك (275/1)' والبيهقى فى السنن الكبرى (169/3)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کے آخری حنش' ابوعلی رجبی بن قیس ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' یعنی صرف سفر کے عالم میں یا عرفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔

تابعین میں سے بعض اہلِ علم نے بیمار شخص کو دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی رخصت دی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: بارش کے موسم میں بھی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیمار شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کرسکتا۔

اَبْوَابُ الْاَذَانِ

اذان سے متعلق ابواب

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَدْءِ الْاَذَانِ

باب 1: اذان کا آغاز

174 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهُ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِّنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيْهِ قِصَّةَ الْاَذَانِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةِ مَرَّةً مَّرَّةً

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَّلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَّصِحُّ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ فِي الْاَذَانِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهُ اَحَادِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ

◆◆ محمد بن عبداللہ بن زید اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب صبح ہوئی تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے آپ کو خواب سنایا آپ نے فرمایا: یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ دور تک جاتی ہے' تو جو الفاظ تمہیں کہے گئے ہیں وہ اسے سکھاؤ اور وہ اس کے مطابق اذان دے۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

174- اخرجه البخاري في خلق افعال العباد (24)' واخرجه ابو داؤد (1/189, 190): كتاب الصلاة: باب: كيف الاذان حديث (499) وابن ماجه (1/232): كتاب الأذان والسنة فيها: باب: بدء الاذان' حديث (706)' والدارمي (1/268, 269): كتاب الصلاة: باب: في بدء الاذان' واخرجه ابن خزيمة (1/189): كتاب جماع ابواب الاذان والاقامة باب ذكر الدليل على ان من كان ارفع صوتاً واجهر كان احق بالاذان' حديث (363)' واخرجه احمد (43/4)

خدمت میں حاضر ہونے کے لئے نکلے وہ اپنی چادر کھینچے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی وہی خواب دیکھا ہے جو اس نے بیان کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اب معاملہ زیادہ پختہ ہو گیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحٰق کے حوالے سے زیادہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔ اس واقعے میں انہوں نے اذان کے کلمات کو دو، دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک، ایک مرتبہ کہنے کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

یہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں اور ایک قول کے مطابق یہ ابن عبدرب ہیں۔

ہمیں ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کسی مستند روایت کا علم نہیں ہے صرف یہی ایک روایت ہے جو اذان کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے کئی احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہیں یہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

175 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِى النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِىْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِىْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں جب مسلمان آئے تو جب بھی نماز کا وقت ہوتا تھا اکٹھے ہو جایا کرتے تھے لیکن کوئی بھی اس کے لئے بلاتا نہیں تھا ایک دن لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے ان میں سے کچھ نے کہا تم لوگ باجا لے لو جیسے عیسائیوں کا باجا ہوتا ہے کچھ نے کہا تم قرن لے لو جیسے یہودیوں کا قرن ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم کسی شخص کو یہ کیوں نہیں کہتے؟ وہ نماز کے لئے اعلان کر دیا کرے راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لئے اعلان کرو (یعنی اذان دو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت ''غریب'' ہے۔

175- اخرجه البخاري (93/2): كتاب الاذان: باب: بدء الاذان' حديث (604)' واخرجه مسلم (233, 232,3) "ابي": كتاب الصلاة: باب: بدء الاذان' والنسائي (2/2): كتاب الاذان: باب بدء الاذان' حديث (626)' وابن خزيمة (188/1): جماع الاذان والاقامة: باب في بدء الاذان والاقامة' حديث (361)' واحمد (148/2)' (6357)

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ

باب 2: اذان میں ترجیع

176 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَجَدِّيْ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهُ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ فِي الْاَذَانِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بٹھایا اور انہیں ایک، ایک حرف کرکے اذان کا طریقہ سکھایا۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح ہماری اذان ہوتی ہے۔

بشر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ مجھے دوبارہ یہ بتایئے تو انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان دے کر دکھائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اذان کے بارے میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "صحیح" ہے۔ یہ ان سے کئی حوالوں سے منقول ہے۔

مکہ مکرمہ میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

177 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اسْمُهٗ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ وَّقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا فِي الْاَذَانِ

176- اخرجه ابو داؤد (190/1): كتاب الصلاة: باب: كيف الاذان' حديث (500, 501, 504)' واخرجه النسائي (7/2): كتاب الاذان: باب: الاذان في السفر حديث (633)' واخرجه ابن خزيمة (200/1, 201, 202): كتاب الاذان والاقامة باب التثويب في اذان الصبح' حديث (385)' واخرجه احمد (308/3, 408)

177- اخرجه مسلم (ابي) (237/2): كتاب الصلاة: باب: صفة الاذان حديث (379/6)' البخاري في خلق افعال العباد (25)' واخرجه ابو داؤد كتاب الصلاة (191/1, 192): باب كيف الاذان حديث (502, 503, 505)' والنسائي (4/2, 5, 6): كتاب الاذان: باب: كم الاذان من كلمة' كيف الاذان' حديث (630, 631)' وابن ماجه (234/1, 235): كتاب الاذان والسنة فيها: باب الترجيع في الاذان' حديث (708, 709)' والدارمي (271/1) كتاب الصلاة: باب: الترجيع في الاذان' وابن خزيمة (195/1, 196): كتاب جماع الابواب في الاذان والاقامة باب: الترجيع في الاذان' حديث (377, 378, 379)' واحمد (409/3, 708)

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُفْرِدُ الْاِقَامَةَ

◆◆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ ان کا نام سمرہ بن مغیرہ معیر ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: یہ حکم اذان میں ہے۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ایک روایت کے مطابق انہوں نے اقامت میں افراد کیا تھا (یعنی کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کیا تھا)

بَابُ مَا جَآءَ فِی اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

باب 3: اقامت میں افراد

178 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا: وہ اذان میں کلمات کو جفت تعداد میں اور اقامت میں طاق تعداد میں ادا کریں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین میں سے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

178- اخرجه البخاری (98/2): کتاب الاذان: باب الاذان مثنی مثنی حدیث (605, 606, 607)، واخرجه مسلم (ابی) (235, 236, 237): کتاب الصلاة: باب: الامر بشفع الاذان وایتار الاقامة حدیث (378/2, 378/3, 378/5)، وابو داؤد (195/1, 196): کتاب الصلاة: باب فی الاقامة، حدیث (508, 509)، واخرجه ابن ماجه (241/1): کتاب الاذان والسنة فیها، باب: افراد القامة، حدیث (729, 730)، والدارمی (270/1, 271): کتاب الصلاة: باب: الاذان مثنی مثنی والاقامة مرة، وابن خزیمة (190/1, 191, 192, 194): کتاب جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: تثنیة الاذان وافراد الاقامة، باب: ذکر الدلیل علی ان الامر بلا لا ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة، وباب تثنیة قد قامت الصلاة فی الاقامة، حدیث (366, 367, 368, 369, 375, 376)، واخرجه احمد (103/3, 189)

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب 4: اقامت کے کلمات دو، دوہوں گے

179 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِى الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِى الْمَنَامِ

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِى الْمَنَامِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى كَانَ قَاضِىَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ يَرْوِىْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان جفت تعداد میں ہوتی تھی۔ اذان میں بھی اور اقامت میں بھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو وکیع نے اعمش کے حوالے سے، عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کا طریقہ خواب میں دیکھا تھا۔

شعبہ، عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان (کا طریقہ) دیکھا تھا۔

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: اذان کے کلمات دو، دو ہوں گے اور اقامت کے کلمات بھی دو، دو ہوں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

179- رواه ابن خزيمة (197/1) فى جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: الترجيع مع تثنية الاقامة، حديث (380)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ' یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہیں یہ کوفہ کے قاضی تھے انہوں نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی ہے' البتہ یہ ایک اور صاحب کے حوالے سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّرَسُّلِ فِی الْاَذَانِ

باب 5: اذان میں ترسل

180 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ هُوَ صَاحِبُ السِّقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْمُنْعِمِ شَيْخٌ بَصْرِیٌّ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! جب تم اذان دو تو اپنی اذان میں ترسل کرو اور جب تم اقامت کہو تو تیزی سے پڑھو اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی مقدار رکھو' جتنی دیر میں کوئی کھانے والا' کھا کر فارغ ہو جائے اور پینے والا پی کر فارغ ہو جائے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے گیا ہو' (تو وہ اس سے فارغ ہو جائے) اور تم لوگ (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے) اس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی ایک حوالے سے جانتے ہیں جو عبدالمنعم سے منقول ہے' اور اس کی سند مجہول ہے۔ عبدالمنعم بصرہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ ہیں'۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ فِی الْاُذُنِ عِنْدَ الْاَذَانِ

باب 6: اذان کے وقت انگلی کان میں ڈال لینا

181 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

180- اخرجه عبد بن حميد' ص 310' حديث (1008)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَّهُ حَمْرَاءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فِي الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْاِقَامَةِ اَيْضًا يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ

وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهٗ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّوَائِيُّ

◆◆ حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا اذان دیتے ہوئے وہ گھوم گئے' انہوں نے اپنا منہ اس طرف بھی پھیرا اور اس طرف بھی پھیرا' ان کی انگلیاں ان کے کانوں میں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرخ خیمے میں موجود تھے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے: انہوں نے یہ لفظ بھی استعمال کیا تھا' چمڑے سے بنے ہوئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے آگے نیزہ لے کر نکلے اور اسے میدان میں گاڑھ دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی' اس کی دوسری طرف سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے' آپ نے سرخ حلّہ پہن رکھا تھا' آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: وہ حلّہ یمنی چادر کا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں: مؤذن اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اقامت میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ مؤذن اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے گا۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابوجحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

181- اخرجه البخاري (2/133, 135): كتاب الاذان: باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة' حديث (633): كتاب الاذان: باب: هل يتتبع المؤذن فاه ها هنا وها هنا؟ وهل يلتفت في الاذان؟ حديث (634)' واخرجه مسلم (ابي) (2/392): كتاب الصلاة: باب سترة المصلي' حديث (249 /503)' واخرجه ابو داؤد (1/198): كتاب الصلاة: باب في المؤذن يستدير في اذانه' حديث (520)' باب ما يستر المصلي' حديث (688)' والنسائي (1/87): كتاب الطهارة: باب الانتفاع بفضل الوضوء' حديث (137)' (2/12): كتاب الاذان: باب كيف يصنع المؤذن في اذانه' حديث (643)' (2/73): كتاب القبلة: باب: الصلاة في الثياب الحمر' حديث (772) وابن ماجه (1/236): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: السنة في الاذان' حديث (711)' والحميدي (2/395): في احاديث ابي جحيفة' حديث (892)' وابن خزيمة (1/202, 203) في جماع ابواب الاذان والاقامة: باب الانحراف في الاذان عند قول المؤذن حي على الصلاة حي على الفلاح' حديث (387)' باب: ادخال الاصبعين في الاذنين عند الاذان ان صح الخبر' حديث (388)' وفي جماع ابواب سترة المصلي: باب ذكر خبر روي في مرور الحمار بين يدي المصلي' حديث (841)' باب: استحباب النزول بالمحصب' وان لم يكن ذلك واجبا' حديث (2994)' باب ذكر البيان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قصر الصلاة بالابطح بعدما نفر من منى' حديث (2995)' واخرجه احمد (4/307, 307)

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّثْوِیبِ فِی الْفَجْرِ

باب 7: فجر کی اذان میں تثویب

182 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَآئِیلَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِی شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ بِلَالٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی اِسْرَآئِیلَ الْمُلَائِیِّ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ اِسْرَآئِیلَ لَمْ یَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ قَالَ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ

وَاَبُوْ اِسْرَآئِیلَ اسْمُهٗ اِسْمٰعِیلُ بْنُ اَبِی اِسْحٰقَ وَلَیْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِیِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی تَفْسِیرِ التَّثْوِیبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِیبُ اَنْ یَّقُوْلَ فِی اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَقَالَ اِسْحٰقُ فِی التَّثْوِیبِ غَیْرَ هٰذَا قَالَ التَّثْوِیبُ الْمَکْرُوْهُ هُوَ شَیْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاَ الْقَوْمَ قَالَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ وَهٰذَا الَّذِی

قَالَ اِسْحٰقُ هُوَ التَّثْوِیبُ الَّذِی قَدْ کَرِهَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِی اَحْدَثُوْهُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ اَنَّ التَّثْوِیبَ اَنْ یَّقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِی اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلٌ صَحِیْحٌ وَّیُقَالُ لَهُ التَّثْوِیبُ اَیْضًا وَّهُوَ الَّذِی اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَرَاَوْهُ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَّقَدْ اُذِّنَ فِیْهِ وَنَحْنُ نُرِیْدُ اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْهِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ یُصَلِّ فِیْهِ قَالَ وَاِنَّمَا کَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ التَّثْوِیبَ الَّذِی اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم فجر کی نماز کے علاوہ اور کسی بھی نماز میں تثویب نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت ابومحذورہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف ابواسرائیل ملائی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

182- اخرجه احمد (15,14/6)

ابواسرائیل نے اس روایت کوحکم بن عتیبہ سے نہیں سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کوحسن بن عمارہ نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحٰق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

تثویب کی وضاحت میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: تثویب سے مراد یہ ہے: آدمی فجر کی اذان میں یہ کہے "الصلوۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

تثویب کے بارے میں امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے وہ یہ فرماتے ہیں: تثویب جو مکروہ ہے اسے لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اختیار کیا ہے جب مؤذن اذان دے دیتا تھا' اور لوگ آنے میں تاخیر کر دیتے تھے' تو اذان اور اقامت کے درمیان یہ کہا جاتا تھا: نماز کھڑی ہوگئی ہے نماز کی طرف آجاؤ فلاح کی طرف آجاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ بات ہے جسے اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ اس تثویب کو اہلِ علم نے مکروہ قرار دیا ہے' اور یہ وہ چیز ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔

اس کی جو وضاحت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے' وہ یہ ہے: مؤذن فجر کی اذان میں یہ کہے: "الصلوۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے)

یہ قول درست ہے' اور اسی کو تثویب بھی کہا جاتا ہے۔

اہلِ علم نے اسی کو اختیار کیا ہے' اور یہ ان کی رائے کے مطابق ٹھیک ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے: وہ فجر کی اذان میں یہ کہا کرتے تھے "الصلوۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے)

مجاہد سے یہ بات منقول ہے میں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں مسجد میں داخل ہوا۔ جہاں اذان دی جاچکی تھی ہم نے وہاں نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا' اسی دوران مؤذن نے تثویب کہی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر آگئے اور فرمایا: میرے ہمراہ اس بدعتی کے پاس سے اٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس تثویب کو مکروہ قرار دیا جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

باب 8: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے

183 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاَفْرِيقِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ

183- اخرجه ابو داؤد (197/1): كتاب الصلاة: باب في الرجل يؤذن' ويقيم آخر' حديث (514)' وابن ماجه (237/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة في الاذان حديث (717)' واخرجه احمد (169/4)

متنِ حدیث: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ زِيَادٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَفْرِيْقِيِّ

توضیح راوی: وَالْاَفْرِيْقِيُّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَكْتُبُ حَدِيْثَ الْاَفْرِيْقِيِّ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَرَاَيْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُقَوِّى اَمْرَهُ وَيَقُوْلُ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

◆◆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی' میں فجر کی نماز میں اذان دوں' میں نے اذان دے دی' جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے' اور جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد سے منقول حدیث کو ہم صرف افریقی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یہ افریقی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں' یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں افریقی کی احادیث کو نہیں لکھتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے: وہ اس کے معاملے کو قوت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: یہ شخص "مقارب الحدیث" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے: جو شخص اذان دے وہ ہی اقامت کہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

باب 9: وضو کے بغیر اذان دینا مکروہ ہے

184 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الصَّدَفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صرف باوضو شخص اذان دے۔

184–تفرد به الترمذی' واخرجه البيهقی (397/1) من طريق معاوية بن يحيى عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال: لا يؤذن الا متوضىء هكذا رواه معاوية بن يحيى الصفدی' وهو ضعيف' والصحيح رواية يونس بن يزيد الايلی وغيره عن الزهری قال: قال ابو هريرة فذكره.

185 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ

متنِ حدیث: لَا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَمْ یَرْفَعْہُ ابْنُ وَھْبٍ وَّھُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّالزُّھْرِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَذَانِ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَکَرِھَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحٰقُ

وَرَخَّصَ فِیْ ذٰلِکَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدُ۔

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف باوضو شخص اذان دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت سے "اصح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ابن وہب نے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا، اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

بے وضو حالت میں اذان دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَۃِ

باب 10: اقامت کے بارے میں امام زیادہ حقدار ہے (کہ اسے دیکھ کر اقامت کہی جائے)

186 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ اَخْبَرَنِیْ سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ

متنِ حدیث: کَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُمْہِلُ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ یَرَاہُ

186– اخرجه مسلم (532/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب متى يقوم الناس للصلاة' حديث (606/160)' وابو داؤد (203/1): كتاب الصلاة: باب فى المؤذن ينتظر الامام' حديث (537)' وابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة فى الاذان' حديث (713)' وابن خزيمة (14/3): باب: انتظار المؤذن الامام بالاقامة' حديث (1525) واخرجه احمد فى مسنده (76/5, 87, 91, 104, 105, 106

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّحَدِيْثُ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الْمُؤَذِّنَ اَمْلَكُ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامُ اَمْلَكُ بِالْاِقَامَةِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: موذن تاخیر کرتا رہتا تھا' اور اس وقت تک اقامت نہیں کہتا تھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہیں لیتا تھا: آپ تشریف لے آتے ہیں' تو آپ کو دیکھ کر وہ اقامت کہنا شروع کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسرائیل نے سماک کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اسے ہم صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہی بات بیان کی ہے: موذن اذان دینے کا زیادہ اختیار رکھتا ہے' اور امام اقامت کے حوالے سے زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

باب 11: رات کے وقت اذان دینا

187 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ بِلَالًا يُّؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاُنَيْسَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ اَجْزَاَهٗ وَلَا يُعِيْدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ بِلَيْلٍ اَعَادَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَادِيَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

187- اخرجه البخاري (162/4): كتاب الصوم: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لايمنعكم من سحوركم اذان بلال' حديث (1918): كتاب الاذان: باب: الاذان قبل الفجر' حديث (623)' باب اذان الاعمى اذا كان له من يخبره' حديث (617)' كتاب الشهادات: باب شهادة الاعمى وامره و نكاحه وانكاحه و مبايعته حديث (2656)' واخرجه مسلم في صحيحه (768/2): كتاب الصيام: باب: بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر' حديث (1092/36)' (1092/37)' واخرجه مسلم بطريق نافع عن ابن عمر' حديث (1092/38) واخرجه النسائي (10/2): كتاب الاذان: باب: المؤذنان للمسجد الواحد حديث (638)' واخرجه الدارمي (1/269, 270): كتاب الصلاة: باب في وقت اذان الفجر' والحميدي (276/2)' (277/2)' حديث (611)' وابن خزيمة (209/1): كتاب الاذان والاقامة: باب: اباحة الاذان للصبح قبل طلوع الفجر' حديث (401)' وعبد بن حميد' ص (240)' حديث (734)' واخرجه احمد (9/2) (4551)' (123/2)(6051)

اسنادِدیگر: وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَّافِعٍ

آثارِصحابہ: اَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ اَذَّنَ بِلَيْلٍ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يُّعِيْدَ الْاَذَانَ

وَهٰذَا لَا يَصِحُّ اَيْضًا لِاَنَّهٗ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَّلَعَلَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ اَرَادَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَالصَّحِيْحُ رِوَايَةُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ حَمَّادٍ صَحِيْحًا لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُ وَقَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَّلَوْ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ بِاِعَادَةِ الْاَذَانِ حِيْنَ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّاَخْطَاَ فِيْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

رات کے وقت اذان دینے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: مؤذن رات کے وقت اذان دے تو یہ بات جائز ہے وہ دوبارہ اذان نہیں دے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤذن رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو وہ (فجر کا وقت ہو جانے پر) دوبارہ اذان دے گا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے ایوب کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ یہ اعلان کریں: بندہ سو گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے عبیداللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک (سحری میں) کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔

عبدالعزیز بن رواد نے اسے نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات کے وقت اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی: وہ دوبارہ اذان دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت بھی درست نہیں ہے کیونکہ یہ نافع کے حوالے سے براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور منقطع ہے۔ ہوسکتا ہے: حماد بن سلمہ نے یہ روایت مراد لی ہو۔

مستند روایت وہ ہے جسے عبیداللہ اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سالم کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حماد سے منقول روایت کو درست تسلیم کرلیا جائے تو اس حدیث کا مفہوم درست نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے تو آپ نے انہیں اس بات کی ہدایت کی جو آگے پیش آئے گا آپ نے فرمایا: بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دوبارہ اذان دینے کی ہدایت کی ہوتی اس وقت جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تھی آپ یہ ارشاد نہ فرماتے ''بلال رات کے وقت اذان دے دیتا ہے''۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ نے ایوب کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت نقل کی ہے وہ محفوظ نہیں ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے غلطی کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

باب 12: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے

188 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

188- اخرجه مسلم (ابی) (2/592, 593): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن، حديث (655/258, 655/259)، وابو داؤد (1/203): كتاب الصلاة: باب: الخروج من المسجد بعد الاذان حديث (536)، واخرجه النسائي (2/29): كتاب الاذان: باب التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان: حديث (683, 684)، واخرجه ابن ماجه: (1/242) كتاب الاذان والسنة فيها: باب: اذا اذن وانت في المسجد فلا تخرج، حديث (733)، والحميدي (2/438)، حديث (998)، والدارمي (1/274): كتاب الصلاة: باب: كراهية الخروج من المسجد بعد النداء، وابن خزيمة (3/3): كتاب الامامة في الصلاة، باب الزجر عن الخروج من المسجد بعد الاذان قبل الصلاة، حديث (1506)، واحمد (2/410, 416, 471, 506, 537).

اَنْ لَّا يَخْرُجَ اَحَدٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَاْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهٗ عُذْرٌ فِي الْخُرُوْجِ مِنْهُ

توضیح راوی: وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ وَهُوَ وَالِدُ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ حضرت ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں: عصر کے وقت اذان ہو جانے کے بعد ایک شخص مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' یعنی کوئی شخص اذان ہو جانے کے بعد کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نہیں جاسکتا' عذر یہ ہوسکتا ہے: وہ بے وضو ہو جائے یا کوئی اور ضروری کام ہو۔

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: جب تک مؤذن اقامت شروع نہیں کرتا آدمی باہر جاسکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ حکم اس شخص کے لئے ہے' جسے باہر جانے کے لئے کوئی عذر درپیش ہو۔

ابوالشعثاء نامی راوی کا نام سلیم بن اسود ہے۔ یہ اشعث بن ابوالشعثاء کے والد ہیں۔

اشعث بن ابوالشعثاء نے اس روایت کو اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب 13: سفر کے دوران اذان دینا

189 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّي فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا

189- اخرجه البخاري (130/2، 131): كتاب الاذان: باب من قال، ليؤذن في السفر مؤذن واحد' حديث (628)' باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة' حديث (630، 631)' و (452/10): كتاب الادب: باب رحمة الناس والبهائم' حديث (6008)' (244/13): كتاب اخبار الاحاد: باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام' حديث (7246)' (166/2): كتاب الاذان: باب: اثنان فما فوقهما جماعة' حديث (658)' (200/2): كتاب الاذان: باب اذا استووا في القراءة فليؤمهم اكبرهم' حديث (685)' (350/2): كتاب الاذان: باب المكث بين السجدتين' حديث (819)' (63/6): كتاب الجهاد والسير: باب سفر الاثنين' حديث (2848) واخرجه البخاري في الادب المفرد (213)' واخرجه مسلم (ابي) (612/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: من احق بالامامة' حديث (292 /674)' واخرجه ابو داؤد (216/1): كتاب الصلاة: باب من احق بالامامة' حديث (589)' والنسائي (8/2): كتاب الاذان: باب: اذان المنفردين في السفر' حديث (634)' (77/26): كتاب من احق بالامامة: باب تقديم ذوي السن' حديث (781)' وابن ماجه (313/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب من احق بالامامة' حديث (979)' واخرجه احمد في مسنده (436/3)

وَاَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْاَذَانَ فِى السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْزِئُ الْاِقَامَةُ اِنَّمَا الْاَذَانُ عَلٰى مَنْ يُّرِيدُ اَنْ يَّجْمَعَ النَّاسَ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچازاد بھائی کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو، تو تم دونوں اذان دینا اور اقامت کہنا، تم دونوں میں سے جو بڑی عمر کا ہو وہ تمہاری امامت کروائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، ان حضرات نے سفر کے دوران اذان دینے کو اختیار کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: صرف اقامت کہہ دینا بھی جائز ہے، کیونکہ اذان کا حکم اس شخص کے لئے ہے، جو لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) پہلا قول زیادہ بہتر ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى فَضْلِ الْاَذَانِ

باب 14: اذان دینے کی فضیلت

190 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَائَةٌ مِّنَ النَّارِ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِى هُرَيْرَةَ وَاَبِى سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَّاَبُوْ تُمَيْلَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَّاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِىُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَّجَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِىُّ ضَعَّفُوْهُ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرٌ الْجُعْفِىُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ حَدِيثٍ وَّلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ

190- تفرد به الترمذي من هذا الطريق، واخرجه ابن ماجه (240/1) كتاب الاذان والسنة فيها، باب فضل الاذان وثواب المؤذنين، حديث (727) من طريق جابر عن عكرمة، عن ابن عباس، فذكره

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سات برس تک ثواب کے حصول کی نیت سے اذان دیتا ہے اس کے لئے جہنم سے بری ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "غریب" ہے۔

ابوتمیلہ نامی راوی کا نام یحییٰ بن واضح ہے۔

ابوحمزہ سکری نامی راوی کا نام محمد بن میمون ہے۔

جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر جابر جعفی نہ ہوتا' تو اہلِ کوفہ حدیث کے بغیر ہوتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہلِ کوفہ فقہ کے بغیر ہوتے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

باب 15: امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے

191 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ اَنَّهُ لَمْ يُثْبِتْ حَدِيْثَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيْثَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ فِىْ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین

191- اخرجه ابو داؤد (198/1): كتاب الصلاة: باب: مايجب على المؤذن من تعاهد الوقت' حديث (517)' واخرجه احمد (232/2, 382, 424, 461, 472, 514, 656,260/5,)

ہوتا ہے‘ اے اللہ! امامت کرنے والوں کی رہنمائی کر اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ‘ حفص بن غیاث اور دیگر راویوں نے اعمش کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اعمش کے حوالے سے‘ یہ بات نقل کی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ حدیث ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائی گئی ہے۔

نافع بن سلیمان نے اس روایت کو محمد بن ابوصالح کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ابوصالح کی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوصالح نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے‘ وہ زیادہ مستند ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ ابوصالح کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو مستند قرار نہیں دیتے اسی طرح اس بارے میں ابوصالح کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو بھی مستند قرار نہیں دیتے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب 16: جب مؤذن اذان دے‘ تو (سننے والا) آدمی کیا کہے؟

192 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَآئِشَةَ وَمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَّمُعَاوِيَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا

192- اخرجه مالك فى الموطا (67/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فى النداء للصلاة‘ حديث (2)‘ واخرجه البخارى (108/2): كتاب الاذان: باب: مايقول اذا سمع المنادى حديث (611)‘ واخرجه مسلم (ابى) (241/2): كتاب الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه‘ حديث (383/10)‘ واخرجه النسائى (23/2): كتاب الاذان: باب: القول مثل مايقول المؤذن‘ حديث (673)‘ وابن ماجه (238/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: مايقال اذا اذن المؤذن‘ حديث (720)‘ والدارمى (272/2): كتاب الصلاة: باب مايقال فى الاذان‘ وابن خزيمة (215/1): فى جماع ابواب الاذان والاقامة: باب الامر بان يقال مايقوله المؤذن اذا سمعه ينادى بالصلاة‘ حديث (411) واحمد (6/3, 90)

اسنادِدیگر: رَوٰى مَعْمَرٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اذان سنو تو اسی کی مانند کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

معمر اور کئی راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو سعید بن میّب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مذاہب فقہاء: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

باب 17: مؤذن کا اذان کا معاوضہ لینا مکروہ ہے

193 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُبَيْدٍ وَّهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ اٰخِرِ مَا عَهِدَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا وَّاسْتَحَبُّوْا لِلْمُؤَذِّنِ اَنْ يَّحْتَسِبَ فِىْ اَذَانِهٖ

◆◆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آخری عہد یہ لیا تھا: میں ایسے شخص کو مؤذن بناؤں گا' جو اذان دینے کا معاوضہ نہیں لے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

193- اخرجه ابن ماجه (236/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب السنة فى الاذان' حديث (714)' واخرجه الحميدى (403/2): حديث (906)

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں: کوئی مؤذن اپنی اذان کا معاوضہ وصول کرے وہ مؤذن کے لئے یہ بات مستحب قرار دیتے ہیں: وہ اپنی اذان کا ثواب حاصل کرنے کی امید رکھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب 18: جب مؤذن اذان دے چکے' تو آدمی کیا دعا پڑھے؟

194 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے' اور رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر یقین رکھتا ہوں)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کے حوالے سے' حکیم بن عبداللہ بن قیس کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ آخَرُ

باب 19: بلاعنوان

195 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ، قَالَ

194- اخرجه مسلم (ابی) (2/245): كتاب الصلاة: باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه' حديث (83 /386)' وابو داؤد (1/199, 299): كتاب الصلاة: باب: مايقول اذا سمع المؤذن' حديث (525)' واخرجه النسائي (2/26): كتاب الاذان: باب: الدعاء عند الاذان حديث (679)' ابن ماجه (1/238): كتاب الاذان والسنة فيها' حديث (721)' وابن خزيمة (1/220) في جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: فضيلة الشهادة لله عزوجل بوحدانيته وللنبي صلى الله عليه وسلم برسالته' حديث (421)' (422)' وعبد بن حميد ص (78)' حديث (142)' واخرجه احمد (1/181) (1565)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِىْ وَعَدْتَّهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شُعَيْبِ بْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهٗ دِيْنَارٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اذان سن کر یہ پڑھے۔

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت کے پروردگار اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز (کے پروردگار) تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کردے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن شفاعت حلال ہو جائے گی (یعنی اسے شفاعت نصیب ہوگی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ یہ محمد بن منکدر کے حوالے سے منقول ہے ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہو صرف شعیب بن ابوحمزہ نے محمد بن منکدر کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

ابوحمزہ کا نام دینار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ اَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

باب 20: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی

196 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِىْ اِيَاسٍ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

195– اخرجه البخاری (112/2): كتاب الاذان: باب: الدعاء عند النداء حديث (614)، والبخاری فی خلق افعال العباد (20)، وابو داؤد (201/1): كتاب الصلاة: باب ما جاء فی الدعاء عند الاذان حديث (529)، النسائی (26/2): كتاب الاذان: باب: الدعاء عند الاذان واخرجه ابن ماجه (239/1): كتاب الاذان والسنة فيها: باب: مايقال اذا اذن المؤذن (722)، وابن خزيمة (220/1): كتاب جماع ابواب الاذان والاقامة: باب: صفة الدعاء عند مسالة الله عزوجل للنبی صلی الله عليه وسلم محمد الوسيلة حديث (420)، واخرجه احمد (344/3)

196– اخرجه ابو داؤد (199/1): كتاب الصلاة: باب: مايقول اذا سمع المؤذن' حديث (522)، واخرجه احمد (119/3)

وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواسحٰق ہمدانی نے اسے برید بن ابومریم کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَاب كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

باب 21: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

197 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَبِي ذَرٍّ وَّاَبِي قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں ان میں کمی کی گئی' یہاں تک کہ انہیں پانچ کر دیا گیا پھر یہ اعلان کیا گیا: اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا' ان پانچ کے عوض میں تمہارے لئے پچاس (نمازوں کا ثواب) ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 22: پانچ نمازوں کی فضیلت

198 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

197- اخرجه عبد بن حميد في "مسنده" في مسند انس بن مالك' ص 350' حديث (1158)' واخرجه احمد (161/3)

متن حدیث: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّحَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعے تک ان کے درمیان کیے جانے والے (گناہوں کا) کفارہ ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب 23: باجماعت نماز کی فضیلت

199 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهٗ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَامَّةُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالُوْا خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَالَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

198– اخرجه مسلم (ابی) (25/2): كتاب الطهارة: باب الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة و.....حديث (233/14)' واخرجه ابن ماجه (345/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب فى فضل الجمعة' حديث (1086)' وابن خزيمة (162/1): كتاب الصلاة: باب: ذكر الدليل على ان الصلوات الخمس انما تكفر صغائر الذنوب دون كبائرها' حديث (314) و (158/3): فى جماع ابواب الاذان والخطبة فى الجمعة: باب: ذكر الخبر المفسر للاخبار المجملة التى ذكرتها فى الابواب المتقدمة' حديث (1814)' واخرجه احمد (484/2)

199– اخرجه مالك (129/1): كتاب صلاة الجماعة: باب فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ' حديث (1)' واخرجه البخارى (154/2): كتاب الاذان: باب: فضل صلاة الجماعة حديث (645)' (161/2): باب: فضل صلاة الفجر فى جماعة' حديث (649)' و مسلم (ابى) (587/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة' حديث (650/249, 000/250)' والنسائى (103/2): كتاب الامامة: باب فضل الجماعة' حديث (837)' وابن ماجه (259/1): كتاب المساجد والجماعات' حديث (789)' والدارمى (292/1, 293): كتاب الصلاة: باب: فى فضل صلاة الجماعة' واخرجه احمد (17/2) (4670)' (102/2) (5779)' (112/2) (5921)' (156/2) (6455)

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز، آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے: باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے عام طور پر یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

تاہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں لفظ "ستائیس گنا" نقل کیا ہے۔

200 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيْبُ

باب 24: جو شخص اذان سن کر اس کا جواب نہ دے

201 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِىْ اَنْ يَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى

200- اخرجه مالك في الموطا (129/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ' حديث (2)' واخرجه البخاري (160/2) كتاب الاذان: باب: فضل صلاة الفجر في جماعة' حديث (648)' ومسلم ابى (584/2, 586)' كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها' حديث (245 /649)' (246 /649)' واخرجه النسائي (240/1): كتاب الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة' حديث (486)' (103/2): كتاب الامامة: باب: فضل الجماعة' حديث (838)' وابن ماجه (258/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: فضل الصلاة في جماعة' حديث (787)' وبطريق آخر عن ابى صالح عن ابى هريرة' حديث (786)' والدارمي (292/1): كتاب الصلاة: باب: في فضل صلاة الجماعة' واخرجه احمد (233/2, 264, 266, 396, 473, 486, 501)

اَقْوَامٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالتَّشْدِيْدِ وَلَا رُخْصَةَ لِاَحَدٍ فِىْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں نماز کے لئے حکم دوں تو وہ قائم کر لی جائے پھر میں ان لوگوں کو آگ لگا دوں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نہ آئے) تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بعض اہلِ علم نے اس روایت کو تاکید اور سختی (شدید ترغیب یا تنبیہ پر) محمول کیا ہے اور انہوں نے جماعت ترک کرنے کی رخصت کسی کو بھی نہیں دی البتہ عذر کی وجہ سے اسے ترک کیا جا سکتا ہے۔

202 آثارِ صحابہ: قَالَ مُجَاهِدٌ وَّسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَّصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمْعَةً وَّلَا جَمَاعَةً قَالَ هُوَ فِى النَّارِ

قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے' اور رات کے وقت نفل پڑھتا رہتا ہے' لیکن وہ جمعہ کی نماز میں یا باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

اس روایت کو ہناد نے محاربی اور لیث سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔

201- اخرجه مسلم (ابی) (584/2) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها' حديث (649/ 245)' واخرجه ابو داؤد (205/1): كتاب الصلاة: باب: في التشديد في ترك الجماعة' حديث (549)' واخرجه احمد في مسنده (539, 472/2)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مفہوم یہ ہے: وہ شخص جماعت اور جمعہ میں ان نمازوں سے قصداً اجتناب اختیار کرتے ہوئے شریک نہیں ہوتا اور اس کے حق کو کم تر سمجھتا ہے اور اسے ہلکا شمار کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب 25: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور پھر جماعت کو بھی پالے

203 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ الدِّيلِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَاِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوا فَاِنَّهُ يُصَلِّيهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ وَالَّتِي صَلَّى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ

◆◆ جابر بن یزید بن اسود عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج میں شریک ہوا میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور آپ نے مڑ کر دیکھا تو وہاں دو آدمی موجود تھے جو لوگوں کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ! ان دونوں کو لایا گیا' ان کے اعضاء پر کپکپی طاری تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی رہائش میں نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو! جب تم اپنی رہائش میں نماز ادا کر لو اور پھر تم دونوں باجماعت نماز والی مسجد میں آؤ' تو وہاں لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو' تو یہ تم دونوں کے لئے

203- اخرجہ ابوداؤد (213/1): کتاب الصلاۃ: باب: فیمن صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ یصلی معھم' حدیث (575)' (576)' (223/1) باب الامام ینحرف بعد التسلیم' حدیث (614)' والنسائی (113,112/2): کتاب الامامۃ: باب اعادۃ الفجر مع الجماعۃ لمن صلی وحدہ: حدیث (858)' والدارمی (317/1, 318): کتاب الصلاۃ: باب: اعادۃ الصلوات فی الجماعۃ بعد ما صلی فی بیتہ' وابن خزیمۃ (262/2) فی جماع ابواب الاوقات التی ینھی عن التطوع فیھن باب: ذکر الدلیل علی ان نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس وحدیث (1279)' و (67/3): فی جماع ابواب قیام المومنین خلف الامام: باب: الصلاۃ جماعۃ بعد صلاۃ الصبح منفردا فتکون الصلاۃ جماعۃ للماموم نافلۃ و حدیث (1638)' (105/3, 106): باب: انحراف الامام من الصلاۃ التی لا یتطوع بعدھا' حدیث (1713)' واخرجہ احمد (170/4, 161) والحدی

نفل نماز ہوجائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت محجن رضی اللہ عنہ اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اسود سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

کئی اہل علم کا یہی قول ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حضرات یہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی آدمی تنہا نماز ادا کرے اور پھر وہ جماعت کو پالے تو وہ تمام نمازوں کو جماعت کے ہمراہ دوبارہ پڑھے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص مغرب کی نماز تنہا ادا کر لیتا ہے پھر وہ جماعت کو پاتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ لوگوں کے ساتھ اس نماز کو ادا کرے گا اور ایک رکعت کے ذریعے اس نماز کو جفت کر لے گا کیونکہ ان حضرات کے نزدیک جو نماز اس نے تنہا ادا کی تھی وہ اس کے لئے فرض نماز شمار ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

باب 26: جس مسجد میں نماز ادا کی جا چکی ہو وہاں دوبارہ باجماعت نماز پڑھنا

204 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ وَّقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ وَاَبِي مُوسٰى وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَحَدِيثُ اَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا بَاسَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلّٰى فِيهِ جَمَاعَةٌ وَّبِهٖ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وقَالَ اٰخَرُونَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّونَ فُرَادٰى وَبِهٖ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُونَ الصَّلٰوةَ فُرَادٰى

توضیح راوی: وَسُلَيْمَانُ النَّاجِيُّ بَصْرِيٌّ وَّيُقَالُ سُلَيْمَانُ ابْنُ الْاَسْوَدِ وَاَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس شخص کا ساتھ دے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

204- اخرجه ابو داؤد (213,212/1): كتاب الصلاة: باب: في الجمع في المسجد مرتين، حديث (574)، واخرجه الدارمي (318/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة، و عبد بن حميد في مسنده (ص 291) حديث (936)، واخرجه احمد (85/3, 64/3, 5/3)

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوران کے علاوہ تابعین میں سے کئی اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: جس مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جاچکی ہو وہاں ایک اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرلی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض دیگر اہلِ علم نے یہ رائے دی ہے: ایسے لوگ الگ، الگ نماز ادا کریں گے۔

امام سفیان، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے ان حضرات نے الگ، الگ نماز ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

سلیمان ناجی بصری کا نام ایک قول کے مطابق سلیمان بن اسود ہے۔ ابوالمتوکل نامی راوی کا نام علی بن داؤد ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب 27: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

205 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَّمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِي مُوسٰى وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوفًا وَّرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوعًا

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو اسے نصف رات تک نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص عشاء اور فجر دونوں نمازوں میں باجماعت شریک ہو تو اسے ساری رات نوافل ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمارہ بن

205-اخرجه مسلم (ابی) (593/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة (656/260)، وابو داؤد (207/1): كتاب الصلاة: باب: فی فضل صلاة الجماعة، حديث (555)، و عبد بن حميد فی مسنده (ص47)،

ابوروبیہ رضی اللہ عنہ، حضرت جندب رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اسی حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے اور دیگر حوالوں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

206 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذمے کی خلاف ورزی نہ کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

207 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ الْكَحَّالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مَرْفُوعٌ هُوَ صَحِيحٌ مُسْنَدٌ وَّمَوْقُوفٌ اِلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُسْنَدْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تاریکی میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے یعنی "مرفوع" روایت کے طور پر ہونے کے حوالے سے "غریب" ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تک موقوف ہونے کے اعتبار سے یہ "صحیح" اور "مسند" ہے۔ اس کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب 28: پہلی صف کی فضیلت

208 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي

206- اخرجه مسلم (ابى) (593/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة العشاء والصبح فى جماعة حديث (657/261) واخرجه احمد فى مسنده (313/4, 312/4)

207- اخرجه ابو داؤد (209/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فى المشى الى الصلاة فى الظلم حديث (561)

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاُبَيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا وَّلِلثَّانِىْ مَرَّةً

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی صف میں بہترین صف ان کی سب سے پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر سب سے آخری ہے اور خواتین کی سب سے بہترین صف سب سے آخر والی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے پہلی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کی ہے اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی ہے۔

209 متن حدیث: وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا فِى النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ (۱)

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهٗ

◆◆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا فضیلت ہے اور پھر انہیں اس کا موقع صرف قرعہ اندازی کے ذریعے ملے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے۔

اس روایت کو اسحٰق بن موسیٰ انصاری رضی اللہ عنہ نے معن کے حوالے سے، مالک کے حوالے سے، سمی کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

٥ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

208-اخرجه مسلم (ابی) (331/2): كتاب الصلاة: باب: تسوية الصفوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها' حديث (440/132)' وابو داؤد (238/1): كتاب الصلاة: باب: صف النساء و كراهية التاخر عن الصف الاول' حديث (678)' واخرجه النسائى (94,93/2): كتاب الامامة: باب: ذكر خير صفوف النساء وشر صفوف الرجال' حديث (820' واخرجه ابن ماجه (319/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة: فيها: باب: صفوف النساء' حديث (1000)' واخرجه ابن خزيمة (28, 27/3): كتاب جماع ابواب قيام المامومين خلف الامام: باب: ذكر خير صفوف الرجال و خير صفوف النساء' حديث (1561)' واحمد فى مسنده (367, 354, 336/2)

(۱)-اخرجه البخارى (114/2): كتاب الاذان: باب: الاستهام فى الاذان حديث (615)' والحديث طرفه فى (654 -721 -2689)

بَابُ مَا جَآءَ فِی اِقَامَةِ الصُّفُوفِ

باب 29: صفیں درست رکھنا

210 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّى صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ اِقَامَةُ الصَّفِّ

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رِجَالًا بِاِقَامَةِ الصُّفُوفِ فَلَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يُخْبَرَ اَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ

وَرُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ وَّعُثْمَانَ اَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِكَ وَيَقُوْلَانِ اسْتَوُوْا

وَكَانَ عَلِىٌّ يَقُوْلُ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ تَاَخَّرْ يَا فُلَانُ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست کروایا کرتے تھے ایک دن آپ تشریف لائے آپ نے ایک شخص کو دیکھا، جس کا سینہ دوسروں سے آگے نکلا ہوا تھا آپ نے فرمایا: یا تو تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے: نماز کی تکمیل میں ان صف کو درست کرنا بھی شامل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے کچھ لوگوں کو صفیں درست کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا اور اس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک انہیں یہ بتا نہیں دیا جاتا تھا: تمام صفیں درست ہو چکی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہ منقول ہے: وہ اہتمام کے ساتھ اس کا خیال رکھتے تھے اور یہ

210- اخرجه مسلم (ابى) (326/2): كتاب الصلاة باب تسوية الصفوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها حديث (436) [illegible] وابو داؤد (234/1): كتاب الصلاة: باب: تسوية الصفوف حديث (665,663) والنسائى (89/2) كتاب الامامة باب كيف يقوم الامام الصفوف حديث (810) وابن ماجه (318/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب اقامة الصفوف حديث (994) واخرجه احمد فى مسنده (4/ 270, 272, 276)

فرمایا کرتے تھے: صفیں سیدھی رکھو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: اے فلاں! تم آگے ہو جاؤ اور اے فلاں! تم پیچھے ہو جاؤ۔

بَابُ مَا جَآءَ لِيَلِيَنِّیْ مِنكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

باب 30: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں

211 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِيَلِيَنِّیْ مِنكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ

توضیح راوی: قَالَ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنَازِلِ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ يُقَالُ اِنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ مَا حَذَا نَعْلًا قَطُّ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ اِلٰى حَذَّاءٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِ قَالَ وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهٗ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم میں سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر ان کے بعد وہ ہوں جو ان کے قریبی مرتبے کے ہوں پھر ان کے بعد وہ کھڑے ہوں جو ان کے قریبی مرتبے کے ہوں اور تم آپس میں اختلاف نہ کرنا ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا' اور تم بازار کی گہما گہمی سے بچنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ کو یہ بات پسند تھی: مہاجرین اور انصار آپ کے قریب رہیں تاکہ آپ کے طریقے کو یاد رکھیں۔

211- اِخرجه مسلم (ابی): كتاب الصلاة باب: تسوية الصفوف واقامتها وفضل الاول فالاول منها حديث (432/123) واخرجه ابو داؤد (237/1): كتاب الصلاة باب من يستحب ان يلي الامام فی الصف وكراهية التاخير حديث (675) والدارمی (290/1): كتاب الصلاة باب: من يلي الامام من الناس. وابن خزيمة (32/3) فی جماع ابواب قيام المامومين خلف الامام حديث (1572) واخرجه احمد (4373)457/1

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خالدالحذاء یہ خالد بن مہران ہے اوران کی کنیت ''ابوالمنازل'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ کہا گیا: خالد حذاء نے کبھی کوئی جوتا نہیں بنایا چونکہ وہ ایک موچی کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی طرف منسوب ہو گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

باب 31: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

212 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَاب عَنْ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ وَبِهٖ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ

◆◆ عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک امیر کی اقتداء میں نماز ادا کی لوگوں نے مجبور ہو کر ستونوں کے درمیان نماز ادا کر لی جب ہم نماز ادا کر چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت قرہ بن ایاس مزنی سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے: ستونوں کے درمیان صف بنائی جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

باب 32 نماز کے دوران کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑے ہونا

212- اخرجه ابو داؤد (236/1، 237): كتاب الصلاة: باب: الصفوف بين السواري' حديث (673)' والنسائي (94/2): كتاب الاقامة: باب: الصف بين السواري' حديث (821)' وابن ماجه (320/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة بين السواري في الصف' حديث (1002)' ورواه احمد في مسنده (رقم 12366 ج3ص131)

213 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِيَادُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ بِيَدِى وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِى عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِّنْ بَنِى اَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِى هٰذَا الشَّيْخُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ وَابِصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوْا يُعِيْدُ اِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ اِذَا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى حَدِيْثِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَيْضًا قَالُوْا مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ يُعِيْدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ وَابْنُ اَبِى لَيْلٰى وَوَكِيْعٌ

اختلافِ سند: وَرَوٰى حَدِيْثَ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّفِى حَدِيْثِ حُصَيْنٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هِلَالًا قَدْ اَدْرَكَ وَابِصَةَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ فِى هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ لِاَنَّهُ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ وَّابِصَةَ

◆◆ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ تھاما ہم لوگ اس وقت ''رقہ'' میں موجود تھے اس نے مجھے لے جا کر ایک شیخ کے سامنے کھڑا کر دیا' جس کا نام حضرت وابصہ بن معبد تھا۔ جو بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے' زیاد نے بتایا: ان بزرگ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے: ایک شخص نے صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ (راوی کہتے ہیں) وہ بزرگ یہ بات سن رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی: وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

213- اخرجه ابو داؤد (239/1)؛ كتاب الصلاة: باب الرجل يصلى وحده خلف الصف' حديث (682)' وابن ماجه (321/1)؛ كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده' حديث (1004)' والدارمى (294/1, 295)؛ كتاب الصلاة: باب فى صلاة الرجل خلف الصف وحده' والحميدى (392/2)' حديث (884)' واحمد (227/4, 228)

اہل علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص (امام کے پیچھے) صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کر لے' تو وہ دوبارہ اس نماز کو پڑھے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہل علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایسا کرنا جائز ہے' اگر وہ صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ اسی حدیث کی طرف گیا ہے' جو حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

وہ حضرات یہ کہتے ہیں: جو شخص صف میں اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے وہ اسے دوبارہ ادا کرے گا (اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ان افراد میں) حماد بن ابوسلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع شامل ہیں۔

حصین کی روایت کو ہلال بن یساف کے حوالے سے کئی راویوں نے نقل کیا ہے' جیسا کہ ابواحوص کی روایت ہے' جو زیاد بن ابوالجعد کے حوالے سے' حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حصین کی روایت میں یہ حدیث موجود ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ہلال نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔

محدثین نے اس روایت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن مرہ نے ہلال بن یساف کے حوالے سے، عمرو بن راشد کے حوالے سے، حضرت وابصہ بن معبد سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے: حصین نے ہلال بن یساف کے حوالے سے، زیادہ بن ابوالجعد کے حوالے سے، حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک عمرو بن مرہ سے منقول حدیث "اصح" ہے اس کی وجہ یہ ہے: یہ ہلال بن یساف کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی زیاد بن ابوالجعد کے حوالے سے' حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

214 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيدَ الصَّلٰوةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاِنَّهُ يُعِيْدُ

◄◄ ہلال بن یساف، عمرو بن راشد کے حوالے سے' حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے صف میں تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے

214- اخرجه ابو داؤد (239/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل يصلي وحده خلف الصف' حديث (682)' واحمد (227/4-228)

سنا ہے: اگر کوئی شخص صف کے اندر تنہا کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

باب 33: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ایک شخص (مقتدی) ہو

215 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوْا اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْاِمَامِ يَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی، میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے کی طرف سے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد میں آنے والے اہلِ علم کا اس روایت پر عمل ہے۔

وہ حضرات یہ کہتے ہیں: جب امام کے ہمراہ صرف ایک شخص ہو تو وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

باب 34: جس شخص کے ہمراہ دو آدمی نماز ادا کرنے والے ہوں

216 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا

215– اخرجه البخاري (287/1): كتاب الوضوء: باب: التخفيف في الوضوء، حديث (138)، (247/2, 248): كتاب الاذان: باب: اذا قام الرجل عن يسار الامام، حديث (726)، وبطريق الشعبي عن ابن عباس (249/2): باب: ميمنة المسجد والامام حديث (728)، واخرجه مسلم والنسائي (86/2, 87): كتاب الامامة: باب: موقف الامام اذا كان معه صبي وامراة، حديث (804) وبطريق آخر، باب: موقف الامام والماموم صبي حديث (806)، وابن ماجه (312/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الاثنان جماعة، حديث (973)

216– تفرد به الترمذي، واخرجه الطبراني في "المعجم الكبير" (276/7) حديث (6951)

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَرُوِىَ

آثار صحابہ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَاَقَامَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِىْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی: جب ہم تین افراد ہوں تو ہم اپنے میں سے ایک کو آگے کر دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب تین لوگ ہوں' تو دو آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: انہوں نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی تھی ان میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا تھا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر دیا تھا' اور انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت بھی کی ہے۔

بعض حضرات نے اسماعیل بن مسلم مکی نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ

باب 35: جو شخص نماز ادا کر رہا ہو اس کے ساتھ مرد اور خواتین (اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے موجود ہوں)

217 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

217- اخرجه النسائی (57, 56/2): كتاب الامامة: باب: الصلاة على الحصير حديث (737)؛ واحمد (179/3, 226, 145/3)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِىْ اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِىَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَلَاةٌ وَّكَاَنَّ اَنَسًا كَانَ خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ فِى الصَّفِّ

قولِ امام ترمذی: وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهُ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهُ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلَاةً لَّمَا اَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهُ وَلَاَقَامَهُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَهُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّهُ اِنَّمَا صَلّٰى تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی دادی سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی جوانہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا۔ آپ نے اسے کھالیا' پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ! تا کہ میں تمہیں نماز پڑھادوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چٹائی کی طرف بڑھا' جو طویل استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی کے ذریعے دھویا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے' میں نے اور یتیم (لڑکے) نے آپ کے پیچھے صف قائم کرلی' جبکہ بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئی' آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک خاتون ہو' تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

بعض اہلِ علم نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے: ایسی نماز ادا کرنا جائز ہے' جب کوئی شخص امام کے پیچھے تنہا ہو' تو وہ تنہا صف میں کھڑا ہو سکتا ہے وہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: جب بچے کی نماز ہی نہیں ہوتی' تو اس کا مطلب یہ ہوا' حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف میں تنہا تھے۔

حالانکہ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یتیم کے ہمراہ اپنے پیچھے کھڑا کیا تھا' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم کے لئے نماز کو مقرر نہ کیا ہوتا' تو آپ اس یتیم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کھڑا ہی نہ کرتے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا تھا۔

اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نفل نماز ادا کی تھی تا کہ آپ ان لوگوں پر برکت داخل کریں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب 36: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

218 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَّلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ اَقْدَمُهُمْ سِنًّا

فى الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهٖ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّىَ بِهٖ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالُوا السُّنَّةُ اَنْ يُّصَلِّىَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّقَوْلُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُو اَنَّ الْاِذْنَ فِى الْكُلِّ وَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّىَ بِهٖ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو‘ اگر وہ قرأت میں برابر ہو‘ تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو‘ اگر وہ سنت میں برابر ہو‘ تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہو‘ اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں‘ تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو‘ کوئی شخص کسی دوسرے کی امامت کی جگہ میں امامت نہ کرے‘ کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو نہ بٹھایا جائے۔

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں: ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: (جس کے عمر کے) سال زیادہ ہوں۔

218- اخرجه مسلم (ابی) (2/609, 610, 611): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: من احق بالامامة‘ حديث (290, 673)‘ (291/673)‘ واخرجه ابو داؤد (1/214, 215): كتاب الصلاة: باب من احق بالامامة‘ حديث (582)‘ (583)‘ (584)‘ والنسائى (2/76): كتاب الامامة: باب من احق بالامامة‘ حديث (780)‘ وابن ماجه (1/313): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من احق بالامامة‘ حديث (980)‘ والحميدى (1/217)‘ حديث (457)‘ وابن خزيمة (3/4): كتاب الامامة فى الصلاة: باب: ذكر احق الناس بالامامة‘ حديث (1507)‘ (3/10): باب: الرخصة فى صلاة الامام الاعظم خلف من ام الناس من رعيته‘ حديث (1516)‘ واخرجه احمد (4/118, 121, 272)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے' جس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم ہو' اور اس کو سنت کا سب سے زیادہ علم ہو' وہ یہ فرماتے ہیں: گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب گھر کا مالک دوسرے شخص کو اجازت دیدے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں نماز پڑھادے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: گھر کا مالک نماز پڑھائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی سلطانی میں امامت نہ کرے اور کسی بھی شخص کو کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر اجازت کے بغیر نہ بٹھایا جائے (امام احمد فرماتے ہیں) جب وہ اجازت دیدے' تو مجھے امید ہے: سب لوگوں کے بارے میں اجازت ہوگی اور انہوں نے اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا' اگر گھر والا اسے اجازت دیدے' تو وہ شخص انہیں نماز پڑھادے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

باب 37: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے

219 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِى وَاقِدٍ وَّعُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ وَاَبِى مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيثُ اَبِى هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا اَنْ لَّا يُطِيلَ الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَى الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ

219–اخرجه مالك فى الموطا: (134/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: العمل فى صلاة الجماعة' حديث (13)' والبخارى (233/2): كتاب الاذان: باب: اذا صلى لنفسه فليطول ماشاء الله' حديث (703)' ومسلم (ابى) (359/2): كتاب الصلاة: باب: امر الائمة بتخفيف الصلاة فى تمام' حديث (183 /467)' وابو داؤد (271/1): كتاب الصلاة: باب: فى تخفيف الصلاة' حديث (794)' والنسائى (94/2): كتاب الامامة: باب: ما على الامام من التخفيف' حديث (823)' واخرجه احمد (486/2)

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُو الزِّنَادِ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ وَالْاَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدِيْنِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا دَاوُدَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے' کیونکہ لوگوں میں کم سن، بڑی عمر کے لوگ، ضعیف لوگ، بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں البتہ جب وہ تنہا نماز ادا کرے' تو جتنی چاہے (لمبی) نماز ادا کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوعاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: امام لمبی نماز نہ پڑھائے' اس وجہ سے کہ یوں وہ کمزور، بڑی عمر کے لوگوں اور بیماروں کو مشقت کا شکار کر دے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوزناد نامی راوی کا نام ذکوان ہے' اعرج کا نام عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہے' ان کی کنیت ''ابوداؤد'' ہے۔

220 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِيْ تَمَامٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِىْ عَوَانَةَ وَضَّاحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ قُتَيْبَةَ قُلْتُ اَبُوْ عَوَانَةَ مَا اسْمُهٗ قَالَ وَضَّاحٌ قُلْتُ ابْنُ مَنْ قَالَ لَا اَدْرِىْ كَانَ عَبْدًا لِامْرَاَةٍ بِالْبَصْرَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے مختصر، لیکن مکمل نماز پڑھایا کرتے تھے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور ابوعوانہ کا نام وضاح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قتیبہ سے دریافت کیا: میں نے دریافت کیا: ابوعوانہ کا نام کیا ہے' انہوں نے جواب دیا: وضاح' میں نے دریافت کیا: وہ کس کے صاحب زادے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ مجھے نہیں معلوم' یہ بصرہ کی رہنے والی ایک خاتون کے غلام تھے۔

220- اخرجه مسلم (ابی) (360/2): كتاب الصلاة: باب: امر الائمة بتخفيف الصلاة فى تمام' حديث (469/ 189)' والنسائى (94/2, 95): كتاب الامامة: باب: ما على الامام من التخفيف' حديث (824)' والدارمى (289/1): كتاب الصلاة: باب: ما امر الامام من التخفيف فى الصلاة' وابن خزيمة (48/3) فى جماع ابواب قيام المامومين خلف الامام حديث (1604)' واخرجه احمد فى مسنده (رقم 11991و 12015و 12681و 12762و 12801و 12873و 12909و 12910و 13158و 13447و 13479وج 3ص 100و 101و 162و 170و 173و 179و 182و 205و 231و 233و 234و 240)

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيلِهَا

باب 38: نماز کا آغاز اور اختتام

221 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ طَرِيفٍ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدُ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي اَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوءِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنَّ تَحْرِيمَ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيرُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا بِالتَّكْبِيرِ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ مُسْتَمْلِي وَكِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَوِ افْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ بِسَبْعِينَ اسْمًا مِنْ اَسْمَاءِ اللهِ وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهِ وَاِنْ اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى مَكَانِهِ فَيُسَلِّمَ اِنَّمَا الْاَمْرُ عَلٰى وَجْهِهِ

قَالَ وَاَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ اور (اس کے بعد) ایک سورت تلاوت نہ کرے خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سند کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے ہم نے اس روایت کو "کتاب الوضو" کے آغاز میں نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم نے اس حدیث پر عمل کیا ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ابن

221- اخرجه ابن ماجه (101/1)، كتاب الطهارة وسننها، باب: مفتاح الصلاة الطهور حديث (276) من طريق ابى سفيان عن ابى نضرة عن ابى سعيد به.

مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: نماز کا آغاز تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے' اور کوئی بھی شخص صرف تکبیر کہہ کر ہی نماز میں داخل شمار ہو سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے وکیع کا یہ قول نقل کیا ہے' وکیع فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نوے اسماء کے ذریعے نماز کا آغاز کرے اور تکبیر نہ کہے' تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے' تو اسے یہ ہدایت کروں گا کہ وہ وضو کرے' پھر اپنی جگہ پر واپس آئے اور پھر سلام پھیرے چونکہ معاملے کی یہی صورت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونضرہ نامی راوی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

باب 39: تکبیر کہتے ہوئے انگلیوں کو کھلا رکھنا

222 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ

وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَاَخْطَاَ يَحْيَى ابْنُ الْيَمَانِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

کئی حضرات نے اس روایت کو ابن ابی ذئب کے حوالے سے، سعید بن سمعان کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تھے' تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیتے تھے۔

یہ روایت یحییٰ بن سمعان کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس روایت میں غلطی کی ہے۔

223 قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا

222- اخرجه ابن خزيمة (233/1) رقم (458)

223- اخرجه احمد (375/2, 500)، والدارمی (281/1) کتاب الصلاة، باب: رفع اليدين عند افتتاح الصلاة، من طريق ابن ابی ذئب، عن محمد بن عمرو بن ثوبان عن ابی هريرة مرفوعا.

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ خَطَاٌ

◆◆ سعید بن سمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ سیدھے بلند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن یمان کی روایت سے زیادہ مستند ہے اور یحییٰ بن یمان کی روایت خطاء پر مشتمل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

باب 40: پہلی تکبیر کی فضیلت

224 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَّلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ اِلَّا مَا رَوٰى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ

توضیحِ راوی: وَّعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ،

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ يُكْنٰى اَبَا الْكَشُوْثٰى وَيُقَالُ اَبُوْ عُمَيْرَةَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک باجماعت نماز میں اس طرح شریک ہو کہ وہ پہلی تکبیر میں شامل ہو تو اس کے لئے دو طرح کی براءت لکھی جاتی ہے جہنم سے براءت اور نفاق (منافقت) سے براءت۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اس کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔ صرف مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو کے حوالے سے حبیب بن بجلی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔ اسی روایت کو حبیب بن ابوحبیب بجلی کے

حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

اسماعیل بن عیاش نے اس روایت کو عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت محفوظ نہیں ہے یہ روایت ''مرسل'' ہے عمارہ بن غزیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابوحبیب کی کنیت ابوکشوثی ہے' اور ایک قول کے مطابق ابوعمیرہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب 41: نماز کے آغاز میں کیا پڑھا جائے؟

225 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

فی الباب: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَّجَابِرٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَحَدِيثُ اَبِي سَعِيدٍ اَشْهَرُ حَدِيثٍ فِي هٰذَا الْبَابِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوا بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ

توضیح راوی: وَقَدْ تُكُلِّمَ فِي اِسْنَادِ حَدِيثِ اَبِي سَعِيدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَتَكَلَّمُ فِي عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

225- اخرجه احمد (3/50-69)' وابوداؤد (1/265)' كتاب: الصلاة' باب: من رای الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك' حديث (775)' وابن ماجه (1/264)' كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: افتتاح الصلاة حديث (804)' وابن خزيمة (1/238)' حديث (467)' والدارمی (1/282) كتاب الصلاة' باب: ما يقال بعد افتتاح الصلاة.

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی عظیم ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ بڑائی والا ہے''۔

پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' مردود شیطان کی شر سے' اس کے تکبر، وسوسے اور جادو سے (پناہ مانگتا ہوں)''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث اس بارے میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔

اہلِ علم نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: جو اس حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: آپ یہ پڑھا کرتے تھے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی عظیم ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے اور دیگر اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے علی بن علی رفاعی نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔

226 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَحَارِثَةُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاَبُو الرِّجَالِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدِينِيُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی عظیم ہے' اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

226- اخرجه ابو داؤد (266/1)' كتاب الصلاة باب: من راى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك حديث (776) من طريق عبد السلام بن حرب الملائى عن بديل بن ميسرة عن ابى الجوزاء عن عائشة به. قال ابو داؤد: وهذا الحديث ليس بالمشهور عن عبدالسلام بن حرب لم يروه الا طلق بن غنام' وقد روى قصة الصلاة عن بديل جماعة لم يذكروا فيه شيئا من هذا.

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

حارثہ نامی راوی کے حافظے کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

ابورجال نامی راوی کا نام محمد بن عبدالرحمٰن مدینی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب 42: بلند آواز میں ''بِسْمِ اللّٰهِ'' نہ پڑھنا

227 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعَنِي اَبِي وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْغَضَ اِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْاِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَّجْهَرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا وَيَقُوْلُهَا فِيْ نَفْسِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سنا' میں اس وقت نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ رہا تھا' انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ نیا کام ہے' اور تم نئے کاموں سے بچو' راوی نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا جو ان سے (یعنی میرے والد سے) زیادہ نئی چیزوں کو ناپسند کرتا ہو' انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی اسے (بلند آواز میں) پڑھتے ہوئے نہیں سنا' تو تم بھی اسے اس طرح نہ پڑھا کرو' جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو یہ پڑھو (یعنی اسے بلند آواز میں پڑھو)

''الحمد للّٰہ رب العالمین''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

227- اخرجه احمد (85/4) و (55-54/5)' والبخاري في "القراءة خلف الامام" (116) و (130) وابن ماجه (267/1)' كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: افتتاح القراءة' حديث (815)' والنسائي (135-134/2)' كتاب الافتتاح باب: ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم حديث (906). من طريق ابي نعامة الحنفي قيس بن عباية' قال: حدثني ابن عبدالله بن مغفل عن ابيه به.

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' ان کا اس پر عمل ہے' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ان کے بعد تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھی جائے گی' یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: آدمی اسے دل میں پڑھے گا۔

بَابُ مَنْ رَاَى الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب 43: بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنا

228 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ رَاَوُا الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ خَالِدٍ يُقَالُ هُوَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهُ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوْفِيٌّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز (یعنی نماز میں قرأت کا آغاز) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (بلند آواز میں پڑھ کر) کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

کئی اہلِ علم نے' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے' ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد آنے والے تابعین بھی شامل ہیں ان حضرات کے نزدیک بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی اسماعیل بن حماد جو ہیں' یہ حماد بن ابوسلیمان ہیں اور ابوخالد نامی راوی جو ہیں' یہ ابوخالد والبی ہیں ان کا نام ہرمز ہے' اور یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

228-اخرجه ابو داؤد "تحفة الاشراف" 6537 وقال ابو داؤد: ضعيف.

بَابُ مَا جَآءَ فِی افْتِتَاحِ الْقِرَائَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

باب 44: نماز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کرنا

229 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْدَئُوْنَ بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَقْرَئُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى اَنْ يُّبْدَاَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَنْ يُّجْهَرَ بِهَا اِذَا جُهِرَ بِالْقِرَائَةِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے: یہ لوگ کسی سورت کو پڑھنے سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اسکا یہ مطلب نہیں ہے: یہ لوگ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرأت کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے کیا جائے گا اور اگر قرأت بلند آواز میں کی جاتی

229- اخرجه البخاری (265/2) كتاب الاذان' باب: ما يقول بعد التكبير حديث (743)' وفی جزء القراءة خلف الامام (-127-128 117 -118 -121 -122 -123 -124 -125)' وابوداؤد (267/1) كتاب: الصلاة' باب: من لم ير الجهر بسم الله الرحمن الرحيم' حديث (782)' والنسائی (133/2)' كتاب: الافتتاح' باب: البراءة بفاتحة الكتاب قبل السورة حديث (902, 903)' وابن ماجه (267/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: افتتاح القراءة' حديث (813)' واحمد (-111 -114 -168 -183 -203 -205 -255 -273 -286 -289 101/3)' وابن خزيمة (448/1)' حديث (491 -492)' والحميدی فی مسنده (505/2) حديث (1199)' والدارمی (283/1)' كتاب الصلاة' باب: كراهية الجهر بسم الله الرحمن الرحيم. من طريق حماد بن سلمة عن قتادة و ثابت' و حميد عن انس بن مالك به بلفظ (كانوا يستفتحون القرآن (الحمدلله رب العلمين) واخرجه احمد (223/3)' والبخاری فی جزء القراءة (119)و (120)' ومسلم (273/2. الابی) كتاب الصلاة' باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة' حديث (399). من طريق الاوزاعی قال: كتب الی قتادة عن انس فذكره.

ہے تو "بِسْمِ اللّٰہِ" کو بھی بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 45: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی

230 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْمَكِّىُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَنِىُّ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَّجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آثارِ صحابہ: وَقَالَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ كُلُّ صَلَاةٍ لَّمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیح راوی: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ اخْتَلَفْتُ اِلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَنَةً وَّكَانَ الْحُمَيْدِىُّ اَكْبَرَ مِنِّىْ بِسَنَةٍ وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ حَجَجْتُ سَبْعِيْنَ حَجَّةً مَّاشِيًا عَلٰى قَدَمَىَّ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

230- اخرجه البخاری (276/2) كتاب الاذان' باب: وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات كلها فی الحضر والسفر' وما يجهر فيها وما يخافت' حديث (756)' وفی "خلق افعال العباد" (66)' (67) وفی "القراءة خلف الامام" (3)' (5)' (6)' (299)' ومسلم (260/2. الابی) كتاب الصلاة' باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة' وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها' حديث (394/37, 34, 35, 36)' وابو داؤد (277/1) كتاب الصلاة' باب: من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب. حديث (822)' والنسائی (137/2)' كتاب الافتتاح' باب: ايجاب قراءة فاتحة الكتاب فی الصلاة' حديث (910)' (911)' وفی "فضائل القرآن (34)' وابن ماجه (273/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب القراءة خلف الامام حديث (837)' واحمد (322-314/5)' وابن خزيمة (246/1) حديث (488)' والحميدی (191/1) حديث (386)' والدارمی (283/1)' كتاب الصلاة' باب: لا صلاة الا بفاتحة الكتاب' من طريق الزهری' قال: سمعت محمود عن الربيع عن عبادة بن الصامت فذكره۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا اس حدیث میں عمل ہے' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو' وہ نامکمل ہوتی ہے۔

امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

میں نے ابن ابوعمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں اٹھارہ سال تک ابن عیینہ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا ہوں' حمیدی مجھ سے عمر میں ایک سال بڑے تھے' میں نے ابن ابی عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے پیدل چل کر ستّر حج کئے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّاْمِينِ

باب 46: آمین کہنا

231 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ اٰمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهِ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّاْمِينِ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ اٰمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فِي هٰذَا وَاَخْطَاَ شُعْبَةُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ وَاِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنْبَسٍ وَّيُكْنٰى اَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَّلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّقَالَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَاِنَّمَا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

231- اخرجه ابو داؤد (309/1)' كتاب الصلاة' باب: التامين وراء الامام حديث (932) من طريق سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر فذكره.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ فِيْ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

◄► حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھا پھر آپ نے آمین پڑھا اور اس میں اپنی آواز کو کھینچا (یعنی بلند کیا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے کئی اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک آدمی ''آمین'' کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے گا اسے آہستہ آواز میں نہیں کہے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شعبہ نے اس روایت کو مسلم بن کہیل کے حوالے سے، حجر ابوعنبس کے حوالے سے، علقمہ بن وائل کے حوالے سے، ان کے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پڑھا اور پھر آمین کہا اور آپ نے اپنی آواز کو پست رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سفیان کی روایت شعبہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے شعبہ نے اس روایت میں کئی مقامات پر غلطی کی ہے انہوں نے اسے حجر ابوعنبس کے حوالے سے نقل کیا ہے حالانکہ وہ حجر بن عنبس ہیں اور ان کی کنیت ''ابوالسکن'' ہے انہوں نے اس ابوعلقمہ بن وائل کا اضافہ کیا ہے حالانکہ اس کی سند میں علقمہ نہیں ہے۔

یہ روایت حجر بن عنبس کے حوالے سے، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ یہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو پست رکھا تھا حالانکہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز کو بلند کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سفیان کی روایت شعبہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

وہ فرماتے ہیں: علاء بن صالح اسدی نے اس روایت کو سلمہ بن کہیل سے نقل کیا ہے جو سفیان کی روایت کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو سفیان سے منقول روایت کی مانند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّاْمِیْنِ

باب 47: آمین کہنے کی فضیلت

232 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب امام آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّكْتَتَيْنِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 48: (باجماعت) نماز کے دوران دو مرتبہ سکتہ کرنا

233 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّقَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ

قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَاَ (وَلَا الضَّآلِّيْنَ) قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ اَنْ يَّسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

232– اخرجه البخاری (204/11) 'کتاب الدعوات' باب: فضل التامین' حدیث (6402)' و مسلم (293/2. الابی) کتاب الصلاۃ' باب: التسمیع والتحمید والتامین حدیث (410/72)' وابو داؤد (309/1) کتاب: الصلاۃ' باب: التامین وراء الامام حدیث (936)' والنسائی (144-143/2) کتاب الافتتاح' باب جهر الامام بآمین حدیث (925, 926, 927, 928)' وابن ماجه (277/1) کتاب اقامة الصلاۃ والسنة فیها' باب: الجهر بآمین' حدیث (851- 852)' ومالك فی "الموطا" (87/1) کتاب الصلاۃ' باب: ماجاء فی التامین خلف الامام' حدیث (45)' وابن خزیمة (286,1) حدیث (569) و (37,3) حدیث (1583) واحمد (233/2- 449- 459- 270)' والدارمی (284/1)' کتاب الصلاۃ' باب: فی فضل التامین' والحمیدی (417/2) حدیث (933)

233– اخرجه ابو داؤد (266/1- 267)' کتاب الصلاۃ: باب: السکتة عند الافتتاح' حدیث (777- 778- 779- 780)' والبخاری فی "القراءۃ خلف الامام" (277- 278)' وابن ماجه (275/1)' کتاب الصلاۃ والسنة فیها' باب: فی سکتتی الامام حدیث (844, 845)' واحمد (7/5- 11- 15- 20- 21- 22- 23)' وابن خزیمة (35/3) حدیث (1578)' والدارمی (283/1)' کتاب الصلاۃ' باب: فی السکتتین' من طریق الحسن عن سمرۃ بن جندب فذکرہ۔

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّسْكُتَ بَعْدَمَا يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَائَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَصْحَابُنَا

◄► حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دو مرتبہ سکتہ کرنا مجھے یاد ہے' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا' اور وہ بولے: مجھے ایک مرتبہ سکتہ کرنا یاد ہے (راوی کہتے ہیں) ہم نے اس بارے میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ خط لکھا تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی یادداشت درست ہے۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ دو مرتبہ سکتے کب ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آدمی نماز میں داخل ہو' اور جب قرأت کر کے فارغ ہو۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جب امام "ولا الضالین" پڑھ لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پسند تھی' جب امام قرأت کر کے فارغ ہو' تو سکتہ کرے' تا کہ اس کا سانس ٹھیک ہو جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

یہ کئی اہلِ علم کا قول ہے' ان کے نزدیک امام کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نماز کے آغاز میں سکتہ کرے اور قرأت سے فارغ ہونے کے بعد سکتہ کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے اصحاب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 49: نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

234 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّغُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيْدُ ابْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ.

234- اخرجه ابو داؤد (340/1)' كتاب الصلاة' باب: كيفية الانصراف من الصلاة' حديث (1041)' وابن ماجه (266/1 -300) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: وضع اليمين على الشمال فى الصلاة' وباب: الانصراف من الصلاة حديث (809)' (929)' واحمد فى "مسنده" (227- 226/5)' و عبدالله بن احمد فى زياداته على المسند (226/5 -227)' من طريق سماك بن حرب عن قبيصة بن هلب فذكره.

◆◆ حضرت قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا' بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ذریعے پکڑا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت غطیف بن حارث رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ہلب سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک مرد نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے گا۔

بعض اہلِ علم کی رائے یہ ہے: آدمی ان دونوں ہاتھوں کو ناف پر رکھے گا' اور بعض اہلِ علم کی رائے یہ ہے: انہیں ناف سے نیچے رکھے گا' ان کے نزدیک دونوں میں سے ہر ایک کی گنجائش موجود ہے۔

ہلب نامی راوی کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 50: رکوع میں اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا

235 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِیْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَّغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے قیام کرتے ہوئے' بیٹھتے ہوئے' تکبیر کہا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا ہی کرتے تھے)

235- اخرجه النسائی (2/205- 230- 233) کتاب التطبیق باب: التکبیر للسجود' وباب: التکبیر عند الرفع من السجود و باب: التکبیر للسجود' و (3/62): کتاب السهو باب: کیف السلام علی الیمین' واحمد فی "مسنده": (1/386- 394- 418- 426- 442)' والدارمی (1/286): کتاب: الصلاة' باب: التکبیر عند کل خفض و رفع من طریق ابی اسحق عن عبدالرحمن بن الاسود عن الاسود و علقمة عن عبدالله بن مسعود' فذکراه' واخرجه احمد فی "مسنده" (1/443) من طریق وکیع عن ابیه' عن ابی اسحق' عن عبدالرحمن بن الاسود' و عبدالرحمن بن یزید عن عبدالله بن مسعود' فذکراه۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر و رضی اللہ عنہ، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں' ان کے بعد آنے والے تابعین بھی اسی بات کے قائل ہیں' عام فقہاء اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 51: (بلاعنوان)

236 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِي لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد میں آنے والے تابعین کی بھی یہی رائے ہے: حضرات فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) آدمی جب بھی رکوع یا سجدے کے لئے جھکے تو تکبیر کہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

باب 52: رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنا

237 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ

236– اخرجه البخاري (338/2) كتاب الاذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد: حديث (803)، ومسلم (392/2): كتاب: الصلاة: باب: اثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلاة الا رفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده، حديث (392)، وابوداؤد (281/1) كتاب: الصلاة: باب: تمام التكبير حديث (836)، والنسائي (233/2) كتاب "التطبيق" حديث التكبير للسجود، حديث (1150)

وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَاَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ حُمَيْدٍ وَّاَبِیْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَاَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَّعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّبِهٰذَا يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَعَطَاءٌ وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّنَافِعٌ وَّسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّغَيْرُهُمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّمَعْمَرٌ وَّالْاَوْزَاعِیُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِیُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَّرٰى رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِی الصَّلٰوةِ

وَقَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ كَانَ مَعْمَرٌ يَّرٰى رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِی الصَّلٰوةِ

وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَّقُوْلُ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يَّرْفَعُوْنَ

237- اخرجه البخاری (255/2): کتاب الاذان: باب: رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی مع الافتتاح سواء حدیث (735)، و (256/2): باب: رفع الیدین اذا کبر، واذا رکع، واذا رفع: حدیث (736)، و (259/2): باب: رفع الیدین اذا کبر، واذا رکع، واذا رفع: حدیث (736)، و (259/2)، باب: الی این یرفع یدیہ؟ حدیث (738)، وباب: رفع الیدین اذا قام من الرکعتین: حدیث (739)، ومسلم (253/2۔ الابی): کتاب الصلاۃ، باب: استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام والرکوع وفی الرفع من الرکوع وانہ لا یفعلہ اذا رفع من السجود، حدیث (390/21) وابو داؤد (249/1): کتاب الصلاۃ: باب: رفع الیدین فی الصلاۃ: حدیث (721)، (722)، والنسائی (121/2): کتاب: الافتتاح: باب: العمل فی افتتاح الصلاۃ و (122/2): باب: رفع الیدین قبل التکبیر، و (182/2)، باب: رفع الیدین للرکوع حذاء المنکبین، و (194/2) کتاب التطبیق: باب: رفع الیدین حذو المنکبین عند الرفع من الرکوع و (195/2)، باب: مایقول الامام اذا رفع راسہ من الرکوع، و (206/2): باب: ترک رفع الیدین عند السجود، و (231/2): باب: ترک ذلک بین السجدتین و (3/3): کتاب السہو: باب: رفع الیدین للقیام الی الرکعتین الاخریین حذو المنکبین، وابن ماجہ (279/1): کتاب: اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب: رفع الیدین اذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع: حدیث (858)، ومالک فی "الموطا" (75/1): کتاب الصلاۃ، باب: افتتاح الصلاۃ، حدیث (16)، واحمد (8/2-18 -47 -62، -134 -147)، وابن خزیمۃ (232/1)، حدیث (456)، و (294/1) حدیث (583)، و (344/1) حدیث (693) والحمیدی (277/2) حدیث (614)، والدارمی (285/1) کتاب الصلاۃ: باب: فی رفع الرکوع والسجود من طریق الزہری عن سالم عن ابیہ بہ۔

اَیْدِیَهُمْ اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَکَعُوْا وَاِذَا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کئے' انہیں کندھوں تک بلند کیا' پھر جب آپ رکوع میں گئے' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا (تو اس وقت بھی رفع یدین کیا)

ابن ابی عمر نامی راوی اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' ابن ابی عمر کی روایت کی مانند منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمیر لیثی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' جن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر (رحمۃ اللہ علیہم) اور دیگر حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک، معمر، اوزاعی، ابن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق (رحمۃ اللہ علیہم) نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ حدیث ثابت ہے' جس میں رفع یدین کا تذکرہ ہے۔

پھر انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کا تذکرہ کیا جو سالم کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے۔

(عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

(یحییٰ فرماتے ہیں: ہمیں عبدالرزاق نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ معمر کے نزدیک نماز میں رفع یدین کیا جائے گا۔)

میں نے جارود بن معاذ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ، عمر بن ہارون، نضر بن شمیل نماز کے آغاز میں، رکوع میں جاتے ہوئے، اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْفَعْ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

باب 53: نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے

238 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّی بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تمہیں، نبی اکرم ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز ادا کی تو نماز کے صرف آغاز میں رفع یدین کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک سے زیادہ اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَی الرُّكْبَتَيْنِ فِی الرُّكُوْعِ

باب 54: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

239 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ

238- اخرجه الامام احمد فی "مسنده" (1/388-441)، والنسائی (2/182): کتاب: الافتتاح باب: ترك ذلك و (2/195): کتاب التطبیق: باب: ترك ذلك من طریق سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبدالله بن مسعود فذکره.

239- اخرجه النسائی (2/185): کتاب التطبیق: باب: الامساك بالرکب فی الرکوع، حدیث (1034- 1035) من طریق ابی عبدالرحمن السلمی عن عمر بن الخطاب فذکره.

متن حدیث: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي حُمَيْدٍ وَّاَبِي اُسَيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَاَبِي مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ

آثار صحابہ: اِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّبَعْضِ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُطَبِّقُوْنَ وَالتَّطْبِيْقُ مَنْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا تمہارے لئے سنت ہے تو تم گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کو اختیار کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض اصحاب سے اختلافی رائے منقول ہے کیونکہ وہ حضرات دونوں زانوؤں کے درمیان ہاتھ رکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اہلِ علم کے نزدیک زانوں کے درمیان ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے۔

240 متن حدیث: قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ الْاَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ بِهٰذَا

توضیح راوی: وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَاَبُوْ حَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ الْعَبْدِيُّ اسْمُهٗ وَاقِدٌ وَّيُقَالُ وَقْدَانُ وَهُوَ الَّذِيْ

240- اخرجه البخاری (319/2): كتاب: الاذان باب: وضع الاكف على الركب فى الركوع: حديث (790) و مسلم (431/2-الابى): كتاب: المساجد ومواضع الصلاة' باب: الندب الى وضع الايدى على الركب فى الركوع ونسخ التطبيق: حديث (535/29)' وابو داؤد (291/1): كتاب الصلاة: باب: تفريع اليدين ابواب الركوع والسجود' وضع اليدين على اكربتين' حديث (867)' والنسائى (185/2): كتاب التطبيق: باب: نسخ ذلك' حديث (1032)' (1033)' وابن ماجه (283/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: وضع اليدين على الركبتين' حديث (873)' واحمد فى "مسنده" (181/1-182)' والحميدى (402/1) حديث (79)' وابن خزيمة (302/1) حديث (596)' والدارمى (298/1-299)' كتاب الصلاة: باب: العمل فى الركوع من ...

رَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے، پھر ہمیں اس سے منع کردیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہم اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔

اس روایت کو مصعب بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمٰن بن ساعد بن المنذ ر ہے۔

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

ابوحسین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

ابویعفور نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن فسطاس ہے۔ ابویعفور عبدی کا نام ''واقد'' ہے، اور ایک قول کے مطابق وقدان ہے۔ یہ وہی راوی ہیں، جنہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہ دونوں راوی کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُجَافِىْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِى الرُّكُوْعِ

باب 55: رکوع میں دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھا جائے

241 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّجَافِىَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

◆◆ عباس بن سہل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحمید، حضرت ابواسید، حضرت سہل بن سعد اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا، تو حضرت ابوحمید نے فرمایا: میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے، تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے، یوں جیسے آپ نے گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے، اور آپ اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھتے تھے۔

241- اخرجه احمد (424/5) وابو داؤد (471/1) كتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة حديث (734) وابن ماجه (280/1) كتاب: اقامة الصلاة: باب: رفع اليدين اذا ركع حديث (863) من طريق فليح بن سليمان حدثني عباس بن سهل به

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے: رکوع اور سجدے میں آدمی کے بازو اس کے پہلو سے الگ رہیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 56: رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھنا

242 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَّا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيْحَاتٍ وَّرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِيْحَاتٍ لِكَيْ يُدْرِكَ مَنْ خَلْفَهٗ ثَلَاثَ تَسْبِيْحَاتٍ وَّهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رکوع میں جائے اور رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے' اور جب وہ سجدے میں جائے اور سجدے میں ''سبحان ربی الاعلی'' تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا' اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ اس کے راوی عون بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک یہ بات مستحب ہے: آدمی رکوع یا سجدے میں تین تسبیحوں سے کم نہ پڑھے۔

242- اخرجه ابو داؤد (296/1): كتاب: الصلاة باب: مقدار الركوع والسجود حديث (886) وابن ماجه (287/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: التسبيح في الركوع والسجود، حديث (890) من طريق عون بن عبدالله بن عتيبة عن ابن مسعود فذكره.

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: میں امام کے لئے یہ بات مستحب قرار دیتا ہوں کہ وہ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھے' تاکہ اس کے پیچھے موجود لوگوں کو تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کا موقع مل جائے۔

اسحٰق بن ابراہیم نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

243 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ صَلّٰى بِاللَّيْلِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

◆◆ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی انہوں نے رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھا اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھا آپ جب بھی رحمت کے مضمون سے متعلق کوئی آیت پڑھتے' تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کو مانگتے تھے اور جب عذاب کے مضمون سے متعلق کوئی آیت پڑھتے' تو وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' اسی روایت کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند کے ہمراہ نقل کیا گیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 57: رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا

244 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

243– اخرجه مسلم (111/3۔ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها؛ باب: استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (203/ 772)، وابو داؤد (292/1): كتاب: الصلاة باب: مايقول الرجل في ركوعه و سجوده؛ حديث (871) والنسائي (176/2) كتاب الافتتاح: باب: تعوذ القاري اذا مر بآية عذاب، و (177/2): باب: مسالة القاري اذا مر بآية رحمة، و (190/2): كتاب: التطبيق باب: الذكر في الركوع، و (224/2): باب: نوع آخر و (225/3): كتاب: قيام الليل و تطوع النهار: باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدتين في صلاة الليل، وابن ماجه (289/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: مايقول بين السجدتين: حديث (897)، و (429/1)، باب: ماجاء في القراءة في صلاة الليل: حديث (1351)، واحمد في "مسنده": (382/5- 384- 389- 394- 397) وابن خزيمة (273/1) حديث (543)، و (304/1) حديث (603)، و (604/1) حديث (604)، و (331/1) حديث (660)، و (334/1) حديث (668)، (669)، و (340/1) حديث (684)، والدارمي (299/1)، كتاب الصلاة: باب: مايقال في الركوع من طريق صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان فذكره۔

عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ فِى الرُّكُوْعِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَائَةَ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے قسی، مصفر (زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے) سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے اہلِ علم کی یہ رائے ہے: ان حضرات کے نزدیک رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 58: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا

245 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَّا يُقِيْمُ فِيْهَا الرَّجُلُ يَعْنِىْ صُلْبَهٗ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

244– اخرجه مالك فى "الموطا" (80/1) كتاب الصلاة: باب: العمل فى القراءة: حديث (28)، والبخارى فى "خلق افعال العباد" (69, 70)، ومسلم (371/2 -372. الابى): كتاب : الصلاة: باب: النهى عن قراءة القرآن فى الركوع والسجود: حديث (209 -210-211 /480) و (226/7-227. الابى) كتاب: اللباس والزينة: باب: النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر حديث (29-30-31 /2078)، وابو داؤد (445/2)، كتاب: اللباس: باب: من كرهه، حديث (4044 -4045 -4046) والنسائى (189/2): كتاب التطبيق: باب: النهى عن القراءة فى الركوع، و (217/2): باب: النهى عن القراءة فى السجود، (167/8 -168) كتاب: الزينة باب: خاتم الذهب، و (169/8) باب: الاختلاف على يحيى بن ابى كثير فيه، (191/8 -192) باب: النهى عن لبس خاتم الذهب، وابن ماجه (1191/2): كتاب : اللباس: باب: كراهية المعصفر للرجال حديث (3606)، و (1202/2) وباب: النهى عن خاتم الذهب حديث (3642)، واحمد فى "مسنده": (92/1 -114-126 -132) من طريق عبدالله بن حنين عن ابيه عن على بن ابى طالب فذكره.

245– اخرجه ابو داؤد (287/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود حديث (855)، والنسائى (183/2) كتاب الافتتاح، باب: الاعتدال فى الركوع والسجود، (214/2) كتاب: التطبيق، باب: اقامة الصلب فى السجود وابن ماجه (282/1)، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الركوع فى الصلاة، حديث (870)، واحمد فى "مسنده": (119/4-122)، والدارمى (304/1) كتاب الصلاة: باب: فى الذى لا يتم الركوع والسجود وابن خزيمة (300/1) حديث (591 -592) و (333/1) حديث (666)، والحميدى (216/2) حديث (454) من طريق ابى معمر عن ابى مسعود الانصارى فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَاَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَنْ لَمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَّا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی' جو نماز میں رکوع اور سجدے میں سیدھا نہیں کرتا (راوی کہتے ہیں) یعنی اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی رکھے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا' اس کی نماز فاسد ہوتی ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

''اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو اس میں اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں سیدھا نہیں کرتا''۔

ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

حضرت ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب 59: جب آدمی رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

246 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِي اَوْفٰى وَاَبِي جُحَيْفَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ

وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهَا فِيْ صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

توضیح راوی. توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاِنَّمَا يُقَالُ الْمَاجِشُوْنِيُّ لِاَنَّهٗ مِنْ وَّلَدِ الْمَاجِشُوْنِ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد سن لی' جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے ہے آسمانوں جتنی اور زمین جتنی' ان دونوں کے درمیان جو جگہ ہے' اس جتنی اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز' جو تو چاہے اس جتنی''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: فرض اور نفل نماز میں اسی طرح پڑھا جائے گا۔

بعض اہلِ کوفہ یہ فرماتے ہیں: نفل نماز میں آدمی اس طرح پڑھے گا' البتہ فرض نماز میں ایسے نہیں پڑھے گا۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: راوی کا نام ماجشونی بھی کہا گیا ہے' کیونکہ وہ ماجشون کی اولاد میں سے تھے۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 60: بلاعنوان

247 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

247- اخرجه البخاری (330/2)' کتاب: الاذان باب: فضل "اللهم ربنا لك الحمد" حديث (796)' و (360/6)' کتاب بدء الخلق' باب: اذا قال احدكم "آمين" والملائكة في السماء فوافقت احداهما الاخرى غفرله ما تقدم من ذنبه' حديث (3228)' ومسلم (292/2- الابی)' كتاب الصلاة: باب: التسميع والتحميد والتامين' حديث (409/71)' وابو داؤد كتاب: الصلاة باب: مايقول اذا رفع راسه من الركوع' حديث (848)' والنسائی (196/2) كتاب: التطبيق' باب: قوله ربنا ولك الحمد' حديث (1063) من طريق سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَّقُوْلَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَيَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَغَيْرُهٗ يَقُوْلُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام "سمع اللّٰه لمن حمده" کہے تو تم "ربنا ولك الحمد" کہو! جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی امام "سمع اللّٰه لمن حمده ربنا ولك الحمد" پڑھے گا' اور مقتدی صرف "ربنا ولك الحمد" پڑھے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن سیرین اور دیگر حضرات نے یہ رائے بیان کی ہے: جو شخص امام کے پیچھے ہو (یعنی مقتدی) وہ "سمع اللّٰه هو لمن حمده ربنا ولك الحمد" پڑھے گا' جیسے امام پڑھے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 61: سجدے میں (جاتے ہوئے) دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھنا

248 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ زَادَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَلَمْ يَرْوِ شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ

248- اخرجه ابو داؤد (282/1): كتاب الصلاة باب: كيف يضع ركبتيه قبل يديه؟ حديث (838)' والنسائي (206/2) كتاب: التطبيق باب: اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده و (234/2): باب: رفع اليدين عن الارض قبل الركبتين وابن ماجه (286/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السجود' حديث (882)' وابن خزيمة (318/1) حديث (626)' و (319/1) حديث (629)' والدارمي (303/1) كتاب: الصلاة' باب: اول ما يقع من الانسان على الارض اذا اراد ان يسجد من طريق عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ شَرِيْكٍ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوٰى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ

◆◆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے (زمین سے) اٹھائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن علی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ یزید بن ہارون فرماتے ہیں: شریک نے عاصم بن کلیب کے حوالے سے صرف اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب حسن" ہے۔

ہم ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہیں' جس نے اسے روایت کیا ہو صرف شریک نے روایت کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھے گا' اور جب اٹھے گا تو دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے گا۔

ہمام نامی راوی نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَاب اٰخَرُ مِنْهُ

باب 62: بلاعنوان

249 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِىْ صَلَاتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ

249– اخرجه ابو داؤد (283/1): كتاب: الصلاة باب: كيف يضع ركبتيه قبل يديه' حديث (840 - 841)' والنسائي (207/2): كتاب: التطبيق باب: اول ما يصل الى الارض من الانسان فى سجوده' واحمد فى "مسنده" (381/2) والدارمى (303/1) كتاب: الصلاة: باب اول ما يقع من الانسان على الارض اذا اراد ان يسجد [illegible] عن ابى هريرة فذكره۔

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنی نماز کے دوران اس طرح کیوں بیٹھ جاتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابوزناد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

عبداللہ بن سعید المقبری کو یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

باب 63: پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

250 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي حُمَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّسْجُدَ الرَّجُلُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ فَاِنْ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ دُوْنَ اَنْفِهٖ فَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهٗ

وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

◆◆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے' تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے تھے' آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت وائل بن حجر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی مرد سجدہ پیشانی اور ناک پر کرے گا' جب وہ ناک کی بجائے صرف پیشانی پر سجدہ کرے' تو اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک یہ درست ہوگا اور دیگر حضرات کے نزدیک اس وقت تک درست نہیں ہوگا' جب تک پیشانی اور ناک (دونوں پر) سجدہ نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ

باب 64: آدمی سجدے میں اپنا چہرہ کہاں رکھے؟

251 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّاَبِىْ حُمَيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ تَكُوْنَ يَدَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ

ابواسحٰق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں اپنا چہرہ مبارک (یعنی پیشانی) کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔

اس بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے یعنی آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے دونوں کانوں کے قریب ہوں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

باب 65: سات اعضاء پر سجدہ کرنا

252 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَّجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْعَبَّاسِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب بندہ سجدہ کرتا ہے، تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، اس کی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

251- انفرد به الترمذی، واخرجه الطحاوی فی "معانی الآثار" (151/1) من طریق سهل بن عثمان عن حفص بن غیاث۔

252- اخرجه ابو داؤد (298/1): کتاب الصلاة، باب: اعضاء السجود: حدیث (891)، والنسائی (208/2)، کتاب: التطبیق، باب: علی کم السجود؟ و (210/2)، باب: السجود علی القدمین، وابن ماجه (286/1) کتاب: اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: السجود، حدیث (885) واحمد فی "مسنده" (206/1 - 208) وابن خزیمة (320/1) حدیث (631) من طریق عامر بن سعد بن ابی وقاص عن العباس بن عبدالمطلب فذکره۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

253 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا تھا: آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور (نماز پڑھنے کے دوران) اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

باب 66: سجدے کے دوران (بازوؤں کو پہلوؤں سے) الگ رکھنا

254 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَقْرَمِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ اَيْ بَيَاضِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَّاَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَّمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَعَائِشَةَ

253– اخرجه البخاری (344/2): كتاب الاذان: باب: السجود على سبعة اعظم: حديث (809-810)، و (347/2) باب: السجود على الانف حديث (812)، و (348/2): باب: لا يكف شعرا حديث (815)، و (349/2): باب: لايكف ثوبه فى الصلاة حديث (816)، و مسلم (380/2 الابى): كتاب: الصلاة باب: اعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب وعقص الراس فى الصلاة حديث (228)، (231)، وابو داؤد (298/1): كتاب: الصلاة: باب: اعضاء السجود حديث (889-890)، والنسائى (208/2) كتاب التطبيق: باب: على كم السجود؟ و (215/2): باب: النهى عن كف الشعر فى السجود و (216/2): باب: النهى عن كف الثياب فى السجود، وابن ماجه (286/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: السجود حديث (883-884)، و (331/1): باب: كف الشعر والثوب فى الصلاة حديث (1040)، واحمد فى "مسنده": (221/1, 222 -255 -270 -279 -285 -286) والحميدى (230/1) حديث (493 -494)، وابن خزيمة (320/1 -321) حديث (632 -633 -634 -635 -636) حديث (782)، والدارمى (302/1) كتاب: الصلاة: باب: السجود على سبعة اعظم و كيف العمل فى السجود؟، وعبد بن حميد ص (210) حديث (617) من طريق طاووس عن عبدالله بن عباس فذكره.

254– اخرجه النسائى (213/2): كتاب: التطبيق باب: صفة السجود، حديث (1108)، وابن ماجه (285/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: السجود حديث (881)، والحميدى (412/2) حديث (923)، واحمد فى "مسنده": (35/4) من طريق داود عن قيس الفراء عن عبيدالله بن عبدالله بن اقرم الخزاعى عن ابيه فذكره.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حَدِيْثٌ وَّاحِدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ وَّلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَرْقَمَ الزُّهْرِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَاتِبُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ

◆◆ عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ وادی نمرہ کے مقام ''قاع'' میں تھا وہاں سے کچھ سوار گزرے نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے جب آپ سجدے میں گئے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے (راوی کہتے ہیں یہاں پر لفظ عُفْرَتَیْ) سے مراد ان کی سفیدی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت احمر بن جزء رضی اللہ عنہ یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں اور ان سے ایک روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن اقرم سے منقول حدیث ''حسن'' ہے ہم اسے صرف داؤد بن قیس کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن اقرم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

255 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ وَّاَنَسٍ وَّالْبَرَاءِ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَّعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِعْتِدَالَ فِي السُّجُوْدِ وَيَكْرَهُوْنَ الْاِفْتِرَاشَ

255- اخرجه ابن ماجه (288/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الاعتدال في السجود، حديث (891)، واحمد في "مسنده" (389-305/3-315) وابن خزيمة (325/1) رقم (644) من طريق الاعمش عن ابي سفيان عن جابر بن عبدالله فذكره.

كَافْتِرَاشِ السَّبُعِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے' تو اعتدال (کے طور پر) بیٹھے اور اپنے بازوؤں کو یوں نہ بچھائے جیسے کتا اپنے پاؤں بچھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک سجدے میں اعتدال (کے طریقے) کو اختیار کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک درندوں کی طرح ہاتھ پاؤں بچھانا مکروہ ہے۔

256 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِعْتَدِلُوْا فِى السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِى الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سجدے میں اعتدال کرو اور کوئی بھی شخص اپنے بازوؤں کو نماز میں یوں نہ بچھائے جیسے کتا بچھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِى السُّجُوْدِ

باب 67: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور پاؤں کھڑے کرنا

257 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ

اسنادِ دیگر: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

256- اخرجه البخاری (19/2) کتاب مواقیت الصلاة: باب: المصلی یناجی ربه عزوجل' حدیث (532)' و (351/2): کتاب الاذان: باب: لا ینفترش ذراعیه فی السجود' حدیث (822)' ومسلم (448/2. النووی): کتاب الصلاة: باب: الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض' حدیث (493/233)' وابو داؤد (299/1): کتاب الصلاة: باب: صفة السجود حدیث (897)' والنسائی (183/2) کتاب الافتتاح' باب: الاعتدال فی الرکوع حدیث (1028)' و (211/2) کتاب: التطبیق باب: النهی عن بسط الذراعین فی السجود' حدیث (1103)' و (213/2)' باب: الاعتدال فی السجود' وابن ماجه (288/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: الاعتدال فی السجود' حدیث (892) والدارمی (303/1): کتاب الصلاة: باب: النهی عن الافتراش ونقرة الغراب' واحمد فی "مسنده" (202- 214- 231- 274- 291- 109/3-115-177-179-191)

بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَرَوٰى يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ "مُرْسَلٌ"

حکم حدیث: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوْهُ

◄► حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) دونوں ہاتھ رکھنے اور دونوں پاؤں کھڑے کرنے کی ہدایت کی ہے۔

محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ رکھنے کی ہدایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق ذکر کیا ہے تاہم اس روایت میں انہوں نے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر راویوں نے محمد بن عجلان کے حوالے سے، محمد بن ابراہیم کے حوالے سے، عامر بن سعد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت وہیب کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بات پر اہلِ علم کا اتفاق ہے اور انہوں نے اسے اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 68: جب رکوع یا سجدے سے سر اٹھائیں تو کمر کو بالکل سیدھا کرنا

258 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْمَرْوَزِىُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

258- اخرجه البخاري (322/2): كتاب الاذان باب: حد اتمام الركوع والاعتدال والاطمانينة حديث (792) و (336/2): باب الاطمانينة حين يرفع راسه من الركوع حديث (801) و (350/2): باب: المكث بين السجدتين حديث (820) ومسلم 2/361-362. الابي) كتاب الصلاة: باب: اعتدال اركان الصلاة و تخفيفها في تمام حديث (193-194/471) ابو داؤد (286/1): كتاب الصلاة: باب: طول القيام من الركوع وبين السجدتين حديث (852) والنسائي (197/2): كتاب التطبيق: باب: قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود و (232/2) باب: قدر الجلوس بين السجدتين واحمد في "مسنده" (280/4-285-298) والدارمي (306/1) كتاب الصلاة: باب: قدر كم كان يمكث النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما يرفع راسه وابن خزيمة (309/1) حديث (610) و (330/1) حديث (659) و (331/1) حديث (661) و (340/1) حديث (683) من طريق الحكم عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى : حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس دوران (کا وقفہ) تقریباً برابر ہوتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادَرَ الْاِمَامُ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 69: امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا مکروہ ہے

259 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُيُوْشِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى : حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهِ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اِنَّمَا يَتْبَعُوْنَ الْاِمَامَ فِيْمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رُكُوْعِهِ وَلَا يَرْفَعُوْنَ اِلَّا بَعْدَ رَفْعِهِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا

◆◆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ جھوٹے نہیں ہیں وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تھے تو کوئی بھی شخص اس وقت تک اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے (جب آپ سجدے میں چلے

259- اخرجه البخاري (212/2): كتاب الاذان: باب: متى يسجد من خلف الامام؟ حديث (690) و (271/2) باب: رفع البصر الى الامام في الصلاة حديث (747)، و (345/2): باب: السجود على سبعة اعظم حديث (811)، ومسلم (363/2-الابى): كتاب الصلاة: باب: متابعة الامام والعمل بعده، حديث (197-198/474) وابو داؤد (224/1) كتاب الصلاة: باب: ما يؤمر به المأموم من اتباع الامام، حديث (620)، والنسائي (96/2)، كتاب الامامة: باب: مبادرة الامام حديث (829)، واحمد في "مسنده" (284/4-285-300-304) من طريق ابي اسحق عن عبدالله بن يزيد عن البراء بن عازب فذكره.

جاتے) تو ہم سجدے میں جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ جو لشکروں کے امیر تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، یعنی جو لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوں، وہ امام کی پیروی کریں گے، جو وہ کرتا ہے، اور وہ امام کے رکوع میں جانے کے بعد رکوع میں جائیں گے اور امام کے سر اٹھانے کے بعد ہی سر اٹھائیں گے۔

ہمارے علم کے مطابق ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 70: دو سجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) بیٹھنا مکروہ ہے

260 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِیْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

توضیحِ راوی: وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْاَعْوَرَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تمہارے لئے اسی بات کو پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اسی بات کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں، تم دو سجدوں کے درمیان اقعاء (کے طور پر) نہ بیٹھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف ابواسحٰق نامی راوی کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے حارث اعور نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

280- اخرجه ابن ماجه (289/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الجلوس بين السجدتين حديث (895) من طريق ابى موسى و ابى اسحق عن الحارث عن على بن ابى طالب فذكره.

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ان حضرات کے نزدیک اقعاء (کے طور پر بیٹھنا) مکروہ ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

باب 71: اقعاء (کے طور پر بیٹھنے) کی رخصت

261 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ

متنِ حدیث: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ

قَالَ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ الْإِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

◆◆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ہم نے عرض کی: ہم تو یہ سمجھتے ہیں یہ آدمی کے ساتھ زیادتی ہے' انہوں نے فرمایا: نہیں! یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' ان حضرات کے نزدیک اقعاء کے طور پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مکہ سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اور اہلِ فقہ کی یہی رائے ہے' تاہم اکثر اہلِ علم کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 72: دو سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟

262 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي

261- اخرجه مسلم (431/2)' كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: جواز الاقعاء على العقبين' حديث (536/32)' وابو داؤد (284/1)' كتاب الصلاة: باب: الاقعاء بين السجدتين' حديث (845)' واحمد فى "مسنده" (313/1)' وابن خزيمة (338/1) حديث (680) من طريق ابى الزبير انه سمع طاووسا يقول: قلنا لابن عباس فى الاقعاء على القدمين.....فذكره.

ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِىْ وَاجْبُرْنِىْ وَاهْدِنِىْ

متنِ حدیث: وَارْزُقْنِىْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِى الْعَلَاءِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

آثارِ صحابہ: وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ وَّبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِى الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ اَبِى الْعَلَاءِ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میری مغفرت کردے! مجھ پر رحم کر! میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرمادے! مجھے ہدایت عطا کراور مجھے رزق عطا کر''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اوراسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک فرض اور نفل نماز میں اس طرح پڑھنا جائز ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو کامل نامی راوی سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِعْتِمَادِ فِى السُّجُوْدِ

باب 73: سجدے میں (جاتے ہوئے) سہارا لینا

263 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اشْتَكٰى بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

262- اخرجه ابو داؤد (286/1): كتاب الصلاة: باب: الدعاء بين السجدتين، حديث (850)، وابن ماجه (290/1)، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: مايقول بين السجدتين، حديث (898)، واحمد فى "مسنده": (315/1) من طريق كامل ابى العلاء، قال: حدثنى حبيب بن ابى ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس، فذكره.

263- اخرجه ابو داؤد (300/1) كتاب: الصلاة باب: الرخصة فى ذلك للضرورة" حديث (902)، واحمد فى "مسنده": (339/2) من طريق ابى عجلان عن سمى عن ابى صالح عن ابى هريرة فذكره.

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَكَاَنَّ رِوَایَةَ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَایَةِ اللَّیْثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سجدہ کرتے ہوئے مشکل کی شکایت کی کہ انہیں اعضاء کو علیحدہ رکھنے میں دقت پیش آتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گھٹنوں کے ذریعے مدد لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم صرف ابوصالح نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے بارے میں جانتے ہیں اور یہ روایت صرف لیث نے ابن عجلان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اسی روایت کو سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات نے سمی نامی راوی کے حوالے سے، نعمان بن ابوعیاش کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، تاہم یہ روایت لیث سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَیْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

باب 74: سجدے سے کس طرح اٹھا جائے؟

264 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَبَعْضُ اَصْحَابِنَا

توضیحِ راوی: وَمَالِكٌ یُكْنٰی اَبَا سُلَیْمَانَ

◆◆ حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق رکعت (یعنی پہلی، تیسری) ادا کرتے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے تھے، جب تک پہلے اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، اسحاق بن راہویہ اور ہمارے بعض اصحاب نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

مالک نامی راوی کی کنیت "ابوسلیمان" ہے۔

264- اخرجه البخاری (352/2): كتاب الاذان' باب: من استوى قاعدا فی وتر من صلاته ثم نهض' حديث (823)' وابو داؤد (284/1): كتاب الصلاة' باب: النهوض فی الفرد' حديث (844)' والنسائی (234/2) كتاب التطبيق' باب: الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين' حديث (1151)' وابن خزيمة (341/1) حديث (686) من طريق هشيم' قال: اخبرنا خالد الحذاء' عن ابی قلابة عن مالك بن الحويرث الليثی فذكره.

بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

باب 75: بلاعنوان

265 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِى الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَّنْهَضَ الرَّجُلُ فِى الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ

توضیحِ راوی: وَخَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ اِيَاسٍ اَيْضًا وَّصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ وَّاَبُوْ صَالِحٍ اسْمُهٗ نَبْهَانُ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (سجدے سے) اٹھتے ہوئے اپنے پاؤں کے اگلے حصے کے سہارے اٹھا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی نماز کے دوران اپنے پاؤں کے اگلے حصے پر زور دیتے ہوئے اٹھے۔

اس روایت کا راوی خالد بن الیاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام خالد بن ایاس ہے۔

اس روایت کے ایک راوی صالح مولی توامہ' یہ صالح بن ابوصالح ہیں اور ابوصالح کا نام نبہان ہے' اور یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّشَهُّدِ

باب 76: تشہد کا بیان

266 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَّقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

265– اخرجه الزيلعي في "نصب الراية" (389/1) كتاب الصلاة' الحديث السابع والثلاثون وعزاه لابن عدي في الكامل' واعله بخالد' واسند تضعيفه عن البخاري' والنسائي واحمد.

266– اخرجه ابو داؤد (319/1)' كتاب: الصلاة باب: التشهد' حديث (970) والنسائي (239/2-240) كتاب التطبيق' باب: كيف التشهد الاول' واحمد في "مسنده": (422/1-450)' والدارمي (309/1) كتاب الصلاة: باب: في التشهد' من طريق الاسود بن يزيد وعلقمة عن عبدالله بن مسعود' فذكره.

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّهُوَ اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي التَّشَهُّدِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے: جب ہم دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ جائیں تو یہ پڑھیں:

''ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادات' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام نازل ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر بھی سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' اور یہ تشہد کے بارے میں منقول سب سے مستند حدیث ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

احمد بن محمد نے اپنی سند کے حوالے سے' خصیف کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! تشہد کے الفاظ کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ابن مسعود (کے حوالے سے منقول) تشہد کو اختیار کرو۔

267 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

267- اخرجه مسلم (352/2. النووی): کتاب الصلاة' باب: التشهد فی الصلاة' حدیث (403/60)' وابو داؤد (320/1)' کتاب الصلاة: باب: التشهد' حدیث (974)' وابن ماجه (291/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها' باب: ماجاء فی التشهد' حدیث (900)' والنسائی (242/2) کتاب: التطبیق' باب: نوع آخر من التشهد واحمد فی "مسنده": (292/1)' وابن خزیمة (349/1) حدیث (705) من طریق اللیث بن سعد عن ابی الزبیر' عن سعید بن جبیر' و طاوس عن ابن عباس فذکره. واخرجه مسلم (352/2. النووی) کتاب الصلاة' باب: التشهد فی الصلاة' حدیث (403/61)' والنسائی (41/3): کتاب السهو' باب: کیف التشهد؟ واحمد فی "مسنده" (315/1) من طریق یحیی بن آدم قال: حدثنا عبدالرحمن بن حمید' قال: حدثنا ابو الزبیر عن طاوس عن ابن عباس' فذکره مختصراً' ولم یذکر سعید بن جبیر۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّرَوٰى اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

مذاہب فقہاء: وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى التَّشَهُّدِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے۔

"تمام برکت والی تعریفیں، نمازیں اور پاکیزگیاں (یعنی جسمانی اور مالی عبادتیں) اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی (سلام ہو) میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو حضرت ابوزبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے جس طرح لیث ابن سعد نے اسے نقل کیا ہے۔

ایمن بن نابل مکی نے اس روایت کو ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تشہد کے الفاظ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُخْفِى التَّشَهُّدَ

باب 77: پست آواز میں تشہد پڑھنا

268 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِىَ التَّشَهُّدَ

268- اخرجه ابو داؤد (324/1) كتاب الصلاة، باب: اخفاء التشهد، حديث (986)، وابن خزيمة (349/1) حديث (706) من طريق عبدالله بن سعيد الكندى عن ابى سعيد الاشج، قال: حدثنا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق، عن عبدالرحمن بن السود، عن ابيه عن عبدالله بن مسعود عن ابيه، فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: پست آواز میں تشہد پڑھا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ

باب 78: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

269 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ

متن حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِىْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اچھی طرح جائزہ لوں گا' جب آپ تشریف فرما ہوئے (راوی کہتے ہیں) یعنی تشہد میں (بیٹھے) تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا (راوی کہتے ہیں) یعنی بائیں زانوں کے بل (بیٹھے) اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

270 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ

269– اخرجه ابو داؤد (251/1): كتاب الصلاة' باب: رفع اليدين فى الصلاة حديث (726-727)' (315/1) باب: كيف الجلوس فى التشهد؟ حديث (957)' والبخارى فى "رفع اليدين" (26-30-71)' والنسائى (126/2): كتاب: الافتتاح' باب: موضع اليمين من الشمال فى الصلاة' و (211/2) كتاب التطبيق' باب: مكان اليدين من السجود' و (236/2) باب: موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول' و (34/3): كتاب السهو' باب: صفة الجلوس فى الركعة التى يقضى فيها الصلاة' و (35/3): باب موضع المرفقين' و (37/3): باب: قبض الثنتين من اصابع اليد اليمنى وعقد الوسطى والابهام منها' وابن ماجه (266/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: وضع اليمين على الشمال فى الصلاة' حديث (810)' و (281/1) باب: رفع اليدين اذا ركع' واذا رفع راسه من الركوع' حديث (867)' واحمد فى "مسنده": (317-318-319-316/4)' والدارمى (314/1): كتاب: الصلاة' باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم' والحميدى (98/2) حديث (885)' وابن خزيمة (242/1-243) حديث (477-478-479-480)' و (323/1) حديث (641)' و (343/1) حديث (690-691)' و (345/1-346) حديث (697-698)' و (353/1-354) حديث (713-714) من طريق ابن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر فذكره.

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ

متن حدیث: اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِىْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ يَعْنِى السَّبَّابَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا يَقْعُدُ فِى التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ عَلٰى وَرِكِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِىْ حُمَيْدٍ قَالُوْا يَقْعُدُ فِى التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى

حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوحمید، حضرت ابواسید، حضرت سہل بن سعد، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں، میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' راوی کہتے ہیں یعنی تشہد کے لئے (بیٹھے)، تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور آپ نے اپنے دائیں پاؤں کے اگلے حصے کو قبلہ کی سمت میں کھڑا کرلیا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ یہ حضرات یہ بیان کرتے ہیں: آدمی آخری تشہد میں اپنی سرین کے بل بیٹھے گا۔ ان حضرات نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: آدمی پہلے والے تشہد میں بائیں پاؤں کے بل بیٹھے گا' اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِشَارَةِ فِى التَّشَهُّدِ

باب 79: تشہد میں اشارہ کرنا

271 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

271- اخرجه مسلم (503/2، الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: صفة الجلوس فى الصلاة' و كيفية وضع اليدين على الفخذين' حديث (580/114) وابن ماجه (295/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الاشارة فى التشهد حديث (913)' والنسائى (37/3) كتاب السهو: باب بسط اليسرى على الركبة' واحمد فى "مسنده": (2/131-147)' والدارمى (308/1): كتاب الصلاة: باب: الاشارة فى التشهد وابن خزيمة (355/1) حديث (717) [illegible] فذكره

مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ الْيُمْنٰى يَدْعُو بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ حُمَيْدٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ يَخْتَارُوْنَ الْاِشَارَةَ فِى التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ اَصْحَابِنَا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر دعا کرتے تھے آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور اس کی انگلیاں سیدھی رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبیداللہ بن عمر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں وہ بھی صرف اسی ایک سند کے ذریعے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے تشہد کے درمیان اشارہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔

ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّسْلِيْمِ فِى الصَّلٰوةِ

باب 80: نماز میں سلام پھیرنا

272 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

272- اخرجه ابو داؤد (1/326): كتاب الصلاة: باب: فى السلام' حديث (996)' والنسائى (3/63): كتاب السهو: باب: كيف السلام على الشمال وابن ماجه (1/296): كتاب : اقامة الصلاة والسنة فيها باب: التسليم' حديث (914)' واحمد فى "مسنده" (1/390-408-444-448)' وابن خزيمة حديث (728) من طريق ابى اسحق عن ابى الاحوص عن عبدالله بن مسعود فذكره

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَمَّارٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّعَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام وعلیکم ورحمة الله، السلام وعلیکم ورحمة الله پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

باب 81: بلاعنوان

273 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَبُوْ حَفْصٍ التِّنِّيْسِيُّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ وَرِوَايَةُ اَهْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَاَنَّ زُهَيْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ هٰذَا الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَاَنَّهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ قَلَبُوْا اسْمَهٗ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ قَالَ بِهٖ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَانِ وَعَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

273- اخرجه ابن ماجه (297/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من يسلم تسليمة واحدة' حديث (919)' وابن خزيمة (360/1) حديث (729) من طريق زهير بن محمد المكي' عن هشام بن عروة عن ابيه' عن عائشة' فذكره.

وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

وَرَاٰى قَوْمٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً فِي الْمَكْتُوْبَةِ

قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً وَّاِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے تھے اور پھر ذرا سا دائیں طرف مڑ جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زہیر بن محمد نامی راوی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اہلِ شام نے ان سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ''منکر'' ہیں اور اہلِ عراق نے ان سے مناسب روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ شام نے جس زہیر بن محمد سے روایات نقل کی ہیں یہ وہ شخص نہیں ہے' جس سے اہلِ عراق نے احادیث نقل کی ہیں' گویا یہ دوسرا شخص ہے' جس کا نام انہوں نے تبدیل کر دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے نماز کے دوران سلام پھیرنے کے حوالے سے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول مستند ترین روایت دو مرتبہ سلام پھیرنے کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کا عمل اسی روایت پر ہے (جس میں دو مرتبہ سلام پھیرنے کا تذکرہ ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور دیگر اہلِ علم میں سے بعض حضرات فرض نماز میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازی اگر چاہے' تو ایک مرتبہ سلام پھیرے اور اگر وہ چاہے' تو دو مرتبہ سلام پھیرے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

باب 82: سلام کو حذف کرنا سنت ہے

274 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

آثارِ صحابہ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

274- اخرجه ابو داؤد (328/1): كتاب الصلاة' باب حذف السلام' حديث (1004)' واحمد في "مسنده" (532/2)' وابن خزيمة (362/1) حديث (734-735)' من طريق الاوزاعي' عن قرة بن عبدالرحمن' عن الزهري' عن ابي سلمة' عن ابي هريرة' قال: "حذف السلام سنة"۔ قال ابو داؤد: قال عيسى: نهاني ابن المبارك عن رفع هذا الحديث' قال ابو داؤد: سمعت ابا عمير عيسى بن يونس الفاخوري الرملي قال: لما رجع الفريابي من مكة ترك رفع هذا الحديث' وقال: نهاه احمد بن حنبل عن رفعه۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي اَنْ لَّا يَمُدَّهُ مَدًّا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِیْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَّالسَّلَامُ جَزْمٌ

توضیح راوی: وَهِقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْاَوْزَاعِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔

علی بن حجر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے: اس کو کھینچے نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: تکبیر میں بھی وقف کیا جائے گا' اور سلام میں بھی وقف کیا جائے گا۔

اس روایت کے راوی ہقل (بن زیاد) کے بارے میں کہا جاتا ہے یہ امام اوزاعی کے کاتب تھے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب 83: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے؟

275 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

275- اخرجه مسلم (516-515/2 الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته' حديث (592/136)' وابو داؤد (474/1): كتاب الصلاة' باب: مايقول الرجل اذا سلم' حديث (1512)' والنسائی (69/3)' كتاب السهو: باب: الذكر بعد الاستغفار' وابن ماجه (298/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها باب: مايقال بعد التسليم' حديث (924)' واحمد فی "مسنده" (235-184-62/6)' والدارمی (311/1): كتاب الصلاة باب القول بعد السلام من طريق ابی الوليد عبدالله بن الحارث عن عائشة فذكره.

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ پڑھتے۔

"اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے سلامتی تجھی سے حاصل ہوتی ہے تو برکت والا ہے اور عزت اور بزرگی کا مالک ہے"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا کرتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دینا چاہے اسے کوئی کچھ دے نہیں سکتا اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی کی کوشش کام نہیں آسکتی"۔

ایک روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

"تو پاک ہے اے پروردگار! اے عزت والے پروردگار! ہر اس چیز سے جس سے وہ (تجھے) موصوف کرتے ہیں اور سلامتی نازل ہو رسولوں پر اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

276 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

276- اخرجه مسلم (514/2): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته حديث (591/135) وابو داؤد (475/1): كتاب الصلاة باب: مايقول الرجل اذا سلم حديث (1513) والنسائي (68/3) كتاب: السهو: باب الاستغفار بعد التسليم وفي "عمل اليوم والليلة" (139) وابن ماجه (300/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: مايقال بعد التسليم واحمد في "مسنده": (279-275/5) والدارمي (311/1): كتاب الصلاة: باب: القول بعد السلام وابن خزيمة (363/1) حديث (738-737) من طريق الاوزاعي عن ابي عمار شداد (وهو ابن عبدالله) عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهٗ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے' تو تین مرتبہ ''استغفار'' پڑھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''تو سلامتی عطا کرنے والا ہے اے برکت والے! اے عزت اور بزرگی کے مالک''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔ ابوعمار نامی راوی کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

باب 84: نماز سے (فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے یا بائیں طرف سے اٹھنا

277 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى اَيِّ جَانِبَيْهِ شَاءَ اِنْ شَاءَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاِنْ شَاءَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْاَمْرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَخَذَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَّسَارِهٖ اَخَذَ عَنْ يَّسَارِهٖ

◆◆ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے' تو آپ دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے' کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ہلب سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی نمازی جس طرف سے چاہے اس طرف سے اٹھ سکتا ہے' اگر وہ چاہے' تو دائیں طرف سے اٹھ سکتا ہے' اگر وہ چاہے' تو بائیں طرف سے اٹھ سکتا ہے' کیونکہ یہ دونوں طریقے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: اگر اسے دائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت ہو' تو وہ دائیں طرف سے اٹھ جائے' اور اگر بائیں طرف سے اٹھنے کی ضرورت ہو' تو بائیں طرف سے اٹھ جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَصْفِ الصَّلٰوۃِ

باب 85: نماز کا طریقہ

278 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ.

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلَاتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلَاتَهٗ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ وَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاَوَّلِ اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ رِفَاعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا جو دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے نماز ادا کی اور خاصی مختصر ادا کی جب وہ پڑھ کر آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور

278–اخرجه ابو داؤد (288/1 -289): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود' حديث (858-859-860-861) والبخاري في القراء ة خلق الامام (101-102-103 -108 -110 -111 -112) والنسائي (20/1): كتاب الاذان: باب: الاقامة لمن يصلي وحده و (193/2): كتاب التطبيق: باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع و (225/2): باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع' و (59/2-60): كتاب الاذان: باب: الاقامة لمن يصلي وحده و (193/2): كتاب التطبيق: باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع و (225/2) باب: الرخصة في ترك الذكر في الركوع' و (59/3-60) كتاب السهو: باب: اقل مايجزي من عمل الصلاة' وابن ماجه (156/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في الوضوء على ما امر الله تعالٰى حديث (460)' واحمد في "مسنده": (340/4)' والدارمي (305/1) كتاب الصلاة باب: في الذي لا يتم الركوع والسجود' وابن خزيمة (302/1)' حديث (597)' و (322/1) حديث (638) من طريق على بن يحيى بن خلاد بن مالك بن رافع بن مالك عن ابيه رفاعه بن رافع به.

نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز ادا نہیں کی' وہ واپس گیا اور اس نے نماز ادا کی' پھر آ کر اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' تو آپ نے فرمایا: تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (درحقیقت) نماز ادا نہیں کی (راوی کہتے ہیں) ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا ہر مرتبہ وہ آتا اور آ کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتا اور نبی اکرم ﷺ یہی ارشاد فرماتے' تم پر بھی (سلام ہو) تم واپس جاؤ اور تم نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' لوگ اس حوالے سے گھبرا گئے اور پریشانی کا شکار ہو گئے شاید جو شخص مختصر نماز ادا کرتا ہے گویا اس نے نماز پڑھی ہی نہیں اس شخص نے آخر کار عرض کی: آپ مجھے بتایئے اور مجھے سکھایئے' کیونکہ میں انسان ہوں میں صحیح کام بھی کر لیتا ہوں اور غلطی بھی کر لیتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو' تو وضو کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دیا ہے' پھر تم کلمہ شہادت پڑھو' پھر کھڑے ہو جاؤ' اگر تمہیں قرآن آتا ہو' تو اس کی تلاوت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' اس کی بڑائی کا تذکرہ کرو لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر کھڑے ہو جاؤ جب تم ایسا کر لو گے' تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور اگر تم نے اس میں سے کسی چیز کی کمی کی' تو تمہاری نماز میں سے وہ کمی ہو جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے لئے پہلی کے مقابلے میں یہ چیز آسان تھی کہ جو شخص اس حوالے سے کوئی کمی کرے گا اس کی نماز میں اس حساب سے کمی ہو جائے گی اس کی پوری نماز ضائع نہیں ہو گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

279 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

279– اخرجه البخاری (276/2): كتاب الاذان: باب: وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات كلها فی الحضر والسفر' وما يجهر فيها وما يخافت' حديث (757)' و (793/2): باب: امر النبی صلى الله عليه وسلم الذی لا يتم ركوعه بالاعادة' حديث (793)' و (39/11) كتاب: الاستئذان: باب: من ردفقال: عليك السلام حديث (6252)' و مسلم (339/2) ۔النووی): كتاب الصلاة باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قراما تيسرله من غيرها' حديث (397/45) واخرجه البخاری فی "القراءة خلف الامام (113)' وابو داؤد (287/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة من لا يقيم صلبه فی الركوع والسجود' حديث (856)' والنسائی (124/2) كتاب الافتتاح: باب: فرض التكبيرة الاولى' واحمدفی "مسنده" (437/2)' وابن خزيمة (224/1) حديث (461)و (299/1) حديث (590) من طريق يحيى بن سعيد' عن عبيدالله بن عمر' عن سعيد المقبری' عن ابيه عن ابی هريرة فذكره۔ واخرجه البخاری (38/11) كتاب الاستئذان: باب: من رد فقال عليك السلام' حديث (6251)' و (557/11) كتاب الايمان والنذور: باب: اذ حنث ناسيا فی الايمان حديث (6667)' و مسلم (339/2۔ النووی): كتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قراما تيسر له من غيرها' حديث (397/46)' وابن ماجه (336/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: اتمام الصلاة حديث (1060)' و (1218/2): كتاب الادب: باب رد السلام حديث (3295)' وابن خزيمة (232/1) حديث (454) من طريق عبيدالله بن عمر' عن سعيد بن ابی سعيد المقبری' عن ابی هريرة ليس فيه: (عن ابيه) وزاد فيه" فاذا فعلت هذا فقد تمت صلاتك ثم استقبل القبلة فكبر" وساق نحوه۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ سند: قَالَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَصَحُّ

توضیح راوی: وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ اسْمُهُ كَيْسَانُ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنٰى أَبَا سَعْدٍ وَكَيْسَانُ عَبْدٌ كَانَ مُكَاتَبًا لِبَعْضِهِمْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک شخص بھی مسجد میں آیا اس نے نماز ادا کی' پھر وہ آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا: اور فرمایا: تم جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' وہ شخص واپس گیا' اس نے اسی طرح نماز ادا کی' جیسے پہلے ادا کی تھی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا اس نے آپ کو سلام کیا' آپ نے (سلام کا) جواب دیا: اور فرمایا: تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ ایسا اس نے تین مرتبہ کیا اس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں اس سے زیادہ اچھی نماز ادا نہیں کر سکتا' آپ مجھے تعلیم دیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو تم تکبیر کہو' پھر قرأت کرو جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اسے پڑھ لو' پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' تم اپنی پوری نماز میں اسی طرح ادا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابن نمیر نے اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے، سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ بن عمر سے جو روایت نقل کی ہے' وہ زیادہ مستند ہے' کیونکہ سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔

ابوسعید المقبری کا نام کیسان ہے' اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعد ہے۔ کیسان ایک غلام تھے وہ ایک شخص کے مکاتب تھے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب 86: (بلاعنوان)

280 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

متن حدیث: عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِىْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَّقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَّلَا اَكْثَرَنَا لَهُ اِتْيَانًا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَّرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ اَهْوٰى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِىْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ تَنْقَضِىْ فِيْهَا صَلَاتُهُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ يَعْنِىْ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِىْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِمَعْنَاهُ

وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: زَادَ اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا

280–اخرجه البخاری (355/2) : کتاب الاذان: باب: سنة الجلوس فی التشهد' حدیث (828)' وفی "رفع الیدین" (3-4)' وابو داؤد (253-252/1) کتاب الصلاة: باب: افتتاح الصلاة' حدیث (730-731-732)' و (316/1-317): باب: من ذکر لاتورك فی الرابعة حدیث (963-964-965)' والنسائی (187/2): کتاب التطبیق' باب: الاعتدال فی الرکوع' و (211/2) باب: فتح اصابع الرجلین فی السجود' و (2/3): کتاب السهو: باب: رفع الیدین فی القیام الی الرکعتین الاخریین و (34/3): باب: صفة الجلوس فی الرکعة التی یقضی فیها الصلاة' وابن ماجه (264/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: افتتاح الصلاة' حدیث (803)' و (280/1): باب: رفع الیدین اذا رکع' واذا رفع راسه من الرکوع' حدیث (862)' و (337/1): باب: اتمام الصلاة' حدیث (1061)' واحمد فی "مسنده": (424/5)' وابن خزیمة (927/1) حدیث (587)' و (298/1) حدیث (588)' و (317/1) حدیث (625)' و (324/1) حدیث (643)' و (327/1) حدیث (652)' و (337/1) حدیث (677)' و (341/1) حدیث (685)' و (347/1) حدیث (700) والدارمی (299/1-300) کتاب الصلاة: باب: التجافی فی الرکوع' و (313/1-314) باب: صفة صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم من طریق محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی فذکره۔

اَلْحَرْفَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں' دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: نہ تو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرانا تعلق حاصل ہے' اور نہ ہی آپ بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے (لیکن پھر بھی میری بات درست ہے) ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا پھر آپ پیش کیجئے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھا لیتے تھے۔ پھر جب آپ نے رکوع میں جانا ہوتا تھا' تو آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھاتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور رکوع میں چلے جاتے تھے' پھر اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے تھے' آپ اس میں اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں تھے آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے' پھر آپ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مخصوص مقام پر آجاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے (سجدے میں) آپ اپنے دونوں بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے تھے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ کی طرف کئے رکھتے تھے اس کے بعد آپ بائیں پاؤں کو موڑ کر اعتدال کے ساتھ اس پر بیٹھ جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر پہنچ جاتی تھی' پھر آپ سجدے کے لئے سر کو جھکاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے' اس کے بعد آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور ہر رکعت اسی طرح ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہوتے تھے' اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے' جیسا کہ نماز کے آغاز میں کرتے تھے' پھر آپ اسی طرح کرتے رہتے' یہاں تک کہ نماز کی آخری رکعت آجاتی تھی' اس میں آپ بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال دیتے تھے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد آپ سلام پھیر لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوحمید کا یہ کہنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے بعد رفع یدین کرتے تھے' اس سے مراد یہ ہے: جب آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے۔ اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

تاہم اس روایت میں ابوعاصم نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کئے ہیں' ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعاصم ضحاک بن مخلد نامی راوی نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے:

ان صحابہ کرام نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب 87: صبح کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

281 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ) فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَاَبِي بَرْزَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّينَ اٰيَةً اِلٰى مِائَةٍ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَاَ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوسٰى اَنِ اقْرَاْ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں "والنخل باسقات" (یعنی سورہ ق) کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ نے صبح کی نماز میں سورہ واقعہ کی تلاوت کی تھی۔

آپ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ نے فجر کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات کی تلاوت کی تھی۔

281- اخرجه مسلم (2/352. الابی): كتاب الصلاة: باب: القراءة في الصبح، حديث (165-166-167/457) والبخاري في "خلق افعال العباد" (38)، والنسائي (2/157) كتاب الافتتاح: باب القراءة في الصبح بقاف، وابن ماجه (1/268): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القراءة في صلاة الفجر، حديث (816)، واحمد في "مسنده" (4/322) والحميدي في "مسنده" (2/363) حديث (825)، والدارمي (1/297): كتاب الصلاة: باب قدر القراءة في الفجر، وابن خزيمة (1/264) حديث (527)، و (3/41) حديث (1591) من طريق زياد بن علاقة بن قطبة بن مالك فذكره.

آپ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے "اذا الشمس کورت" کی تلاوت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: صبح کی نماز میں "طوال مفصل" کی تلاوت کیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب 88: ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت

282 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ خَبَّابٍ وَّاَبِي سَعِيدٍ وَّاَبِي قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ اٰيَةً وَّفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوسٰى اَنِ اقْرَاْ فِي الظُّهْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ

مذاہبِ فقہاء: وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقِرَائَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَاُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ تَعْدِلُ صَلَاةُ الْعَصْرِ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَائَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ تُضَاعَفُ صَلَاةُ الظُّهْرِ عَلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَائَةِ اَرْبَعَ مِرَارٍ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ بروج اور والسماء والطارق اور اس کی مانند سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

282- اخرجه ابو داؤد (273/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في صلاة الظهر والعصر' حديث (805) والبخاري في جزء القراءة (296)' والنسائي (166/2) كتاب الافتتاح: باب: القراءة في الركعتين الاولين من صلاة العصر' واحمد في "مسنده" (103/5- 106- 108)' والدارمي (295/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في الظهر' من طريق حماد بن سلمة' عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ ظہر کی نماز میں سورہ ''الم السجدہ'' کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

آپ کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات کی مقدار میں تلاوت کیا کرتے تھے' اور دوسری رکعت میں پندرہ آیات جتنی تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا تم ظہر کی نماز میں ''اوساط مفصل'' کی تلاوت کرو۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک عصر کی نماز میں بھی اتنی ہی قرأت کی جائے گی' جتنی مغرب کی نماز میں کی جاتی ہے' یعنی اس میں قصار مفصل کی تلاوت کی جائے گی۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قرأت کے حوالے سے عصر کی نماز کو مغرب کی نماز کے برابر قرار دیتے تھے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز میں عصر کی نماز سے چار گنا زیادہ تلاوت کی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب 89: مغرب کی نماز میں قرأت کرنا

283 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ

متنِ حدیث: قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَاْسَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ بِالْمُرْسَلَاتِ قَالَتْ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

383- اخرجه البخاري (287/2): كتاب الاذان باب: القراءة في المغرب' حديث (763)' و (736/7)' كتاب المغازي: باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته' حديث (4469)' ومسلم (353/2۔ الابي)' كتاب الصلاة: باب: القراءة في الصبح' حديث (462/173)' وابوداؤد (274/1): كتاب الصلاة: باب: قدر القراءة في المغرب' حديث (810)' والنسائي (168/2) كتاب الافتتاح: باب: القراءة في المغرب بالمرسلات ومالك في "الموطا" (78/1): كتاب الصلاة: باب: القراءة في المغرب والعشاء' حديث (24)' واحمد في "مسنده": (338/6 -340)' والدارمي (296/1): كتاب الصلاة' باب: في قدر القراءة في المغرب والحميدي في "مسنده": (162/1) حديث (338)' وابن خزيمة (260/1) حديث 51)' وعبد بن حميد ص (458) حديث (1585) من طريق الزهري عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة عن ابن عباس عن امه ام الفضل فذكره.

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى اَنِ اقْرَاْ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ
وَرُوِیَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ وَذَكَرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُّقْرَاَ فِىْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوَ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِىُّ لَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِىْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے اپنی بیماری کے دوران اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے مغرب کی نماز ادا کی آپ نے سورہ مرسلات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ نے (باجماعت نماز میں) شرکت نہیں کی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

اس بارے میں حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے مغرب کی نماز میں دونوں رکعات میں سورہ اعراف پڑھی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں یہ لکھا تھا: تم مغرب کی نماز میں ''قصار مفصل'' کی تلاوت کیا کرو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مغرب کی نماز میں ''قصار مفصل'' کی تلاوت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مغرب کی نماز میں طویل سورتوں کی تلاوت کو مکروہ سمجھتے تھے' جیسے سورہ طور، سورہ مرسلات۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ نہیں سمجھتا' بلکہ میں اس بات کو مستحب سمجھتا ہوں مغرب کی نماز میں ان سورتوں میں سے کسی ایک سورت کی تلاوت کی جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْقِرَائَةِ فِىْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب 90: عشاء کی نماز میں قرأت

284 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِىُّ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَّقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ فِى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِسُوَرٍ مِّنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوِ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَشْبَاهِهَا

وَرُوِىَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَرَءُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَاَقَلَّ فَكَاَنَّ الْاَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِىْ هٰذَا

حکم حدیث: وَاَحْسَنُ شَىْءٍ فِىْ ذٰلِكَ مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں "والشمس وضحھا" اوراس کی مانند دیگر سورتیں' تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ عشاء کی نماز میں سورہ "والتین والزیتون" کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عشاء کی نماز میں ''اوساط مفصل'' میں سے کوئی سورت پڑھا کرتے تھے' جیسے سورہ ''منافقون'' اوراس جیسی دیگر سورتیں ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس سے زیادہ لمبی تلاوت بھی کرلیا کرتے تھے' اوراس سے کم بھی کرلیتے تھے' یعنی ان کے نزدیک اس حوالے سے گنجائش موجود تھی' تاہم اس بارے میں سب سے مستند چیز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے' وہ یہی ہے: آپ نے "والشمس وضحھا" اور "والتین والزیتون" کی تلاوت کی تھی۔

285 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

284- اخرجه احمد فى "مسنده": (354/5)' والنسائى (173/2)' كتاب الافتتاح: باب: القراءة فى العشاء الآخرة بالشمس وضحاها من طريق الحسين بن واقد عن عبدالله بن بريدة عن ابيه' فذكره.

◄► حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ "والتین والزیتون" کی تلاوت کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب 91: امام کی اقتداء میں قرأت کرنا

286 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّىْ اَرَاكُمْ تَقْرَئُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِى وَاللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِى الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ

285–اخرجه مالك فى "الموطا": (79/1): كتاب الصلاة: باب: القراءة فى المغرب والعشاء حديث (27) والبخارى (292/2): كتاب الاذان باب: الجهر فى العشاء حديث (727) و (293/2) باب: القراءة فى العشاء حديث (769) و (583/8) كتاب التفسير: باب: سورة (والتين) و (527/13) كتاب التوحيد: باب: وسمى النبى صلى الله عليه وسلم الصلاة عملا وقال: لا صلاة لمن لم يقرا بفاتحة الكتاب حديث (7546) ومسلم (2/354 -355. الابى) كتاب الصلاة: باب: القراءة فى العشاء حديث (175-176- 177 /464) و ابو داؤد (390/1) كتاب الصلاة باب: قصر قراءة الصلاة فى السفر حديث (1221) والنسائى (173/2): كتاب الافتتاح: باب: القراءة فيها بالتين والزيتون وابن ماجه (273-272/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: القراءة فى صلاة العشاء حديث (834-835) واحمد فى "مسنده": (284/4 -286 - 291 -298) والحميدى فى "مسنده": (317/1) حديث (726) وابن خزيمة (263/1) حديث (522) و (41/3) حديث (1590) من طريق عدى بن ثابت عن البراء بن عازب فذكره۔

286– اخرجه ابو داؤد (277/1): كتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة فى صلاته بام الكتاب حديث (823) والبخارى فى "القراءة خلف الامام (64 -257 -258) واحمد فى "مسنده" (313/5 -316 - 321 -322) وابن خزيمة (36/3) حديث (1581) من طريق محمد بن اسحق عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت فذكره۔ واخرجه ابو داؤد (278/1): كتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة فى صلاته بام الكتاب حديث (825) من طريق ابن جابر وسعيد بن عبدالعزيز وعبدالله بن العلاء عن مكحول عن عبادة فذكره ليس فيه محمود بن الربيع۔

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی آپ کو قرأت کرنے میں دشواری پیش آئی جب آپ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو! صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو! کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو زہری رحمۃ اللہ علیہ نے محمود بن ربیع کے حوالے سے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے اور امام کے پیچھے قرأت کرنے کے حوالے سے اس حدیث پر اکثر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْكِ الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَائَةِ

باب 92: جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں قرأت کو ترک کیا جائے گا

287 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَائَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّابْنُ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِیُّ اسْمُهٗ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ اُكَيْمَةَ

287- اخرجه ابو داؤد (278/1) كتاب الصلاة باب: من كره القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر الامام حديث (826 - 827)، والنسائى (140/2): كتاب الافتتاح: باب: ترك القراءة خلف الامام فيما جهر به وابن ماجه (276/1-277) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: اذا قرا الامام فانصتوا حديث (848-849) من طريق الزهرى عن ابن اكيمة الليثى عن ابى هريرة فذكره.

اختلافِ روایت: وَرَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدْخُلُ عَلٰى مَنْ رَاَى الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيْثِ اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَّرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ وَرَوٰى اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ اَنْ لَّا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَارَ اَكْثَرُ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَقْرَاَ الرَّجُلُ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَائَةِ وَقَالُوْا يَتَتَبَّعُ سَكَتَاتِ الْاِمَامِ

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَائَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ

وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَئُوْنَ اِلَّا قَوْمًا مِّنَ الْكُوْفِيِّيْنَ وَاَرٰى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَقْرَاْ صَلَاتُهُ جَائِزَةٌ

وَشَدَّدَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْكِ قِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحْدَهُ كَانَ اَوْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَذَهَبُوْا اِلٰى مَا رَوٰى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَتَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهُ

حدیثِ دیگر: وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَهٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنْ لَّا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز میں

قرأت کی تھی آپ نے فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا: کیا وجہ ہے؟ قرأت میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں، جن نمازوں میں آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے ان میں قرأت کرنے سے باز آ گئے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے' اور ایک قول کے مطابق عمرو بن اکیمہ ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہی الفاظ نقل کئے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی' تو لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی' کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے' تو وہ نامکمل ہوتی ہے' پوری نہیں ہوتی۔

تو ان سے یہ حدیث سننے والے نے کہا بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں بھی ہوتا ہوں' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے دل میں قرأت کرلیا کرو۔

ابوعثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں یہ اعلان کروں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

محدثین نے اس بات کو اختیار کیا ہے: جب امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' تو مقتدی قرأت نہیں کرے گا۔ یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: یہ شخص سکتوں کے درمیان قرأت کرلے گا۔

امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے حوالے سے اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب' تابعین اور ان کے بعد آنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: میں امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہوں اور سبھی لوگ قرأت کرتے ہیں' صرف اہلِ کوفہ نہیں کرتے' میرا یہ خیال ہے' جو شخص (امام کی اقتداء میں) قرأت نہیں کرتا اس کی نماز درست ہوتی ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے' سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے بارے میں' شدت سے کام لیا ہے' اگرچہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو یہ حضرات یہ کہتے ہیں: نماز اس وقت تک درست نہیں ہوگی' جب تک آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھ لے' خواہ وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو' یا امام کی

اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔

ان حضرات نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے جسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تاویل کی ہے۔

''سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے: جب آدمی تنہا ہو تو سورہ فاتحہ کے بغیر اس کی نماز نہیں ہوتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رکعت ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے نماز ادا کی ہی نہیں البتہ اگر وہ امام کے پیچھے ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا یہ مفہوم بیان کیا ہے: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی' یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) تاہم اس کے باوجود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے: امام کی اقتداء میں بھی سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور کوئی بھی شخص سورہ فاتحہ پڑھنا ترک نہ کرے اگرچہ وہ امام کی اقتداء میں ہو۔

288 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کوئی ایک رکعت ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے' تو اس نے گویا نماز ادا نہیں کی' البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو' تو (حکم مختلف ہوگا)۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

باب 93: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

289 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ فَضْلِكَ

اختلاف روایت: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ قَالَ كَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي بَابَ فَضْلِكَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَّاَبِيْ اُسَيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ فَاطِمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهُرًا

◆◆ عبداللہ بن حسن اپنی والدہ سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ان کی دادی سیّدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو آپ اپنے اوپر درود پڑھتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت کردے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو اپنے اوپر درود پڑھتے تھے پھر یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت کردے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

علی بن حجر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: مکہ میں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن حسن سے ہوئی میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

اس بارے میں حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' تاہم اس کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا' کیونکہ سیّدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

289- اخرجه ابن ماجه (253/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: الدعاء عند دخول المسجد' حديث (771)' واحمد في "مسنده" (283-282/6) منطريق ليث بن ابي سليم عن عبدالله بن الحسن' عن امه فاطمة بنت الحسن عن جدتها فاطمة الكبرى بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرته.

کے (وصال کے) بعد چند مہینے زندہ رہی تھیں (پھر ان کا انتقال ہو گیا تھا)

بَابُ مَا جَآءَ إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب 94: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت ادا کر لے

290 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: إِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّرَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَّالصَّحِيحُ حَدِيثُ اَبِیْ قَتَادَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ اَنْ لَّا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا اَنْ يَّكُونَ لَهٗ عُذْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَحَدِيثُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ خَطَاٌ اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِكَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

290- اخرجه مالك فی "الموطا" (162/1): كتاب قصر الصلاة فی السفر: باب: انتظار الصلاة والمشی اليها حديث (57) والبخاری (640/1): كتاب الصلاة: باب: اذا دخل المسجد فليركع ركعتين حديث (444)، و (58/3) كتاب التهجد: باب: ما جاء فی التطوع مثنى مثنى حديث (1167)، ومسلم (37/3-38. الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب تحية المسجد بركعتين و كراهة الجلوس قبل صلاتهما وانها مشروعة فی جميع الاوقات حديث (69-70/714) وابو داؤد (180/1): كتاب الصلاة: باب: ما جاء فی الصلاة عند دخول المسجد حديث (467)، والنسائی (53/2): كتاب المساجد باب: الامر بالصلاة قبل الجلوس فيه، وابن ماجه (324/1) كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع حديث (1013)، واحمد فی "مسنده" (295/5- 296- 303، 305)، والحميدی (203/1) حديث (421)، والدارمی (323/1) كتاب الصلاة: باب: الركعتين اذا دخل المسجد، وابن خزيمة (162/3- 163- 164) حديث (1825- 1826- 1827- 1829) من طريق عامر بن عبدالله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقی عن ابی قتادة فذكره.

اس حدیث کو محمد بن عجلان اور دیگر راویوں نے عامر بن عبداللہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اس حدیث کو عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے عمرو بن سلیم کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

ان حضرات کے نزدیک یہ بات مستحب ہے: جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات ادا کرنے سے پہلے نہ بیٹھے البتہ اگر اسے کوئی عذر لاحق ہو (تو وہ بیٹھ سکتا ہے)

علی بن مدینی فرماتے ہیں: سہیل بن ابوصالح کی روایت میں خطا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحٰق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب 95: قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے

291 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِىٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَاَبِىْ ذَرٍّ قَالُوْا

حدیثِ دیگر: اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ

قَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ رِوَايَةَ الثَّوْرِىِّ عَنْ عَمْرٍو

291- اخرجه ابو داؤد (186/1): كتاب الصلاة: باب: فى المواضع التى لا تجوز فيها الصلاة' حديث (492) وابن ماجه (246/1): كتاب المساجد والجماعات باب: المواضع التى تكره فيها الصلاة' حديث (745) واحمد فى "مسنده" (3/83-96) والدارمى (322/1): كتاب الصلاة: باب الارض كلها طهور ما خلا المقبرة والحمام' وابن [illegible] (7/2) [illegible] (791-792) [illegible] عن ابى سعيد الخدرى فذكره.

بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْبَتُ وَاَصَحُّ مُرْسَلًا

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قبرستان اور حمام کے علاوہ پوری روئے زمین مسجد ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے لئے تمام روئے زمین کو نماز پڑھنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنادیا گیا ہے''۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث عبدالعزیز بن محمد نامی راوی سے دو طریق سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور بعض راویوں نے اس میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

اس حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن اسحٰق نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عام روایات میں یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم انہوں نے اس میں حضرت ابوسعید کے حوالے کا ذکر نہیں کیا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور یہ سند زیادہ مستند اور صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب 96: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

292 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ

292- اخرجه مسلم (427/2، الابی) کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل بناء المساجد والحدث علیها' حدیث (24-25/533)' و
(450/9، الابی): کتاب الزهد والرقائق: باب: فضل بناء المساجد حدیث (43-44/533)' وابن ماجه (243/1) کتاب المساجد والجماعات:
باب: من بنی للہ مسجداً' حدیث (736)' واحمد فی "مسنده": (61/1-70) والدارمی (323/1): کتاب الصلاة: باب: من بنی للہ مسجداً وابن
خزیمة (268/2) حدیث (1291) من طرق عن عثمان بن عفان به.

بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَّعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَمَحْمُوْدُ ابْنُ لَبِيْدٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ مَدَنِيَّانِ

◆◆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس مسجد کی مانند جنت میں گھر بنادے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کا زمانہ اقدس پایا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت محمود بن ربیع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے (نبی اکرم کے وصال ظاہری کے وقت) یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ کے رہنے والے دو چھوٹے بچے تھے۔

293 متنِ حدیث: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى قَيْسٍ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

◆◆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّتَّخِذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب 97: قبر پر مسجد بنانا مکروہ ہے

294 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا هُوَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ وَّاسْمُهٗ بَاذَانُ وَيُقَالُ بَاذَامُ اَيْضًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں اور اس پر مسجد بنانے والے لوگوں اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوصالح نامی راوی سیّدہ اُمّ ہانی کے آزاد کردہ غلام ہیں' ان کا نام باذان' اور ایک قول کے مطابق باذام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ

باب 98: مسجد میں سونا

295 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا

متن حدیث: نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى النَّوْمِ فِى الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّا يَتَّخِذُهٗ مَبِيْتًا وَّلَا مَقِيْلًا وَّقَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد میں سو جایا کرتے تھے' ہم جوان لوگ تھے (یعنی شادی شدہ نہیں تھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اسے رات بسر کرنے اور دوپہر کے وقت آرام کرنے کی جگہ نہ بنالیا جائے۔

294- اخرجه ابو داؤد (238/2)، كتاب الجنائز، باب: فى زيارة النساء القبور، حديث (3236)، والنسائى (94/4)، كتاب الجنائز باب: التغليظ فى اتخاذ السرج على القبور، وابن ماجه (502/1)، كتاب الجنائز، باب: ما جاء فى النهى عن زيارة النساء القبور، حديث (1575) واحمد فى "مسنده" (229/1- 287- 324- 337) من طريق محمد بن جحادة عن ابى صالح عن ابن عباس فذكره.

295- اخرجه احمد (70/2) قال: حدثنا سكن بن نافع الباهلى، ابوالحسين، قال: صالح بن ابى الاخضر عن الزهرى، عن سالم بن عبدالله عن ابيه، فذكره.

اہلِ علم کے ایک گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَاِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 99: مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیز کا اعلان کرنا، شعر سنانا مکروہ ہے

296 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اِنَّمَا ضَعَّفَهٗ لِاَنَّهٗ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ كَاَنَّهُمْ رَاَوْا اَنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ مِنْ جَدِّهٖ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَذُكِرَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ رُخْصَةٌ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيْثٍ رُخْصَةٌ فِي اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں شعر پڑھنے، خرید و فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا ہے: لوگ نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

296– اخرجه ابو داؤد (351/1): كتاب الصلاة: باب: التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة' حديث (1079) والنسائي (42/2): كتاب الاذان: باب: النهى عن البيع والشراء في المسجد وعن التحلق قبل صلاة الجمعة' وابن ماجه (247/1): كتاب المساجد والجماعات' باب: مايكره في المساجد حديث (749) واحمد في "مسنده": (179/2 -212) وابن خزيمة (274/2) حديث (1304)، و (275/2) حديث (1306)، و (158/3) حديث (1816) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

عمرو بن شعیب' یہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات کا بھی تذکرہ کیا ہے' جو عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: شعیب بن محمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص عمرو بن شعیب کی حدیث کے بارے میں گفتگو کرتا ہے وہ انہیں ضعیف قرار دیتا ہے' کیونکہ انہوں نے اپنے دادا کے صحیفے سے احادیث نقل کی ہیں' گویا ان حضرات کے نزدیک ان صاحب نے ان روایات کو اپنے دادا سے سنا نہیں ہے۔

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات کہی ہے: ہمارے نزدیک عمرو بن شعیب کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

تابعین میں سے بعض اہلِ علم سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے کی رخصت دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیگر روایات میں یہ بات منقول ہے: مسجد میں شعر سنانے کی اجازت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب 100: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

297 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اُنَيْسِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: امْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِيْ مَسْجِدَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَاْسٌ وَّاَخُوْهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى اَثْبَتُ مِنْهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور بنو عمرو بن عوف سے تعلق

297- اخرجه احمد (3/32-91) من طريق انيس بن ابى يحيىٰ' عن ابيه' عن ابى سعيد الخدرى' فذكره.

رکھنے والے ایک شخص کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی (یعنی اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟) خدری شخص نے یہ کہا: اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی مسجد ہے' اور دوسرے شخص نے یہ کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے' یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں' اس بارے میں حاضر ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہے' (راوی کہتے ہیں) یعنی نبی اکرم ﷺ کی مسجد ہے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابویحییٰ اسلمی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم ان کے بھائی انیس بن ابویحییٰ ان سے زیادہ مستند ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب 101: مسجد قباء میں نماز ادا کرنا

298 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِیْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِیَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلصَّلٰوةُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُسَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِاُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَبْرَدِ اسْمُهٗ زِيَادٌ مَدِيْنِیٌّ

◆◆ ابوابرد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''مسجد قبا میں نماز ادا کرنا' عمرہ کرنے کی مانند ہے''۔

اس بارے میں حضرت سہل بن حنیف سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور سے یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے' اور اس روایت کو بھی ہم ابواسامہ کی عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوالابرد نامی راوی کا نام زیاد مدنی تھا۔

298- اخرجه ابن ماجه (452/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الصلاة في مسجد قباء' حديث (1411) من طريق ابى سفيان' عن عبدالحميد بن جعفر' قال: حدثنا ابوالابرد' عن اسيد بن ظهير الانصارى فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَيِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

باب 102: کون سی مسجد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟

299 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اسْمُهٗ سَلْمَانُ

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّمَيْمُوْنَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا' دیگر تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام (کا حکم مختلف ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قتیبہ نے اپنی روایت میں عبیداللہ کے حوالے سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ بات مذکور ہے: زید بن رباح نے اسے ابوعبداللہ اغر سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

300 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ

299- اخرجه مالك فی "الموطا" (196/1): كتاب القبلة باب: ما جاء فی مسجد النبی صلی الله عليه وسلم ' حديث (9) والبخاری (76/3): كتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة باب: فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة' حديث (1190)' و مسلم (176/5. النووی): كتاب الحج: فضل الصلاة بمسجدی مكة والمدينة' حديث (1394/507) والنسائی (214/5): كتاب مناسك الحج: باب: فضل الصلاة فی المسجد الحرام' وابن ماجه (450/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ماجاء فی فضل الصلاة فی المسجد الحرام و مسجد النبی صلی الله عليه وسلم ' حديث (1404)' واحمد فی "مسنده": (256/2- 386- 466- 468- 475- 485)' والدارمی (330/1): كتاب الصلاة باب: فضل الصلاة فی مسجد الانبی صلی الله عليه وسلم من طرق عن عبدالله الاغر عن ابی هريرة فذكره.

اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے ''مسجد حرام'' میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

باب 103: مسجد کی طرف چل کر جانا

301 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَمِنْھُمْ مَنْ رَاَی الْاِسْرَاعَ اِذَا خَافَ فَوْتَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی حَتّٰی ذُکِرَ عَنْ بَعْضِھِمْ اَنَّهٗ کَانَ یُھَرْوِلُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَمِنْھُمْ مَنْ کَرِہَ الْاِسْرَاعَ وَاخْتَارَ اَنْ یَّمْشِیَ عَلٰی تُؤَدَةٍ وَّوَقَارٍ وَّبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ خَافَ فَوْتَ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی فَلَا بَاْسَ اَنْ یُّسْرِعَ فِی الْمَشْیِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ ھٰکَذَا

300- اخرجه البخاری (3/84): کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة: باب: مسجد بیت المقدس حدیث (1197)، و (4/87): کتاب جزاء الصید باب: حج النساء، حدیث (1864)، و (4/283) کتاب: الصوم، باب: صوم یوم النحر: حدیث (1995) ومسلم (5/113-114 النووی): کتاب الحج: باب: سفر المراة مع محرم الی حج وغیره، حدیث (415- 416- 418 /827)، وابن ماجه (1/395): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: النهی عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر، حدیث (1249)، و (1/452): باب: ماجاء فی الصلاة فی مسجد بیت المقدس، حدیث (1410)، و (1/549): کتاب الصیام، باب: فی النهی عن صیام یوم الفطر والاضحیٰ، حدیث (1721)، والدارمی (2/20): کتاب الصوم: باب: النهی عن الصیام یوم الفطر و یوم الاضحیٰ، واحمد فی "مسنده": (3/7- 34- 45- 51- 59- 62- 71- 77- 78)، والحمیدی (2/330) حدیث (750)، وعبد بن حمید ص (299) حدیث (965) من طریق قزعة عن ابی سعید الخدری فذکره ورواه بعضهم مختصرا۔

301- اخرجه البخاری (2/453): کتاب الجمعة: باب: المشی الی الجمعة، حدیث (908)، ومسلم (2/526۔ الابی): کتاب المساجد ومواضع الصلاة بواب: استحباب اتیان الصلاة بوقار و سکینة، والنهی عن اتیانها سعیا، حدیث (151/602)۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ، بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ، تم پر سکون لازم ہے۔ جتنی نماز تمہیں ملے (وہ امام کی اقتداء میں) ادا کرلو اور جو گزر چکی ہوا سے (بعد میں) مکمل کرلو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم نے مسجد کی طرف چل کر جانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک تیزی سے چل کر جایا جائے گا' جب پہلی تکبیر کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو' یہاں تک کہ بعض حضرات سے یہ بات مذکور ہے: وہ شخص نماز کے لئے دوڑ کر جائے گا۔

بعض حضرات کے نزدیک تیزی سے چل کر جانا مکروہ ہے۔ ان حضرات نے آرام اور وقار کے ساتھ چل کر جانے کو اختیار کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق علیہ الرحمہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے' یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تاہم اگر کسی شخص کو پہلی تکبیر فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے تیز چل کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہی حدیث نقل کرتے ہیں: جو ابوسلمہ نے نقل کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ روایت یزید بن زریع سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 104: مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

302 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

302- اخرجه مسلم (3/180- النووی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة' واحمد فی "مسنده": (2/289- 312- 319) من طريق همام بن منبه عن ابی هريرة فذكره.

قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے (فرشتے دعا کرتے ہیں): ''اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے، اے اللہ! اس پر رحم کر''

جب تک وہ شخص بے وضو نہ ہو جائے۔ ''حضرموت'' سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! حدث سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہوا خارج ہونا یا آواز آنا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب 105: چٹائی پر نماز ادا کرنا

303 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ وَّعَائِشَةَ وَمَيْمُوْنَةَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِيْرٌ قَصِيْرٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت ابوسلمہ بن عبدالاسد سے احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

303- اخرجه احمد فی "مسنده" (269/1- 309- 320- 358) من طريق سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے: چٹائی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''خمرہ'' چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب 106: نماز بڑی چٹائی پر ادا کرنا

304 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْاَرْضِ اسْتِحْبَابًا وَّاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی چٹائی پر نماز ادا کی ہے۔
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔
اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' البتہ اہلِ علم کے ایک گروہ نے زمین پر نماز ادا کرنے کو استحباب کے طور پر اختیار کیا ہے۔ ابوسفیان نامی راوی کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

باب 107: بچھونے پر نماز ادا کرنا

305 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى اِنْ كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَّا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَّنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ

304- اخرجه مسلم (407/2. الابی)؛ كتاب الصلاة باب: الصلاة في ثوب واحد و صفة لبسه' حديث (519/284) وابن ماجه (328/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: الصلاة على خمرة' حديث (1029)' واحمد في "مسنده" (59-52.10/3)' وابن خزيمة (103/2) كتاب الصلاة' باب: الصلاة على الحصير' حديث (1004).

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يَرَوْا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَةِ بَاْسًا وَّبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِى التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے تھے: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بچھونے کو دھویا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوران کے بعد والوں سے ہے اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک بچھونے پر یا قالین پر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابوتیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّلٰوةِ فِى الْحِيطَانِ

باب 108: باغ میں نماز ادا کرنا

306 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِى الْحِيطَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ يَعْنِى الْبَسَاتِيْنَ

305– اخرجه البخاری (543/10): كتاب الادب باب: الانبساط الى الناس' و (598/10): باب الكنية للصبى و قبل ان يولد للرجل' حديث (6203) وفى "الادب المفرد" (969)' و مسلم (599/2۔ الابى) كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: جواز الجماعة فى النافلة' والصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات' حديث (259/267)' (309/7۔ الابى): كتاب "الآداب": باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه' و جواز تسميته يوم ولادته' واستحباب التسمية بعبد الله و ابراهيم و سائر اسماء الانبياء عليهم السلام حديث (2150/30)' و (44/8۔ الابى): كتاب الفضائل: باب: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس خلقاً' حديث (2310/55)' وابن ماجه (1226/2): كتاب "الادب": باب المزاح' حديث (3720)و (1231/2): باب: الرجل يكنى قبل ان يولد له' حديث (3740)' والنسائى فى عمل اليوم والليلة (334-335)' واحمد فى "مسنده": (119/3 -171 -190 -212 -270) من طريق ابى التياح يزيد بن حميد عن انس بن مالك فذكره۔

306– انفرد به الترمذى ينظر "تحفة الاشراف" (402/8) حديث (11323)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِى جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهُ وَاَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ وَاَبُو الطُّفَيْلِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "حیطان" میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔

ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یعنی باغ میں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف حسن بن ابوجعفر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حسن بن ابوجعفر کو یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر محدثین نے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

ابوطفیل نامی راوی کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى سُتْرَةِ الْمُصَلِّى

باب 109: نمازی کے سترہ کا بیان

307 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِى مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِى حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِىِّ وَاَبِى جُحَيْفَةَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: حَدِيْثُ طَلْحَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِّمَنْ خَلْفَهُ

◆◆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے آگے پالان کی لکڑی جتنی کوئی چیز رکھ لے تو وہ نماز ادا کرسکتا ہے پھر وہ اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس کے دوسری طرف سے کون گزر رہا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

307- اخرجه مسلم (389/2: الابی) كتاب: الصلاة، باب: سترة المصلي، حديث (499/241)، وابو داؤد (239/1) كتاب الصلاة، باب: مايستر المصلي حديث (685)، وابن ماجه (303/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: مايستر المصلي حديث (940) واحمد (161/1) وابن خزيمة (11/2) حديث (805)

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: امام کا سترہ' مقتدی کا بھی سترہ شمار ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب 110: نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے

308 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَهُ اِلَى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ اَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِي قَالَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً

فی الباب: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَحَدِيثُ اَبِي جُهَيْمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَاَنْ يَقِفَ اَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ

توضیحِ راوی: وَاسْمُ اَبِي النَّضْرِ سَالِمٌ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيِّ

◄► حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابوجہیم نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو وہ چالیس تک ٹھہرنا اپنے لئے اس سے زیادہ بہتر سمجھے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔

ابونضر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس مہینے ہیں یا چالیس سال ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

308-اخرجه البخاری (696/1) كتاب الصلاة: باب: اثم المار بين يدي المصلي' حديث (510)' ومسلم (398/2 الابی)، كتاب الصلاة: باب: المار بين يدي المصلي' حديث (507/621)' وابو داؤد (244/1) كتاب الصلاة' باب: ماينهى عنه المرور بين يدي المصلي' حديث (701)' والنسائي (66/2) كتاب القبلة: باب: التشديد من المرور بين يدي المصلي و بين سترته حديث (756) وابن ماجه (304/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: المرور بين يدي المصلي حديث (944)' ومالك (154/1): كتاب قصر الصلاة في السفر' باب: التشديد في ان يمر احد بين يدي المصلي حديث (34) والدارمی (329/1): كتاب الصلاة: باب: كراهية المرور بين يدي المصلي

نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کی گئی ہے: کسی شخص کا ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ان حضرات کے نزدیک نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے تاہم ان کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ابونضر نامی راوی کا نام سالم ہے اور یہ عمر بن عبیداللہ مدینی کے غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

باب 111: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

309 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک گدھی پر سوار تھا۔ہم لوگ آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے ساتھیوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم اس سے اترے اور ہم صف کے ساتھ شامل ہو گئے وہ گدھی ان لوگوں کے آگے سے گزری لیکن اس نے ان لوگوں کی نماز کو نہیں توڑا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

309- اخرجه البخاری (680/1): كتاب الصلاة: باب: سترة الامام سترة من خلفه' حديث (493)' ومسلم (395/2 الابی): كتاب الصلاة: باب: سترة المصلی حديث (504/254)' وابوداؤد (247/1): كتاب الصلاة: باب: من قال الحمار لا يقطع الصلاة' حديث (715)' والنسائی (64/2): كتاب القبلة: باب: ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدی المصلی سترة' حديث (752) وابن ماجه (305/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: مايقطع الصلاة' حديث (947)' و مالك (155/1): كتاب قصر الصلاة فی السفر' باب: الرخصة من المرور بين يدی المصلی' حديث (38)' والدارمی (329/1): كتاب الصلاة: باب: لا يقطع الصلاة شیء' واحمد (342/1)' وابن خزيمة (22/2)' حديث (833)' والحميدی (224/1) حديث (475)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

باب 112: کتے، گدھے اور عورت کے علاوہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

310 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَّمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَاَلْتَنِي كَمَا سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَّالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلَيْهِ قَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ اَحْمَدُ الَّذِي لَا اَشُكُّ فِيهِ اَنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِي نَفْسِي مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ شَيْءٌ قَالَ اِسْحٰقُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اِلَّا الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

◆◆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پیچھے والی لکڑی یا درمیانی لکڑی، جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہ ہو تو سیاہ کتا، عورت یا گدھا (آگے سے گزرنے سے) نماز توڑ دیتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سرخ یا سفید کی بجائے کالے (کتے) کی کیا وجہ ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا' اسی طرح میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: گدھا، خاتون اور سیاہ کتا (آگے سے گزرنے سے) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے: سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے' تاہم گدھے اور خاتون کے بارے

310-اخرجه مسلم (2/401. الابی): كتاب الصلاة: باب: قدر ما يستر المصلى' حديث (265 /510) وابو داؤد (1/244): كتاب الصلاة: باب: ما يقطع الصلاة' حديث (702)' والنسائي (2/63) كتاب القبلة' باب: ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدى المصلى سترة' حديث (750)' وابن ماجه (1/306): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ما يقطع الصلاة' حديث (952) واحمد في "مسنده": (5/149 - 151 - 155 - 158 - 160 - 161) والدارمي (1/329): كتاب الصلاة: باب: ما يقطع الصلاة' وما لا يقطعها' وابن خزيمة (2/11) حديث (806) و(2/20-21) حديث (830 - 831) من طريق حميد بن هلال' عن عبدالله بن الصامت' عن ابي ذر الغفاري فذكره.

میں میرے ذہن میں الجھن پائی جاتی ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صرف سیاہ کتا نماز کو توڑتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب 113: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

311 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسٍ وَّعَمْرِو بْنِ اَبِي اَسِيدٍ وَّاَبِي سَعِيدٍ وَّكَيْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَّعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَوْبَيْنِ

◆◆ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت صرف) ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن ابواسید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت کیسان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین اور دیگر (طبقوں) سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یہ حضرات فرماتے ہیں: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی دو کپڑے پہن کر نماز ادا کرے۔

311- اخرجه مالك في "الموطا": (140/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد حديث (29)' والبخاري (559-558/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به' حديث (354 -355 -356)' ومسلم (406/2- الابي) كتاب الصلاة: باب: الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه' حديث (517/278)' والنسائي (70/2): كتاب القبلة: باب: الصلاة في الثوب الواحد' وابن ماجه (333/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة في الثوب الواحد' حديث (1049) واحمد في "مسنده": (26/4) وابن خزيمة (374/1) حديث (761) و (378/1 -379) حديث (770-771) من طريق هشام بن عروة بن الزبير عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

باب 114: قبلہ کا آغاز

312 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَّعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سولہ یا شاید سترہ ماہ تک، بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا رخ کعبہ کی طرف کردیا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جس سے تم راضی ہوگے، تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیرلو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلیا، جو آپ کو پسند بھی تھا۔

312-اخرجه ابن ماجه (322/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: القبلة حديث (1010) من طريق علقمة بن عمرو الدارمي' قال: حدثنا ابوبكر بن عياش عن ابن اسحق عن البراء بن عازب' فذكره.

312-اخرجه مالك في "الموطا": (195/1): كتاب القبلة: باب: ما جاء في القبلة' حديث (6)' والبخاري (603/1): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في القبلة' حديث (403)' و (22/8): كتاب التفسير' باب: قول الله تعالىٰ:(وما جعلنا القبلة التي كنت عليها)' كتاب اخبار الآحاد' باب: ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق في الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحكام' حديث (7251)' ومسلم (12/3 النووي): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (526/13)' والنسائي (244/1): كتاب الصلاة: باب: استبانة الخطا بعد الاجتهاد' و (61/2) كتاب القبلة: باب: استبانة الخطا بعد الاجتهاد واحمد في "مسنده": (16/2-105-113)' و (26/6) والدارمي (281/1): كتاب الصلاة' باب: في تحويل القبلة من بيت المقدس الى الكعبة' وابن خزيمة (225/1) حديث (435) من طريق عبد الله بن دينار عن عبدالله بن عمر فذكره.

ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے وہ بولا: اور اس نے گواہی دے کر یہ بات بتائی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے' آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے: ان تمام حضرات نے رکوع کی حالت میں اپنا رخ پھیر لیا (اور خانہ کعبہ کی طرف کر لیا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سفیان نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' تاہم اس میں وہ یہ نقل کرتے ہیں' وہ لوگ صبح کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

باب 115: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

313 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ مَعْشَرٍ مِثْلَهٗ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ اَبِىْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاسْمُهٗ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ لَآ اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِىِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِىِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَقْوٰى مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مَعْشَرٍ وَّاَصَحُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث دیگر حوالوں سے منقول ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس میں معشر نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے ان کا نام ''نجیح'' تھا' اور یہ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے۔

313- اخرجه ابن ماجه (323/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: القبلة' حديث (1011) من طريق ابى معشر' عن محمد بن عمرو' عن ابى سلمة عن ابى هريرة' فذكره.

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میں ان سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: عبداللہ بن جعفر مخرمی نے عثمان بن محمد اخنسی کے حوالے سے، سعید مقبری کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ زیادہ مستند ہیں اور ابومعشر کی روایت سے زیادہ مستند ہیں۔

314 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِاَنَّهُ مِنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَّسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِاَهْلِ مَرْوٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: عبداللہ بن جعفر مخرمی نامی راوی حضرت مسور بن مخرمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم مغرب کو اپنے دائیں طرف کرو اور مشرق کو اپنے بائیں طرف کرو تو جو ان دونوں کے درمیان ہوگا' وہ قبلہ ہے' جب تم قبلہ کی طرف رخ کرنے لگو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ یہ اہلِ مشرق کے لئے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے "مرو" کے رہنے والوں کے لئے بائیں طرف کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

باب 116: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی بجائے' کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے

315 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ

توضیح راوی: وَاَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُو الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا صَلّٰى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَمَا صَلّٰى اَنَّهُ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاِنَّ صَلَاتَهُ جَائِزَةٌ

وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► عاصم بن عبیداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے' رات شدید تاریک تھی' ہمیں پتہ نہیں چلا کہ قبلہ کی سمت کیا ہے' تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنی حالت میں نماز ادا کرلی' جب صبح ہوئی اور ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے''۔

یہ اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اشعث سمان کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اشعث بن سعید ابوالربیع سمان کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔

اکثر اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اندھیرے کی وجہ سے قبلہ کی بجائے' کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے اور اس نماز ادا کر لینے کے بعد اس کے سامنے یہ واضح ہو کہ اس نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کی' تو اس کی نماز درست شمار ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلّٰى اِلَيْهِ وَفِيْهِ

باب 117: کس چیز کی طرف اور کس جگہ پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے؟

316 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ

315- اخرجه ابن ماجه (326/1): كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: من يصلي لغير القبلة وهو لا يعلم' حديث (1020)' وعبد بن حميد' ص (130) حديث (316) من طريق عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه فذكره۔

316- اخرجه ابن ماجه (246/1): كتاب المساجد والجماعات: باب: المواضع التي تكره فيها الصلاة' حديث (746)' وعبد بن حميد' ص (246) حديث (765) من طريق زيد بن جبيرة عن داود بن الحصين عن نافع عن ابن عمر' فذكره۔

وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ اَبُوْ مَرْثَدٍ اسْمُهُ كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

توضیح راوی: وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَزَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْكُوْفِيُّ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَحَدِيْثُ دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ بیت الخلاء، مذبح، قبر، راستہ، حمام، اونٹوں کا باڑا اور بیت اللہ کی چھت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔ اس میں زید بن جبیرہ نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جیسا کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے' وہ زیادہ مشابہ ہے' اور لیث بن سعد کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

عبداللہ بن عمر عمری رضی اللہ عنہما کو بعض اہلِ علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے' جن میں یحییٰ بن سعید القطان بھی شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب 118: بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

317 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ

سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: صَلُّوا فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِىْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اَوْ بِنَحْوِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِىِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَحَدِيْثُ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلاف روایت: وَّرَوَاهُ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَّلَمْ يَرْفَعْهُ وَاسْمُ اَبِىْ حَصِيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِىُّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابوحصین نے ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث نقل کی ہے وہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اسرائیل نے اس روایت کو ابوحصین کے حوالے سے، ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

318 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ الضُّبَعِىِّ عَنْ

317- اخرجہ ابن ماجہ (252/1): کتاب المساجد والجماعات: باب: الصلاۃ فی اعطان الابل و مراح الغنم' حدیث (768)' واحمد (509, 491, 41/2) والدارمی (323/1)' کتاب الصلاۃ' باب: الصلاۃ من مرابض الغنم و معاطن الابل وابن خزیمۃ (8/2) حدیث (795)

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

ابوالتیاح ضبعی نامی راوی کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

باب 119: سواری پر نماز ادا کرنا' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو

319 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّيَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرِهَا

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا' جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

318- اخرجه البخاري (407/1): كتاب الوضوء' باب: ابوال الابل والدواب والغنم و مرابضها' حديث (234)' و (627/1): كتاب الصلاة: باب: الصلاة في مرابض الغنم' حديث (429)' و (97/4): كتاب فضائل المدينة: باب: حرم المدينة حديث (1868)' و (382/4)، كتاب البيوع: باب: صاحب السلعة احق بالسوم' حديث (2106)' و (474/5): كتاب الوصايا: باب: وقف الارض للمسجد' حديث (2724)' و (479/5): باب: اذا قال الواقف لا نطلب ثمنه الى الله فهو جائز' و (311/7): كتاب مناقب الانصار: باب: مقدم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه المدينة' حديث (3932)' و مسلم (414/2- الابي) كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم حديث (524/9)' واحمد في "مسنده" (131/3) من طريق شعبه' عن ابي التياح عن انس بن مالك' فذكره.

319- اخرجه ابو داؤد (306/1): كتاب الصلاة: باب: ردالسلام في الصلاة' حديث (926)' و (391/1) باب التطوع الى الراحلة والوتر حديث (1227) والنسائي (6/3'): كتاب السهو: باب، ردالسلام بالاشارة في الصلاة' وابن ماجه (325/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المصلي يسلم عليه كيف يرد' حديث (1018)' واحمد في "مسنده" (296/3- 312- 332- 334- 351- 363- 379- 380- 388) وابن خزيمة (49/2) حديث (889)' و (253/2) حديث (1270) من طريق ابي الزبير عن جابر فذكره.

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ کا سجدہ رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکا ہوا ہوتا تھا (یعنی آپ ﷺ اس میں سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے)

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ان حضرات کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر کوئی شخص اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتا ہے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی الرَّاحِلَۃِ

باب 120: سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا

320 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِيْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ اِلَی الْبَعِيْرِ بَاْسًا اَنْ يَّسْتَتِرَ بِهٖ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ کی طرف' یا اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ اپنی سواری پر بھی نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔ ان کے نزدیک اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' یعنی اسے سترہ بنا کر (نماز ادا کی جائے)

320- اخرجه البخاری (566/2): كتاب الوتر : باب: الوتر على الدابة' حديث (999)' و (567/2) باب: الوتر فی السفر' حديث (1000)' و (668/2) كتاب تقصير الصلاة: باب: صلاة التطوع على الدواب' وحيثما توجهت به' حديث (1095)' و (669/2) باب: الايماء على الدابة' حديث (1096)' وباب: ينزل للمكتوبة' حديث (1098)' و (673/2) باب: من تطوع فی السفر فی غير دبر الصلوات و قبلها وركع النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ركعتی الفجر فی السفر' حديث (1105)' و مسلم (20/3 الابی) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: جواز صلاة النافلة على الدابة فی السفر حيث توجهت به' حديث (31-32/700)' والنسائی (232/3) كتاب: قيام الليل و تطوع النهار: باب' الوتر على الراحلة' واحمد فی "مسنده" (4/2-13-38-57-124-142)' و (73/3)' وابن خزيمة (251/2) حديث (1264) من طريق نافع عن ابن عمر فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ

باب 121: نماز کا وقت ہو جائے اور کھانا بھی آ جائے' تو پہلے کھانا کھا لو

321 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ يَبْدَاُ بِالْعَشَاءِ وَاِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ يَبْدَاُ بِالْعَشَاءِ اِذَا كَانَ طَعَامًا يَّخَافُ فَسَادَهُ وَالَّذِي ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ لَّا يَقُوْمَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهُ مَشْغُوْلٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا نَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ اَنْفُسِنَا شَيْءٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا آ جائے اور نماز بھی کھڑی ہو چکی ہو تو تم پہلے کھانا کھا لو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: پہلے کھانا کھا لیا جائے' اگرچہ باجماعت نماز فوت ہو جائے میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: آدمی پہلے کھانا کھا لے اگر کھانے کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

321 اخرجه البخاری (497/9) كتاب الاطعمة' باب: اذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه: حديث (5463)' و مسلم (462/2) كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد اكله في الحال و كراهة الصلاة مع مدافعة الاخبثين' حديث (557/64)' والنسائي (110/2) حديث (852) كتاب الامامة باب: العذر في ترك الجماعة' وابن ماجه (301/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: اذا حضرت الصلاة ووضع العشاء حديث (933)' الدارمي (293/1) كتاب الصلاة باب: اذا حضر العشاء واقيمت الصلاة واحمد (110/3)' والحميدي (499/2) حديث (1181)' وابن خزيمة (66/2) حديث (934)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہلِ علم میں سے کچھ حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں' جو پیروی کیے زیادہ مشابہ ہے۔ ان حضرات نے یہ ارادہ کیا ہے: کوئی بھی شخص نماز کے لئے ایسی حالت میں کھڑا نہ ہو' جب اس کا دل کسی اور طرف متوجہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم اس وقت نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوتے' جب ہمارا ذہن کسی دوسری طرف (منتشر) ہو۔

322 وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن حدیث: اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ (۱)

آثارِ صحابہ: قَالَ وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَائَةَ الْاِمَامِ

سند حدیث: قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو جائے' تو پہلے کھانا کھالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھانا کھاتے رہتے تھے' اگرچہ وہ امام کی قرأت کی آواز سن رہے ہوتے تھے۔

یہ روایت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ

باب 122: اونگھنے کے وقت نماز ادا کرنا

323 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو اونگھ آئے اور وہ نماز پڑھ

(۱)—اخرجه البخاری (187/2) کتاب الاذان: باب: اذا حضر الطعام واقیمت الصلاة حدیث (673) ومسلم (392/1) کتاب المساجد: باب: كراهة الصلاة بحضرة الطعام حدیث (557) من طریق عبیداللّٰه عن نافع عن ابن عمر به.

323— اخرجه مالك فی "الموطا" (118/1): کتاب صلاة اللیل: باب: ماجاء فی صلاة اللیل' حدیث (3) والبخاری (375/1): کتاب الوضوء: باب: الوضوء من النوم' حدیث (212)' ومسلم (123/3۔ الابی) کتاب صلاة المسافرین' باب: امر من نعس فی صلاته' او استعجم علیه القرآن او الذکر' بان یرقد او یقعد حتی یذهب عنه ذلك حدیث (785/220) وابو داؤد (418/1): کتاب الصلاة: باب: النعاس فی الصلاة حدیث (1310)' وابن ماجه (436/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ما جاء فی المصلی اذا نعس' حدیث (1370) والنسائی (99/1): کتاب الطهارة: باب النعاس واحمد فی "مسنده" (56/6-202-205-259) والدارمی (321/1)' کتاب الصلاة: باب: كراهية الصلاة للناعس' والحمیدی (96/1) حدیث (185)' وابن خزیمة (55/2) حدیث (907) من طریق هشام بن عروة' عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه عنها فذكره.

رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سو جائے جب اس کی نیند ختم ہو جائے (پھر نماز ادا کرے) کیونکہ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور اس وقت وہ اونگھ جائے تو ہو سکتا ہے: اپنی طرف سے وہ دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ زَارَ قَوْمًا لَّا يُصَلِّى بِهِمْ

باب 123: جو شخص کسی قوم سے ملنے کے لئے جائے اور وہ انہیں نماز نہ پڑھائے

324 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِىْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ مِنَ الزَّائِرِ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذِنَ لَهُ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّىَ بِهِ وَقَالَ اِسْحٰقُ بِحَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِىْ اَنْ لَّا يُصَلِّىَ اَحَدٌ بِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَاِنْ اَذِنَ لَهُ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِى الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّىْ بِهِمْ فِى الْمَسْجِدِ اِذَا زَارَهُمْ يَقُوْلُ لِيُصَلِّ بِهِمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ

◆◆ ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ہماری نماز کی جگہ پر تشریف لائے وہ بات چیت کرتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے ان سے کہا: آگے بڑھیئے! انہوں نے فرمایا: تم اپنے میں سے کسی ایک کو آگے کر دو! میں تمہیں بتاتا ہوں: میں نے آگے ہو کر (نماز کیوں نہیں پڑھائی؟) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی کو ملنے کے لئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے ان میں سے ہی کوئی ایک شخص ان کی امامت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر (طبقوں سے تعلق رکھنے والے) اکثر اہلِ علم نے اس پر عمل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مہمان کے مقابلے میں گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

324- اخرجه ابو داؤد (218/1): كتاب الصلاة باب: امامة الزائر' حديث (596)' والنسائي (80/2): كتاب الامامة: باب امامة الزائر واحمد في "مسنده": (436/3) و (53/5) وابن خزيمة (12/3) حديث (1520) من طريق ابان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن ابي عطية' عن مالك بن الحويرث' فذكره۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مالک مہمان کو اجازت دیدے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: وہ مہمان اسے نماز پڑھا دے۔

حضرت اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے یعنی کوئی بھی شخص گھر کے مالک کو نماز نہیں پڑھا سکتا' اگرچہ گھر کا مالک اسے اجازت دے بھی دے۔

وہ فرماتے ہیں: اسی طرح مسجد میں ہوگا' مسجد میں لوگوں کو کوئی ایسا شخص نماز نہیں پڑھائے گا' جو ان سے ملنے کے لئے گیا ہو' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہیں ان میں سے ہی کوئی شخص نماز پڑھائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

باب 124: امام کا صرف اپنے لئے دعا کرنا مکروہ ہے

325 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِیْ حَیٍّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّنْظُرَ فِیْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَّظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمَّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِیْ حَیٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِیْ هٰذَا اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَّاَشْهَرُ

◄► حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لئے بغیر جھانکے اور اگر اس نے اس طرح دیکھ لیا' تو گویا وہ اس کے گھر کے اندر داخل ہو گیا اور نہ ہی یہ جائز ہے: کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور ان کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا کرے' اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کرتا ہے' اور کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو' جب اس نے پیشاب یا پاخانہ روک رکھا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

325- اخرجه ابو داؤد (70/1): كتاب الطهارة: باب: ايصلی الرجل وهو حاقن' حديث (90)' وابن ماجه (202/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: ماجاء في النهي للحاقن ان يصلي' حديث (619)و (298/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: والا يحض الامام نفسه بالدعاء' حديث (923)' والبخاری فی "الادب المفرد" (1093) واحمد فی "مسنده" (280/5) من طريق يزيد بن شريح ان اباحی المؤذن حدثه' عن ثوبان' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو حضرت معاویہ بن صالح کے حوالے سے سفر بن نسیر کے حوالے سے، یزید بن شریح کے حوالے سے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

یہی روایت یزید بن شریح کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

یہ روایت جسے یزید بن شریح نے ابوحی مؤذن کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند زیادہ بہتر اور زیادہ مشہور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

باب 125: جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں

326 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ اُمَامَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ لَّا يَصِحُّ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ تَكَلَّمَ فِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّضَعَّفَهٗ وَلَيْسَ بِالْحَافِظِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ فَاِذَا كَانَ الْاِمَامُ غَيْرَ ظَالِمٍ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهٗ وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِيْ هٰذَا اِذَا كَرِهَ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ حَتّٰى يَكْرَهَهٗ اَكْثَرُ الْقَوْمِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح کے لوگوں پر لعنت کی ہے، وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو اور لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور ایک وہ شخص جو حی علی الفلاح سنے اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح'' نہیں ہے اس لئے کہ یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن قاسم نامی راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے یہ شخص حافظ نہیں تھا۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص دوسروں کو نماز پڑھائے اور وہ لوگ اس شخص کو ناپسند کرتے ہوں جب امام ظالم نہ ہو تو اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا' جو اسے ناپسند کرتا ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر کسی امام کو ایک شخص یا دو یا تین لوگ ناپسند کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر وہ دوسرے لوگوں کو نماز پڑھادے' لیکن اگر اکثر لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں (تو پھر یہ درست نہیں ہوگا)

327 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ يُقَالُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اثْنَانِ امْرَاَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

قَالَ هَنَّادٌ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ مَنْصُورٌ فَسَاَلْنَا عَنْ اَمْرِ الْاِمَامِ فَقِيلَ لَنَا اِنَّمَا عَنٰى بِهٰذَا اَئِمَّةً ظَلَمَةً فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ السُّنَّةَ فَاِنَّمَا الْاِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ

◆◆ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے' سب سے شدید عذاب دو طرح کے لوگوں کو ہوگا ایک وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو اور ایک لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

جریر کے بارے میں منصور بیان کرتے ہیں: ہم نے امام کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا' تو ہمیں بتایا گیا اس سے مراد ظالم امام ہے' البتہ جو شخص سنت کو قائم کرتا ہو' تو اسے ناپسند کرنے والا شخص گنہگار ہوگا۔

328 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَّا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں' جن کی نماز ان کے کان سے آگے نہیں بڑھتی ایک مفرور غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے ایک وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوغالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا

باب 126 جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں

329 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْإِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهُ اِلَّا قِيَامًا فَاِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے آپ کو چوٹ آ گئی تو آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی' ہم نے بھی آپ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز ادا کی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک امام (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بے شک امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ' جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے' تو تم ربنا ولک الحمد کہو' جب وہ سجدے میں جائے' تو تم سجدے میں جاؤ' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

329- اخرجه مالك فى "الموطا": (135/1)، كتاب صلاة الجماعة: باب: صلاة الامام وهو جالس حديث (16)' والبخارى (204/2): كتاب الأذان: باب انما جعل الامام ليؤتم به' حديث (689)' و مسلم (295/2. الابى): كتاب الصلاة باب ائتمام المأموم بالامام' حديث (77 /411) وابو داؤد (219/1): كتاب الصلاة: باب: الامام يصلى من قعود' حديث (601)' والنسائى (83/2): كتاب الامامة: باب الائتمام بالامام و (98/2): باب: الائتمام بالامام وهو يصلى قاعدا' وابن ماجه (284/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما يقول اذا رفع راسه من الركوع' حديث (876) مختصرا' واحمد فى "مسنده" (3-110 1620)' والدارمى (286/1- 287): كتاب الصلاة: باب: فيمن يصلى خلف الامام والامام جالس' والحميدى (501/2) حديث (1189)' وابن خزيمة (89/2) حديث (977)' وعبد بن حميد' ص (351)' حديث (1161) من طريق ابن شهاب الزهرى عن انس بن مالك فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے سے گر کر زخمی ہونے کا ذکر ہے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اس حدیث کے مطابق نظریہ رکھتے ہیں، ان میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے، تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والا شخص کھڑا ہو کر ہی نماز ادا کرے گا، اگر وہ سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، تو ان کی نماز درست نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 127: بلاعنوان

330 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا

وَرُوِىَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِىْ مَرَضِهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِىْ بَكْرٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرُوِىَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ قَاعِدًا

وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّهُوَ قَاعِدٌ

◄► مسروق، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی یہ اس بیماری کی بات ہے، جس سے آپ کا وصال ہو گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے، تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

330- اخرجہ النسائی (79/2): کتاب الامامۃ باب: صلاۃ الامام خلف رجل من رعیتہ' واحمد فی "مسندہ" (159/6) وابن خزیمۃ (55/3) حدیث (1620) من طریق عن شعبۃ' عن نعیم بن ابی ھند' عن ابی وائل' عن مسروق عن عائشۃ فذکرہ۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کررہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کررہے تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی منقول ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

331 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ قَاعِدًا فِیْ ثَوْبٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ ثَابِتٍ وَّمَنْ ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔آپ نے ایک کپڑا اوڑھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

کئی راویوں نے اسے حمید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تاہم ان راویوں نے اس میں ثابت نامی راوی کا ذکر نہیں کیا تاہم جس راوی نے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِمَامِ يَنْهَضُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

باب **128**: جب امام دو رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے اور (بیٹھے نہیں)

332 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى بَقِيَّةَ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِیْ فَعَلَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّسَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ

332- اخرجه احمد (248/4) من طريق ابن ابى ليلى عن الشعبى عند المغيرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ قَالَ اَحْمَدُ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى هُوَ صَدُوْقٌ وَّلَا اَرْوِىْ عَنْهُ لِاَنَّهٗ لَا يَدْرِىْ صَحِيْحَ حَدِيْثِهٖ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلَا اَرْوِىْ عَنْهُ شَيْئًا

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٌ الْجُعْفِىُّ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَّغَيْرُهُمَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مَضٰى فِىْ صَلَاتِهٖ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ

قولِ امام ترمذی: وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَمَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَحَدِيْثُهٗ اَصَحُّ لِمَا رَوَى الزُّهْرِىُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ

◆◆ شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی' وہ دو رکعات پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہوگئے لوگوں نے انہیں سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کرنا چاہا انہوں نے جواب میں بھی سبحان اللہ کہہ دیا۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو سلام پھیر کر دو مرتبہ سجدہ سہو کرلیا' جبکہ وہ بیٹھے ہوئے ہی تھے' پھر انہوں نے لوگوں کو یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا' یعنی جیسا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' دیگر حوالوں سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کے راوی ابن ابی لیلیٰ کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں' لیکن میں ان سے روایت نہیں کرتا' کیونکہ انہیں صحیح اور ضعیف روایت کے درمیان پتہ نہیں چلتا اور ہر وہ شخص جس کی یہ صورت حال ہو' میں اس سے کوئی روایت نقل نہیں کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

سفیان نے جابر نامی راوی کے حوالے سے مغیرہ بن شبیل کے حوالے سے' قیس بن ابوحازم کے حوالے سے' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس کے ایک راوی جابر جعفی کو بعض اہلِ علم نے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن سعید' عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی جب کوئی شخص دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے (بیٹھے نہیں) تو اپنی نماز جاری رکھے اور آخر میں دو سجدہ سہو کر لے' تاہم کچھ حضرات کے نزدیک یہ دو سجدے سلام سے پہلے کئے جائیں گے اور کچھ کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد کئے جائیں گے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) جن حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے سے پہلے کئے جائیں گے ان کی نقل کردہ حدیث زیادہ مستند ہے' جیسا کہ زہری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید انصاری نے عبدالرحمٰن اعرج کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

333 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهٖ مَنْ خَلْفَهٗ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ دو رکعات پڑھنے کے بعد وہ کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں' ان کے پیچھے لوگوں نے سبحان اللہ پڑھ کر متوجہ کرنا چاہا' تو انہوں نے انہیں اشارہ کیا کہ اب تم لوگ کھڑے رہو' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا' پھر سلام پھیر دیا اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس طرح کی صورتحال میں) اسی طرح کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

باب 129: پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھنے کی مقدار

334 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ

333- اخرجه ابو داؤد (338/1): كتاب الصلاة: باب: من نسي ان يتشهد وهو جالس' حديث (1037) واحمد (247/4، 253، 254) والدارمي (353/1): كتاب الصلاة: باب: اذا كان في الصلاة نقصان من طريق يزيد بن هارون' عن المسعودي عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة فذكره.

اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ لَّا يُطِيْلَ الرَّجُلُ الْقُعُوْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلَا يَزِيْدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا وَّقَالُوْا اِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهٖ

◆◆ حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھتے تھے' تو یوں لگتا تھا جیسے آپ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: پھر سعد نامی راوی نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی (یعنی کچھ کہا جسے میں سمجھ نہیں سکا) لیکن میرا یہ خیال ہے: انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' البتہ ابوعبیدہ نامی راوی نے اسے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے نہیں سنا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی دو رکعات پڑھنے کے بعد والے قعدہ کو طویل نہ کرے اور پہلی دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے۔

علماء نے یہ بات فرمائی ہے: اگر کوئی شخص تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے' تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے۔

شعبی اور دیگر حضرات سے اسی طرح منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 130: نماز کے دوران اشارہ کرنا

335 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ

متن حدیث: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَّقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهٖ

334- اخرجه ابو داؤد (326/1): كتاب الصلاة باب: في تخفيف القعود حديث (995) والنسائي (243/2): كتاب التطبيق: باب التخفيف في التشهد الاول واحمد في "مسنده" (386/1- 410- 428- 436- 460) من طريق سعد بن ابراهيم عن ابي عبيدة بن عبدالله عن ابيه فذكره.

335- اخرجه ابو داؤد (306/1): كتاب الصلاة باب: رد السلام في الصلاة حديث (925) والنسائي (5/3): كتاب السهو: باب رد السلام بالاشارة في الصلاة واحمد في "مسنده" (332/4) والدارمي (316/1): كتاب الصلاة باب: كيف يرد السلام في الصلاة من طريق الليث بن سعد عن بكير بن عبدالله بن الاشج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ بِلَالٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّعَائِشَةَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صہیب کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ رضی اللہ عنہ نے اشارے کے ذریعے مجھے جواب دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات کہی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

اس بارے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

336 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَحَدِيْثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ بُكَيْرٍ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حَيْثُ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ يَرُدُّ اِشَارَةً وَّكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ لِاَنَّ قِصَّةَ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيْثِ بِلَالٍ وَّاِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوٰى عَنْهُمَا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جواب کیسے دیتے تھے؟ جب لوگ آپ کو سلام کرتے تھے' اور آپ اس وقت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک کے ذریعے اشارہ کر دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔ ہم اسے صرف لیث نامی راوی کے حوالے سے بکیر کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

زید بن اسلم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جواب کیسے دیا تھا؟ جب لوگوں نے آپ کو بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں سلام کیا تھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارے کے ذریعے جواب دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ دونوں احادیث میرے نزدیک ''صحیح'' ہیں اس لئے' کیونکہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا قصہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قصے سے مختلف ہے' اگرچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں روایات کو نقل کیا ہے' تو اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں حضرات سے یہ بات سنی ہو۔

336- اخرجہ ابو داؤد (306/1) کتاب الصلاۃ باب: رد السلام فی الصلاۃ' حدیث (927)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَآءِ

باب 131: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے، اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے

337 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حدیثِ دیگر: وَقَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّى سَبَّحَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے، اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا، اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِى الصَّلٰوةِ

باب 132: نماز کے دوران جمائی لینا مکروہ ہے

338 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

337- اخرجه مسلم (315/2، الابی) كتاب الصلاة: باب: تسبيح الرجل و تصفيق المراة اذا انابهما شىء فى الصلاة، حديث (106-107/422)، والنسائى (11/3): كتاب السهو باب التسبيح فى الصلاة، واحمد فى مسنده (261/2- 440- 479) من طريق سليمان الاعمش، عن ابى صالح ذكوان عن ابى هريرة، فذكره.

338- اخرجه مسلم (347/9، النووى)، كتاب الزهد والرقائق: باب: تشميت العاطس، وكراهة التثاؤب حديث (2994/56)

متن حدیث: اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَدِّ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ لَاَرُدُّ التَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمائی آرہی ہو تو جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو وہ اپنے منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے نماز کے دوران جمائی لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کھانس کر جمائی کو روک دیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

باب 133: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے

339 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَّالسَّائِبِ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ يَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ

339- اخرجه البخاری (680/2): كتاب تقصير الصلاة باب: صلاة القاعد' حديث (1115)' و (683/2) باب: صلاة القاعد بالايماء' حديث (1116)' و (684/2): باب: اذا لم يطق قاعدا صلى على جنب و ابوداؤد (314/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة القاعد' حديث (951)' والنسائي (323/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: فضل صلاة القائم ثم على صلاة القاعد' وابن ماجه (388/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم' حديث (1231)' واحمد في "مسنده": (433/4- 435- 442- 443)' وابن خزيمة (235/2) حديث (1236)' و (241/2) حديث (1249) من طريق حسين بن ذكوان المعلم' عن عبدالله بن بريدة' عن عمران بن بريدة' فذكره.

الْمُعَلِّمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رِوَايَةِ عِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ

مذاہب فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِنْ شَاءَ الرَّجُلُ صَلّٰى صَلَاةَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَّجَالِسًا وَّمُضْطَجِعًا

وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّىْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّىْ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ وَرِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ صَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هٰذَا لِلصَّحِيْحِ وَلِمَنْ لَّيْسَ لَهٗ عُذْرٌ يَعْنِىْ فِى النَّوَافِلِ فَاَمَّا مَنْ كَانَ لَهٗ عُذْرٌ مِّنْ مَرَضٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَصَلّٰى جَالِسًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِىَ فِىْ بَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو آپ نے فرمایا: جو شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو اسے کھڑے ہوئے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے' اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے (اس سے مراد نفلی نماز ہے)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: آپ نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو! اگر تم نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل ادا کرو۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اور کسی شخص نے حصین معلم کے حوالے سے اس طرح کی روایت نقل نہیں کی۔

صرف ابواسامہ اور دیگر راویوں نے حصین معلم کے حوالے سے عیسیٰ بن یونس کی روایت کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس سے مراد نفلی نماز ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چاہے' تو وہ نفلی نماز کھڑے ہو کر بھی ادا کر سکتا ہے' بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے' اور لیٹ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔

اہلِ علم نے بیمار شخص کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو۔

بعض اہلِ علم نے یہ رائے پیش کی ہے: وہ اپنے دائیں پہلو کے بل نماز ادا کرے گا۔
بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ سیدھا چت لیٹ کر نماز ادا کرے گا' جب کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں گے۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملے گا۔

سفیان فرماتے ہیں: یہ تندرست شخص کے لئے ہے' اور اس شخص کے لئے ہے' جسے کوئی بھی عذر لاحق نہ ہو' البتہ جس شخص کو بیماری کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کوئی عذر لاحق ہو' اور وہ بیٹھ کر نماز ادا کر لے' تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی مانند اجر ملے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) بعض روایات میں یہ بات ملتی ہے' جو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تائید کرتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب 134: جو شخص بیٹھ کر نفل نماز پڑھے

340 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَّيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهٖ قَدْرُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ كَاَنَّهُمَا رَاَيَا كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحًا مَعْمُوْلًا بِهِمَا

340-اخرجه مالك فى الموطا (137/1): كتاب صلاة الجماعة: باب: ما جاء فى صلاة القاعد فى النافلة حديث (21)' و مسلم (3/60. الابى) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جواز النافلة قائما و قاعدا حديث (118/733)' والنسائى (3/223): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: صلاة القاعد فى النافلة وذكر الاختلاف على ابى اسحق فى ذلك' واحمد فى "مسنده": (6/285)' والدارمى (1/322) كتاب الصلاة: باب: صلاة التطوع قاعدا' وابن خزيمة (2/238) حديث (1242) من طريق ابن شهاب الزهرى' عن السائب بن يزيد' عن المطلب بن ابى وداعة السهمى عن حفصة ام المومنين رضى الله عنها 'فذكره.

حضرت حفصہ ﷞ جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی کوئی نفلی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال پہلے کا وقت آیا' تو آپ نفلی نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے' آپ اس میں کسی سورت کی تلاوت کرنا شروع کرتے تھے' اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ اس سے زیادہ لمبی سورت سے بھی زیادہ لمبی محسوس ہوتی تھی۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ ﷞ اور حضرت انس بن مالک ﷜ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: سیّدہ حفصہ ﷞ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ ﷺ رات کے وقت بیٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے' جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات جتنی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے کھڑے ہو کر وہ قرأت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' پھر جب آپ قرأت کرتے تھے' تو کھڑے ہو جاتے تھے' پھر آپ رکوع میں جاتے تھے' پھر سجدے میں چلے جاتے تھے' یعنی کھڑے ہو کر رکوع میں اور سجدے میں جایا کرتے تھے' لیکن جب آپ قرأت کرتے تھے' تو اس وقت بیٹھ جاتے تھے' پھر آپ رکوع میں اور سجدے میں چلے جاتے تھے' جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔

امام احمد ﷫ امام اسحٰق ﷫ فرماتے ہیں: دونوں روایات پر عمل کیا جا سکتا ہے' گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ دونوں روایات ''صحیح'' ہیں اور معمول بہ ہیں۔

341 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِىَ مِنْ قِرَائَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ پہلے بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' اور قرأت کرتے تھے' جبکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات جتنی مقدار رہ جاتی تھی' تو آپ کھڑے ہو جاتے تھے' اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے' پھر آپ رکوع میں جاتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے' پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔

امام ترمذی ﷫ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

341- اخرجه مالك في "الموطا": (138/1): كتاب صلاة الجماعة باب: ما جاء فى صلاة القاعد فى النافلة' حديث (23)' والبخارى (686/2): كتاب اذا صلى قاعدا ثم صح' حديث (1119) ومسلم (59/3. الابى): كتاب صلاة المسافرين' باب: جواز النافلة قائما و قاعدا' حديث (731/112)' وابو داؤد (314/1): كتاب الصلاة' باب: فى صلاة القاعد' حديث (954)' والنسائى (220/3) كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: كيف يفعل اذا افتتح الصلاة قائما' واحمد (178/6) من طريق مالك عن عبداله بن يزيد وابى النضر مولى عمر بن عبيدالله' عن ابى سلمة عن عائشة فذكره ولم يذكر المصنف عبدالله بن يزيد.

342 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَّهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّاِذَا قَرَاَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صُدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہوکر ادا کرتے تھے' اور طویل نماز بیٹھ کر ادا کرتے تھے' جب آپ قرأت کرتے تھے' تو آپ کھڑے ہوکر کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے' جبکہ آپ قیام کی حالت میں ہوتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے' اور رکوع اور سجدے میں بیٹھے ہوئے ہی چلے جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

باب 135: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: میں نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اسے مختصر کر دیتا ہوں

343 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي قَتَادَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم (بعض اوقات) جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' اور اس وقت میں نماز (باجماعت) کی حالت میں ہوتا ہوں' تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس

342– اخرجه مسلم (3/56. الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب جواز النافلة قائما و قاعدا و فعل بعض الرکعة قائما و بعضها قاعدا' حدیث (105 -730)' وابو داؤد (1/314)، کتاب الصلاة: باب: فی صلاة القاعد حدیث (955 -956)' و (1/401): باب: تفریع ابواب التطوع' ورکعات السنة' حدیث (1251)' والنسائی (3/219): کتاب قیام اللیل وتطوع النهار' باب: کیف یفعل اذا افتتح الصلاة قائما' وابن ماجه (1/368) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب' حدیث (1164)' و (1/388): باب: فی صلاة النافلة قاعدا' حدیث (1228)' واحمد فی "مسنده": (6/ 100- 112- 113- 166- 204- 216- 227- 228- 236- 241- 261- 262- 265- 98)' وابن خزیمة (2/192) حدیث (1167)' و (2/208) حدیث (1199)' و (2/239- 241) حدیث (1246- 1247- 1248- 1245)' من طریق عبدالله بن شقیق العقیلی عن عائشة ام المومنین رضی الله عنها' فذکره.

خوف کے تحت کہ کہیں وہ کسی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائے۔

اس بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِخِمَارٍ

باب 136: حائضہ (یعنی جوان) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی

344 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَوْلُهُ الْحَائِضِ يَعْنِي الْمَرْاَةَ الْبَالِغَ يَعْنِي اِذَا حَاضَتْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَآئِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَدْرَكَتْ فَصَلَّتْ وَشَيْءٌ مِّنْ شَعْرِهَا مَكْشُوفٌ لَا تَجُوزُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ صَلَاةُ الْمَرْاَةِ وَشَيْءٌ مِّنْ جَسَدِهَا مَكْشُوفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ قِيلَ اِنْ كَانَ ظَهْرُ قَدَمَيْهَا مَكْشُوفًا فَصَلَاتُهَا جَائِزَةٌ

◆◆ سیدہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حائضہ (بالغ) عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کوئی عورت بالغ ہو جائے' وہ نماز پڑھے اور اس کے سر کا کچھ حصہ بے پردہ ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ ایسی عورت کی نماز درست نہیں ہوتی' جس کے جسم کا کوئی بھی حصہ بے پردہ ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق عورت کے پاؤں بے پردہ ہوں' تو اس کی نماز درست ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 137: نماز کے دوران سدل کا مکروہ ہونا

344- اخرجه ابو داؤد (1/299)، كتاب الصلاة، باب: المراة تصلي بغير خمار حديث (641)، وابن ماجه (1/214)، كتاب الطهارة وسننها، باب: اذا حاضت الجارية لم تصل الا بخمار، حديث (654)، واحمد في "مسنده" (6/150- 218)، وابن خزيمة حديث (775) من طريق حماد بن سلمة، عن قتادة عن محمد بن سيرين، عن صفية بنت الحارث عن عائشة ام المومنين رضي الله عنها، فذكرته.

345 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِى الصَّلٰوةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى السَّدْلِ فِى الصَّلٰوةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِى الصَّلٰوةِ وَقَالُوْا هٰكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُوْدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ السَّدْلُ فِى الصَّلٰوةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاَمَّا اِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَاْسَ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِى الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران "سدل" سے منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف عطاء نامی راوی کے حوالے سے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں' جو حضرت عسل بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

اہلِ علم نے نماز کے دوران "سدل" کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے "سدل" کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس طرح یہود کیا کرتے تھے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے دوران "سدل" اس وقت مکروہ ہے جب آدمی پر اس وقت ایک کپڑا ہو' اگر وہ قمیص پر "سدل" کر لیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے دوران "سدل" کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ

باب 138: نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا مکروہ ہے

346 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

345- اخرجه ابو داؤد (229/1): كتاب الصلاة باب: ما جاء فى السدل فى الصلاة' حديث (643)' وابن ماجه (310/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما يكره فى الصلاة' حديث (966)' واحمد فى "مسنده": (2/295 - 341 - 345 - 348) والدارمى (320/1): كتاب الصلاة: باب: النهى عن السدل فى الصلاة' وابن خزيمة (379/1) حديث (772)' و (60/2) حديث (918) من طريق عطاء بن ابى رباح عن ابى هريرة فذكره.

متن حدیث: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَيْقِيبٍ وَّعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَّحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَّاحِدَةً كَاَنَّهٗ رُوِيَ عَنْهُ رُخْصَةٌ فِي الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◄► حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ کنکریوں (کو نہ ہٹائے) کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت معیقیب' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت حذیفہ اور حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے' آپ نے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: اگر تم نے ضرور یہ کرنا ہو تو ایک مرتبہ کرلو۔

گویا ایک مرتبہ ایسا کرنے کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت منقول ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

347 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَّاحِدَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► ابوسلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: کوئی مجبوری ہو' تو ایک مرتبہ ایسا کرلو۔

346– اخرجه ابو داؤد (312/1) كتاب الصلاة' باب: فى مسح الحصى فى الصلاة' حديث (945)' وابن ماجه (327/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: مسح الحصى فى الصلاة حديث (1027)' والنسائى (6/3): كتاب السهو: باب: النهى عن مسح الحصى فى الصلاة' واحمد فى "مسنده": (149/5- 150- 163- 179) والدارمى (322/1): كتاب الصلاة: باب النهى عن مسح الحصى' وابن خزيمة (59/2) حديث (913)' و (914) والحميدى (70/1) حديث (128) من طريق الزهرى عن ابى الاحوص عن ابى ذر.

347– اخرجه البخارى (95/3): كتاب العمل فى الصلاة باب: مسح الحصى فى الصلاة' حديث (1207)' ومسلم (451/2- الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: كراهة مسح الحصى و تسوية التراب فى الصلاة' حديث (47-48- 49/546)' وابوداؤد (312/1) كتاب الصلاة: باب: فى مسح الحصى فى الصلاة: حديث (946)' والنسائى (7/3): كتاب السهو: باب: الرخصة فيه مرة' وابن ماجه (327/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب مسح الحصى فى الصلاة' حديث (1026)' واحمد (426/3) و (425/5)' والدارمى (322/1): كتاب الصلاة: باب: النهى عن مسح الحصى' وابن خزيمة (51/2-52) حديث (895-896) من طريق يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة بن عبدالرحمن عن معيقيب' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 139: نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے

348 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ مَنِيعٍ وَّكَرِهَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ النَّفْخَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّبِهِ نَاْخُذُ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِي حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيثُ اُمِّ سَلَمَةَ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَمَيْمُوْنٌ اَبُوْ حَمْزَةَ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ نَفَخَ فِي الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُكْرَهُ النَّفْخُ فِي الصَّلٰوةِ وَاِنْ نَفَخَ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا جسے ہم افلح کہتے تھے جب وہ سجدے میں جاتا تھا' تو پھونک ماردیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دو۔

احمد بن منیع نامی راوی اپنے (استاد) کے بارے میں فرماتے ہیں: عباد نے نماز کے دوران پھونک مارنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اگر آدمی پھونک ماردیتا ہے' تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

احمد بن منیع فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض افراد نے ابوحمزہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' وہ یہ بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک غلام تھا' جس کا نام رباح تھا۔

یہ روایت ابوحمزہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں: ہمارا ایک غلام تھا' جس کا نام رباح تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

میمون ابوحمزہ کو بعض علماء نے ضعیف قرار دیا ہے۔

348- اخرجہ احمد فی "مسندہ" (6/301-323) من طریق ابی صالح مولی ابی طلحۃ عن ام سلمۃ' فذکرہ۔

نماز کے دوران پھونک مارنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پھونک مارتا ہے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

بعض کے نزدیک نماز کے دوران پھونک مارنا مکروہ ہے۔ اگر وہ شخص اپنی نماز کے دوران پھونک مار دیتا ہے، تو وہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔

یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 140: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ہے

349 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِي الصَّلٰوةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ اَنْ تَمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَّالْاِخْتِصَارُ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ يَضَعَ يَدَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى خَاصِرَتَيْهِ وَيُرْوٰى اَنَّ اِبْلِيْسَ اِذَا مَشٰى مَشٰى مُخْتَصِرًا

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

اختصار کا مطلب یہ ہے: آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے یا دونوں ہاتھ دونوں پہلوؤں پر رکھے۔

یہ روایت بھی منقول ہے: ابلیس (شیطان) جب چلتا ہے، تو وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

349- اخرجه البخاری (106/3): كتاب العمل فی الصلاة باب: الخصر فی الصلاة، حديث (1219-1220)؛ و مسلم (450/2، الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب كراهة الاختصار فی الصلاة، حديث (46/ 545)؛ و ابو داؤد (312/1): كتاب الصلاة، باب: الرجل يصلی مختصرا، حديث (947)؛ والنسائی (127/2): كتاب الافتتاح باب: النهی عن التخصر فی الصلاة، واحمد فی "مسنده" (295-231-232-399-290/2)؛ والدارمی (332/1) كتاب الصلاة باب: النهی عن الاختصار فی الصلاة، وابن خزيمة (56/2) حديث (908) من طريق هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 141: نماز کے دوران بال سمیٹنا مکروہ ہے

350 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضِفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى هُوَ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ وَهُوَ اَخُوْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوسٰى

◆◆ ابورافع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے جو اس وقت نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے بالوں کو گردن پر باندھا ہوا تھا' اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے انہیں کھول دیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ناراضگی سے ان کی طرف نظر کی تو وہ بولے: تم اپنی نماز برقرار رکھو اور غصہ میں نہ آؤ' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ شیطان کا حصہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص بال باندھ کر نماز ادا کرے۔

عمران بن موسیٰ نامی راوی قریشی مکی ہیں اور یہ ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 142: نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرنا

351 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

350- اخرجه ابو داؤد (1/230): كتاب الصلاة: باب: الرجل يصلي عاقصا شعره حديث: (646)' وابن ماجه (1/331): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: كف الشعر والثوب في الصلاة' حديث (1042)' واحمد في "مسنده": (6/8 - 391) والدارمي (1/320): كتاب الصلاة: باب في عقص الشعر وابن خزيمة (2/58) حديث (911) من طرق مختلفة عن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

351- اخرجه احمد في "مسنده": (1/211)و (4/167)' وابن خزيمة (2/221) حديث (1213) من طريق الليث بن سعد' قال حدثنا عبد ربه بن سعيد' عن عمران بن ابي انس' عن عبدالله بن نافع بن العمياء' عن ربيعة بن الحارث عن الفضل بن الحارث فذكره۔

رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِى اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِى كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِىَ خِدَاجٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ فَاَخْطَاَ فِى مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِى اَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ اَبِى اَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَاِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ يَعْنِى اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ

◆◆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نماز دو دو کر کے ادا کی جائے ہر دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جاتا ہے۔ نماز خشوع وخضوع' گریہ وعاجزی کے ساتھ اور سکون کے ساتھ ادا کی جاتی ہے' تم اپنے دونوں ہاتھ بلند کرو' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' ان کی ہتھیلیوں کا رخ تمہارے چہرے کی طرف ہو' اور تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اس طرح ہے' اس طرح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر آدمیوں نے اس حدیث سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو شخص ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز نامکمل ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے اس حدیث کو (اپنے استاد) عبدربہ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ کئی مقامات پر غلطی کی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت انس بن ابوانس کے حوالے سے منقول ہے جبکہ وہ عمران بن ابوانس ہیں۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن حارث کے حوالے سے منقول ہے' جب کہ وہ عبداللہ بن نافع بن عمیا ہیں انہوں نے ربیعہ بن حارث سے اسے نقل کیا ہے۔

شعبہ یہ روایت کرتے ہیں: عبداللہ بن حارث نے اسے مطلب کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جبکہ وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہیں' جنہوں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت شعبہ کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 143: نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسانا مکروہ ہے

352 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِیْ صَلَاةٍ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ شَرِيْكٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے اور پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جائے' تو اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ پھنسائے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں (شمار) ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان کے حوالے سے نقل کیا ہے' جیسا کہ حدیث لیث نے روایت کیا ہے۔

شریک نامی راوی نے اسے محمد بن عجلان اور ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی نقل کیا ہے۔

تاہم شریک کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ طُوْلِ الْقِيَامِ فِی الصَّلٰوةِ

باب 144: نماز کے دوران طویل قیام کرنا

353 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: قِيْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

352- اخرجه ابو داؤد (209/1) كتاب الصلاة: باب: ما جاء فى الهدى فى المشى الى الصلاة' حديث (562) وابن ماجه (31/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ما يكره فى الصلاة' حديث (967)' واحمد فى "مسنده": (241/4- 442- 443)' والدارمى (327/1): كتاب الصلاة: باب النهى عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد' وابن خزيمة (227/1) حديث (441- 442- 443- 444) وعبد بن حميد' ص (144) حديث (369) من طرق مختلفة عن كعب بن عجرة به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

⇔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی رِوایت مختلف طریقوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

باب 145: رکوع اور سجدے بکثرت کرنا

354 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ وحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ رَجَاءٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَّنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

قَالَ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ اَبِي طَلْحَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَاَبِي فَاطِمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُوْلُ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ

354- اخرجه مسلم (2/378.الابی): كتاب الصلاة باب: فضل السجود والحث عليه' حديث (225 /488) والنسائي (2/228): كتاب التطبيق: باب: ثواب من سجد لله عزوجل سجدة' حديث (1139) واحمد في "مسنده": (5/276-280)' وابن خزيمة (1/163) حديث (316) من طريق الاوزاعي' قال: حدثني الوليد بن هشام المعطي' قال: حدثني معدان بن ابي طلحة' عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' فذكره.

كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ اَفْضَلُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا حَدِيْثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وقَالَ اِسْحٰقُ اَمَّا فِي النَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَاَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُولُ الْقِيَامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَاْتِيْ عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِيْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ لِاَنَّهُ يَاْتِيْ عَلٰى جُزْئِهِ وَقَدْ رَبِحَ كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا قَالَ اِسْحٰقُ هٰذَا لِاَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُوْلُ الْقِيَامِ وَاَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوْصَفْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ مَا وُصِفَ بِاللَّيْلِ

◆◆ معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' میں نے ان سے کہا: میری کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے! جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے' اور مجھے جنت میں داخل کرے' تو وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہے' پھر انہوں نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: تم سجدہ (بکثرت) کیا کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کر دیتا ہے' اور اس شخص کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

معدان نامی راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے ان سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جس بارے میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تھا' تو انہوں نے بھی یہی فرمایا: تم سجدہ (بکثرت) کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے''۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بکثرت رکوع و سجود کرنے کا ذکر ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کے نزدیک نماز میں طویل قیام کرنا بکثرت رکوع اور سجود کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بعض افراد کے نزدیک نماز میں بکثرت رکوع اور سجود کرنا' طویل قیام کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دو احادیث منقول ہیں اور انہوں (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں دیا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک دن کا تعلق ہے' تو اس میں بکثرت رکوع و سجود کرنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے) جہاں تک رات کا تعلق ہے' تو اس میں طویل قیام کرنا فضیلت رکھتا ہے' البتہ اگر کسی شخص نے رات کا کوئی حصہ عبادت کے لئے مخصوص کیا ہو' تو اس شخص کے لئے میرے نزدیک (یعنی امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے) پسندیدہ عمل یہ ہے: وہ اپنے اس مخصوص حصے میں نوافل ادا کرے اور بکثرت رکوع اور سجود کے ذریعے نفع حاصل کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اس لئے کہی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے، جس میں طویل قیام کا تذکرہ ہے، جہاں تک دن کی نماز کا تعلق ہے، تو اس میں اتنے طویل قیام کا واقعہ بیان نہیں کیا گیا جتنا رات کی نماز میں بیان کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 146: نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنا

355 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ رَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا وَّالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ سانپ اور بچھو۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے نماز کے دوران سانپ اور بچھو کو مارنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: نماز ایک مشغولیت ہے، جس میں کوئی اور کام کرنا منع ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

355- اخرجه ابو داؤد (305/1): كتاب الصلاة: باب: العمل فى الصلاة حديث (921)، والنسائى (10/3): كتاب السهو: باب قتل الحية والعقرب فى الصلاة، وابن ماجه (394/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فى قتل الحية والعقرب فى الصلاة حديث (1245)، واحمد (233/2- 248- 255- 284- 473- 475- 490)، والدارمى (354/1): كتاب الصلاة: باب: قتل الحية والعقرب فى الصلاة، وابن خزيمة (41/2) حديث (869) من طريق ضمضم عن ابى هريرة به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

باب 147: سلام پھیرنے سے پہلے دومرتبہ سجدہ سہو کرنا

356 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

◄◄ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بنوعبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں قیام کیا' حالانکہ آپ نے بیٹھنا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کی' تو آپ نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا' آپ نے ہر ایک سجدے میں تکبیر کہی آپ نے بیٹھے ہوئے (جو سجدے کیے تھے) سلام پھیرنے سے پہلے کیے تھے۔آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دونوں سجدے کیے یہ اس وجہ سے تھا' جو آپ بیٹھنا بھول گئے تھے۔اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

357 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

آثارِصحابہ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ كُلِّهٖ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُوْلُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهٖ مِنَ الْاَحَادِيثِ وَيَذْكُرُ اَنَّ اٰخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ وَّهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ اَبُوْهُ وَبُحَيْنَةُ اُمُّهٗ هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ

356- اخرجه البخاری (361/2): كتاب الاذان: باب: من لم ير التشهد الاول واجبا' حديث (829)' و (362/2) باب: التشهد فی الاولی' حديث (830)' و (111/3) كتاب السهو: باب: ماجاء فی السهو اذا قام فی ركعتی الفريضة' حديث (1224-1225) و (119/3): باب: من يكبر فی سجدتی السهو' حديث (1230)' و (558/11) كتاب الايمان والنذور: باب: اذا حنث ناسيا فی الايمان حديث (6670)' و مسلم (483/2 -484- الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: السهو فی الصلاة والسجود له حديث (85 -86 -87-570)' وابو داؤد (337/1) كتاب الصلاة: باب: من قام الثنتين ولم يتشهد' حديث (1034 -1035) والنسائی (244/2): كتاب التطبيق' باب: ترك التشهد الاول' و (20-19/3): كتاب السهو باب: ما يفعل من قام من اثنتين ناسيا ولم يتشهد' و (34/3): باب: التكبير فی سجدتی السهو' وابن ماجه (381/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيا' حديث (1206 -1207) ومالك فی "الموطا": (96/1): كتاب الصلاة باب: من قام بعد الاتمام او فی الركعتين' حديث (65) واحمد فی "مسنده": (345/5 -346)' والدارمی (352/1): كتاب الصلاة: باب: اذا كان فی الصلاة نقصان والحميدی (402/2)' حديث (903-904) وابن خزيمة (115-115/2) حديث (1029-1030-1031) من طريق عبدالرحمن الاعرج عن عبدالله بن بحينة' فذكره.

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ اَوْ بَعْدَهٗ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّرَبِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ اَحْمَدُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلٰى جِهَتِهٖ يَرٰى اِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَاِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاِنَّهٗ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى جِهَتِهٖ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَاِنْ كَانَتْ زِيَادَةً فِي الصَّلٰوةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب قاری یہ دونوں حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ ان کے نزدیک ہر قسم کا سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دیگر تمام روایتوں کی ناسخ ہے۔ (جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے)

انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری فعل یہی (منقول) ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے گا جیسا کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات موجود ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ، یہ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی مالک) بحینہ کے صاحبزادے ہیں، مالک ان کے والد ہیں اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ اسحق بن منصور نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہی بات مجھے بتائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سجدہ سہو کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے: آدمی کب سجدہ سہو کرے گا؟ سلام پھیرنے سے پہلے یا اس کے بعد؟ بعض حضرات کے نزدیک آدمی سلام پھیرنے کے بعد ان دونوں سجدوں کو کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کے نزدیک یہی رائے درست ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک آدمی سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے گا مدینہ منورہ کے اکثر فقہاء کی بھی یہی رائے ہے، جس میں حضرت یحییٰ بن سعید اور ربیعہ (الرائے) وغیرہ شامل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے (سجدہ سہو لازم ہو تو) سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا' اور اگر کمی کی وجہ سے ہو' تو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کے بارے میں جو منقول ہے' اس میں سے ہر ایک کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کوئی شخص دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے' تو وہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کے مطابق سلام پھیرنے سے پہلے دونوں سجدے کرے گا' اور اگر کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کرے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد یہ دونوں سجدے کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ظہر اور عصر کی نماز کے وقت سلام پھیر دے' تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دونوں سجدے کرے گا۔ ان میں سے ہر ایک روایت کو ان کی مخصوص صورتحال پر محمول کیا جائے گا۔ البتہ ہر وہ سجدہ سہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منقول نہ ہو' اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے گا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جو ان تمام صورتوں کے بارے میں ہے' البتہ وہ یہ فرماتے ہیں: ہر وہ سجدہ سہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منقول نہ ہو' اگر وہ نماز میں کسی زیادتی کی وجہ سے ہو' تو وہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کرے گا' اور اگر کسی کمی کی وجہ سے ہو' تو سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب 148: سلام پھیرنے اور کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا

358 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لیں' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے یا آپ بھول گئے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدہ سہو کیے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

358- اخرجہ البخاری (113/3): کتاب سجود القرآن باب: اذا صلی خمسا' حدیث (1226)' ومسلم (485/2- الابی): کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ: باب: السھو فی الصلاۃ والسجود لہ' حدیث (89-90-91/572) وابو داؤد (333/1): کتاب الصلاۃ: باب: اذا صلی خمسا' حدیث (1019-1020)' والنسائی (28/3-29): کتاب السھو باب: التحری' و (31/3-32): باب: ما یفعل من صلی خمسا' وابن ماجہ (380/1): کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا: باب السھو فی الصلاۃ حدیث (1203). وباب: من یصلی الظھر خمسا وھو ساہ' حدیث (1205) و (382/1): باب: ماجاء فیمن شک فی صلاتہ فتحری الصواب' حدیث (1211)' واحمد فی "مسندہ": (376/1- 379- 419- 438- 443- 455- 465)' والدارمی (352/1): کتاب الصلاۃ: باب سجدۃ السھو من الزیادۃ' وابن خزیمۃ (113/2) حدیث (1028)' و (131/2) حدیث (1055- 1056- 1057) من طریق ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود' فذکرہ۔

359 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کیے تھے۔

اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

360 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوْبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ لَّمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَّلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایوب اور دیگر راویوں نے اسے ابن سیرین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

359- اخرجه مسلم (490/2۔ الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب السهو فى الصلاة والسجود له حديث (572/95)، والنسائى (66/3): كتاب السهو: باب: سجدتى السهو بعد السلام والكلام، وابن ماجه (385/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ماجاء فيمن سجدهما بعد السلام" حديث (1218) واحمد فى مسنده: (376-456)، والحميدى (53/1) حديث (96)، وابن خزيمة (132/2) حديث (1058-1059) من طريق ابراهيم، عن علقمة عند ابن مسعود فذكره۔

360- اخرجه مالك فى الموطا (93/1): كتاب الصلاة: باب: ما يفعل من سلم من ركعتين ساهيا، حديث (58)، والبخارى (118/3): كتاب السهو باب: من لم يتشهد فى سجدتى السهو، حديث (1228) و مسلم (490/2۔ الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة باب: السهو فى الصلاة والسجود له، حديث (97-98/573) وابوداؤد (330/1): كتاب الصلاة: باب: السهو فى السجدتين، حديث (1008-1009-1010-1011) والنسائى (20/3-22): كتاب السهو: باب: مايفعل من سلم من ركعتين ناسيا وهو يتكلم، و (26/3) باب: ذكر الاختلاف على ابى هريرة فى السجدتين، وابن ماجه (383/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: فيمن سلم من اثنتين او ثلاث ساهيا، حديث (1214)، واحمد فى "مسنده": (37/2- 234- 247- 284)، والدارمى (351/1): كتاب الصلاة باب: سجدة السهو من الزيادة، والحميدى (433/2) حديث (983)، وابن خزيمة حديث (860)، و (117/2) حديث (1035- 1036) من طريق محمد بن سيرين عن ابى هريرة، فذكره۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لے' تو اس کی نماز جائز ہوگی' البتہ وہ دو بار سجدہ سہو کرے گا۔ اگر وہ چوتھی رکعت کے بعد بیٹھا نہیں تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر کوئی شخص ظہر کی نماز کے وقت پانچ رکعت نماز ادا کر لیتا ہے' اور چوتھی رکعت کے بعد تشہد کی مقدار تک نہیں بیٹھتا' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ کوفہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب 149: تشہد میں سجدہ سہو کرنا

361 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ اَبِي قِلَابَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ بِطُوْلِهٖ

حدیثِ دیگر: وَهُوَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيْهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيْمٌ وَاِذَا سَجَدَهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی آپ سے سہو ہو گیا تو آپ نے دو بار سجدہ سہو کیا' پھر آپ نے تشہد پڑھا پھر آپ نے سلام پھیرا۔

361- اخرجه ابو داؤد (339/1): كتاب الصلاة' باب: سجدتي السهو فيهما تشهد و تسليم' حديث (1039)' والنسائي (26/3): كتاب السهو: باب: ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين' وابن خزيمة حديث (1062) من طريق محمد بن عبدالله الانصاري عن اشعث عن محمد بن سيرين عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين' فذكره.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابن سیرین نے اس روایت کو ابومہلب کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ابوقلابہ نامی راوی کے چچا ہیں اور انہوں نے اسے مختلف طور پر نقل کیا ہے۔

امام محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو خالد حذاء کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے' ابومہلب سے نقل کیا ہے۔

ابومہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔

عبدالوہاب ثقفی' ہشیم اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو خالد حذاء کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے طوالت کے ساتھ نقل کیا ہے۔

یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعت نماز پڑھادیں اور (سلام پھیر دیا) تو ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کا نام خرباق تھا (الحدیث)

اہلِ علم نے سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے' بعض حضرات نے یہ رائے دی ہے: آدمی تشہد پڑھے گا' اور پھر سلام پھیرے گا۔

بعض حضرات کے نزدیک ان (سجدوں کے بعد تشہد نہیں پڑھا جائے گا' اور صرف سلام پھیر دیا جائے گا' جب آدمی سلام پھیرنے سے پہلے یہ دونوں سجدے کرتا ہے' تو وہ تشہد نہیں پڑھے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب آدمی سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرلے تو وہ تشہد (دوبارہ) نہیں پڑھے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب 150: جس شخص کو نماز میں کسی کمی یا اضافہ کا شک ہو

362 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِي سَعِيدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِي سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

362- اخرجه ابو داؤد (336/1): كتاب الصلاة: باب: من قال يتم على اكبر ظنه' وابن ماجه (380/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السهو في الصلاة' حديث (1204)' واحمد (3/12-37-50-51 -53)' وابن خزيمة (19/1) حديث (29) من طريق يحيى بن ابى كثير' عن عياض بن هلال عن ابى سعيد الخدرى' فذكره.

وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِی الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَّاِذَا شَكَّ فِی الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِیْ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا شَكَّ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُعِدْ

◆◆ عیاض بن ہلال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کو یہ یاد نہ رہے: اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہیں؟ تو وہ بیٹھ کر (تشہد کی حالت میں) دو بار سجدہ سہو کرلے۔

اس باب میں حضرت عثمان غنی، حضرت ابن مسعود، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

اسی روایت کو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سے دیگر حوالے سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: "جب کسی شخص کو ایک یا دو رکعت کے بعد ایسا شک ہو جائے تو اس کو ایک رکعت قرار دے اور اگر تین رکعت کے بارے میں شک ہو تو وہ اس کو دو رکعت قرار دے (یعنی وہ کم از کم تعداد قرار دے) اس حوالے سے دو بار سجدہ سہو کرلے اور سلام پھیرنے سے پہلے کرلے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک جب آدمی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اس کو یہ یاد نہ رہے: اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہیں؟ تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

363 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِیَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان تم میں سے کسی ایک کی نماز کے

363- اخرجه مالك فی "الموطا": (100/1): كتاب السهو: باب: العمل فی السهو' حديث (1)' والبخاری (125/3): كتاب السهو: باب: السهو فی الفرض والتطوع' حديث (1232)' ومسلم (479/2- الابی) كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: السهو فی الصلاة والسجود له' حديث (82-83/389)' وابو داؤد (336/1): كتاب الصلاة: باب من قال يتم على اكبر ظنه' حديث (1030-1031-1032)' والنسائی (30/3-31): كتاب السهو: باب: التحری وابن ماجه (384/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی سجدتی السهو قبل السلام' حديث (1216-1217) واحمد (241/2-273-283-284-483-522) والدارمی (350/1): كتاب الصلاة: باب الرجل لا يدری اثلاثا صلی ام اربعا' والحميدی (422/2) حديث (947)' وابن خزيمة (109/2) حديث (1020) من طريق ابی سلمة عن ابی هريرة' فذكره.

دوران آتا ہے اور اسے شک کا شکار کر دیتا ہے تو اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ جب کسی شخص کو ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ قعدہ کی حالت میں دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

364 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

اسنادِدیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اسے یہ یاد نہ رہے: اس نے ایک رکعت ادا کی ہے یا دو ادا کی ہیں تو وہ ایک رکعت پر بنیاد رکھے اور اگر اسے یہ یاد نہ رہے: اس نے دو کی ہیں یا تین کی ہیں تو وہ دو پر بنیاد رکھے اور اگر اس کو یہ یاد نہ آئے کہ تین پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں تو پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ سہو کر لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

365 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ وَهُوَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ

364- اخرجه ابن ماجه (381/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع الى اليقين حديث (1209)، واحمد في "مسنده": (190/1- 195) من طريق عبدالله بن عباس عن عبدالرحمن بن عوف، فذكره.

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَفِی الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَذِی الْیَدَیْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا تَكَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ نَاسِیًا اَوْ جَاهِلًا اَوْ مَا كَانَ فَاِنَّهٗ یُعِیْدُ الصَّلٰوةَ وَاعْتَلُّوْا بِاَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِیْمِ الْكَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَاَمَّا الشَّافِعِیُّ فَرَاٰی هٰذَا حَدِیْثًا صَحِیْحًا فَقَالَ بِهٖ

حدیث دیگر: وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ نَاسِیًا فَاِنَّهٗ لَا یَقْضِیْ وَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

قَالَ الشَّافِعِیُّ وَفَرَّقَ هٰؤُلَاءِ بَیْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْیَانِ فِیْ اَكْلِ الصَّائِمِ بِحَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ یَرٰی اَنَّهٗ قَدْ اَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهٗ لَمْ یُكْمِلْهَا یُتِمُّ صَلَاتَهٗ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ عَلَیْهِ بَقِیَّةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْیَدَیْنِ وَهُوَ عَلٰی یَقِیْنٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا تَمَّتْ وَلَیْسَ هٰكَذَا الْیَوْمَ لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتَكَلَّمَ عَلٰی مَعْنٰی مَا تَكَلَّمَ ذُو الْیَدَیْنِ لِاَنَّ الْفَرَائِضَ الْیَوْمَ لَا یُزَادُ فِیْهَا وَلَا یُنْقَصُ قَالَ اَحْمَدُ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ اِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ اَحْمَدَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دو رکعت ادا کی' پھر آپ نے سلام پھیرا' پھر تکبیر کہی' پھر آپ نے عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا' پھر آپ نے تکبیر کہی اپنا سر مبارک اٹھایا' پھر اپنے سجدوں کی طرح سجدہ یا اس سے طویل سجدہ کیا۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ کوفہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص نماز کے دوران بھول کر یا ناواقفیت کی بنیاد پر یا کسی بھی وجہ سے بات چیت کر لیتا ہے' تو اس کو دوبارہ نماز پڑھنی پڑے گی۔

وہ حضرات اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں۔ یہ نماز کے دوران کلام کی حرمت ثابت ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو روایات منقول ہیں' ان میں سب سے بہترین' سب سے مستند یہ روایت

ہے' جو روزہ دار کے حوالے سے ہے: جب وہ بھول کر کوئی چیز کھالے' تو وہ قضا نہیں کرے گا' کیونکہ یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کیا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان حضرات میں اس حوالے میں جان بوجھ کر کھانے میں اور بھول کر کھانے میں فرق کیا ہے روزہ دار کے کھانے کے حوالے سے' اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: امام نماز کے دوران کوئی بات کردے' اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ نماز کو مکمل کردے گی' پھر اس کو پتا چلے' کہ اس نے نماز کو مکمل نہیں کیا' تو وہ اپنی نماز مکمل کرے گا' اور جو شخص امام کی اقتداء میں کوئی کلام کردے' اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس پر بقیہ نماز لازم ہے' تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ انہوں نے دلیل کے طور پر یہ بات بیان کی ہے: فرائض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کمی بیشی ہوجایا کرتی تھی' حضرت ذوالیدین نے اس بارے میں کلام کیا' اور ان کو اپنی نماز کے بارے میں اس بات کا یقین تھا کہ وہ مکمل ہوچکی ہے یہ حکم آج کی طرح اس شخص کے بارے میں نہیں ہے' یعنی وہ شخص اس مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے کلام نہیں کرے گا' جس کلام کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کلام کیا تھا۔ اس لئے کہ آج فرائض میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہوسکتی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی مانند بات کہی ہے۔

اس بارے میں امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی النِّعَالِ

باب 151: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

366 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ مَسْلَمَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ قَالَ نَعَمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ وَّشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّاَوْسٍ الثَّقَفِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَطَاءٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ شَیْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ ابوسلمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز ادا کرلیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

366- اخرجه البخاری (589/1): کتاب الصلاة: باب: الصلاة فی النعال' حدیث (386)' و (320/10): کتاب اللباس: باب: النعال السبتیة و غیرها' حدیث (5850)' ومسلم (457/2- الابی): کتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: جواز الصلاة فی النعلین' حدیث (555/60)' والنسائی (74/2): کتاب الامامة: باب: الصلاة فی النعلین' حدیث (775)' واحمد فی "مسنده": (100/3-166-189)' والدارمی (320/1)' کتاب الصلاة' باب: الصلاة فی النعلین' وابن خزیمة (105/2) حدیث (1010) من طریق سعید بن یزید ابی مسلمة عن انس بن مالك' فذکره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ ان کے علاوہ عطاء نے ابوشیبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے بھی ایک روایت کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب 152: صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

367 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّخُفَافِ بْنِ اَيْمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يُقْنَتُ فِي الْفَجْرِ اِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ لِجُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم میں فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

367- اخرجه مسلم (617/2، الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: استحباب القنوت في جميع الصلاة' اذا نزلت بالمسلمين نازلة' حديث (305-678/306) وابو داؤد (457/1): كتاب الصلاة: باب: القنوت في الصلاة' حديث (1441)' والنسائي (202/2): كتاب التطبيق: باب: القنوت في صلاة المغرب' واحمد في "مسنده": (280/4-285 -299 -300)' والدارمي (375/1) كتاب الصلاة: باب: القنوت بعد الركوع' وابن خزيمة (312/1) حديث (616)' و(154/2) حديث (1098 -1099) من طريق عمرو بن مرة' عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب' فذكره.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کرام اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک، فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فجر کی نماز میں دعائے قنوت اس وقت پڑھی جائے گی جب مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو جب کوئی آفت نازل ہو جائے، تو امام کو اس بات کا حق حاصل ہے: وہ مسلمانوں کے لشکروں کے لئے دعا کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب 153: دعائے قنوت نہ پڑھنا

368 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَةِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ هَا هُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَىْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ اِنْ قَنَتَ فِى الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَّاِنْ لَّمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَّاخْتَارَ اَنْ لَّا يَقْنُتَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْقُنُوْتَ فِى الْفَجْرِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

◆◆ حضرت ابو مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: اپنے والد سے میں نے دریافت کیا: اے ابا جان کیا، آپ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں (اور ان کے علاوہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یہاں کوفہ میں پانچ سال تک نمازیں ادا کی ہیں، تو کیا یہ تمام حضرات (فجر کی نماز میں) دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے یہ نئی چیز ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص فجر کی نماز میں قنوت پڑھ لے، تو یہ بہتر ہے، اور اگر نہیں پڑھتا تو یہ بھی بہتر ہے۔

تاہم انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وہ دعائے قنوت نہ پڑھے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کے دوران دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

368- اخرجه النسائی (204/2): کتاب التطبیق باب: ترك القنوت، وابن ماجه (393/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی القنوت فی صلاة الفجر، حدیث (1241)، واحمد فی "مسنده": (472/3) و(394/6) من طریق ابی مالك الاشجعی عن ابيه به، ذکره.

حضرت ابو مالک اشجعی سے یہی روایت اور ایک جگہ منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یَعْطِسُ فِی الصَّلٰوۃِ

باب 154: آدمی کا نماز کے دوران چھینکنا

369 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا رِفَاعَۃُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیُّ عَنْ عَمِّ اَبِیْہِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَھَا الثَّانِیَۃَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَھَا الثَّالِثَۃَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ عَفْرَاءَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدِ ابْتَدَرَھَا بِضْعَۃٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَکًا اَیُّھُمْ یَصْعَدُ بِھَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ رِفَاعَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

وَکَاَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّہٗ فِی التَّطَوُّعِ لِاَنَّ غَیْرَ وَاحِدٍ مِّنَ التَّابِعِیْنَ قَالُوْا اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ اِنَّمَا یَحْمَدُ اللّٰہَ فِیْ نَفْسِہٖ وَلَمْ یُوَسِّعُوْا فِیْٓ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ

◆◆ رفاعہ بن رافع اپنے والد کے چچا معاذ بن رفاعہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے چھینک آ گئی تو میں نے یہ پڑھا۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت ہو اسی طرح جیسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ کسی بھی شخص نے جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ پھر کسی نے کوئی جواب نہیں دیا' آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ تو حضرت رفاعہ بن رافع بن عفراء رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے پڑھا تھا۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت ہو اسی

369- اخرجہ ابو داؤد (264/1): کتاب الصلاۃ باب ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء' حدیث (773)' والنسائی (145/2): کتاب الافتتاح باب قول الماموم اذا عطس خلف الامام' من طریق رفاعۃ بن یحیی بن عبداللہ بن رفاعۃ بن رافع الزرقی' عن عم ابیہ معاذ بن رفاعۃ بن رافع عن رفاعۃ بن رافع الزرقی' فذکرہ۔

طرح جیسے ہمارا پروردگار پسند کرے اور راضی ہو"۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تمیں سے زیادہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک یہ روایت نفل نماز کے بارے میں ہے اس کی وجہ یہ ہے: کئی تابعین نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے' تو وہ اپنے دل میں الحمدللہ پڑھے انہوں نے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 155: نماز کے دوران بات چیت کرنے کا منسوخ ہونا

370 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَوْ نَاسِيًا اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا تَكَلَّمَ عَامِدًا فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا اَجْزَاَهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے بات چیت کرلیا کرتے تھے' ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو میں موجود دوسرے شخص کے ساتھ بات چیت کرلیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

"اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے ہو"۔

370- اخرجه البخارى (88/3)، كتاب العمل فى الصلاة باب ما ينهى من الكلام فى الصلاة' حديث (1200)' و (46/8)، كتاب التفسير: باب (وقوموا لله قنتين) حديث (4534)' ومسلم (441/35 الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة: باب: تحريم الكلام فى الصلاة ونسخ ماكان من اباحته' حديث (539/35)' وابو داؤد (313/1): كتاب الصلاة: باب: النهى عن الكلام فى الصلاة حديث (949)' والنسائى (18/3): كتاب السهو: باب: الكلام فى الصلاة' واحمد فى "مسنده" (368/4)' وعبد بن حميد' ص (113) حديث (260)' وابن خزيمة (34/2) حديث (856) من طريق اسماعيل بن ابى خالد' عن الحارث بن شبل' عن ابى عمرو الشيبانى' عن زيد بن ارقم' فذكره.

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر بات چیت کرلے یا بھول کر بات چیت کرلے' تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر کلام کرلے تو وہ نماز دوبارہ پڑھے گا' لیکن اگر بھول کر یا ناواقفیت کی بنیاد پر ایسا کرتا ہے' تو اس کی نماز درست ہوگی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

باب 156: توبہ کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا

371 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ

متنِ حدیث: اِنِّىْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِى اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِىْ بِهٖ وَاِذَا حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِىْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ اُمَامَةَ وَمُعَاذٍ وَّوَاثِلَةَ وَاَبِى الْيَسَرِ وَاسْمُهٗ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوْهُ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِىْ عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَاَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ مِّسْعَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَرْفُوْعًا اَيْضًا وَّلَا نَعْرِفُ لِاَسْمَاءَ ابْنِ الْحَكَمِ حَدِيْثًا مَرْفُوْعًا اِلَّا هٰذَا

371- اخرجه ابو داؤد (476/1): كتاب الصلاة باب فى الاستغفار' حديث (1521)' وابن ماجه (446/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها ب ما جاء فى ان الصلاة كفارة' حديث (1395) واحمد فى "مسنده" (2/1-8-9-10)' والحميدى (2/1) حديث (1)' و (4/1) حديث (4-5) من طريق على عن ابى بكر "الصديق' فذكره.

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص ہوں' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے وہ نفع عطا کر دیتا' جو اس نے مجھے عطا کرنا ہوتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا' تو میں اس سے قسم لے لیتا تھا' اگر وہ میرے سامنے قسم اٹھا لیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا (ورنہ اسے معتبر قرار نہیں دیتا تھا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے' پھر وہ اٹھ کر اچھی طرح سے وضو کرے' پھر وہ نماز ادا کرے' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اور وہ لوگ کہ جب وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں''۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابویسر رضی اللہ عنہ، ان کا نام کعب بن عمرو ہے' سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جسے عثمان بن مغیرہ نے نقل کیا ہے۔ ان سے اس روایت کو شعبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے بھی ابوعوانہ نامی راوی کی طرح اس روایت کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور مسعر نے اس روایت کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا۔

مسعر کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اسماء بن حکم سے صرف یہی ایک ''مرفوع'' روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُؤْمَرُ الصَّبِیُّ بِالصَّلٰوۃِ

باب 157: بچے کو نماز پڑھنے کا حکم کب دیا جائے؟

372 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا حَرْمَلَۃُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَۃَ الْجُھَنِیُّ عَنْ عَمِّہٖ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: عَلِّمُوا الصَّبِیَّ الصَّلٰوۃَ ابْنَ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْہُ عَلَیْھَا ابْنَ عَشْرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو

372- اخرجہ ابو داؤد (187/1): کتاب الصلاۃ: باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ' حدیث (494)' واحمد فی "مسندہ": (404/3)' والدارمی (333/1) کتاب الصلاۃ: باب: متی یؤمر الصبی بالصلاۃ' من طریق عبدالملک بن الربیع بن سبرۃ الجھنی عن ابیہ عن جدہ' فذکرہ۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَا مَا تَرَكَ الْغُلَامُ بَعْدَ الْعَشْرِ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ يُعِيدُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبَدِ الْجُهَنِيُّ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ عَوْسَجَةَ

◄► عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کو نماز کی تعلیم دو جب وہ سات سال کا ہو اور اس کی وجہ سے اس کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کا ہو۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سبرہ بن معبد جہنی سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب دس سال کی عمر کے بعد کوئی لڑکا نماز ترک کردے تو وہ ان کی قضاء ادا کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت سبرہ جو ہیں یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں اور ایک قول کے مطابق یہ سبرہ بن عوسجہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي التَّشَهُّدِ

باب 158: جس شخص کا تشہد کے بعد وضو ٹوٹ جائے

373 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى الْمُلَقَّبُ مَرْدُوْيَه قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ رَافِعٍ وَّبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِي اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِي اِسْنَادِهٖ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا اِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يَّتَشَهَّدَ وَقَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِذَا لَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهٗ

حدیثِ دیگر: لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ اَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِي صَلَاتِهٖ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ اَجْزَاَهٗ

373- اخرجه ابوداؤد (223/1)، كتاب الصلاة باب: الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر الركعة حديث (617) من طريق عبدالرحمن بن زياد بن انعم عن عبدالرحمن بن رافع، وبكر بن سوادة عن عبدالله بن عمرو فذكره.

حدیث دیگر: وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ هُوَ الْاَفْرِيْقِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

◄► حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ (یعنی آدمی) بے وضو ہو جائے اور وہ اس وقت نماز کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز درست ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے راویوں نے اس کی سند میں اضطراب ظاہر کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہی رائے ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جب آدمی تشہد کی مقدار میں بیٹھ چکا ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی کے تشہد پڑھنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا سلام پھیرنے سے پہلے ٹوٹ جاتا ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی نے تشہد نہ پڑھا ہو اور وہ سلام پھیر دے' تو اس کی نماز درست ہوگی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سلام پھیرنے سے نماز ختم ہو جاتی ہے' اور تشہد پڑھنا کم اہمیت کا حامل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے تھے اور آپ نے اپنی نماز مکمل کی تھی اور تشہد نہیں پڑھا تھا۔

اسحق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی تشہد پڑھ لے اور اس نے سلام نہ پھیرا ہو (اور پھر بے وضو ہو جائے) تو اس کی نماز درست ہوگی۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد پڑھنے کی تعلیم دی تھی اور پھر فرمایا تھا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنے اوپر لازم چیز کو ادا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن زیاد نامی راوی افریقی ہیں' علم حدیث کے بعض ماہرین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے' ان میں یحییٰ بن سعید قطان اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

باب 159: بارش کے وقت نماز اپنی رہائش گاہ میں ادا کرنا

374 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

374- اخرجه مسلم (17/3. الابی): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: الصلاة فى الرحال فى المطر' حديث (698/25)' وابو داؤد (347/1) كتاب الصلاة: باب التخلف عن الجماعة فى الليلة الباردة او الليلة المطرة' حديث (1065)' واحمد فى "مسنده": (-327-397 312/3)' وابن خزيمة (81/3) حديث (1659) من طريق زهير بن معاوية عن ابى الزبير عن جابر' فذكره.

مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِيْ رَحْلِهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰي: سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ رَوٰى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيْثًا وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ لَمْ نَرَ بِالْبَصْرَةِ اَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُوْنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ وَاَبُو الْمَلِيْحِ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَّيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں ہوتے تھے جب بارش ہوجاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص چاہے وہ اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی نماز ادا کرلے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: آدمی بارش اور کیچڑ کے موقع پر باجماعت نماز یا جمعہ میں شریک نہ ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے عفان بن مسلم کے حوالے سے، عمرو بن علی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بصرہ میں ان تین افراد، علی بن مدینی، ابن شاذکونی اور عمرو بن علی سے زیادہ (احادیث کا) حافظ اور کوئی نہیں دیکھا۔

ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور ایک قول کے مطابق زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِيْ اَدْبَارِ الصَّلٰوةِ

باب 160: نماز کے بعد تسبیح پڑھنا

375 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

375- اخرجه النسائی (78/3): كتاب السهو باب: نوع آخر' من طريق عتاب بن بشير عن خصيف' عن مجاهد' وعكرمة عن ابن عباس' فذكره۔

متن حدیث: جَآءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْاَغْنِیَاءَ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ یُعْتِقُوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّۃً وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّۃً وَّاللّٰہُ اَکْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّۃً وَّلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکُمْ تُدْرِکُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَا یَسْبِقُکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ذَرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

وَّفِی الْبَاب اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَالْمُغِیْرَۃِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ یُسَبِّحُ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ عَشْرًا وَّیَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّیُکَبِّرُهٗ عَشْرًا وَّیُسَبِّحُ اللّٰہَ عِنْدَ مَنَامِهٖ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَیَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَیُکَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خوشحال لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں' جیسے ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن ان کے پاس مال ہے جن کے ذریعے وہ غلام آزاد کر لیتے ہیں' صدقہ کر لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرلو تو تم سبحان اللہ **33** مرتبہ پڑھو' الحمدللہ **33** مرتبہ پڑھو' اللہ اکبر **34** مرتبہ پڑھو اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھو' تو تم اس کی وجہ سے اس تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے' اور تمہارے بعد والا تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصلتیں ایسی ہیں' جنہیں جو بھی مسلمان اختیار کرے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' (ایک عمل یہ ہے) ہر نماز کے بعد **10** مرتبہ سبحان اللہ **10** مرتبہ الحمدللہ اور **10** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔ اور (دوسرا عمل یہ ہے) سوتے ہوئے **33** مرتبہ سبحان اللہ' **33** مرتبہ الحمدللہ' **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الدَّآبَّۃِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

باب **161**: کیچڑ اور بارش کے موسم میں سواری پر نماز ادا کرنا

376 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِیُّ عَنْ کَثِیْرِ

بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متن حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰى مَضِيْقٍ وَّحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ اَوْ اَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ اِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: تَفَرَّدَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

آثارِ صحابہ: وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِهٖ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ عمرو بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے اور ایک تنگ جگہ پر پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا اسی دوران بارش نازل ہونا شروع ہوگئی ان کے نیچے کیچڑ ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے اذان دی اور اقامت کہی پھر آپ اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے آگے بڑھے اور آپ نے ان سب لوگوں کو اشارے کے ساتھ نماز پڑھائی۔ آپ کا سجدہ رکوع کے مقابلے میں ذرا پست ہوتا تھا (یعنی آپ اس میں سر کو ذرا زیادہ جھکا لیتے تھے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے عمر بن رماح بلخی نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہیں انہیں صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔

ان کے حوالے سے کئی اہلِ علم نے احادیث نقل کی ہیں۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے بارش اور کیچڑ کے موسم میں اپنی سواری پر نماز ادا کی تھی۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 162: نماز میں اہتمام کرنا

377 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

376- اخرجه احمد في "مسنده" (173/4) من طريق عمرو بن عثمان بن يعلى بن مرة عن ابيه عن جده فذكره.

متن حدیث: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بکثرت نفل) نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں متورم ہو جاتے تھے آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں' جبکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی گئی ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ

باب 163: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا

378 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ

متن حدیث: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰی اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰی ذٰلِكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ

377– اخرجه البخاری (19/3) كتاب التهجد' باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث (1130)' و (448/8) كتاب التفسير: باب: ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ويتم نعمته عليك ويهديك صرطا مستقيما)' حديث (4836)' و (309/11): كتاب الرقاق: باب: الصبر عن محارم الله (انما يوفى الصبرون اجرهم بغير حساب) حديث (6471)' ومسلم (267/9. الابى) كتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: اكثار الاعمال والاجتهاد فى العبادة' حديث 79-80/21819)' والنسائى (219/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الاختلاف على عائشة فى احياء الليل وابن ماجه (456/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى طول القيام فى الصلوات' حديث (1419)' واحمد فى "مسنده": (251/4-255)' والحميدى (335/2) حديث (759)' وابن خزيمة (200/2-201) حديث (1182-1183) من طريق زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة' فذكره.

378– اخرجه النسائى (232/1)' كتاب الصلاة : باب: المحاسبة على الصلاة' حديث (465)' من طريق همام عن قتادة عن الحسن عن حريث بن قبيصة عن ابى هريرة' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمَشْهُوْرُ هُوَ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے دعا کی:

''اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہم نشین نصیب کردے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آکر بیٹھا اور بولا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی مجھے نیک ہم نشین نصیب کردے، تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے نفع عطا کردے، تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ درست ہوگی تو آدمی کامیاب ہوجائے گا، اور کامران ہوجائے گا، اور اگر وہ درست نہیں ہوگی تو آدمی نقصان اور خسارے کا شکار ہوجائے گا، اگر اس کے فرض میں کوئی کمی ہوگی تو پروردگار ارشاد فرمائے گا: اس بات کا جائزہ لو! کیا میرے بندے کی کوئی نفلی عبادت ہے، تو اس کے ذریعے فرض میں موجود کمی کو مکمل کردو، پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔

اس بارے میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت ایک اور حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قبیصہ بن حریث کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور مشہور یہی ہے: ان کا نام قبیصہ بن حریث ہے۔

یہی روایت انس بن حکیم کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ وَمَا لَهٗ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 164: جو شخص سال بھر روزانہ بارہ رکعت ادا کرتا رہے، اسے کیا فضیلت حاصل ہوگی؟

379 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

379- اخرجه النسائی (3/260): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب ثواب من صلى فى اليوم والليلة ثنتى عشرة ركعة سوى المكتوبة وذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة فى ذلك والاختلاف على عطاء، وابن ماجه (1/361): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى ثنتى عشرة ركعة من السنة، من طريق اسحق بن سلمان الرازى، قال: اخبرنا مغيرة بن زياد عن عطاء بن ابى رباح عن عائشة فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمیشہ بارہ رکعت سنت ادا کرتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا' چار رکعت ظہر سے پہلے ہوں گی دو اس کے بعد ہوں گی' دو مغرب کے بعد ہوں گی' دو عشاء کے بعد ہوں گی، دو فجر سے پہلے ہوں گی۔

اس بارے میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔ مغیرہ بن زیاد نامی راوی کے بارے میں بعض اہلِ علم نے اس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

380 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◄► سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص روزانہ بارہ رکعات (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے' چار رکعت ظہر سے پہلے' دو رکعت اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت صبح کی نماز سے پہلے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عنبسہ نے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس بارے میں جو حدیث نقل کی ہے' وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عنبسہ کے حوالے سے منقول ہے۔

380– اخرجه مسلم (3/53-54۔ الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن' وبيان عددهن' حديث (101-102-103/728) والنسائی (3/261 -262 -263): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة وذكر اختلاف الناقلين فيه لخبر ام حبيبة في ذلك والاختلاف على عطاء' وابو داؤد (1/401): كتاب الصلاة: باب: تفريع ابواب التطوع' وركعات السنة' حديث (1250)' وابن ماجه (1/361): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة' حديث (1141)' واحمد (6/326 -327 -426) وعبد بن حميد' ص (448) حديث (1552-1553)' والدارمی (1/335): كتاب الصلاة: باب: في صلاة السنة' وابن خزيمة (2/202-203-204) حديث (1185-1186-1187-1888- 1189) من طريق عنبسة بن ابی سفيان عن ام حبيبة ام المومنين رضي الله عنها' فذكره۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 165: فجر کی دو رکعت (سنت) کی فضیلت

381 سندِحدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رَوٰی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِیِّ حَدِیْثًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور اس میں موجود (سب چیزوں) سے زیادہ بہتر ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت صالح بن عبداللہ ترمذی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَخْفِیْفِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْهِمَا

باب 166: فجر کی دو رکعت (سنت) مختصر ادا کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کیا پڑھا کرتے تھے؟

382 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: رَمَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَکَانَ یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ

381- اخرجه مسلم (3/50. الابی) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب استحباب ركعتی سنة الفجر والحث عليهما وتخفيفهما والمحافظة عليهما' وبيان ما يستحب ان يقرا فيهما' حديث (96/97/725)' والنسائی (3/252): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: المحافظة على الركعتين قبل الفجر' واحمد فی "مسنده": (6/50 -149 -265)' وابن خزيمة (2/160) حديث (1107) من طريق قتادة عن زرارة بن اوفی' عن سعد بن هشام عن عائشة' فذكره.

382- اخرجه احمد فی مسنده (2/24-58-35-94-95-99)' وابن ماجه (1/363): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما يقرا فی الركعتين قبل الفجر حديث (1149)' من طريق ابی اسحق عن مجاهد عن ابن عمر' فذكره' واخرجه النسائی (2/170): كتاب الافتتاح باب القراءة فی الركعتين بعد المغرب' حديث (992) من طريق ابی اسحق' عن ابراهيم بن مهاجر' عن مجاهد عن ابن عمر' فذكره' وزاد فی اسناده "ابراهيم بن مهاجر".

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ اَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيْثُ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ اَحْمَدَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا

توضیح راوی: وَاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ اَبِىْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْكُوْفِيُّ الْاَسَدِيُّ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' آپ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ثوری کے حوالے سے، ابواسحٰق سے منقول روایت کو ہم صرف ابواحمد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

لوگوں کے نزدیک معروف روایت وہ ہے جسے اسرائیل نے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ابواحمد کے حوالے سے اسرائیل سے بھی نقل کی گئی ہے۔

ابواحمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے بندار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابواحمد زبیری سے زیادہ بہتر حافظے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ان کا نام محمد بن عبداللہ بن زبیر اسدی کوفی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ

باب 167: فجر کی دو رکعات کے بعد بات چیت کرنا

383 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ اِلَىَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِىْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

383- اخرجه البخاری (53/3): كتاب التهجد باب من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع' حديث (1161) و (54/3): باب: الحديث بعد ركعتى الفجر' حديث (1162) و مسلم (71/3، الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم فى الليل' وان الوتر ركعة' وان الركعة صلاة صحيحة' حديث (743/133)' وابو داؤد (404/1) كتاب الصلاة: باب الاضطجاع بعدها' حديث (1262 -1263)' واحمد (35/6)' والدارمی (337/1) كتاب الصلاة: باب الكلام بعد ركعتى الفجر' والحميدى (93/1) حديث (175 -176 -177)' وابن خزيمة (168/2) حديث (1122) من طريق ابى سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة ام المومنين' فذكره۔

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کر لیتے تھے' تو اگر آپ کو مجھ سے کوئی کام ہوتا' تو آپ مجھ سے بات کر لیتے تھے' ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے کلام کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے (یہ حضرات فرماتے ہیں) آدمی صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے یا کوئی انتہائی ضروری کلام کر سکتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

باب 168: صبح صادق ہو جانے کے بعد (فجر کی) دو رکعت (سنت) کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں پڑھی جائے گی

384 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت پڑھی جا سکتی ہیں۔

384- اخرجه ابو داؤد (409/1): كتاب الصلاة باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة' حديث (1278)' وابن ماجه (1/..) المقدمة: باب: من بلغ علما' حديث (235)' واحمد في "مسنده": (104/2) من طريق وهيب قال: حدثنا قدامة بن موسى' قال: حدثنا ايوب بن حصين التميمي عن ابي علقمة مولى عبدالله بن عباس عن يسار مولى عبدالله بن عمر عن ابن عمر' فذكره' واخرجه احمد (23/2)' قال: حدثنا وكيع' قال حدثنا قدامة بن موسى' عن شيخ' عن ابن عمر' فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف قدامہ بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور ان سے کئی راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بات پر تمام اہلِ علم کا اتفاق ہے انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی اور نماز ادا کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 169: فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرنے کے بعد لیٹ جانا

385 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ

حدیثِ دیگر: رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي بَيْتِهٖ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُحْمَلَ هٰذَا اسْتِحْبَابًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کرلے تو وہ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے، جو اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت (سنت) اپنے گھر میں ادا کرلیتے تھے تو آپ لیٹ جایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں، یہ استحباب پر محمول ہوگا۔

385- اخرجه ابو داؤد (1/404): كتاب الصلاة باب: في تخفيفهما حديث (1261) وابن ماجه (1/378): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الضجعة بعد الوتر و بعد ركعتي الفجر حديث (1199) واحمد (2/415) وابن خزيمة (2/167) حديث (1120) من طريق سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يضطجع بعد ركعتي الفجر على شقه الايمن ثم يجلس.....

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

باب 170: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جائے

386 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوٰى اَيُّوْبُ وَوَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ اَصَحُّ عِنْدَنَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

ایوب، ورقا بن عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن جحادہ نے اپنی اسناد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

حماد بن زیاد اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے "مرفوع"

386–اخرجه مسلم (32/1): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب كراهة الشروع فى نافلة بعد شروع المؤذن' حديث (710/63)' وابو داؤد (405/1) كتاب الصلاة: باب: اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتى الفجر' حديث (1266)' والنسائى (116/2): كتاب الامامة: باب ما يكره من الصلاة عند الاقامة' وابن ماجه (364/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى اذا اقيمت الصلاة' فلا صلاة الا المكتوبة' حديث (1151)' واحمد فى "مسنده" (231/2-455-517-531) والدارمى (338/1): كتاب الصلاة: باب: اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة' وابن خزيمة (169/2) حديث (1123) من طريق عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابى هريرة' فذكره۔

حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک ''مرفوع'' روایت زیادہ مستند ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو آدمی صرف فرض نماز ادا کر سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' شافعی رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جو دوسری سند کے حوالے سے منقول ہے۔

عیاش بن عباس قتبانی مصری نے اسے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب 171: جس شخص کی فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنت) فوت ہو جائیں وہ صبح کی نماز کے بعد انہیں ادا کر سکتا ہے

387 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

توضیحِ راوی: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسُ بْنُ فَهْدٍ وَإِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ

387- اخرجه ابو داؤد (406/1): كتاب الصلاة باب: من فاتته متى يقضيها؟ حديث (1267)' وابن ماجه (365/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيها؟ حديث (1154)' واحمد في "مسنده" (447/5)' والحميدي (383/2) حديث (868)' وابن خزيمة (164/2) حديث (1116)' من طريق سعد بن سعيد بن قيس' عن محمد بن ابراهيم عن قيس بن عمرو الانصاري فذكره۔

بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاٰى قَيْسًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ

◆◆ محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی میں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا (یعنی میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تھا) آپ نے فرمایا: اے قیس! ٹھہر جاؤ کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کر سکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن ابراہیم سے منقول اس حدیث کو ہم صرف سعد بن سعید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے اس روایت کو سعد بن سعید سے سنا ہے۔

اس روایت کو "مرسل" روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

مکہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے: کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت ادا کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعد بن سعید نامی راوی یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نامی صحابی یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ قیس بن عمرو ہیں اور ایک قول کے مطابق قیس بن فہد ہیں۔

اس روایت کی سند متصل نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے اس روایت کو قیس سے نہیں سنا۔

بعض حضرات نے اس روایت کو سعد بن سعید کے حوالے سے محمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے عبدالعزیز نے سعد بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب 172: سورج طلوع ہو جانے کے بعد ان دو رکعات کو پڑھنا

388 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ فَعَلَهُ

388- اخرجه ابن خزيمة (165/2) حديث (1117) من طريق بشير بن نهيك عن ابي هريرة' فذكره.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا اِلَّا عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الْكِلَابِیَّ

حدیثِ دیگر: وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہ کر سکا ہو' وہ سورج نکلنے کے بعد ان دونوں کو ادا کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسا کیا کرتے تھے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحٰق اور ابن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ ہم کسی ایسے راوی سے واقف نہیں ہیں' جس نے اس روایت کو ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہو۔

معروف یہ ہے: یہ روایت قتادہ نے نضر بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، بشیر بن نہیک کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی (فرض نماز) کی ایک رکعت پا لے۔ اس نے صبح (کی نماز) کو پالیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب 173: ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا

389 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِیٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

389- اخرجه النسائی (119/2): كتاب الامامة باب: الصلاة قبل العصر وذكر اختلاف الناقلين عن ابی اسحق فی ذلك' وابن ماجه (367/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما يستحب من التطوع بالنهار' حديث (1161)' واحمد فی "مسنده" (85/1- 89- 111- 143- 146- 147- 160)' وابن خزيمة (218/2) حديث (1211)' و (233/2) حديث (1232) من طريق عاصم بن ضمرة عن علی بن ابی طالب' فذكره.

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم عاصم بن ضمرہ کی نقل کردہ حدیث کو حارث نامی راوی کی نقل کردہ حدیث سے زیادہ فضیلت والی سمجھتے ہیں۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اس کے بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: رات اور دن کے نوافل دو، دو کر کے ادا کئے جائیں گے۔ ان کے نزدیک دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔ امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب 174: ظہر کے بعد کی دو رکعت

390 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

390- اخرجه مالك فى "الموطا": (166/1) كتاب قصر الصلاة فى السفر' باب: العمل فى جامع الصلاة' حديث (69)' والبخارى (493/2): كتاب الجمعة: باب: الصلاة بعد الجمعة فقبلها' حديث (937)' و (60/3): كتاب التهجد باب: التطوع بعد المكتوبة' حديث (1172)' و (70/3): باب: الركعتين قبل الظهر' حديث (1180)' و مسلم (55/3- الابى) كتاب صلاة المسافرين باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن' حديث (729/104)' وابو داؤد (402/1) كتاب الصلاة: باب تفريع ابواب التطوع وركعات السنة' حديث (1252)' والنسائى (119/2): كتاب الامامة: باب الصلاة بعد الظهر و (113/3): كتاب الجمعة: باب: صلاة الامام بعد الجمعة' وباب اطالة الركعتين بعد الجمعة' وابن ماجه (358/1): كتاب اقامة الصلاة اولسنة فيها: باب: ماجاء فى الصلاة قبل الجمعة' حديث (1130)' واحمد فى "مسنده": (-123 6/2- 17- 23- 35- 63- 75- 77- 87)' والدارمى (335/1): كتاب الصلاة: باب فى صلاة السنة' وابن خزيمة (208/2) حديث (1197) و (182/3) حديث (1869- 1870)' وعبد بن حميد' ص (250) حديث (781) من طريق نافع عن ابن عمر' فذكره.

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد دو دو رکعت (سنت) ادا کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 175: بلاعنوان

391 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ الْمَرْوَزِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ نَحْوَ هٰذَا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا

◆◆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی وقت ظہر سے پہلے کی چار رکعات ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ انہیں ظہر کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابن مبارک کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

قیس بن ربیع نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے، خالد حذاء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ہمیں ایسے کسی شخص کا پتہ نہیں ہے' جس نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے نقل کیا ہو' صرف قیس بن ربیع نے اسے نقل کیا ہے۔

یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے۔

392 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

391- اخرجه ابن ماجه (366/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من فاتته الاربع قبل الظهر حديث (1158) من طريق خالد الحذاء' عن عبدالله بن شقيق عن عائشة ام المومنين رضي الله عنها' فذكره.

مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا کرے اور اس کے بعد چار رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کردے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

393 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيْسِيُّ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِىْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِىٌّ وَّهُوَ صَاحِبُ اَبِىْ اُمَامَةَ

◆◆ حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بہن سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور اس کے بعد کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کردے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

قاسم نامی راوی' قاسم بن عبدالرحمٰن ہے۔ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' ہے' اور یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ ثقہ ہیں' شام کے رہنے والے ہیں اور حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب 176: عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا

394 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِىُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

392- اخرجه ابو داؤد (406/1): كتاب الصلاة باب: الاربع قبل الظهر وبعدها' حديث (1269)' والنسائى (3/264- 265- 266): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب الاختلاف على اسماعيل بن ابى خالد وابن ماجه (367/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فيمن صلى قبل الظهر اربعا وبعدها اربعا' حديث (1160)' واحمد فى "مسنده": (6/325-326) وابن خزيمة (206/2) حديث (1191- 1192) من طريق عنبسة بن ابى سفيان عن ام حبيبة' فذكره.

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَارَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْ لَّا يُفْصَلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ اِسْحٰقُ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنَّهٗ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَاَى الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

◆ عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے، اوران چار رکعت کے درمیان مقرب فرشتوں اوران کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیج کر فصل کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت علی سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: عصر سے پہلے کی چار رکعت میں فصل نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے۔اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رات اور دن کی تمام نفل نمازوں کو دو، دو، کر کے ادا کیا جائے گا۔انہوں نے (چار رکعت کے درمیان) فصل کو اختیار کیا ہے۔

395 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

395- اخرجه ابو داؤد (407/1): كتاب الصلاة باب: الصلاة قبل العصر' حديث (1271)' واحمد فى "مسنده": (117/2)' وابن خزيمة (206/2) حديث (1193) من طريق سليمان بن داؤد عن ابى داؤد الطيالسى' قال: حدثنا محمد بن مسلم بن مهران' قال: حدثنى جدى عن ابن عمر' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَائَةِ فِيهِمَا

باب 177: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا اور ان میں قرأت کرنا

396 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس کا شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد والی دو رکعت میں اور فجر سے پہلے والی دو رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف عبدالملک بن معدان نامی راوی کے حوالے سے عاصم نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

باب 178: یہ دونوں رکعات (یعنی مغرب کے بعد کی سنتیں) گھر میں ادا کرنا

397 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب کے بعد کی دو رکعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ادا کی تھیں۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج اور حضرت کعب بن عجرہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

396- اخرجه ابن ماجه (369/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما يقرا من الركعتين بعد المغرب' حديث (1166) من طريق عبدالملك بن الوليد قال: حدثنا عاصم بن بهدلة' عن زر' وابي وائل عن ابن مسعود' فذكره.

398 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے دس رکعات یاد ہیں' جنہیں آپ دن اور رات میں ادا کیا کرتے تھے۔ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے عشاء کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ وَسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب 179: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرنے کی فضیلت

399 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

399- اخرجه ابن ماجه (369/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فى الست ركعات بعد المغرب' حديث (1167)' وابن خزيمة حديث (1195) من طريق زيد بن الحباب ابى الحسين العكلى' عن عمر بن ابى خثعم اليمامى' عن يحيى بن ابى كثير' عن ابى سلمة' عن ابى هريرة' فذكره.

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ خَثْعَمٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ خَثْعَمٍ مُّنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ جِدًّا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت ادا کرلے اوران کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے' تو یہ رکعت اس شخص کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعت ادا کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے عمرو بن ابوخثعم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔عمر بن عبداللہ بن ابوخثعم ''منکر حدیث'' ہے۔امام بخاری نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب 180: عشاء کے بعد دو رکعت ادا کرنا

400 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' اور فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبداللہ بن شقیق کی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب 181: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی

401 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَّاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔ تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لو اور اپنی آخری نماز کو طاق کرو۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن عبسہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب 182: رات کی نماز کی فضیلت

402 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

401- اخرجه مالك في "الموطا": (123/1): كتاب صلاة الليل: باب: الامر بالوتر' حديث (13)' والبخاري (554/2): كتاب الوتر: باب: ما جاء في الوتر' حديث (990)' ومسلم (78/3- الابي): كتاب صلاة المسافرين: باب، صلاة الليل مثنى مثنى' والوتر ركعة من آخر الليل' (749/145)' وابو داؤد (422/1) كتاب الصلاة: باب: صلاة الليل مثنى مثنى' حديث (1326) والنسائي (233/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: كم الوتر؟' من طريق مالك' عن نافع و عبدالله بن دينار عن ابن عمر فذكره' واخرجه ابن ماجه (418/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في صلاة الليل ركعتين' حديث (1320)' والحميدي (282/1) حديث (631)' وابن خزيمة (139/2) حديث (1072) من طريق عبدالله بن دينار عن ابن عمر' فذكره' ليس فيه "نافع". واخرجه النسائي (227/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار باب كيف صلاة الليل' و (233/3): باب كيف الوتر بواحدة وابن ماجه (418/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين' حديث (1319)' واحمد في مسنده (5/2-48 -49 -54 -66 -102 -119)' والدارمي (340/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة الليل ' وابن خزيمة (139/2) حديث (1072) من طريق نافع عن ابن عمر 'فذكره

متن حدیث: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّبِلَالٍ وَّاَبِيْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ بِشْرٍ اسْمُهٗ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ وَاسْمُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ اِيَاسٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والی نماز' رات کے نوافل ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوبشر نامی راوی کا نام جعفر بن ابووحشیہ ہے' ابووحشیہ کا نام ''ایاس'' تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ وَصْفِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب 183: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت

403 سند حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ

متن حدیث: اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ

402– اخرجه مسلم (4/123۔الابی): كتاب الصيام باب: فضل صوم المحرم' حديث (202-203 /1163)' وابو داؤد (1/738): كتاب الصيام: باب: فی صوم المحرم حديث (2429)' والنسائی (3/206): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: فضل صلاة الليل' وابن ماجه (1/554): كتاب الصيام: باب صيام اشهر الحرم' واحمد (2/303 -329 -342 -535)' والدارمی (1/346): كتاب الصلاة: باب: ای صلاة الليل افضل' و (2/21): كتاب الصوم: باب فی صيام المحرم' وابن خزيمة (2/176) حديث (1134)' و (3/282) حديث (2076)' وعبد بن حميد' ص (416) حديث (1423) من طريق حميد بن عبدالرحمن عن ابی هريرة' فذكره۔

403– اخرجه مالك فی 'الموطا": (1/120): كتاب صلاة الليل: باب: صلاة النبی صلی الله عليه وسلم فی الوتر' حديث (9)' والبخاری (3/40): كتاب التهجد باب: قيام النبی صلی الله عليه وسلم فی رمضان وغيره' حديث (1147)' و (4/294): كتاب صلاة التراويح باب: من قام رمضان' حديث (2013)' و (6/670) كتاب المناقب: باب: كان النبی صلی الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه' حديث (3569)' ومسلم (3/65۔الابی): كتاب صلاة المسافرين: باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلی الله عليه وسلم فی الليل' حديث (738/125)' وابو داؤد (1/426) كتاب الصلاة: باب: فی صلاة الليل' حديث (1341)' والنسائی (3/234): كتاب قيام الليل و تطوع النهار' باب: كيف الوتر بثلاث' واحمد (6/36 -73 -104) وابن خزيمة (1/30) حديث (49)' و (2/192) حديث (1166) من طريق مالك عن سعيد بن ابی سعيد المقبری' عن ابی سلمة عن عائشه به۔

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں نوافل کس طرح ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں یا اس کے علاوہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں سوال نہ کرو پھر آپ چار رکعت ادا کرتے تھے۔ تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ تین رکعت ادا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سونے لگے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

404 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ آپ ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے جب آپ اس سے فارغ ہوتے تھے تو دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 184: بلاعنوان

405 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

404- اخرجه مالك فى "الموطا": (120/1): كتاب صلاة الليل: باب صلاة النبى صلى الله عليه وسلم فى الوتر' حديث (8)' والبخارى (555/2): كتاب الوتر باب: ماجاء فى الوتر' حديث (994)' و (10/3) كتاب التهجد' باب: طول السجود فى قيام الليل' حديث (1123)' و (112/11)، كتاب الدعوات' باب الضجع على الشق الايمن' حديث (6310)' ومسلم (26/3۔ الابى): كتاب صلاة المسافرين و قصرها' باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم فى الليل' حديث (121-122/736)' وابو داؤد (425/1) كتاب الصلاة' باب فى صلاة الليل' حديث (1335-1336-1337)' والنسائى (30/2): كتاب الاذان: باب: ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة' و (65/2): كتاب القبلة' باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدى المصلى سترة' و (234/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار' و (249/3): باب: قدر السجدة بعد الوتر' وابن ماجه (372/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ما جاء فى الوتر بركعة' حديث (1177)' و (432/1): باب: ماجاء فى كم يصلى بالليل' حديث (1358)' واحمد فى "مسنده" (34/6- 35- 83-84- 88- 143- 167- 182- 215- 248)' والدارمى (344/1): كتاب الصلاة: باب: صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم' و (372/1): باب كم الوتر؟ وعبد بن حميد ص (428) حديث (1470) من طريق ابن شهاب الزهرى عن عروة عن عائشة' فذكره.

متن حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ضبعی ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 185: بلاعنوان

406 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

رات کی نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر یہی منقول ہے: آپ وتر کے ہمراہ تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے' اور آپ کی رات کی نماز میں کم از کم نو رکعات منقول ہیں۔

407 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

405–اخرجه البخاری (25/3): کتاب التهجد: باب: کیف صلاۃ النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ؟ وکم کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی من اللیل؟ حدیث (1138)' ومسلم (102/3۔ الابی): کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها' باب: الدعاء فی صلاۃ اللیل و قیامه' حدیث (764/194)' واحمد (228/1 -324 3380)' وابن خزیمة (191/) حدیث (1164) من طریق شعبة' عن ابی جمرۃ عن ابن عباس' فذکرہ۔

406–اخرجه النسائی (242/3): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار' باب: کیف الوتر بتسع' وابن ماجه (432/1): کتاب اقامة الصلاۃ والسنة فیها' باب: ما جاء فی کم یصلی باللیل' حدیث (1360) واحمد فی "مسندہ" (253/6) من طریق الاعمش عن ابراهیم عن الاسود بن یزید' فذکرہ۔

عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ فِيْ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ (فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ) خَرَّ مَيِّتًا فَكُنْتُ فِيْمَنِ احْتَمَلَهُ إِلٰى دَارِهِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو جانے کی وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے یا آپ کو نیند آ رہی ہوتی تھی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعت ادا کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعد بن ہشام نامی راوی عامر انصاری کے صاحبزادے ہیں اور ہشام بن عامر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: زرارہ بن اوفی بصرہ کے قاضی تھے وہ بنو قشیر کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے صبح کی نماز میں یہ آیت تلاوت کی۔

"اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو یہ دن سخت تنگ ہوگا"

(یہ آیت تلاوت کر کے) وہ گر پڑے اور فوت ہو گئے۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں اٹھا کر ان کے گھر تک پہنچایا۔

407- اخرجہ مسلم (73/3۔ الابی): کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا: باب: جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض حدیث (139-140-141/746) والبخاری فی خلق افعال العباد (48) وابو داؤد: کتاب الصلاۃ: باب: فی صلاۃ اللیل حدیث (1349- 1352- 1342- 1343- 1344- 1345) والنسائی (60/3): کتاب السھو: باب: اقل مایجزی من عمل الصلاۃ و (199/3): کتاب قیام اللیل وتطوع النھار: باب: قیام اللیل و (218/3): باب: الاختلاف علی عائشۃ فی احیاء اللیل و (220/3): باب: کیف یعمل اذا افتتح الصلاۃ قائما وذکر اختلاف الناقلین عن عائشۃ فی ذلک و (240/3): باب: کیف الوتر بسبع و (241/3- 242): باب: کیف الوتر بتسع و (259/3): باب کم یصلی من نام عن صلاۃ او منعہ وجع و (199/4) کتاب الصیام: باب: صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی و امی وذکر اختلاف الناقلین للخبر فی ذلک وابن ماجہ (376/1): کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا: باب: ما جاء فی الوتر بثلاث و خمس و سبع وتسع حدیث (1191) و (428/1): باب: فی کم یستحب بختم القرآن حدیث (1348) واحمد فی "مسندہ" (94- 97- 109- 163- 168- 216- 227- 235- 236- 258- 91- 53/6) والدارمی (344/1): کتاب الصلاۃ: باب: صفۃ صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابن خزیمۃ (141/2) حدیث (1078) و (158/2) حدیث (1104) و (171/2) حدیث (1127) و (194/2) حدیث (1169- 1170) و (199/2) حدیث (1178) من طریق سعد بن ھشام عن عائشۃ بہ واخرجہ ابو داؤد (428/1) کتاب الصلاۃ: باب: فی صلاۃ اللیل حدیث (1346- 1347) واحمد (236/6) من طریق بھز بن حکیم عن زرارۃ بن اوفی عن عائشۃ فذکرہ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نُزُوْلِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَةٍ

باب 186: اللہ تعالیٰ کا روزانہ رات کے وقت' آسمان دنیا کی طرف نزول کرنا

408 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْکَنْدَرَانِیُّ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَةٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ کَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْءَ الْفَجْرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّرِفَاعَةَ الْجُهَنِیِّ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِی الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ اَوْجُهٍ کَثِیْرَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: وَرُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ وَهُوَ اَصَحُّ الرِّوَایَاتِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ رات کا ابتدائی تہائی حصہ گزر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمانی دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں' وہ کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے؟ جو مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مغفرت طلب کرے' میں اس کو بخش دوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اسی طرح ہوتا ہے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: رات کا جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' تو اس وقت اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے۔

یہ روایت سب سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قِرَاءَةِ اللَّیْلِ

باب 187: رات کے وقت تلاوت کرنا

408- اخرجه البخاری (29/3) کتاب: التهجد باب: الدعاء والصلاة من آخر اللیل حدیث (1145) و مسلم (522/1) کتاب صلاة المسافرین باب الترغیب فی الدعاء والذکر حدیث (758/169، 168)

409 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ هُوَ السَّالَحِيْنِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّىْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَّقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ اِنِّىْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيْلًا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ وَّاَنَسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَاِنَّمَا اَسْنَدَهٗ يَحْيَى بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاَكْثَرُ النَّاسِ اِنَّمَا رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُّرْسَلًا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم اس وقت قرأت کررہے تھے تم پست آواز میں قرأت کررہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں اس ذات کو سنا رہا تھا' جس سے میں مناجات کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ذرا آواز بلند کرلیا کرو! پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' اور تم بھی قرأت کررہے تھے' تم بلند آواز میں کررہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں سونے والوں کو جگانا چاہتا تھا' اور شیطان کو بھگانا چاہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آواز کو پست رکھو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ' سیّدہ اُم ہانی' حضرت انس' سیّدہ اُم سلمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

یحییٰ بن اسحاق نے اس کو حماد بن سلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ اکثر محدثین نے اس حدیث کو ثابت کے حوالے سے' عبداللہ بن رباح کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

410 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات رات کے قیام میں ایک ہی آیت بار بار تلاوت کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

411 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ قَالَ

409- اخرجه ابو داؤد (423/1)' كتاب الصلاة: باب: رفع الصوت بالقراءة فى صلاة الليل' حديث (1329)' وابن خزيمة (189/2) حديث (1161) من طريق حماد بن سلمة' عن ثابت البناني عن عبدالله بن رباح عن ابى قتادة' فذكره.

متن حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس طرح تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہرطرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات بلند آواز میں کرتے تھے تو میں نے کہا: ہرطرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب 188: نفل نماز گھر میں ادا کرنے کی فضیلت

412 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوٰى مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ

◆◆ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہاری سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے

411– اخرجه النسائی (224/3): كتاب: قيام الليل وتطوع النهار' باب: كيف القراءة بالليل حديث (1662) من طريق معاوية بن صالح عن عبدالله بن ابی قيس عن عائشة' فذكره.

412– اخرجه البخاری (251/2): كتاب: الاذان' باب: صلاة الليل حديث (731)' و (533/10): كتاب الادب: باب: مايجوز من الغضب والشدة لامر الله تعالى' حديث (6113)' و (278/13) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب: مايكره من كثرة السوال' ومن تكلف ما لا يعنيه' حديث (7290)' ومسلم (119/3 ۔ الابی)' كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة فی بيته وجوازها فی المسجد' حديث (781/214-213)' وابو داؤد (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الرجل التطوع فی بيته' حديث (1044)' و (458/1): باب: فی فضل التطوع فی البيت' حديث (1447)' والنسائی (197/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب' الحث على الصلاة فی البيوت والفضل فی ذلك' واحمد (182/5- 183- 186- 187- 184)' وابن خزيمة (211/2) حديث (1203- 1204)' والدارمی (317/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة التطوع فی ای موضع افضل' وعبد بن حميد' ص (110) حديث (250) من طريق ابی النضر سالم بن ابی امية عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت' فذكره.

جو تم گھر میں ادا کرو۔ سوائے فرض نماز کے (کیونکہ اسے باجماعت پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے)

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

اس حدیث کی روایت کے بارے میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابونضر نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے، جبکہ بعض محدثین نے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام مالک نے ابونضر کے حوالے سے، اسے نقل کیا ہے اور اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے، تاہم "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کے اعتبار سے یہ زیادہ مستند ہے۔

413 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

413- اخرجه البخاري (630/1): كتاب الصلاة: باب كراهية الصلاة في المقابر' حديث (432)' و (75/2): كتاب التهجد: باب: التطوع في البيت' حديث (1187)' ومسلم (117/3 الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة في بيته و جوازها في المسجد' حديث (208-209/777) وابو داؤد (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الرجل التطوع في بيته' حديث (1043)' و (458/1) باب: في فضل التطوع في البيت' حديث (1448)' والنسائي (197/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلك' وابن ماجه (438/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب، ماجاء في التطوع في البيت' حديث (1377)' واحمد (6/2-16-122)' وابن خزيمة (212/2) حديث (1205) من طريق نافع عن ابن عمر فذكره.

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے ابواب

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ

باب 1: وتر کی فضیلت

414 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُرَّةَ الزَّوْفِیِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِیَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَاَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ وَّقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِيْنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّرَقِیِّ وَهُوَ وَهَمٌ فِیْ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ اسْمُهٗ حُمَيْلُ بْنُ بَصْرَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ جَمِيْلُ بْنُ بَصْرَةَ وَلَا يَصِحُّ وَاَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ رَجُلٌ اٰخَرُ يَرْوِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَّهُوَ ابْنُ اَخِیْ اَبِیْ ذَرٍّ

◆◆ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے' جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ وتر کی نماز ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک' کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف ابویزید

414- اخرجه ابو داؤد (1/450): كتاب: الصلاة باب: استحباب الوتر' حديث (1418)' وابن ماجه (1/369): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء فی الوتر' حديث (1168)' واحمد فی "مسنده" (1/71)' والدارمی: (1/370): كتاب الصلاة باب: فی الوتر' من طريق يزيد بن ابی حبيب' عن عبدالله بن راشد الزوفی' عن عبدالله بن ابی مرة الزوفی عن خارجة بن حذافة العدوی' فذكره.

بن ابوحبیب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اس روایت کو نقل کرنے میں وہم کیا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے' اور یہ وہم ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کا نام جمیل بن بصرہ ہے جبکہ بعض نے جمیل بن بصرہ بیان کیا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری سے احادیث روایت کرنے والے ابوبصرہ غفاری اور ہیں' وہ حضرت ابوذر غفاری کے بھتیجے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

باب 2: وتر' فرض نہیں ہیں

415 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وتر فرض نہیں ہیں' جیسے تمہاری فرض نمازیں ہیں' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ طاق ہے' اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے' اس لئے اے اہلِ قرآن! تم بھی طاق (وتر) ادا کیا کرو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

416 وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّقَدْ رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس روایت کو ابواسحق کے حوالے سے، عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے، حضرت

415- اخرجه ابو داؤد (449/1): كتاب الصلاة باب استحباب الوتر' حديث (1416)' والنسائى (229/3): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب الامر بالوتر' وابن ماجه (370/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى الوتر' حديث (1169)' واحمد فى "مسنده": (120- 86/1- 98- 100- 107- 110- 115)' وعبدالله بن احمد بن حنبل فى زوائده على المسند (143/1- 144- 145)' والدارمى (371/1): كتاب الصلاة باب: فى الوتر' وابن خزيمة (136/2) (1067) حديث (53) وعبد بن حميد' ص (70) حديث من طريق ابى اسحق عن عاصم بن ضمرة عن على' فذكره.

علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: وتر تمہاری فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہیں' بلکہ یہ سنت ہیں جنہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

باب 3: وتر ادا کرنے سے پہلے سونا مکروہ ہے

417 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عِيْسٰى بْنِ اَبِىْ عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ قَالَ عِيْسٰى بْنُ اَبِىْ عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ ثَوْرٍ الْاَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ لَّا يَنَامَ الرَّجُلُ حَتّٰى يُوْتِرَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی' میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلیا کروں۔

عیسیٰ بن ابوعزہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شعبی رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرلیتے تھے' پھر سویا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب'' ہے۔

ابوثور ازدی نامی راوی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔

اہلِ علم کا ایک گروہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتا ہے' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوئے۔

418 وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ خَشِىَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِىْ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَّهِىَ اَفْضَلُ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

﴿﴾ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرلے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتا ہو اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کرے' تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے' کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرأت کرنا' حضوری کا باعث ہوتا ہے۔ (یعنی اس میں فرشتے شریک ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ

باب 4: رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں وتر ادا کرنا

419 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهٗ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ اِلَى السَّحَرِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَبُوْ حَصِيْنٍ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّاَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَبِىْ قَتَادَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوِتْرُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ

﴿﴾ مسروق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: آپ ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے' آپ نے ابتدائی حصے میں بھی وتر ادا کئے ہیں درمیانی حصے میں بھی اور رات کے آخری حصے میں بھی' آپ ﷺ کے وصال کے قریب آپ ﷺ نے صبح صادق کے قریب بھی وتر ادا کئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحصین نامی راوی کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت جابر اور حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وتر رات کے آخری حصے میں ادا کیے جائیں۔

419- اخرجه البخاری (564/2): کتاب الوتر: باب: ساعات الوتر حدیث (996)' ومسلم (72/3. الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها باب: صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی الله علیه وسلم فی اللیل' وان الوتر رکعة وان الرکعة صلاة صحیحة' حدیث (136-137-138/745)' وابو داؤد (455/1): کتاب الصلاة: باب: فی وقت الوتر' حدیث (1435)' والنسائی (230/3): کتاب: قیام اللیل وتطوع النهار: باب: وقت الوتر' وابن ماجه (374/1) کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ما جاء فی الوتر آخر اللیل' حدیث (1185)' واحمد (46/6-100-107-129-204) والدارمی (372/1): کتاب الصلاة: باب: ماجاء فی وقت الوتر' والحمیدی (97/1) حدیث (188) من طریق مسروق عن عائشة فذکره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

باب 5: وتر سات ہیں

420 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَتِسْعٍ وَّسَبْعٍ وَّخَمْسٍ وَّثَلَاثٍ وَّوَاحِدَةٍ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَّعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ وَرَوٰى فِي ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ عَائِشَةَ وَاحْتَجَّ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

حدیثِ دیگر: اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اِنَّمَا عَنٰى بِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر (سمیت) ادا کرتے تھے' جب آپ بوڑھے ہو گئے اور کمزور ہو گئے' تو آپ سات رکعت (وتر سمیت) ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ وتر سمیت تیرہ رکعت ادا کرتے تھے' یا گیارہ رکعت ادا کرتے تھے' یا نو رکعت ادا کرتے تھے' یا سات ادا کرتے تھے' یا پانچ ادا کرتے تھے' یا تین ادا کرتے تھے' یا ایک ادا کرتے تھے۔

اسحٰق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: یہ بات جو روایت کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر سمیت ادا کرتے تھے۔ اس کا مفہوم یہ ہے: آپ رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کرتے تھے' جن میں سے ایک رکعت وتر ہوتی تھی' تو رات کی تمام نماز کو وتر کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

اس بارے میں ایک حدیث سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے: اہلِ قرآن! تم وتر ادا کیا کرو! اس کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

420- اخرجه النسائي (237/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب : ذكر الاختلاف على حبيب بن ابي ثابت في حديث ابن عباس في الوتر' و (243/3): باب: الوتر بثلاث عشرة ركعة' واحمد في مسنده (322/6) منطريق ابي معاوية' عن الاعمش' عن عمرو بن مرة' عن يحيى بن الجزار عن ام سلمة' بذكره ولفظ النسائي' "......فلما كبر وضعف اوتر بتسع"

(اسحاق بن راہویہ) یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد رات کے نوافل ہیں اور وہ یہ فرماتے ہیں: رات کے نوافل اصحاب قرآن (حفاظ یا اُمت محمد یہ مراد ہے) پر لازم کئے گئے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

باب 6: وتر پانچ ہوتے ہیں

421 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَّقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ اَبَا مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِالتِّسْعِ وَالسَّبْعِ قُلْتُ كَيْفَ يُوْتِرُ بِالتِّسْعِ وَالسَّبْعِ قَالَ يُصَلِّيْ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُسَلِّمُ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی' جن میں سے آپ پانچ وتر ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے' صرف آخر میں بیٹھا کرتے تھے' پھر جب مؤذن اذان دے دیتا تھا' تو آپ اٹھ کر دو مختصر رکعت ادا کر لیتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک وتر پانچ ہیں: وہ حضرات فرماتے ہیں: ان کے دوران قعدہ نہیں کیا جائے گا' صرف آخر میں بیٹھا جائے گا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے ابومصعب مدینی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا کہ نبی اکرم وتر میں (کبھی) نو اور (کبھی) سات رکعات ادا کرتے تھے' میں نے پوچھا: آدمی نو رکعت ادا کرے یا سات؟ انہوں نے فرمایا: آدمی دو' دو رکعات کر کے وتر کی نماز ادا کرے اور ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

باب 7: وتر تین رکعات ہیں

422 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي اَيُّوبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّيُرْوٰى اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيهِ عَنْ اُبَيٍّ وَّذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيٍّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ اِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِخَمْسٍ وَّاِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِثَلَاثٍ وَّاِنْ شِئْتَ اَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِي اَسْتَحِبُّ اَنْ اُوتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَّهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يُوتِرُوْنَ بِخَمْسٍ وَّبِثَلَاثٍ وَّبِرَكْعَةٍ وَّيَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ حَسَنًا (۱)

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے' آپ ان میں قصار مفصل سے تعلق رکھنے نو سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے' آپ ہر رکعت میں تین سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے' جن میں سب سے آخر میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک روایت کے مطابق عبدالرحمٰن بن ابزی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں۔

بعض حضرات نے اسے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا' جبکہ بعض حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن ابزی کے حوالے سے' حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی تین رکعت وتر ادا کرے گا۔

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو ایک رکعت وتر بھی ادا کر سکتے ہو۔

422- اخرجه مسلم (3/65- الابي)؛ كتاب: صلاة المسافرين و قصرها؛ باب: صلاة الليل و عدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل' وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة' حديث (123-124/737)، و ابو داؤد (1/425)؛ كتاب الصلاة؛ باب: في صلاة الليل حديث (1334)، و (1/432) حديث (1359)، والنسائي (3/240)؛ كتاب قيام الليل وتطوع النهار؛ باب: كيف الوتر بخمس وذكر الاختلاف على الحكم في حديث الوتر وابن ماجه (1/432)؛ كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها؛ باب: ماجاء في كم يصلي بالليل' حديث (1359)، واحمد في "مسنده" (6/50- 64- 123- 161- 205- 213- 230- 275)' والدارمي (1/371) كتاب الصلاة؛ باب: في كم الوتر؟ والحميدي (1/99) حديث (195)' وابن خزيمة (2/140) حديث (1076- 1077) من طريق عروة بن الزبير عن عائشة' فذكره.

(۱)- اخرجه احمد في "مسنده" (1/89)، و عبد بن حميد' ص (52) حديث (68) من طريق ابي اسحق' عن الحارث عن علي' فذكره.

سفیان فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات مستحب ہے: آدمی تین رکعت وتر ادا کرے۔
ابن مبارک بھی اسی بات کے قائل ہیں اور اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
محمد بن سیرین فرماتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ پانچ رکعت یا تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے اور وہ ان دونوں کو درست سمجھتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

باب 8: ایک رکعت وتر ادا کرنا

423 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِي اُذُنِهِ يَعْنِيْ يُخَفِّفُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي اَيُّوْبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ رَاَوْا اَنْ يَّفْصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَّبِهِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں فجر کی دو رکعت سنت طویل ادا کیا کروں؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو کر کے ادا کیا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ آپ صرف دو رکعت ادا کرتے تھے جبکہ اذان آپ کے کانوں میں ہوتی تھی۔ (یعنی اذان کے فوراً بعد فجر کی سنتیں ادا کر لیتے تھے)

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک آدمی دو رکعت اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے گا اور ایک رکعت وتر ادا کرے گا۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

423- اخرجه البخاری (564/2): كتاب الوتر باب: ساعات الوتر' حديث (995) ومسلم (81/3. الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب: صلاة الليل مثنى مثنى' والوتر ركعة من آخر الليل' حديث (157 -158 /749)' وابن ماجه (262/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء في الركعتين قبل الفجر' حديث (1144) و (371/1): باب: ماجاء في الوتر بركعة' حديث (1174)' و (418/1): باب ماجاء في صلاة الليل ركعتين حديث (1318)' واحمد (88/2- 126)' وابن خزيمة (139/2) حديث (1073)' و (162/2) حديث (1112) من طريق انس بن سيرين عن ابن عمر' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَا يُقْرَاُ بِهٖ فِى الْوِتْرِ

باب 9: وتر کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟

424 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِى رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الْوِتْرِ فِى الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالَّذِى اخْتَارَهٗ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنْ يَّقْرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَقْرَاُ فِى كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ بِسُوْرَةٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص ایک ایک رکعت میں ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، عبدالرحمٰن بن ابزی کے حوالے سے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

اکثر اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: نمازی، سورہ الاعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی ایک' ایک رکعت میں تلاوت کرے۔

425 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا عَآئِشَةَ بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِى

462- اخرجه النسائى (236/3): كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: ذكر الاختلاف على ابى اسحق فى حديث سعيد بن جبير على ابن عباس فى الوتر' وابن ماجه (371/1): كتاب اقامة السنة والصلاة فيها: باب: ماجاء فيما يقرا فى الوتر' حديث (1172) واحمد فى مسنده (372-299/1 -300-316) والدارمى (372/1): كتاب الصلاة: باب: القراءة فى الوتر' من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره.

425- اخرجه ابو داؤد (451/1): كتاب الصلاة باب: مايقرا فى الوتر' وابن ماجه (370/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيما يقرا فى الوتر' حديث (1173)' واحمد فى "مسنده" (227/6) من طريق محمد بن سلمة الحرانى عن خصيف' عن عبدالعزيز بن جريج' عن عائشة فذكره.

الْاُولٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: قَالَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ هٰذَا هُوَ وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبِ عَطَاءٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ عبدالعزیز بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: آپ پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ پڑھتے تھے۔ دوسری میں سورہ کافرون پڑھتے تھے اور تیسری میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

عبدالعزیز نامی راوی ابن جریج کے والد ہیں اور عطاء کے ساتھی ہیں۔

ابن جریج نامی راوی کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ

باب 10: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

426 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متنِ حدیث: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰی عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ وَاسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ شَيْئًا

426- اخرجه ابو داؤد (452/1)، كتاب الصلاة، باب: القنوت فى الوتر، حديث (1425- 1426)، والنسائى (248/3)، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب: الدعاء فى الوتر، وابن ماجه (372/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى القنوت فى الوتر، حديث (1178)، واحمد (199/1- 200)، و(200/5)، والدارمى (373/1)، كتاب الصلاة، باب: الدعاء فى القنوت، وابن خزيمة (151/2) حديث (1095-1096) من طريق بريد بن ابى مريم عن ابى الحوراء السعدى، عن الحسن بن على، فذكره۔

اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَرَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْاٰخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

◆◆ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تھے' جو میں وتر کی نماز میں پڑھتا ہوں (وہ یہ ہیں)

"اے اللہ! مجھے بھی ان لوگوں کے ہمراہ ہدایت عطا کر' جنہیں تو نے ہدایت عطا کی ہے' اور ان لوگوں کے ہمراہ عافیت عطا کر! جنہیں تو نے عافیت عطا کی ہے' اور مجھے بھی ان لوگوں کے ہمراہ دوست بنا لے' جنہیں تو نے دوست بنایا ہے' اور تو نے جو مجھے عطا کیا ہے۔ اس میں مجھے برکت عطا فرما اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے شر سے مجھے بچا' بے شک تو ہی فیصلہ کرتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا' جس کا تو دوست ہو وہ ذلیل نہیں ہو سکتا' تو برکت والا ہے۔ ہمارے پروردگار تو بلند و برتر ہے۔"

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابوحوراء سعدی سے منقول ہے۔ ان کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

دعائے قنوت کے بارے میں اس حدیث سے زیادہ مستند ہمیں کسی اور روایت کا علم نہیں ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو۔

وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک وتر کی نماز میں سارا سال دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔ انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

بعض اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں: سفیان ثوری، ابن مبارک' اسحٰق اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور وہ بھی رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسَاهُ

باب 11: جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

427 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ

427- اخرجه ابو داؤد (454/1): كتاب الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر' حديث (1431)' وابن ماجه (375/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب من نام عن وتر او نسيه' حديث (1188)' واحمد في مسنده (31/1-44) من طريق زيد بن اسلم' عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري' فذكره.

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ نَّامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ

⇔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے' تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو' تو انہیں ادا کرلے۔

428 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَّامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا دَاؤدَ السِّجْزِيَّ يَعْنِىْ سُلَيْمَانَ بْنَ الْاَشْعَثِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَا بَاْسَ بِهٖ

قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ ضَعَّفَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا يُوْتِرُ الرَّجُلُ اِذَا ذَكَرَ وَاِنْ كَانَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

⇔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے' تو صبح کے وقت انہیں ادا کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند روایت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ابوداؤد سجزی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: امام ترمذی کی مراد سلیمان اشعث (یعنی سنن ابوداؤد کے مصنف) ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: ان کے بھائی عبداللہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔

بعض اہلِ کوفہ نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو یاد آجائے' تو وہ وتر کی نماز ادا کرلے' اگرچہ سورج طلوع ہو چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

باب 12: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کر لینا

429 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِی زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کر لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

430 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیرٍ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے سے پہلے وتر ادا کر لو۔

431 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّیْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَسُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ عَلٰی هٰذَا اللَّفْظِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا یَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب صبح صادق ہو جائے' تو رات کی نماز کا وقت ختم ہو

429- اخرجه ابو داؤد (456/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة: باب: فی وقت الوتر' حدیث (1436)' واحمد فی "مسنده": (37/2)' وابن خزیمة (146/2) حدیث (1087) من طریق یحیی بن زکریا' هو ابن ابی زائدة' قال حدثنی عبیدالله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر' فذکره۔

430- اخرجه مسلم (3/83، الابی): کتاب صلاة المسافرین وقصرها: باب صلاة اللیل مثنی مثنی' والوتر رکعة من آخر اللیل' حدیث (160-161/754)' والنسائی (231/3): کتاب قیام اللیل وتطوع النهار: باب: الامر بالوتر قبل الصبح' وابن ماجه (375/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: من نام عن وتر او نسیه' حدیث (1189)' واحمد (3/4-13-35-37-71)' والدارمی (372/1)' کتاب الصلاة باب: ماجاء فی وقت الوتر' وابن خزیمة (147/2) حدیث (1089) من طریق یحیی بن ابی کثیر' عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری' فذکره۔

431- اخرجه احمد (149/2) وابن خزیمة (148/2) حدیث (1091) من طریق ابن جریج قال حدثنی سلیمان بن موسیٰ' قال حدثنا

جاتا ہے اور وتر کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے تو تم صبح صادق ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن موسیٰ نامی راوی نے اس روایت کو ان لفظوں میں نقل کرنے میں انفراد کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں ہوتے۔

کئی اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد، امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد وتر ادا نہیں کیے جاسکتے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ

باب 13: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاسکتے

432 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا وِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الَّذِیْ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اٰخِرِهٖ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوْا يُضِيْفُ اِلَيْهَا رَكْعَةً وَّيُصَلِّیْ مَا بَدَا لَهٗ ثُمَّ يُوْتِرُ فِیْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ لِاَنَّهٗ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِیْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ يُصَلِّیْ مَا بَدَا لَهٗ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَيَدَعُ وِتْرَهٗ عَلٰى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَهٰذَا اَصَحُّ

حدیثِ دیگر: لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى بَعْدَ الْوِتْرِ

◆ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاسکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لیتا ہے' اور پھر وہ آخری حصے میں نوافل ادا کرتا ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد کے طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: وہ وتر کو توڑ دے گا

432- اخرجه ابو داؤد (456/1) كتاب الصلاة باب فی نقض الوتر حديث (1439) والنسائی (229/3) كتاب قيام الليل وتطوع النهار باب: نهی النبی صلی الله عليه وسلم عن الوترين فی ليلة واحمد (23/4) وابن خزيمة (156/2) حديث (1101) من طريق قيس بن طلق بن علی عن ابيه فذكره.

(یعنی پہلے جو وتر ادا کئے تھے) ان کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر (انہیں جفت کر لے گا) پھر وہ جتنی مناسب سمجھے گا۔ اتنے ہی نفل ادا کر لے گا' پھر اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کر لے گا' کیونکہ ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کئے جا سکتے۔ یہ وہ موقف ہے' جس کو اسحٰق نے اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض دیگر اہلِ علم نے یہ رائے اختیار کی ہے: جب آدمی رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرنے کے بعد سو جائے اور پھر رات کے آخری حصے میں بھی بیدار ہو جائے' تو وہ جتنا مناسب سمجھے نوافل ادا کرتا رہے' لیکن وہ اپنے وتروں کو نہیں توڑے گا۔ اپنے وتروں کو ویسے ہی رہنے دے گا' جیسے وہ پہلے تھے۔

سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، ابن مبارک اہلِ کوفہ اور امام احمد کی یہی رائے ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ بات زیادہ مستند ہے' کیونکہ دیگر حوالوں سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرنے کے بعد بھی نوافل ادا کئے تھے۔

433 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مُوْسَى الْمَرَئِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی مانند روایت حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب 14: سواری پر وتر ادا کرنا

434 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

433- اخرجه ابن ماجه (377/1): كتاب اقامة الصلاة اوالسنة فيها: باب ماجاء في الركعتين بعد الوتر جالسا' حديث (1195)' واحمد (298/6)' من طريق حماد بن مسعدة' قال: حدثنا ميمون بن موسى المرئي' عن الحسن' عن امه عن ام سلمة' فذكره.

434- اخرجه البخاري (566/2): كتاب الوتر: باب: الوتر على الدابة' حديث (999) و مسلم (210/3. الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها باب: جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت حديث (700/36)' والنسائي (232/3): كتاب قيام الليل تطوع النهار: باب: الوتر على الراحلة' وابن ماجه (379/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الوتر على الراحلة' حديث (1200) من طريق سعيد بن يسار عن ابن عمر' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْا اَنْ يُّوتِرَ الرَّجُلُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا' میں ان سے پیچھے رہ گیا (جب ان سے آ کر ملا) انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا: میں وتر ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار میں اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک آدمی سواری پر وتر کی نماز ادا کرسکتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک آدمی سواری پر نماز ادا نہیں کرسکتا' جب اس نے وتر ادا کرنے ہوں گے' تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر وتر ادا کرے گا۔ بعض اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى

باب 15: چاشت کی نماز

435 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ فُلَانِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

435- اخرجه ابن ماجه (439/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الضحى' حديث (1380) من طريق محمد ابن اسحق' عبد موسىٰ بن انس (كذا في رواية ابن ماجه) عن ثمامة بن انس بن مالك' عن انس بن مالك' فذكره' وفي رواية المصنف: قال ابن اسحق: حدثني موسى بن فلان بن انس' عن ثمامة بن انس بن مالك' عن انس بن مالك' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرلے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا۔

اس بارے میں سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

436 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ

متنِ حدیث: مَا اَخْبَرَنِىْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَّكَانَ اَحْمَدُ رَاٰى اَصَحَّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَ اُمِّ هَانِئٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِىْ نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ خَمَّارٍ وقَالَ بَعْضُهُمُ ابْنُ هَمَّارٍ وَّيُقَالُ ابْنُ هَبَّارٍ وَّيُقَالُ ابْنُ هَمَّامٍ وَّالصَّحِيْحُ ابْنُ هَمَّارٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ وَّهِمَ فِيْهِ فَقَالَ ابْنُ حِمَازٍ وَّاَخْطَاَ فِيْهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَاَخْبَرَنِىْ بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: مجھے کبھی کسی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صرف سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے غسل کیا' پھر آپ نے آٹھ رکعت ادا کیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا' تاہم آپ نے رکوع اور سجود مکمل ادا کئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس بارے میں سب سے زیادہ مستند روایت وہی ہے' جو سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

محدثین نے نعیم نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام نعیم بن خمار بیان کیا ہے۔ بعض حضرات نے ابن ہمار بیان کیا ہے۔ بعض نے ابن ہبار کیا ہے' بعض نے ابن ہمام بیان کیا ہے۔ صحیح قول ابن ہمار ہے۔

ابونعیم نامی راوی کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔ انہوں نے ابن خماز کہا ہے' اور اس میں غلطی کی ہے' پھر انہوں نے

اسے ترک کردیا اور بولے: نعیم نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبد بن حمید نے ابونعیم کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

437 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ اَوْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِىْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے ابن آدم! تم میرے لئے چار رکعت دن کے ابتدائی حصے میں ادا کرو۔ میں دن کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

438 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى وَكِيْعٌ وَّالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَّلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاشت کے جفت نوافل کو باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

وکیع اور نضر بن شمیل کے علاوہ دیگر ائمہ نے اس حدیث کو نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں۔

439 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّىْ

438- اخرجه ابن ماجه (440/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى صلاة الضحى، حديث (1382)، واحمد فى "مسنده" (-499 443/2 -497) وعبد بن حميد ص (416) حديث (1422) من طريق نهاس بن قهم، عن شداد ابى عمار، عن ابى هريرة به.

439- اخرجه احمد فى "مسنده" (36-21/3) وعبد بن حميد، ص (280) حديث (891) من طريق فضيل بن مرزوق عن عطية العوفى عن ابى سعيد الخدرى فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز (اتنی باقاعدگی کے ساتھ) ادا کیا کرتے تھے۔ کہ ہم یہ سمجھتے تھے اب آپ اسے ترک نہیں کریں گے' پھر آپ اسے ترک کردیتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے اب آپ اسے ادا نہیں کریں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب 16: زوال کے وقت نماز ادا کرنا

440 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: یہ وہ گھڑی ہے' جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے' اس میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے: آپ زوال کے بعد جو چار رکعت ادا کرتے تھے۔ ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

باب 17: نماز حاجت کا بیان

440- اخرجه احمد فی "مسنده" (3/411) من طریق محمد بن مسلم بن ابی الوضاح۔ ابی سعید المودب۔ عن عبدالکریم الجزری' عن مجاهد عن عبدالله بن السائب' فذکره۔

441 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

توضیح راوی: فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفَائِدٌ هُوَ اَبُو الْوَرْقَاءِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو یا اولاد آدم میں سے کسی کے ساتھ کوئی کام ہو' تو وہ وضو کرے' اچھی طرح وضو کرے' پھر دو رکعت ادا کرے' پھر اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح حمد وثناء بیان کرے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار ہے۔ کرم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں اور تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی چیزوں اور ہر نیکی کے اندر غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی' کا سوال کرتا ہوں' تو میرے ہر گناہ کو بخش دے ہر غم کو ختم کر دے' اور میری ہر حاجت کو اپنی رضا کے مطابق پورا کر دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!''

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

اس کی سند میں کچھ کلام ہے۔ فائد بن عبدالرحمٰن نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' اور فائد نامی یہ راوی ابوورقاء ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

باب 18: نماز استخارہ کا بیان

442 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا

441- اخرجه ابن ماجه (441/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الحاجة من طريق فائد بن عبدالرحمن عن عبدالله بن ابي اوفي' فذكره.

السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعِيْشَتِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ اَوْ قَالَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَآجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَمَعِيْشَتِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ اَوْ قَالَ فِىْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِىْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّىْ حَاجَتَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الْمَوَالِى

توضیح راوی: وَهُوَ شَيْخٌ مَدِيْنِىٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيْثًا وَّقَدْ رَوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِى الْمَوَالِى

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جیسے آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو' تو وہ فرض نماز کے علاوہ' دو رکعت ادا کرے' پھر یہ دعا کرے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیرے علم کے وسیلے سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے' تیری مدد چاہتا ہوں۔ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں' جو عظیم ہے بے شک تو قدرت رکھتا ہے' اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو جانتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا' تو غیبوں کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے: یہ معاملہ میرے لئے' میرے دین میں' میری دنیا میں، میری آخرت میں' بہتر ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جلدی اور دیر ہر حوالے سے بہتر ہے' تو اس کو میرے لئے آسان کر دے' اور پھر میرے لئے اس میں برکت پیدا کر دے' اور اگر تو یہ علم رکھتا ہے: یہ معاملہ میرے لئے میرے دین، میری زندگی، میری آخرت میں برا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا بدیر کسی بھی حالت میں برا ہے' تو اس کو مجھ سے پھیر دے' اور مجھے اس سے پھیر دے' اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے' خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو' اور مجھے اس سے راضی کر دے۔''

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: پھر وہ شخص اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

442- اخرجه البخاری (58/3): كتاب التهجد: باب: ماجاء فی التطوع مثنی مثنی' حديث (1166)' و (187/11) كتاب الدعوات: باب: الدعاء عند الاستخارة' حديث (6382)' و (387/13): كتاب التوحيد باب: قول الله تعالٰى: (قل هو القادر)' حديث (7390)' وفی "الادب المفرد" (703)' وابو داؤد (481/1): كتاب الصلاة: باب: فی الاستخارة' حديث (1538)' والنسائی (80/6): كتاب النكاح: باب: كيف الاستخارة' حديث (3253)' وابن ماجه (440/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی صلاة الاستخارة' حديث (1383)' واحمد فی "مسنده" (344/3)' وعبدالله بن احمد فی زوائده علی المسند (344/3) وعبد بن حميد' ص (328) حديث (1089) من طريق عبدالرحمن بن ابی الموالی' عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبدالله' فذكره.

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمٰن بن ابوموالی کے حوالے سے جانتے ہیں اور یہ مدنی بزرگ ہیں اور ثقہ ہیں۔

ان سے سفیان نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے کئی ائمہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن زید بن ابوموالی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلَاةِ التَّسْبِیْحِ

باب 19: نمازِ تسبیح کا بیان

443 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ غَدَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِیْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِیْ صَلَاتِیْ فَقَالَ كَبِّرِی اللّٰهَ عَشْرًا وَّسَبِّحِی اللّٰهَ عَشْرًا وَّاحْمَدِیْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِیْ مَا شِئْتِ یَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ حَدِیْثٍ فِیْ صَلَاةِ التَّسْبِیْحِ وَلَا یَصِحُّ مِنْهُ كَبِیْرُ شَیْءٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدْ رَاَی ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةَ التَّسْبِیْحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِیْهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِیْ یُسَبَّحُ فِیْهَا فَقَالَ یُكَبِّرُ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ ثُمَّ یَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ یَتَعَوَّذُ وَیَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ یَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ یَرْكَعُ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهُ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ یَسْجُدُ الثَّانِیَةَ فَیَقُوْلُهَا عَشْرًا یُّصَلِّیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰی هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ تَسْبِیْحَةً فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ یَبْدَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِیْحَةً ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُسَبِّحُ عَشْرًا فَاِنْ صَلّٰی لَیْلًا فَاَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُّسَلِّمَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ وَاِنْ صَلّٰی نَهَارًا فَاِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ یُسَلِّمْ قَالَ اَبُوْ وَهْبٍ وَّاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ یَبْدَاُ فِی الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِی السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلَاثًا ثُمَّ یُسَبِّحُ التَّسْبِیْحَاتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ

443- اخرجه الحاكم (1/317-318) من طريق عبدالله بن المبارك به. وقال: صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبي۔

وَهُوَ ابْنُ اَبِى رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اِنْ سَهَا فِيهَا يُسَبِّحُ فِى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا اِنَّمَا هِىَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جو میں نماز میں ادا کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو، دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو پھر جو چاہو وہ سوال کرو تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں ہاں۔ (یعنی میں اسے قبول کرتا ہوں)

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز تسبیح کے بارے میں دیگر روایات بھی منقول ہیں اور ان میں سے اکثر مستند نہیں ہیں۔

ابن مبارک اور دیگر اہلِ علم نے نماز تسبیح کو نقل کیا ہے اور اس میں فضیلت کا تذکرہ کیا ہے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے ''صلوٰۃ تسبیح'' کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہے' پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے' پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔

پھر اعوذ باللہ پڑھے' پھر ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھے' پھر سورہ فاتحہ پڑھے' پھر ایک سورت پڑھے' پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے' پھر سر کو اٹھائے پھر دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے' پھر سجدے میں جائے۔ دس مرتبہ انہیں پڑھے' پھر سجدے سے سر کو اٹھائے پھر دس مرتبہ انہیں پڑھے' پھر دوسرے سجدے میں جائے اور انہیں دس مرتبہ پڑھے۔ اس طرح چار رکعت ادا کرلے تو یہ ایک رکعت میں **75** تسبیح ہوں گی۔ ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ پڑھے' پھر قرأت کرے پھر دس مرتبہ پڑھے' اگر اسے رات کے وقت پڑھے' تو مجھے یہ پسند ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے اور اگر دن کے وقت پڑھتا ہو' تو اس کی مرضی ہے' اگر وہ چاہے' تو سلام پھیر دے اگر چاہے' تو (دو رکعت پڑھ کر) سلام نہ پھیرے (بلکہ آخر میں سلام پھیرے)

ابووہب نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز جو عبدالعزیز بن ابورزمہ ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ رکوع میں پہلے ''سبحان ربی العظیم'' اور سجدے میں پہلے ''سبحان ربی الاعلیٰ'' تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ان تسبیحات کو پڑھتے تھے۔

عبدالعزیز بن ابورزمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اس نماز کے دوران سہو کا شکار ہو جاتا ہے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی اس تسبیح کو دس دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے فرمایا: یا نہیں یہ تسبیح تین سو مرتبہ پڑھی جائے گی۔

444 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِىُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِى سَعِيدُ بْنُ اَبِى سَعِيدٍ مَوْلَى اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِى رَافِعٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَا عَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَائَةُ فَقُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَتِلْكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ رَافِعٍ

◄► حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں۔ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں' کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اے چچا جان! آپ چار رکعت پڑھیے۔ ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھیں اور ایک سورت پڑھیں' پھر جب آپ قرأت کو مکمل کرلیں' تو اللہ اکبر، الحمدللہ، سبحان اللہ پندرہ مرتبہ پڑھیں' رکوع میں جانے سے پہلے' پھر آپ رکوع میں جائیں' پھر اسے دس مرتبہ پڑھیں' پھر سجدے میں جائیں' پھر اسے دس مرتبہ پڑھیں' پھر اپنے سر کو اٹھائیں' تو اسے دس مرتبہ پڑھیں۔ کھڑے ہونے سے پہلے' اس طرح ہر ایک رکعت میں **75** مرتبہ ہوجائے گا' اور یہ چار رکعت میں تین سو مرتبہ ہوجائیں گے۔ اگر آپ کے گناہ ریت کے ٹیلوں کی طرح ہوں' تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کردے گا۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزانہ اسے کون پڑھ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ اسے روزانہ نہیں پڑھ سکتے تو ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں' اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ (راوی کہتے ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی ارشاد فرماتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے' جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 20: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ

445 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ وَّالْاَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ

444- اخرجه ابن ماجه (442/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة التسبيح' حديث (1386) من طريق زيد بن الحباب قال: حدثنا موسى بن عبيدة: قال: حدثني سعيد بن ابي سعيد مولى ابي بكر بن عمرو بن حزم عن ابي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' فذكره.

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَزَادَنِىْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ حُمَيْدٍ وَّاَبِىْ مَسْعُوْدٍ وَّطَلْحَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّبُرَيْدَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ لَيْلٰى كُنْيَتُهُ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَبُوْ لَيْلٰى اسْمُهُ يَسَارٌ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو وہ ہے، جس کا ہمیں پتہ چل چکا ہے ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر' جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔

محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: زائدہ نامی راوی نے اعمش کے حوالے سے، حکم کے حوالے سے، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ علينا معهم بھی پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت ابوحمید، حضرت ابومسعود حضرت طلحہ، حضرت ابوسعید، حضرت بریدہ، حضرت زید بن خارجہ اور ایک قول کے مطابق زید بن حارثہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نامی راوی کی کنیت ابوعیسیٰ ہے' اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

445- اخرجه البخاری (470/6): كتاب احاديث الانبياء حديث (3370)، و (392/8): كتاب التفسير :باب: قوله تعالىٰ: (ان الله وملئكة يصلون على النبى يايها الذين ء امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما) حديث (4797)، و (156/11)، كتاب الدعوات باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (6357)، ومسلم (290/2- الابى): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد' حديث (66-67 -68 /406)، وابو داؤد (321/1 -322): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعدالتشهد حديث (-978-977-976)' والنسائى (47/3 -48) كتاب السهو: باب: نوع آخر' وابن ماجه (293/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم ' حديث (904)، واحمد فى "مسنده"؛(241/4 -243 -244)، والدارمى (309/1) كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم والحميدى (310-311/2) حديث (711 -712)، وعبد بن حميد' ص (144) حديث (368) من طريق عبدالرحمن بن ابى ليلى عن كعب بن عجرة' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب21: نبی اکرم ﷺ پردرود بھیجنے کی فضیلت

446 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ یَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ کَیْسَانَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

حدیثِ دیگر: وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا وَّکَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی''

447 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعَمَّارٍ وَّاَبِیْ طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَّاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَرُوِیَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَغَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلَاةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلَاةُ الْمَلَائِکَةِ الْاِسْتِغْفَارُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت عمار، حضرت ابوطلحہ، حضرت انس اور حضرت ابی

447- اخرجه مسلم (291/2. الابی) کتاب الصلاة باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد' حدیث (408/70)' والبخاری فی الادب المفرد (645)' وابو داؤد (479/1): کتاب الصلاة: باب فی الاستغفار' حدیث (1530) والنسائی (50/3) کتاب السهو: باب: الفضل فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم' واحمد فی "مسنده": (2/262- 372- 375- 485)' والدارمی (317/2): کتاب الرقاق: باب: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم من طریق العلاء بن عبدالرحمن بن یعقوب عن ابیه عن ابی هریرة' فذکره۔

بن کعب رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر کئی اہلِ علم سے یہ بات منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے درود سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں کے درود سے مراد دعائے مغفرت ہے۔

448 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِيُّ الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

آثارِ صحابہ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صلی اللہ علیہ وسلم

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی اس وقت تک بلند نہیں ہوتا' جب تک تم اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے۔

449 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

آثارِ صحابہ: لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

توضیحِ راوی: عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيْضًا مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَيَعْقُوبُ جَدُّ الْعَلَاءِ هُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ أَيْضًا قَدْ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْهُ

◆◆ علاء بن عبدالرحمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ہمارے بازار میں وہی شخص خرید و فروخت کرے' جو دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکا ہو۔

یہ روایت "حسن غریب" ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عباس نامی راوی' عباس بن عبدالعظیم ہیں۔ علاء بن عبدالرحمن نامی راوی یہ ابن یعقوب ہیں' جو حرقہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ علاء تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث سنی ہیں۔

عبدالرحمن بن یعقوب جو علاء کے والد ہیں یہ بھی تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔

یعقوب جو علاء کے دادا ہیں' یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کا زمانہ پایا ہے۔ ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جمعہ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب 1: جمعہ کے دن کی فضیلت

450 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَاَبِي ذَرٍّ وَّسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَاَوْسِ بْنِ اَوْسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب 2: جمعہ کے دن میں موجود وہ مخصوص گھڑی جس میں (دعا کی قبولیت) کی امید کی جاسکتی ہے

451 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ حدیث: اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ

450- اخرجه مسلم (3/214، الابی): كتاب الجمعة: باب: فضل يوم الجمعة' حديث (17/854) والنسائی (3/89): كتاب الجمعة: باب: ذكر فضل الجمعة' واحمد (2/401-418-512) من طريق عبدالرحمن الاعرج عن ابی هريرة' فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

وَيُقَالُ لَهٗ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَيُقَالُ هُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

وَقَالَ اَحْمَدُ اَكْثَرُ الْاَحَادِيْثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْهَا اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اَنَّهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَتُرْجٰى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

◄◄ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس مخصوص گھڑی کو تلاش کرو جس میں (دعا کی قبولیت) کی اُمید کی جاسکتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی محمد بن ابوحمید کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ ابراہیم انصاری ہیں اور وہ ''منکر الحدیث'' ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک وہ مخصوص گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ وہ عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔

امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اکثر احادیث میں اس مخصوص گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے کے بارے میں یہی منقول ہے۔ وہ عصر کے بعد ہوتی ہے تاہم سورج ڈھلنے کے بعد بھی اس کی امید کی جاسکتی ہے۔

452 سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَاَبِيْ لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ

45- اخرجه ابن ماجه (1/360): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة، حديث (1138)، وعبد بن حميد، ص (120)، حديث (291) من طريق كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیسٰی: حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◆◆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے: بندہ اس میں جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: وہ کون سی گھڑی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب (جمعہ کی نماز) کھڑی ہوتی ہے تو اس کے ختم ہونے تک (وہ گھڑی ہے)۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

453 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّىْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِىْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَىَّ قَالَ هِىَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ كَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ

متنِ حدیث: وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّىْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَّنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِىْ صَلَاةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَخْبِرْنِىْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَىَّ لَا تَبْخَلْ بِهَا عَلَىَّ وَالضَّنُّ الْبُخْلُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے، جس میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی میں انہیں وہاں سے (زمین پر) اتارا گیا، تو اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے: بندہ مسلم اس میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو

453- اخرجه مالك فى "الموطا" (108/1): كتاب الجمعة باب: ماجاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة حديث (16)، وابو داؤد (341/1)، كتاب الصلاة باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، حديث (1046) والنسائى (113/3): كتاب الجمعة باب: الساعة التى يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة، واحمد (3/63-65)، و (450/5)، وابن خزيمة (46/2) حديث (881)، و (81/3)، حديث (1660)، و(122/3)، حديث (1741) من طرق عن ابى سلمة عن ابى هريرة وابى سعيد الخدرى، فذكره۔

مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے اس حدیث کا تذکرہ ان سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس گھڑی کے بارے میں پتہ ہے۔ میں نے کہا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں اور آپ اس بارے میں میرے ساتھ بخل سے کام نہ لیں' تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔ میں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ عصر کے بعد ہو' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اس میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو (اور آپ جس وقت کی بات کر رہے ہیں) وہ ایسا وقت ہے' جس میں نماز ادا نہیں کی جاتی۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: جو شخص بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہی ہے۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں اور میرے ساتھ اس بارے میں بخل کا مظاہرہ نہ کریں۔

اس سے مراد یہ ہے: اس بارے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہ کریں۔

لفظ ضنن کا مطلب کنجوس ہونا ہے' اور لفظ ظنین کا مطلب ہے' جس پر الزام لگایا گیا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 3: جمعہ کے دن غسل کرنا

454 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متنِ حدیث: مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

454- اخرجه البخاری (443/2): كتاب الجمعة: باب: هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان و غيرهم؟ حديث (894)، و (462/2): باب: الخطبة على المنبر، حديث (919)، ومسلم (199/3 - الابي): كتاب الجمعة، حديث (844/2) والنسائي (105/3): كتاب الجمعة، باب: حض الامام في خطبة على الغسل يوم الجمعة، واحمد (330/1) و (35/2-149) والحميدی (276/2) حديث (608)، وابن خزيمة (125/3) حديث (1749) من طريق ابن شهاب الزهری عن سالم عن ابيه به.

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

وقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اٰلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَيْضًا وَّهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

⟚ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرلے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری کے حوالے سے، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے۔ ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

عبداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: زہری نے سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' جو حدیث نقل کی ہے' اور عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے۔ یہ دونوں احادیث مستند ہیں۔

زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے' مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر کے حوالے سے' حضرت عمر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی گئی ہے:

جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

455 سندِ حدیث: وَرَوَاهُ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَّقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ

455- اخرجه البخاری (415/2): كتاب الجمعة باب: فضل الغسل يوم الجمعة حديث (878) و مسلم (200/3): كتاب الجمعة حديث (845/3) من طريق الزهري عن سالم عن ابيه عن عمر بن الخطاب به.

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ مَالِكٍ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے۔ یہ جمعہ کے دن کی بات ہے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب اندر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون سا وقت ہے؟ (مسجد میں آنے کا) انہوں نے جواب دیا: میں نے جیسے ہی اذان سنی' تو صرف وضو کیا ہے' اور یہاں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وضو کرنا بھی غلط ہے۔ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

امام مالک نے اس حدیث کو زہری کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ صحیح ہے' جو زہری نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام مالک کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 4: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

456 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاَبُوْ جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

456- اخرجه ابو داؤد (148/1) كتاب الطهارة: باب: فى الغسل يوم الجمعة' حديث (345)' والنسائى (3/95-96): كتاب الجمعة: باب: فضل غسل يوم الجمعة، و (3/97): باب: فضل المشى الى الجمعة' و (3/102): باب: الفضل فى الدنو من الامام' وابن ماجه (346/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى الغسل يوم الجمعة' حديث (1087)' واحمد (4/9-10-104) والدارمى (363/1): كتاب الصلاة: باب: الاستماع يوم الجمعة عند الخطبة والانصات' وابن خزيمة (128/3) حديث (1758)' و (132/3) حديث (1761) من طريق ابى الاشعث عن اوس بن اوس الثقفى' فذكره.

متن حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا

مذاہب فقہاء: قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَاَتَهُ قَالَ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَلَ رَاْسَهُ وَاغْتَسَلَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّسَلْمَانَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ اسْمُهُ شَرَاحِيلُ بْنُ اٰدَةَ وَاَبُوْ جَنَابٍ يَّحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْقَصَّابُ الْكُوْفِيُّ

◆◆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح دھوئے (جسم) اور جلدی کرے اور (مسجد) چلا جائے اور قریب ہو کر غور سے (خطبہ) سنے اور (اس دوران) خاموش رہے' تو اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کے نفلی روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے۔

محمود نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: وکیع نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے لفظ اغتسل کا مطلب ہے وہ خود غسل کرے غَسَّلَ کا مطلب یہ ہے: وہ اپنی بیوی کو غسل کرنے کیلئے کہے۔

حضرت ابن مبارک کے حوالے سے اس حدیث کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: لفظ غسل اور اغتسل کا مطلب یہ ہے: وہ اپنے سر کو دھوئے اور باقی جسم پر بھی غسل کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابواشعث صنعانی نامی راوی کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔ جبکہ ابو جناب' یحییٰ بن حبیب قصاب کوفی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 5: جمعہ کے دن وضو کرنا

457 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

457- اخرجه ابو داؤد (151/1): كتاب الصلاة: باب: في الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة' والنسائي (94/3): كتاب الجمعة: باب: الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة' واحمد (5/8-11-15-16-22)' والدارمي (362/1): كتاب الصلاة: باب: الغسل يوم الجمعة' وابن خزيمة (128/3)' حديث (1757) من طريق قتادة' عن الحسن' عن سمرة بن جندب' فذكره.

متن حدیث: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاَوْا اَنْ يُّجْزِئَ الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيْثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَّقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا اَنَّ اَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتّٰى يَرُدَّهُ وَيَقُوْلَ لَهُ ارْجِعْ فَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلٰى عُثْمَانَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلٰكِنْ دَلَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ فَضْلٌ مِّنْ غَيْرِ وُجُوْبٍ يَّجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِي ذٰلِكَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لے' تو یہ کافی ہے۔ ٹھیک ہے' لیکن جو شخص غسل کر لے' تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

قتادہ کے بعض شاگردوں نے حسن بصری کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور اسے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو اختیار کیا ہے' تاہم ان حضرات کی رائے ہے: جمعہ کے دن غسل کی بجائے وضو کر لینا بھی جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جو غسل کرنے کا حکم دیا ہے' وہ اختیار کی شکل میں ہے۔ وجوب کی شکل میں نہیں ہے۔ اس کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے: جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا: صرف وضو کرنا بھی ایک غلطی ہے' جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا تھا (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر ان دونوں حضرات کو یہ علم ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوب کے طور پر یہ حکم دیا تھا' اختیار کے طور پر نہیں دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یوں نہ چھوڑتے اور انہیں واپس کر دیتے اور ان سے کہتے: آپ واپس جا کر غسل کر کے آئیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علم وفضل سے بھی یہ بات مخفی نہیں رہتی (کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے)

لیکن یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت رکھتا ہے' تاہم یہ واجب نہیں ہے: آدمی پر اسے کرنا

لازم ہو۔

458 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر لے' پھر وہ جمعہ کے لئے آئے' پھر وہ قریب آ جائے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے' تو اس کے اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان اور مزید تین دن تک (یعنی دس دن کے) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص (امام کے خطبے کے دوران) کنکریوں کو چھو لے' تو اس نے لغو حرکت کا ارتکاب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّبْكِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب 6: جمعہ کے دن جلدی جانا

459 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَآئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

458- اخرجه مسلم (222/3۔ الابی): كتاب الجمعة: باب: فضل من استمع وانصت فى الخطبة' حديث (857/27) وابو داؤد (343/1): كتاب الصلاة: باب: فضل الجمعة' حديث (1050)' وابن ماجه (327/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: مسح الحصى فى الصلاة' حديث (1025)' و (346/1): باب: ماجاء فى الرخصة فى ذلك' حديث (1090)' واحمد (424/2) وابن خزيمة (128/3) حديث (1756)' و (109/3) حديث (1818) من طريق ابى معاوية' عن الاعمش' عن ابى صالح عن ابى هريرة' فذكره۔

459- اخرجه مالك فى "الموطا": (101/1): كتاب الجمعة: باب: العمل فى غسل يوم الجمعة' حديث (1)' والبخارى (424/2): كتاب الجمعة: باب: فضل الجمعة' حديث (881)' ومسلم (208/3۔ الابی): كتاب الجمعة: باب: الطيب والسواك يوم الجمعة' حديث (849/10)' وابو داؤد (150/1) كتاب الصلاة باب: فى الغسل يوم الجمعة' حديث (351)' والنسائى (98/3): كتاب الجمعة: باب: التبكير الى الجمعة' و (99/3) باب: وقت الجمعة' واحمد (460/2) من طريق ابى صالح السمان عن ابى هريرة' فذكره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح غسل کرے' پھر وہ (مسجد کی طرف) چلا جائے' تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جائے' گویا اس نے سینگ والے دنبے کی قربانی کی (مسجد میں) جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے' گویا اس نے انڈا صدقہ کیا۔ پھر جب امام نکل آئے' تو فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب 7: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

460 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي الْجَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهُ وَقَالَ لَا اَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابوالجعد' یعنی ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' جیسا کہ محمد بن عمرو نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تین مرتبہ' جمعہ کو کمتر سمجھتے ہوئے' ترک کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوالجعد سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابوالجعد ضمری کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں ان کے نام کا پتہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا: مجھے ان کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول صرف اسی

460- اخرجه ابو داؤد (1/344): كتاب الصلاة: باب: التشديد في ترك الجمعة' حديث (1052)' والنسائي (3/88)' كتاب الجمعة: باب: التشديد في التخلف عن الجمعة' وابن ماجه (1/357): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: فيمن ترك الجمعة من غير عذر' حديث (1125)' واحمد (3/424)' والدارمي (1/369): كتاب الصلاة: باب: فيمن يترك الجمعة من غير عذر' وابن خزيمة (3/177)' حديث (1857) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة الليثي' عن عبيدة بن سفيان' عن ابي الجعد الضمري' فذكره.

حدیث کا پتہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو محمد بن عمرو نامی راوی کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنْ كَمْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ

باب 8: کتنی دور سے جمعہ کیلئے آیا جائے گا

461 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ قُبَاءَ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيَّ فِي الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: فَقَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ قَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ اِلَّا عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا عَلٰى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحْمَدُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْمَدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ

قَالَ فَغَضِبَ عَلَىَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّقَالَ لِىَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِنَّمَا فَعَلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْئًا وَّضَعَّفَهٗ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ

◆◆ ثویر قباء سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی: ہم قباء سے آ کر جمعہ میں شریک ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے' جو زیادہ مستند ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ ان لوگوں پر لازم ہے' جو رات کے وقت اپنے گھر پہنچ سکے۔ (یعنی جمعہ ادا کرنے کے بعد پہنچ سکے)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث کو معارک بن عباد کے حوالے سے، عبداللہ بن سعید مقبری سے نقل کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان نے علم حدیث میں عبداللہ بن سعید المقبری کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: کس شخص پر جمعہ واجب ہوتا ہے؟

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہوتا ہے (جو جمعہ ادا کر لینے کے بعد) رات تک اپنے گھر پہنچ سکے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جمعہ اس شخص پر واجب ہوتا ہے' جو اذان کی آواز سنے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

میں نے امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھے۔ لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' کس شخص پر جمعہ واجب ہوتا ہے' تو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے۔

تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث منقول ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! (پھر میں نے سند بیان کی)

حجاج بن نصیر نے معارک بن عباد کے حوالے سے، عبداللہ بن سعید مقبری کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ ہر اس شخص پر لازم ہے' جو (جمعہ ادا کرنے کے بعد) رات تک اپنے گھر پہنچ سکے۔

امام احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس بات پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم اپنے پروردگار سے دعائے مغفرت کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا اس لئے کہا تھا' کیونکہ وہ اس حدیث کو مستند شمار نہیں کرتے تھے' اور اس کی سند کی وجہ سے' انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب 9: جمعہ کے وقت کا بیان

462 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

462- اخرجه البخاری (449/2): كتاب الجمعة: باب: وقت الجمعة اذا زالت الشمس' حديث (904)' وابوداؤد (352/1): كتاب الصلاة: باب: فی وقت الجمعة' حديث (1084)' واحمد فی "مسنده" (150-128/3) من طريق عثمان بن عبدالرحمن التيمی عن انس بن مالك به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَّالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اَجْمَعَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ اِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ اَنَّهَا تَجُوزُ اَيْضًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَاِنَّهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ اِعَادَةً

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت ادا کر لیتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت جابر، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: جمعہ کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے' جب سورج ڈھل جائے' بالکل اسی طرح جیسے ظہر کا وقت ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: اگر زوال سے پہلے جمعہ کی نماز کو ادا کر لیا جائے' تو یہ بھی جائز ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص زوال سے پہلے اس کو ادا کر لے تو ان کے نزدیک اس شخص پر دوبارہ جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب 10: منبر پر خطبہ دینا

463 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ اَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

463- اخرجه البخاري (696/6): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة في الاسلام' حديث (3583)' والدارمي (15/1): باب: ما اكرم النبي صلى الله عليه وسلم بحنين المنبر' من طريق معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر' فذكره.

توضیح راوی: وَمُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ هُوَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ اَخُو اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے پاس (کھڑے ہوکر) خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے منبر کو اختیار کیا' تو وہ تنا رونے لگا آپ اس کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے ساتھ چمٹالیا' تو اسے سکون آیا۔

اس بارے میں حضرت انس، حضرت جابر، حضرت سہل بن سعد، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

معاذ بن علاء نامی راوی بصرہ کے رہنے والے ہیں اور یہ ابوعمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب 11: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

464 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِي رَاٰهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَّفْصِلَ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوْسٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دیتے تھے' پھر تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر آپ کھڑے ہوکر خطبہ دیتے تھے۔

انہوں نے بتایا: بالکل اسی طرح جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت جابر بن سمرہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں: دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر وقفہ کیا جائے گا۔

464- اخرجه البخاري (466/2): كتاب الجمعة: باب: الخطبة قائماً' حديث (920)' و (471/2): باب: القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة' حديث (928)' ومسلم (3/224۔ الابي): كتاب الجمعة: باب: ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة' حديث (861/33)' والنسائي (109/3): كتاب الجمعة: باب: الفصل بين الخطبتين بالجلوس' وابن ماجه (351/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في الخطبة يوم الجمعة' حديث (1103)' واحمد (2/35-91-98) والدارمي (366/1): كتاب الصلاة: باب: القعود بين الخطبتين' وابن خزيمة (349/2) حديث (1446) و (142/3)' حديث (1781) من طريق نافع عن ابن عمر به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَصْدِ الْخُطْبَةِ

باب 12: مختصر خطبہ دینا

465 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّابْنِ اَبِي اَوْفٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

اس بارے میں حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابن ابی اوفی سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ عَلَى الْمِنبَرِ

باب 13: منبر پر قرأت کرنا

466 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنبَرِ (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ)

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقْرَاَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اٰيًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ فَلَمْ يَقْرَاْ فِي خُطْبَتِهٖ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعَادَ الْخُطْبَةَ

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ''وَنَادَوْا يَا مَالِكُ''

465- اخرجه مسلم (3/332. الابی): كتاب الجمعة: باب: تخفيف الصلاة والخطبة' حديث (41-42/866) والدارمی (1/365): كتاب الصلاة: باب: فی قصر الخطبة' من طريق ابی الاحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة' فذكره.

466- اخرجه البخاری (6/360): كتاب: بدء الخلق باب: اذا قال احدكم "آمين" والملائكة فی السماء فوافقت احداهما الاخرى غفر له ما تقدم من ذنبه' حديث (3230) و (6/381): باب: صفة النار وانها مخلوقة حديث (3266)' و (8/431): كتاب التفسير باب: (ونادوا يملك ليقض علينا ربك) (الزخرف:77)' حديث (4819)' ومسلم (3/241. الابی): كتاب الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة' حديث (49/871) والبخاری فی "خلق افعال العباد" (76)' وابو داؤد (2/4310): كتاب الحروف والقراءات' حديث (3992)' واحمد (4/223)' والحميدی (2/346) حديث (787) من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن ابی رباح' عن صفوان بن يعلى عن ابيه' فذكره.

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔ یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے: امام خطبے میں قرآن کی آیات پڑھے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر امام خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران قرآن کی کوئی بھی آیت نہ پڑھے تو وہ اپنا خطبہ دوبارہ دے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

باب 14: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رخ کرنا

467 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا

فی الباب: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّونَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہو جاتے تھے، تو ہم اپنا رُخ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

منصور نامی راوی سے منقول اس روایت کو ہم صرف محمد بن فضل بن عطیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محمد بن فضل بن عطیہ نامی راوی ضعیف ہیں اور ہمارے اصحاب (محدثین) کے نزدیک یہ احادیث یاد نہیں رکھتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی طرف رُخ کرنا مستحب ہے۔

امام سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب 15: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت کسی شخص کا آ کر دو رکعت ادا کرنا

468 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے (تحیت المسجد) کی نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو اور پڑھ لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اور اس بارے میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

469 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ

متنِ حدیث: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَجَآءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوا لَيَقَعُوا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا جَآءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ يَأْمُرُ بِهِ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ

468- اخرجه البخاری (473/2): كتاب الجمعة: باب: اذا رای الامام رجلا جاء وهو يخطب امره ان يصلى ركعتين' حديث (930)' و (478/2): باب: من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين' حديث (931)' ومسلم (243/3۔ الابی): كتاب الجمعة: باب التحية والامام يخطب' حديث (875/57-56-55-54)' وابو داؤد (359/1): كتاب الصلاة: باب: اذا دخل الرجل والامام يخطب' حديث (1115)' والنسائی (103/2): كتاب الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والامام يخطب و (107/3): باب: مخاطبة الامام رعيته وهو على المنبر' وابن ماجه (353/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب' حديث (1112)' واحمد (380-369-308/3)' والدارمی (364/1) كتاب الصلاة: باب فيمن دخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب' والحميدی (513/2)' حديث (1223)' وابن خزيمة (165/2) حديث (1833-1832) من طريق عمرو بن دينار عن جابر بن عبدالله' فذكره۔

469- اخرجه ابو داؤد (525/1)، كتاب الزكاة: باب: الرجل يخرج من ماله' حديث (1675)' والبخاری فی "القراءة خلف الامام" (162)' والنسائی (106/3): كتاب الجمعة باب: حث الامام على الصدقة يوم الجمعة فی خطبته' وابن ماجه (353/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب' حديث (1118)' والدارمی (364/1): كتاب الصلاة: باب: فيمن دخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب' والحميدی (326/2) حديث (741) وابن خزيمة (150/3) حديث (1799)' و (165/3) حديث (183)' و (114/4) حديث (2481) واحمد (25/3) من طريق محمد بن عجلان' قال: حدثنا عياض بن عبدالله بن سعد عن ابی سعيد الخدری' فذكره۔

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَّامُوْنًا فِى الْحَدِيْثِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا دَخَلَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَاِنَّهٗ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ اِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اِتِّبَاعًا لِّلْحَدِيْثِ وَهُوَ رَوٰى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے' مروان اس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' سپاہی آئے' تاکہ انہیں زبردستی بٹھا دیں' تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہیں مانی اور نماز ادا کر لی' جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے وہ آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں رکعات کو اس کے بعد ترک نہیں کر سکتا' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے انہیں جانا ہو' پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک شخص میلے کچیلے عالم میں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی' تو اس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران خطبہ دیتے رہے۔

ابن ابی عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ اگر ایسے وقت آتے جب امام خطبہ دے رہا ہوتا' تو وہ دو رکعت ادا کر لیتے تھے اور ان رکعات کو ادا کرنے کی ہدایت بھی کرتے تھے' جبکہ اس دوران ابوعبدالرحمن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے تھے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عجلان نامی راوی ثقہ ہیں اور حدیث میں مامون ہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی مسجد میں آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص بیٹھ جائے اور نماز ادا نہ کرے۔

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

علاء بن خالد قرشی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری کو دیکھا' وہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے۔ امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا' تو حضرت حسن بصری نے پہلے دو رکعت ادا کیں پھر بیٹھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت حسن بصری نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کیا تھا۔

حضرت حسن بصری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب 16: جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت بات چیت کرنا مکروہ ہے

470 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالُوْا اِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهٗ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ اِلَّا بِالْاِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو' اس وقت جو شخص (اپنے ساتھی سے) یہ کہے: تم خاموش رہو تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں: ان حضرات نے آدمی کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: وہ امام کے خطبے کے دوران کوئی بات کرے' یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی دوسرا شخص بات کرے' تو یہ آدمی صرف اشارہ کے ذریعے اسے منع کر سکتا ہے۔

(امام کے خطبہ دینے کے دوران) سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔

470- اخرجه البخاری (480/2)، كتاب الجمعة: باب: الانصات يوم الجمعة والامام يخطب' حديث (934)' مسلم (210/3- الابی)' كتاب الجمعة' باب: فی الانصات يوم الجمعة فی الخطبة' حديث (851/11)' وابو داؤد (359/1)' كتاب الصلاة: باب الكلام والامام يخطب حديث (1112)' والنسائی (103/3)' كتاب الجمعة: باب الانصات للخطبة يوم الجمعة' و (188/3)' كتاب الاستسقاء باب: الانصات للخطبة' وابن ماجه (352/1)' كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی الاستماع للخطبة والانصات لها' حديث (1110)' واحمد (272/2 -280 -393-396 -474 485 -518- 532)' والدارمی (363/1)' كتاب الصلاة: باب الاستماع يوم الجمعة عند الخطبة والانصات' وابن خزيمة (153/3) حديث (1805) من طريق ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة' فذكره.

بعض اہلِ علم نے سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کی رخصت دی ہے' جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔
امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔
تابعین اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ (کہ امام کے خطبے کے دوران سلام یا چھینک کا جواب دیا جائے)
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّی يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 17: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگنا مکروہ ہے

471 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا اَنْ يَّتَخَطَّى الرَّجُلُ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَشَدَّدُوْا فِیْ ذٰلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَّضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ جہنم کے پل کی طرف جاتا ہے۔
اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سہل بن معاذ بن انس جہنی سے منقول حدیث "غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن سعد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔
اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر (آگے جائے) ان حضرات نے اس بارے میں شدت سے کام لیا ہے۔
بعض اہلِ علم نے رشدین بن سعد نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' اور ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

471- اخرجه ابن ماجه (354/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ماجاء فی النهی عن تخطی الناس يوم الجمعة' حديث (1116)' و (437/3) من طريق زياد بن فائد' عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب 18: جب امام خطبہ دے رہا ہو اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے

472 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي اَيُّوْبَ حَدَّثَنِي اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحِبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِي ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَيَانِ بِالْحِبْوَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ بَاْسًا

◆◆ سہل بن معاذ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن، جب امام خطبہ دے رہا ہو اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

ابومرحوم نامی راوی کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بعض اہلِ علم نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض اہلِ علم نے اس بارے میں رخصت دی ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔

امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت احتباء کے طور پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب 19: منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دونوں ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے

473 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ

472- اخرجه ابو داؤد (358/1): كتاب الصلاة باب: الاحتباء والامام يخطب' حديث (1110)' واحمد (439/3)' وابن خزيمة (158/3) حديث (1815) من طريق ابى عبدالرحمن عبدالله بن يزيد المقرىء عن سعيد بن ابى ايوب' قال: اخبرنى ابو مرحوم عبدالرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس الجهنى عن ابيه' فذكره.

473- اخرجه مسلم (242/3. الابى): كتاب الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة' حديث (874/53) وابو داؤد (357/1): كتاب الصلاة: باب رفع اليدين على المنبر' حديث (1104)' والنسائى (108/3) كتاب الجمعة: باب: الاشارة فى الخطبة' واحمد (135/4-136-261)' والدارمى (366/1): كتاب الصلاة: باب كيف يشير الامام فى الخطبة' وابن خزيمة (147/3) حديث (1793 -1794) من طريق حصين عن عمارة بن رويبة الثقفى' فذكره.

يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حصین بیان کرتے ہیں: بشر بن مروان خطبہ دے رہا تھا اس نے (خطبے کے دوران) دعا میں دونوں ہاتھ بلند کئے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو خراب کرے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ صرف یہ کیا کرتے تھے۔

ہشیم نامی راوی نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا (کہ ایسا کیا کرتے تھے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ

باب 20: جمعہ کی اذان کا بیان

474 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اذان اس وقت ہوتی تھی، جب امام آجاتا تھا، اور جب نماز کھڑی ہوتی تھی (تو اس وقت اقامت کہی جاتی تھی) لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے تیسری اذان (یعنی پہلے زمانے والی دو اذانوں، یعنی اذان اور اقامت کے علاوہ اذان) کا اضافہ زوراء کے مقام پر کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

باب 21: امام کے منبر سے نیچے آجانے کے بعد بات چیت کرنا

475 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

474- اخرجه البخاری (457/2): كتاب الجمعة: باب الاذان يوم الجمعة، حديث (912)، و (459/2) باب المؤذن الواحد يوم الجمعة، حديث (913)، و (460/2): باب: الجلوس على المنبر عند التاذين، حديث (915)، و (461/2) باب: التاذين عند الخطبة، حديث (916)، وابو داؤد (352/1-353): كتاب الصلاة: باب: النداء يوم الجمعة حديث (1087-1088-1089-1090)، والنسائی (103/3-101) كتاب الجمعة: باب: الاذان للجمعة، وابن ماجه (359/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الاذان يوم الجمعة، حديث (1135)، واحمد (449/3-450) وابن خزيمة (163/3)، حديث (1773-1774) و (168/3) حديث (1837) من طريق الزهري عن السائب بن يزيد، فذكره.

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَهِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حدیثِ دیگر: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ رُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوْقٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهِمَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّيُرْوٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

فَوَهِمَ جَرِيْرٌ فَظَنَّ اَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر سے نیچے تشریف لے آتے تھے' تو ضرورت کے تحت کوئی بات چیت کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ہم صرف جریر بن حازم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جریر بن حازم اس روایت میں وہم کا شکار ہوئے ہیں۔

صحیح روایت وہ ہے' جو ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اتنی دیر بات چیت کرتے رہے کہ حاضرین میں سے بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اصل حدیث یہ ہے۔ (امام بخاری یہ بھی بیان کرتے ہیں) جریر بن حازم بعض اوقات کسی چیز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جاتے ہیں' حالانکہ وہ سچے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جریر بن حازم نے ثابت سے منقول حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے

475- اخرجه ابو داؤد (361/1): كتاب الصلاة باب: الامام يتكلم بعدما ينزل من المنبر' حديث (1120)' والنسائي (110/3): كتاب الجمعة: باب: الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر' وابن ماجه (354/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الكلام بعد نزول الامام عن المنبر' حديث (1117)' واحمد (3/119-127-213)' وعبد بن حميد' ص (376) حديث (1260)' وابن خزيمة (169/3)' حديث (1838) من طريق جرير بن حازم' عن ثابت عن انس بن مالك' فذكره.

روایت کردہ اس حدیث کے اندر بھی وہم کیا ہے جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو"۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم ثابت بنانی کے پاس موجود تھے۔ وہاں حجاج صواف نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو"۔

(امام بخاری بیان کرتے ہیں) تو جریر کو اس بارے میں وہم ہوا وہ یہ سمجھے کہ شاید ثابت نے ان حضرات کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت سنائی ہے۔

476 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَنَا يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے: نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی اور ایک شخص آپ کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اس کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے بعض حاضرین کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل قیام کی وجہ سے اونگھنے لگے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب 22: جمعہ کی نماز میں قرأت کرنا

477 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ

476- اخرجه احمد فى "مسنده": (161/3)، و عبد بن حميد، ص (374) حديث (1249) من طريق معمر، عن ثابت عن انس بن مالك فذكره.

477- اخرجه مسلم (248/3. الابى) كتاب الجمعة: باب: ما يقرا فى صلاة الجمعة، حديث (877/61)، وابو داؤد (360/1): كتاب الصلاة: باب: مايقرا به فى الجمعة، حديث (1124)، وابن ماجه (355/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى القراءة فى الصلاة يوم الجمعة، حديث (1118)، واحمد فى "مسنده": (429/2)، وابن خزيمة (170/3-171) حديث (1843-1844) من طريق جعفر بن محمد، عن ابيه عن عبدالله بن ابى رافع، عن ابى هريرة به. واخرجه احمد فى "مسنده" (467/2) من طريق الحكم عن محمد بن على ان رجلا قال لابى هريرة فذكره.

فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّاَبِيْ عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَّرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

توضیح راوی: عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبیداللہ بن ابورافع' جو نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں' بیان کرتے ہیں: مروان نے مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا' اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت کی۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے کہا: آپ نے ان دوسورتوں کی تلاوت کی ہے جن کی تلاوت حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں (جمعہ کی نماز میں) کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (جمعہ کی نماز میں) ان دونوں کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: آپ نے جمعہ کی نماز میں ''سورہ الاعلیٰ'' اور ''سورہ الغاشیہ'' کی تلاوت کی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَا يَقْرَأُ بِهِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 23: جمعہ کے دن' صبح کی نماز میں کیا تلاوت کیا جائے

478 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

478- اخرجه مسلم (3/250۔ الابی): كتاب الجمعة باب: ما يقرا فی يوم الجمعة' حديث (879/64)' وابو داؤد (1/349): كتاب الصلاة باب: ما يقرا فی صلاة الصبح يوم الجمعة' حديث (1074-1075)' والنسائی (2/159): كتاب الافتتاح: باب: القراءة فی الصبح يوم الجمعة' و (3/111): كتاب الجمعة: باب: القراءة فی صلاة الجمعة بسورة (الجمعة) و (المنافقين) وابن ماجه (1/269): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب القراءة فی صلاة الفجر يوم الجمعة' حديث (821)' واحمد (1/226- 272- 307- 316- 328- 334- 340- 354)' وابن خزيمة (1/266) حديث (533) من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره واخرجه احمد: (1/361) قال: حدثنا عبدالصمد' قال: حدثنا همام' قال: حدثنا قتادة' عن صاحب له' عن سعيد بن جبير عن ابن عباس' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِى هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُّخَوَّلٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ''سورہ تنزیل السجدہ'' اور ''سورہ الدھر'' کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اس روایت کو مخول سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

باب 24: جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز ادا کرنا

479 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ جمعہ (کی فرض رکعات) کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نافع کے حوالے سے یہی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی نقل کی گئی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

480 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِى بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: جب وہ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تھے اور واپس جاتے تھے تو اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

481 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِىْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِى الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّى قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَمَرَ اَنْ يُّصَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا وَّذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّاِنْ صَلّٰى فِىْ بَيْتِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِىْ بَيْتِهٖ وَحَدِيْثُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِىْ رَوٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِىْ بَيْتِهٖ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ اَرْبَعًا

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا

(۱)– اخرجه مسلم (3/251،الابی): كتاب الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة' حديث (67-68-69/881)' وابو داؤد (1/363)، كتاب الصلاة: باب: الصلاة بعد الجمعة' حديث (1131)' والنسائی (3/113) كتاب الجمعة' باب: عدد الصلاة بعد الجمعة فی المسجد' وابن ماجه (1/358): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی الصلاة بعد الجمعة' حديث (1132)' واحمد (2/249- 442- 499)' والدارمی (1/370): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فی الصلاة بعد الجمعة' والحميدی (2/431)' حديث (976)' وابن خزيمة (3/183-184)' حديث (1873-1874) من طريق سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة' فذكره.

اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا الدَّنَانِيْرُ وَالدَّرَاهِمُ اَهْوَنُ عَلَيْهِ مِنْهُ اِنْ كَانَتِ الدَّنَانِيْرُ وَالدَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كَانَ عَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ اَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِيِّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جس شخص نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو'وہ چار رکعت ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: ہم سہیل بن ابوصالح نامی راوی کو علم حدیث میں مستند سمجھتے ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' اور اس کے بعد بھی چار رکعت ادا کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرنے اور پھر چار رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تھی۔

سفیان ثوری اور ابن مبارک نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے جمعہ کے دن مسجد میں (جمعہ کے بعد) رکعات ادا کرنی ہوں' تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔ اگر اس نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنی ہو' تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

انہوں نے دلیل کے طور پر یہ روایت پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' وہ چار رکعت ادا کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد' مسجد میں جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے' اور ان دو رکعت کے بعد چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کیں پھر اس کے بعد چار رکعت ادا کیں۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے زیادہ بہتر طور پر حدیث بیان کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے' جس کے نزدیک درہم ان سے زیادہ بے حیثیت ہوں۔ ان کے نزدیک درہم کی حیثیت مینگنی کی طرح تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے ابن ابی عمر کو سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا

ہے: عمرو بن دینار' عمر میں زہری سے بڑے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب 25: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے

482 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے اس نماز کو پالیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ دوسری رکعت بعد میں پڑھ لے گا' لیکن جس شخص نے نمازیوں کو قعدے کی حالت میں پایا وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

483 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

482–اخرجه مسلم (532/2. الابی): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة' حديث (161-607/162)' والنسائی (112/3): كتاب الجمعة: باب: من ادرك ركعة من صلاة الجمعة' وابن ماجه (356/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة حديث (1122)' من طريق الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة' فذكره.

483–اخرجه البخاری (494/2): كتاب الجمعة باب: قول الله تعالىٰ (فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله) (الجمعة:10) حديث (938-939) و (496/2): باب: القائلة بعد الجمعة' حديث (941)' و (34/5): كتاب الحرث والمزارعة باب: ماجاء فی الغرس حديث (2349)' و (455/9): كتاب الاطعمة: باب: السلق والشعير' حديث (5403)' (35/11): كتاب الاستئذان باب: تسليم الرجال على النساء' والنساء على الرجال' حديث (6248)' و (72/11): باب القائلة بعد الجمعة' حديث (6279)' ومسلم (224/3. الابی): كتاب الجمعة: باب: صلاة الجمعة حين تزول الشمس' حديث (859/30)' وابو داؤد (352/1): كتاب الصلاة: باب: فی وقت الجمعة' حديث (1086)' وابن ماجه (350/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فی وقت الجمعة' حديث (1099)' واحمد (433/3)' و (336/5)' وعبد بن حميد' ص (168)' حديث (454)' وابن خزيمة (184/3) حديث (1875-1876) منطريق ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی' فذكره.

متن حدیث: مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم جمعہ کے بعد کھانا کھایا کرتے تھے' اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ نَعَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب 26: جس شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ تبدیل کرلے

484 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آجائے' تو وہ اپنی جگہ تبدیل کرلے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 27: جمعہ کے دن سفر کرنا

485 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهُ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

484- اخرجه احمد فی "مسنده" (13532-22/2)' وابو داؤد (360/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل ينعس والامام يخطب' حديث (1119)' وعبد بن حميد ص (243) حديث (747)' وابن خزيمة (160/3)' حديث (1819) من طريق محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر' فذكره.

485- اخرجه احمد (256-224/1)' وعبد بن حميد' ص (655-654)' حديث (656-654) من طريق الحجاج بن ارطاة' عن الحكم' عن مقسم عن ابن عباس' فذكره.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ قَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّقَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَحَادِيْثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ فَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ

مذاہب فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ بَاْسًا بِاَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک مہم میں بھیجا یہ جمعہ کے دن کی بات ہے۔ حضرت عبداللہ کے دوسرے ساتھی صبح روانہ ہو گئے۔ انہوں نے یہ سوچا: میں ٹھہر جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرلوں گا' پھران لوگوں کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا' جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا: تو ان سے دریافت کیا: تم صبح اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے یہ چاہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں پھران کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم روئے زمین میں موجود سب چیزیں خرچ کر دو' تو بھی ان لوگوں کے صبح جانے جتنی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ فرماتے ہیں: حاکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں۔ پھر شعبہ نے ان روایات کو گنوایا۔ ان میں یہ روایت نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: حاکم نے اس روایت کو مقسم سے نہیں سنا۔

جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ نماز کا وقت نہ ہوا ہو۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر دن اچھی طرح نکل چکا ہو' تو آدمی اس وقت تک سفر پر روانہ نہ ہو' جب تک جمعہ پڑھ نہ لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 28: جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

486 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهُ طِيْبٌ

486- اخرجه احمد في "مسنده" (4/282-283) من طريق يزيد بن ابي زياد' عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّشَیْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ الْبَرَاءِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّرِوَایَةُ هُشَیْمٍ اَحْسَنُ مِنْ رِوَایَةِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے: وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر شخص اپنے گھر میں موجود خوشبو بھی لگا لے اگر خوشبو نہیں ملتی تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت براء سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے زیادہ بہتر ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

عیدین کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب 1: عید کے دن پیدل جانا

487 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَّاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَّاَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ لِصَلَاةِ الْفِطْرِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَيُسْتَحَبُّ اَنْ لَّا يَرْكَبَ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: تم عید کی نماز کے لئے پیدل جاؤ اور (چھوٹی عید کے دن) نکلنے سے پہلے کچھ کھالو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی پیدل عید (کی نماز پڑھنے کے لئے) جائے اور عیدالفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی سوار ہو کر نمازِ عید ادا کرنے کے لئے نہ جائے البتہ عذر ہو تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب 2: عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جاتی ہے

488 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ

487- اخرجه ابن ماجه (411/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الخروج الى العيد ماشيا حديث (1296) من طريق ابى اسحق عن الحارث عن على بن ابى طالب، فذكره۔

488- اخرجه البخارى (225/2): كتاب العيدين: باب: الخطبة بعد العيد، حديث (963)، ومسلم (261/3۔ الابى): كتاب صلاة العيدين حديث (888/8)، والنسائى (183/3): كتاب صلاة العيدين، باب: صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن ماجه (407/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى صلاة العيدين، حديث (1276)، واحمد (2/12-38)، وابن خزيمة (347/2) حديث (1443)

عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِى الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيُقَالُ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا کرتے تھے' پھر خطبہ دیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جائے گی۔

ایک قول کے مطابق مروان بن حکم وہ سب سے پہلا شخص ہے' جس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

باب 3: عید کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر ہوگی

489 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى : وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ لِصَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَلَا لِشَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ

◄► حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' (کئی مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر (عید کی نماز) ادا کی ہے۔

489- اخرجه مسلم (3/261. الابي): كتاب: صلاة العيدين' حديث (887/7)' وابو داؤد (1/368): كتاب الصلاة: باب: ترك الاذان في العيد حديث (1148)' واحمد (5/91-94-107)' وعبدالله بن احمد في زوائده على "المسند" (5/95-98) وابن خزيمة (2/343) حديث (1432) من طريق سماك بن حرب عن جابر بن سمرة' فذكره.

اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک عید کی نماز کے لئے یا کسی بھی نفل نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب 4: عیدین میں قرأت کرنا

490 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَاُ بِهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَاَمَّا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ يُرْوٰى عَنْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّلَا نَعْرِفُ لِحَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةً عَنْ اَبِيْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّرَوٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَحَادِيْثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوُ رِوَايَةِ هٰؤُلَاءِ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ بِقَافٍ وَّاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

◆◆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں ''سورہ الاعلیٰ'' اور

490- اخرجه مسلم (249/3. الابي): كتاب الجمعة: باب: ما يقرا في صلاة الجمعة' حديث (878/63-62)' وابو داؤد (361/1): كتاب الصلاة' باب: ما يقرا به في الجمعة' حديث (1122)' والنسائي (112/3) كتاب الجمعة: باب: ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة' و (184/3) كتاب صلاة العيدين: باب: القراءة في العيدين بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية و (194/3): باب: اجتماع العيدين و شهودهما' وابن ماجه (408/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في القراءة في صلاة العيدين' حديث (1281)' واحمد في "مسنده" (4/273-276-277) والحميدي (411/2) حديث (921)' والدارمي (368/1) كتاب الصلاة: باب: القراءة في صلاة الجمعة' و (376/1): باب: القراءة في العيدين' وابن خزيمة (358/2) حديث (1463) من طريق ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه' عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير' فذكره واخرجه احمد (271/4) قال حدثنا يحيى بن سعيد عن شعبة قال: حدثني ابراهيم' عن حبيب بن سالم' فذكره' ليس فيه (محمد بن المنتشر والد ابراهيم) واخرجه الحميدي (411/2) حديث (920) واحمد (271/4) قالا: حدثنا سفيان قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن المنتشر' عن ابيه' عن حبيب بن سالم' عن ابيه عن النعمان بن بشير' فذكره.

''سورہ الغاشیہ'' کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) بعض اوقات یہ دونوں (عید اور جمعہ) ایک ہی دن میں اکٹھے ہو جاتے' تو نبی اکرم ﷺ (ان دونوں نمازوں میں) یہی دونوں سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری اور مسعر نے اس روایت کو ابراہیم بن محمد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے ابوعوانہ نے نقل کیا ہے۔

جہاں تک ابن عیینہ کا تعلق ہے' تو روایت کرنے میں ان کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

ان کے حوالے سے ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حبیب بن سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

لیکن ہمارے علم کے مطابق حبیب بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

حبیب بن سالم، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چند احادیث روایت کی ہیں۔

ابن عیینہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے اسی طرح کی روایات نقل کی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: آپ عیدین کی نماز میں ''سورہ ق'' اور سورہ ''اقتربت الساعۃ'' کی تلاوت کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

491 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ

491- اخرجه مالك فى "الموطا" (180/1): كتاب العيدين: باب: ماجاء فى التكبير والقراءة فى صلاة العيدين حديث (8) ومسلم (266/3 الابى): كتاب صلاة العيدين: باب: مايقراء فى صلاة العيدين: حديث (14-15/891) وابو داؤد (369/1): كتاب الصلاة باب: مايقرا فى الاضحى والفطر، حديث (1154) والنسائى (183/3): كتاب صلاة العيدين: باب: القراءة فى العيدين "قاف" و "اقتربت" وابن ماجه (408/1) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى القراءة فى صلاة العيدين، حديث (1282) واحمد: (217/5-219) والحميدى (375/2) حديث (849) وابن خزيمة (346/2) حديث (1440) من طريق فليح بن سليمان، عن سعيد، عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود، عن ابى واقد الليثى، قال سالنى عمر بن الخطاب عما قرابه رسول الله صلى الله عليه وسلم فى يوم العيد....فذكره

◄► عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ "ق و القرآن المجید" اور "اقتربت الساعۃ" کی تلاوت کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب 5: عیدین میں تکبیر کہنا

492 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْاُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَدِّ كَثِيْرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثارِ صحابہ: وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ نَحْوَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ

وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَاُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

◄► کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

492- اخرجه ابن ماجه (407/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين حديث (1279)، وعبد بن حميد ص (120) حديث (290)، وابن خزيمة (346/2) حديث (1438-1439) من طريق كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف، عن ابيه، عن جده، فذكره.

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کثیر کے دادا سے منقول روایت ''حسن'' ہے۔

یہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول سب سے مستند روایت ہے۔

(کثیر کے دادا کا نام) عمرو بن عوف مزنی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح منقول ہے: انہوں نے مدینہ منورہ میں اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر قرأت سے 'پہلے' کہی جائے گی اور دوسری رکعت میں آدمی پہلے قرأت کرے گا' پھر رکوع کی تکبیر سمیت چار تکبیریں کہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے اس کی مانند بھی منقول ہے۔ اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں اور سفیان ثوری نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا

باب 6: عیدین سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی

493 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ رَاَى طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

493- اخرجه البخاری (525/2): كتاب العيدين: باب: الخطبة بعد العيد' حديث (964)' و (929/2) باب الصلاة قبل العيد وبعدها' حديث (989)' و مسلم (266/3- الابی): كتاب صلاة العيدين: باب: ترك الصلاة قبل العيد و بعدها فی المصلى' حديث (884/13)' وابو داؤد (371/1): كتاب الصلاة: باب الصلاة بعد صلاة العيد' حديث (1159)' والنسائی (193/3) كتاب صلاة العيد' باب: الصلاة قبل العيدين وبعدها' وابن ماجه (410/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ماجاء فی الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها' حديث (1291)' واحمد (355-340-280/1)' والدارمی (376/1) كتاب الصلاة: باب لا صلاة قبل العيد ولا بعدها وابن خزيمة (354/2) حديث (1436) من طريق شعبة' قال: اخبرنی عدی بن ثابت قال [illegible]

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لے گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک عیدین کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ ان اہلِ علم کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بھی ہے' اور دیگر طبقوں سے بھی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے۔

494 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَّهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ خَرَجَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: وہ عید کے دن تشریف لے گئے اور انہوں نے عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی اور اس بات کا تذکرہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب 7: عیدین میں خواتین کا جانا

495 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَّهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ

494- اخرجه احمد (57/2)' وعبد بن حميد ص (265) حديث (838) من طريق ابان بن عبدالله البجلي' قال: حدثني ابوبكر بن حفص بن عمر بن سعد بن ابي وقاص عن ابن عمر' فذكره.

495- اخرجه البخاري (556/1): كتاب الصلاة: باب وجوب الصلاة في الثياب' وقول الله تعالى: (خذوا زينتكم عند كل مسجد) (الاعراف: 31)' ومن صلى ملتحفا في ثوب واحد' حديث (351)' و (537/2): كتاب العيدين: باب: خروج النساء والحيض الى المصلى' حديث (974)' و (544/2): باب: اعتزال الحيض المصلى' حديث (981)' ومسلم (262/3- الابي): كتاب صلاة العيدين: باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين الى المصلى وشهود الخطبة' مفارقات للرجال' حديث (890/10)' وابو داؤد (365/1): كتاب الصلاة: باب: خروج النساء في العيد' حديث (1136-1137)' والنسائي (180/3): كتاب صلاة العيدين: باب: اعتزال الحيض مصلى الناس' وابن ماجه (415/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في خروج النساء في العيدين' حديث (1308)' واحمد (85/5) وابن خزيمة (361/2) حديث (1467) من طريق محمد بن سيرين عن ام عطية الانصارية' فذكره.

وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهٖ۔(۱)

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَآءِ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ اَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَآءِ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْيَاْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ تَخْرُجَ فِيْ اَطْمَارِهَا الْخُلْقَانِ وَلَا تَتَزَيَّنْ فَاِنْ اَبَتْ اَنْ تَخْرُجَ كَذٰلِكَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ يَّمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ

آثارِ صحابہ: وَيُرْوٰى عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهُ كَرِهَ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَآءِ اِلَى الْعِيْدِ

◆◆ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکیوں کو جوان اور پردہ دار عورتوں کو اور حیض والی عورتوں کو بھی عیدین کی نماز کے لئے لے جایا کرتے تھے' جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق تھا' تو وہ عیدگاہ سے الگ رہتی تھیں' تاہم مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر دیدے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ انہوں نے خواتین کو یہ رخصت دی ہے: وہ عیدین کی نماز کے لئے جاسکتی ہیں' جبکہ بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱)- اخرجه البخاری (504/1): کتاب الحیض: باب: شهود الحائض العیدین ودعوة المسلمین و یعتزلن المسجد' حدیث (324)' و (971/2): کتاب العیدین باب: التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفة' حدیث (971)' (543/2): باب: اذا لم یکن لها جلباب فی العید حدیث (980)' و (589/3): کتاب الحج: باب تقضی الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبیت' واذا سعی علی غیر وضوء بین الصفا والمروة' حدیث (1652)' و مسلم (3/263۔ الابی): کتاب صلاة العیدین' باب: ذکر اباحة خروج النساء فی العیدین الی المصلی و شهود الخطبة' مفارقات للرجال' حدیث (11-12/890) وابو داؤد (365/1): کتاب الصلاة: باب: خروج النساء فی العید' حدیث (1138)' والنسائی (180/3): کتاب صلاة العیدین: باب: خروج العواتق و ذوات الخدور فی العیدین' و (193/1): کتاب الحیض والاستحاضة: باب: شهود الحیض العیدین ودعوة المسلمین' وابن ماجه (414/1): کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها: باب: ماجاء فی خروج النساء فی العیدین' حدیث (1307)' والدارمی (377/1): کتاب الصلاة باب: خروج النساء فی العیدین' والحمیدی (175/1) حدیث (361-362)' وابن خزیمة (360/2-361) حدیث (1466-1467) من طریق حفصة بنت سیرین' عن ام عطیة الانصاریة فذکره۔

ابن مبارک کے بارے میں منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں آج کل خواتین کے عیدین کی نماز کے لئے جانے کو مکروہ قرار دیتا ہوں اگر کوئی عورت نہیں مانتی اور جانے پر اصرار کرتی ہے تو اس کا شوہر اسے جانے کی اجازت دے لیکن وہ عورت میلے کچیلے کپڑوں میں جائے گی اور آراستہ نہیں ہوگی اگر وہ آراستہ ہو کر جانے پر اصرار کرتی ہے تو شوہر کو یہ حق حاصل ہے: وہ اسے جانے سے روک دے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: اگر نبی اکرم ﷺ آج کل کی خواتین کو دیکھ لیتے تو انہیں بھی مسجد میں جانے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا۔

سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے زمانے کے حساب سے خواتین کے عید کی نماز کے لئے جانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ وَّرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ

باب 8: نبی اکرم ﷺ کا عید کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا

496 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْكُوْفِیُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ غَیْرِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ رَافِعٍ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰی اَبُوْ تُمَیْلَةَ وَیُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِیْ طَرِیْقٍ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْ غَیْرِهٖ اِتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ كَاَنَّهٗ اَصَحُّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب عید کے دن (نمازِ عید کے لیے) تشریف لے جاتے تھے تو ایک راستے سے جاتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تھے تو دوسرے سے آتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

496- اخرجه ابن ماجه (412/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غيره، حديث (1301)، واحمد (338/2)، والدارمي (378/1): كتاب الصلاة: باب: الرجوع من المصلى من غير الطريق الذي خرج منه، وابن خزيمة (362/2) حديث (1468) من طريق فليح بن سليمان، عن سعيد بن الحارث، عن ابي هريرة، فذكره.

ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نامی راوی نے اس روایت کو فلیح بن سلیمان کے حوالے سے، سعید بن حارث کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے امام کے لئے یہ بات مستحب قرار دی ہے: جب وہ جائے تو ایک راستے سے جائے اور واپس دوسرے راستے سے آئے، تاکہ اس حدیث کی پیروی کرلے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گویا زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

باب 9: عیدالفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا

497 سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّیَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِیٍّ وَّاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبِ الْاَسْلَمِیِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَّيُسْتَحَبُّ لَهُ اَنْ يُّفْطِرَ عَلٰى تَمْرٍ وَّلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اس وقت تک گھر سے نہیں نکلتے تھے، جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن آپ اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے، جب تک نماز ادا نہیں کر لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی سے منقول حدیث "غریب" ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم میں ثواب بن عتبہ نامی راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی عیدالفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے، جب تک وہ کچھ کھا نہ لے اور اس کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ کھجور کھائے اور عیدالاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھائے، جب تک واپس نہیں آجاتا۔

497- اخرجه ابن ماجه (558/1): كتاب الصيام باب: فی الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج، حديث (1756)، واحمد (352/5-360)، والدارمی (375/1): كتاب الصلاة: باب: فی الاكل قبل الخروج يوم العيد، وابن خزيمة (341/2) حديث (1426) من طريق عبدالله بن بريدة عن ابيه، فذكره.

498 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھجوریں کھالیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

498- اخرجه الدارمی (375/1): کتاب الصلاة: باب: فی الاكل قبل الخروج يوم العيد' وعبد بن حميد' ص (371) حديث (1237)' وابن خزيمة (342/2) حديث (1428) من طريق هشيم عن محمد بن اسحق' عن حفص بن عبيدالله بن انس بن مالك عن انس بن مالك' فذكره.

اَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّقْصِیْرِ فِی السَّفَرِ

باب 1: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا

499 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ سُرَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَهَا

حدیثِ دیگر: وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ اِلَّا اَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ التَّقْصِيْرُ رُخْصَةٌ لَهٗ فِي السَّفَرِ فَاِنْ اَتَمَّ

499- اخرجه ابن خزيمة (72/2) حديث (947) من طريق الوهاب بن عبدالحكم الوراق (هو البغدادي) قال حدثنا يحيى بن سليم عن عبيدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر فذكره

الصَّلٰوۃَ اَجْزَاَعَنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سفر کیا ہے۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی نماز میں دو دو رکعت ادا کرتے تھے' اور ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: اگر میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور (نفل) نماز پڑھنی ہوتی تو انہیں ہی پوری پڑھ لیتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سلیم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے آل سراقہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطیہ عوفی نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات مستند طور پر ثابت ہے: آپ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا کرتے تھے) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی زمانے میں ایسا کیا کرتے تھے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران پوری نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) عمل اس چیز پر کیا جائے گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے منقول ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں' تاہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنے کی آدمی کو رخصت ہے' اگر وہ پوری نماز ادا کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہوگا۔

500 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانِيَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

500- اخرجه ابو داؤد (9/2): كتاب الصلاة، باب: متى يتم المسافر؟ حديث (1229)، واحمد (4/430-431-432-440)، وابن خزيمة (3/70-71) حديث (1643) من طريق علي بن زيد بن جدعان، عن ابي نضرة، فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مسافر شخص کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے دو رکعت ہی ادا کی ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے۔ انہوں نے بھی دو رکعت ادا کی ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چھ سالوں کے دوران (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) آٹھ سالوں کے دوران (ان کے ساتھ بھی حج کیا) تو وہ بھی دو رکعت ہی پڑھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

501 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّبِذِى الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعت ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعت ادا کیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

502 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے' آپ کو صرف تمام جہانوں کے پروردگار کا خوف تھا (یعنی کسی دشمن کا خوف نہیں تھا) لیکن آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

501- اخرجه البخاری (663/2)، كتاب تقصير الصلاة: باب: يقصر اذا خرج من موضعه' حديث (1089)' مسلم (10/3۔ الابی)، كتاب صلاة المسافرين وقصرها' حديث (690/11) وابو داؤد (385/1)، كتاب الصلاة: باب: متى يقصر المسافر' حديث (1202)' والنسائی (235/1) كتاب الصلاة: باب عدد صلاة الظهر فی الحضر' واحمد (3/110-111-177)' والدارمی (355/1) كتاب الصلاة: باب قصر الصلاة فی السفر من طريق محمد بن المنكدر و ابراهيم بن ميسرة عن انس بن مالك به' واخرجه البخاری (476/3)، كتاب الحج: باب: من بات بذی الحليفة حتى اصبح' حديث (1546)' واحمد (237/3)' والدارمی (354/1)، كتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة فی السفر' والحميدی (502/2) حديث (1191) من طريق محمد بن المنكدر عن انس بن مالك به ليس فيه (ابراهيم بن ميسرة)' واخرجه الحميدی (503/2) حديث (1193) من طريق ابراهيم بن ميسرة عن انس فذكره (ليس فيه محمد بن المنكدر).

502-اخرجه النسائی (117/3)، كتاب تقصير الصلاة فی السفر' واحمد (1/215-226-354-355-362-369) و عبد بن حميد ص (221)' حديث (662-663) من طريق ابن سيرين عن ابن عباس' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ

باب 2: کتنے سفر میں نماز قصر کی جائے گی؟

503 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَكَّةَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَقَامَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ تِسْعَ عَشْرَةَ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ اِذَا اَقَمْنَا مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّیْنَا رَكْعَتَیْنِ وَاِنْ زِدْنَا عَلٰی ذٰلِكَ اَتْمَمْنَا الصَّلٰوةَ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ عَشْرَةَ اَیَّامٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ وَرُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَقَامَ اَرْبَعًا صَلّٰی اَرْبَعًا وَّرَوٰی عَنْهُ ذٰلِكَ قَتَادَةُ وَعَطَآءٌ الْخُرَاسَانِیُّ وَرَوٰی عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ خِلَافَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدُ فِیْ ذٰلِكَ فَاَمَّا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ فَذَهَبُوْا اِلٰی تَوْقِیْتِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوْا اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ اَرْبَعَةٍ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَرَاَی اَقْوَی الْمَذَاهِبِ فِیْهِ حَدِیْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِاَنَّهُ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَاَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَجْمَعَ عَلٰی اِقَامَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ الْمُسَافِرَ یَقْصُرُ مَا لَمْ یُجْمِعْ اِقَامَةً وَّاِنْ اَتٰی عَلَیْهِ سِنُوْنَ.

503- اخرجه البخاری (653/2): كتاب تقصير الصلاة باب: ماجاء فی التقصير' وكم يقيم حتى يقصر' حديث (1081)' و (615/7): كتاب المغازی: باب: مقام النبی صلی الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح حديث (4297)' ومسلم (3/12- الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها' حديث (693/15)' وابو داؤد (390/10): كتاب الصلاة: باب: متى يتم المسافر؟ حديث (1233)' والنسائی (118/3) كتاب تقصير الصلاة فی السفر' حديث (1438)' و (121/3) باب: المقام الذی يقصر بمثله الصلاة' حديث (1452)' وابن ماجه (342/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة' حديث (1077)' واحمد (3/187-190-282)' والدارمی (355/1): كتاب الصلاة: باب: فيمن اراد ان يقيم ببلدة كم يقيم حتى يقصر الصلاة' وابن خزيمة (75/2) حديث (956)' و (326/4) حديث (2996) من طريق يحيى بن ابی اسحق عن انس بن مالك' فذكره.

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا تھا' تو انہوں نے جواب دیا: دس دن۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ نے اپنے ایک سفر کے دوران انیس دن قیام کیا تھا' اور اس دوران آپ دو رکعت نماز ہی ادا کرتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی جگہ پر انیس دن تک کا قیام کریں' تو دو رکعت نماز بھی ادا کریں گے' اگر اس سے زیادہ قیام کرلیں' تو مکمل نماز ادا کریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص دس دن قیام کرے وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص پندرہ دن قیام کرے گا وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

انہی سے ایک روایت بارہ دن کے بارے میں بھی ہے۔

سعید بن مسیب سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی چار دن قیام کرے' تو چار رکعت نماز ادا کرے گا۔

قتادہ اور عطاء خرسانی نے ان سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

جبکہ داؤد بن ابو ہند نے ان کے حوالے سے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

اس کے بعد اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' جہاں تک سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے یہ مدت پندرہ دن مقرر کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی پندرہ دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ پوری نماز ادا کرے گا۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جب آدمی بارہ دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی چار دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: پہلے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' اور پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بعد میں خود بھی اس پر عمل کیا ہے: جب کوئی آدمی انیس دن قیام کا ارادہ کرلے' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد تمام اہلِ علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: مسافر شخص اس وقت تک قصر نماز ادا کرتا رہے گا' جب تک وہ قیام کا ارادہ نہیں کرلیتا اگرچہ اسے کئی برس گزر جائیں۔

504 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّى فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر کیا' تو آپ نے انیس دن تک دو' دو رکعت نماز ادا کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم بھی انیس دن تک دو' دو رکعت ہی نماز ادا کرتے ہیں' اگر ہم نے اس سے زیادہ قیام کرنا ہو' تو پھر ہم چار رکعت ادا کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّطَوُّعِ فِى السَّفَرِ

باب 3: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنا

505 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِىْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ اَبِىْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَآهُ حَسَنًا

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِى السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِى السَّفَرِ

504- اخرجه البخاری (653/2): كتاب تقصير الصلاة: باب ماجاء فى التقصير' وكم يقيم حتى يقصر' حديث (1081)' و (615/7): كتاب المغازی: باب: مقام النبی صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح' حديث (4298-4299)' وابو داؤد (392/1) كتاب الصلاة: باب: متى يتم المسافر؟' حديث (1230-1232)' وابن ماجه (341/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: كم يقصر الصلاة المسافر اذا اقام ببلدة' حديث (1075)' واحمد (223/1- 303- 315)' وعبدالله بن احمد فى زوائده على "المسند" (315/1)' وعبد بن حميد' ص (201-202)حديث (582-585)' وابن خزيمة (74/2)'حديث (955) من طريق عكرمة عن ابن عباس' فذكره.

505- اخرجه ابو داؤد (390/1): كتاب الصلاة: باب: التطوع فى السفر' حديث (1222)' واحمد (292/4)و (295/4)' وابن خزيمة (244/2) حديث (1253) من طريق صفوان بن سليم' عن ابى بسرة الغفاری عن البراء بن عازب فذكره.

مذاہب فقہاء: ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ تَرَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّصَلّٰى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنٰى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُوْلُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَّهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھارہ اسفار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں' میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے دو رکعت ترک کی ہوں۔ اس وقت جب ظہر سے پہلے سورج ڈھل جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت براء سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان کے علم میں یہ روایت صرف لیث بن سعد نامی راوی کے حوالے سے منقول تھی۔

امام بخاری کو ابوبسرہ غفاری نامی راوی کا نہیں پتا تھا' تاہم انہوں نے اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

اور انہی کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ سفر کے دوران نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام کے نزدیک آدمی سفر کے دوران نفل نماز ادا کرسکتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک آدمی (سفر کے دوران) فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل نماز ادا نہیں کرسکتا۔

جو حضرات یہ کہتے ہیں: آدمی سفر کے دوران نفل نماز ادا نہیں کرسکتا۔ انہوں نے رخصت کو قبول کیا ہے' اور جو لوگ نفل نماز ادا کرتے ہیں' تو اس شخص کے لئے اس بارے میں بہت زیادہ فضیلت ہے۔

اکثر اہلِ علم کا قول یہی ہے۔ انہوں نے سفر کے دوران نفل نماز پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

506 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں' سفر کے دوران' ظہر کی نماز میں دو رکعت ادا کی تھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعت ادا کی تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

506- اخرجه احمد (90/2) من طريق عطية العوفي عن ابى عمر. فذكره.

ابن ابی لیلیٰ نے اس روایت کو عطیہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

507 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْكُوفِيَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَّالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَّا تَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوٰى ابْنُ اَبِي لَيْلٰى حَدِيثًا اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْ هٰذَا وَلَا اَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا

◆◆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حضر میں اور سفر میں نماز ادا کی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کی اقتداء میں ظہر میں چار رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت ادا کیں اور میں نے آپ کی اقتداء میں سفر میں ظہر کی نماز میں دو رکعت ادا کی تھیں اور اس کے بعد بھی دو رکعت ادا کی تھیں اور عصر میں دو رکعت ادا کی تھیں، لیکن آپ نے اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھی اور مغرب کی نماز میں حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہی ادا کی تھیں۔ حضر میں اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور سفر میں بھی کوئی نہیں ہوئی۔ یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت ادا کی تھیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن ابی لیلیٰ نے میرے نزدیک اس سے بہترین اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ تاہم میں ان سے روایت نقل نہیں کرتا ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب 4: دو نمازیں اکٹھی کرنا

508 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ هُوَ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ

507- اخرجه ابن خزيمة (244/2) حديث (1254)، من طريق ابن ابى ليلى عن نافع و عطية بن سعد العوفى عن ابن عمر، فذكره.

508- اخرجه ابو داؤد (389/1)؛ كتاب الصلاة: باب: الجمع بين الصلاتين، حديث (1220)، واحمد فى "مسنده": (241/5)، من طريق قتيبة بن سعيد، قال: حديث الليث بن سعد، عن يزيد بن ابى حبيب، عن ابى الطفيل عامر بن واثلة عن معاذ بن جبل، فذكره.

وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ

في الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالصَّحِيْحُ عَنْ اُسَامَةَ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ حَدِيْثَ مُعَاذٍ وَّحَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهٖ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُّعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَّالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُّعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَّسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَقُوْلَانِ لَا بَاْسَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِيْ وَقْتِ اِحْدَاهُمَا

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے' تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے تھے اور ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے' اور اگر آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد سفر شروع کرنا ہوتا' تو عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے ساتھ ملا کر جلدی ادا کر لیتے تھے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ پھر آپ روانہ ہو جاتے تھے۔ اسی طرح اگر آپ نے مغرب سے پہلے روانہ ہونا ہوتا' تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ ادا کرتے تھے' اور اگر آپ نے سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہونا ہوتا' تو آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) "صحیح" یہ ہے کہ یہ روایت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ علی بن مدینی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قتیبہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ یعنی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔ قتیبہ نامی راوی نے اسے نقل کرنے میں تفرد کیا ہے۔

ہمیں قتیبہ کے علاوہ کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں ہے' جس نے اس روایت کو لیث کے حوالے سے بیان کیا ہو۔

لیث نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے' ابوطفیل کے حوالے سے، حضرت معاذ سے جو روایت نقل کی ہے وہ "غریب"

ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک معروف روایت وہ ہے: جو ابوزبیر نامی راوی نے' ابوطفیل کے حوالے سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

اس روایت کو قرہ بن خالد، سفیان ثوری، امام مالک اور دیگر کئی راویوں نے ابوزبیر مکی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی سفر کے دوران دو نمازوں کو ایک وقت میں اکٹھا ادا کرلے۔

509 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اسْتُغِيثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کے حوالے سے ان سے مدد مانگی گئی (یعنی انہوں نے جلدی پہنچنا تھا) تو انہوں نے سفر تیز کر دیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا' اور لوگوں کو یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے' جب آپ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

لیث نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب 5: نمازِ استسقاء کا بیان

510 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهٖ

509- اخرجه مالك فى "الموطا": (144/1): كتاب قصر الصلاة فى السفر' باب: الجمع بين الصلاتين فى الحضر والسفر' حديث (3)' و مسلم (23/3- الابى) كتاب صلاة المسافرين و قصرها' حديث (42-703/43) وابو داؤد (386/1): كتاب الصلاة: باب: الجمع بين الصلاتين' حديث (1207-1213)' والنسائى (287/1- 288) : كتاب الصلاة: باب: الوقت الذى يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء' و (289/1): باب: الحال التى يجمع فيها بين الصلاتين' واحمد فى "مسنده": 4/2-7 -63 -51 -54 -80 -102 -106 -150)' وعبد بن حميد' ص (243)' حديث (748)' وابن خزيمة (84/2) حديث (970) من طريق نافع عن ابن عمر' فذكره.

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِيْهَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّآبِي اللَّحْمِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ

◆◆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر نکلے تاکہ نماز استسقاء ادا کریں آپ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' پھر آپ نے اپنی چادر کو الٹا دیا' آپ نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور بارش کے نزول کی دعا کی اور قبلہ کی طرف رخ کرلیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عباد بن تمیم کے چچا کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

511 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ عَنْ اٰبِي اللَّحْمِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ

510- اخرجه مالك فی "الموطا": (190/1)، كتاب الاستسقاء: باب: العمل فی الاستسقاء' حديث (1)' والبخاری (571/2): كتاب الاستسقاء: باب: الاستسقاء و خروج النبی صلى الله عليه وسلم فی الاستسقاء' حديث (1005)' و (578/2): باب: تحويل الرداء فی الاستسقاء' حديث (1011-1012)' و (595/2): باب الدعاء فی الاستسقاء قائما' حديث (1023)' و (597/2): باب: الجهر بالقراء ة فی الاستسقاء' وباب: كيف حول النبی صلى الله عليه وسلم ظهره الی الناس؟ حديث (1025)' وباب: صلاة الاستسقاء ركعتين' حديث (1026)' و (598/2): باب: الاستسقاء فی المصلی' حديث (1027)' وباب: استقبال القبلة فی الاستسقاء حديث (1028)' و (148/11): كتاب الدعوات: باب: الدعاء مستقبل القبلة' حديث (6343)' و مسلم (274/3-الابی) كتاب صلاة الاستسقاء' حديث (1-2-3-4/894)' وابو داؤد (372/1): كتاب الصلاة: باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها' حديث (1161 -1162 -1163 -1164)' و (373/1): باب: فی ای وقت يحول رداء ه اذا استسقی حديث (1166 -1167)' والنسائی (155/3): كتاب الاستسقاء باب، خروج الامام الی المصلی للاستسقاء' و (157/3): باب: تحويل الامام ظهره الی الناس عند الدعاء فی الاستسقاء' وباب: تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء' وباب: متی يحول الامام رداء ه' و (156/3): باب: الحال التی يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج' و (158/3): باب: رفع الامام يده' و (163/3): باب: الصلاة بعد الدعاء' و باب: كم صلاة الاستسقاء' و (164/3): باب: الجهر بالقراء ة فی صلاة الاستسقاء وابن ماجه (403/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء فی صلاة الاستسقاء' حديث (1267)' واحمد فی "مسنده": (38/4 -39 -40 -41 -42) والحميدی (201/1) حديث (415 -416)' وعبد بن حميد 'ص (184)' حديث (516)' والدارمی (360/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الاستسقاء' وابن خزيمة (331/2)' حديث (1406)' و (332/2) حديث (1407)' و (333/2) حديث (1410)' و (334/2) حديث (1414)' و (335/2) حديث (1415)' و (337/2) حديث (1420)' و (339/2) حديث (1424) من طريق عباد بن تميم عن عمه عبدالله بن يزيد بن عاصم المازنی' فذكره۔

511- اخرجه النسائی (158/3): كتاب الاستسقاء: باب: كيف يرفع' واحمد (223/5) من طريق الليث بن سعد' عن خالد بن يزيد' عن سعيد بن ابی هلال' عن يزيد بن عبدالله' عن عمير مولی آبی اللحم عن آبی اللحم الغفاری' فذكره۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ وَلَهُ صُحْبَةٌ

◆◆ حضرت ابی لحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حجارزیت'' کے قریب دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعامانگ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اوردعامانگ رہے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قتیبہ نے اس روایت میں حضرت ابی لحم کے حوالے سے اسی طرح بیان کیا ہے' اور ہمارے علم کے مطابق ان کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

حضرت ابی لحم کے غلام عمیر نے بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' احادیث نقل کی ہیں اور انہیں بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

512 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ مُتَخَشِّعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ يُكَبِّرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَّفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَّاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَرُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَقَالَ النُّعْمَانُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا تُصَلّٰى صَلَاةُ الْاِسْتِسْقَاءِ وَلَا اٰمُرُهُمْ بِتَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ وَلٰكِنْ يَّدْعُوْنَ وَيَرْجِعُوْنَ بِجُمْلَتِهِمْ

512- اخرجه ابو داؤد (373/1): كتاب الصلاة: باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها' حديث (1165)' والنسائي (156/3): كتاب الاستسقاء: باب: الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج' وباب: جلوس الامام على المنبر للاستسقاء' و (163/3): باب: كيف صلاة الاستسقاء' وابن ماجه (403/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الاستسقاء' حديث (1266)' واحمد (355/230/1) وابن خزيمة (331/2) حديث (1405)' و (332/2) حديث (1408) من طريق هشام بن اسحق بن عبدالله بن كنانة' عن ابيه' عن ابن عباس' فذكره۔

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: خَالَفَ السُّنَّةَ

◄◄ ہشام بن اسحٰق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ولید بن عقبہ نے مجھے بھیجا جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ اس نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زینت کے بغیر عاجزی کے عالم میں گریہ وزاری کرتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ عیدگاہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرح خطبہ نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعا میں گریہ وزاری میں اور تکبیر کہنے میں مشغول رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی۔ جس طرح آپ عید کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام بن اسحٰق اپنے والد کے حوالے سے' اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں ایک لفظ ''خشوع وخضوع'' کے ساتھ زائد ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: نماز استسقاء عیدین کی نماز کی طرح ادا کی جائے گی۔ اس میں پہلی رکعت میں سات مرتبہ تکبیر کہی جائے گی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ فرماتے ہیں: نماز استسقاء میں عیدین کی نماز کی طرح تکبیر نہیں کہی جائے گی۔

(امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ) ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نے یہ کہا ہے: نماز استسقاء ادا نہیں کی جائے گی' میں انہیں چادر الٹانے کی ہدایت بھی نہیں کروں گا' البتہ (بارش کے نازل کے لیے لوگ جمع ہو کر) دعا مانگیں گے اور سب واپس آجائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے سنت کے برخلاف (فتویٰ دیا) ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب 6: نماز کسوف کا بیان

513 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا

513- اخرجه مسلم (3/305. الابی): كتاب الكسوف: باب: ذكر من قال انه ركع ثمان ركعات فی اربع سجدات' حديث (19/909)' وابو داؤد (1/379): كتاب الصلاة: باب من قال: اربع ركعات' حديث (1183)' والنسائی (3/128-129) كتاب الكسوف: باب: كيف صلاة الكسوف' واحمد (1/225-346)' والدارمی (1/359): كتاب الصلاة: باب: الصلاة عند الكسوف وابن خزيمة (2/317) حديث (1385) من طريق سفيان الثوری' عن حبيب بن ابی ثابت' عن طاوس عن ابن عباس' فذكره.

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِىْ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِىْ بَكْرَةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَابْنِ عُمَرَ وَقَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِىْ كُسُوْفٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الْقِرَائَةِ فِىْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

مذاہب فقہاء: فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّسِرَّ بِالْقِرَائَةِ فِيْهَا بِالنَّهَارِ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يَّجْهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِيْهَا كَنَحْوِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيْهَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجْهَرُ فِيْهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّصَحَّ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّهٗ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّهٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلٰى قَدْرِ الْكُسُوْفِ اِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوْفُ فَصَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّاَطَالَ الْقِرَائَةَ فَهُوَ جَائِزٌ وَّيَرٰى اَصْحَابُنَا اَنْ تُصَلّٰى صَلَاةُ الْكُسُوْفِ فِىْ جَمَاعَةٍ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی' اس میں قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ پھر آپ نے قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے دومرتبہ سجدے کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں (دو رکعات میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا' اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نماز کسوف میں قرأت کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس نماز میں دن کے وقت پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس نماز میں عیدین اور جمعہ کی نماز کی طرح بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

امام مالک، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ان کے نزدیک اس نماز میں بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دونوں طرح کی روایات مستند طور پر منقول ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مستند طور پر یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے (دو رکعات میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا' اور چار سجدے کئے تھے۔

اور آپ سے مستند طور پر یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے چھ مرتبہ رکوع کیا تھا' اور چار سجدے کئے تھے۔

اہلِ علم کے نزدیک یہ گرہن کی مقدار کے حساب سے ہے' اگر گرہن لمبا ہو' تو آدمی چھ رکوع کرے گا' اور چار سجدے کرے گا' اور یہ جائز ہوگا' لیکن اگر وہ چار رکوع کرتا ہے' اور چار سجدے کرتا ہے' اور قرأت طویل کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔

ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز کسوف با جماعت ادا کی جائے گی۔

514 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ هِىَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِىُّ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا اِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ بِتَكْبِيْرٍ وَّثَبَتَ قَائِمًا كَمَا هُوَ وَقَرَاَ اَيْضًا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ

514- اخرجه مالك فى "الموطا": (186/1): كتاب صلاة الكسوف: باب: العمل فى صلاة الكسوف' حديث (1)' والبخارى (615/2): كتاب الكسوف: باب: الصدقة فى الكسوف' حديث (1044)' وينظر اطرافه فى (1065- 1066- 1212- 3203- 4624- 5221- 6631- 1046- 1047- 1058)' ومسلم كتاب الكسوف: باب: صلاة الكسوف' حديث (1-2-3-4-5/901)' وابو داؤد (378/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الكسوف' حديث (1180)' و (380/1): باب' القراءة فى صلاة الكسوف حديث (1187-1188)' و (381/1): باب: ينادى فيها بالصلاة حديث (1190)' و (382/1): باب: الصدقة فيها' حديث (1191)' والنسائى (127/3): كتاب الكسوف: باب' الامر بالنداء لصلاة الكسوف' و (128/3): باب: الصفوف فى صلاة الكسوف و (130/3): باب' نوع آخر منه عن عائشة و (132/3): باب' نوع آخر منه عن عائشة' و (148/3) باب: الجهر بالقراءة فى صلاة الكسوف' و (150/3) باب: التشهد والتسليم فى صلاة الكسوف' و (152/3): باب: كيف الخطبة فى الكسوف' وابن ماجه (401/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فى صلاة الكسوف' حديث (1263) واحمد فى "مسنده" (32/6-65-86-87-164- 168)' والحميدى (95/1) حديث (180)' والدارمى (36/1) كتاب الصلاة: باب: الصلاة عند الكسوف' وابن خزيمة (314/2) حديث (1379)' و (319/2) حديث (1387)' و (322/3) حديث (1391)' و (324/3) حديث (1395)' و (328/3) حديث (1398)' من طريق عروة بن الزبير عن عائشة رضى الله عنها' فذكره۔

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَّتَيْنِ وَيُقِيمُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِمَّا اَقَامَ فِي رُكُوعِهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ بِتَكْبِيرٍ وَّثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ قَرَاَ نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کونماز پڑھائی۔ آپ نے طویل قرأت کی' پھرآپ رکوع میں چلے گئے۔ آپ نے طویل رکوع کیا' پھرآپ نے سراٹھایااور طویل قرأت کی' لیکن پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھرآپ رکوع میں چلے گئے اورآپ نے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا۔ پھرآپ نے اپنا سرمبارک اٹھایا۔ پھرآپ سجدے میں چلے گئے۔ ایسا ہی آپ نے دوسری رکعت میں بھی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی، امام احمداورامام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک نمازکسوف میں چاررکوع کیے جائیں گےاور چارسجدے کیے جائیں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے گا' اورتقریباً سورہ بقرہ جتنی تلاوت پست آواز میں کرے گا۔ اگر دن کا وقت ہو' پھروہ رکوع میں چلا جائے گا' اورطویل رکوع کرے گا' جواس کی قرأت جتنا لمبا ہوگا' پھروہ کھڑا ہوکرسورہ فاتحہ پڑھے گا' اورتقریباً سورہ آل عمران جتنی تلاوت کرے گا' پھروہ رکوع میں جائے گا' اوراتنا طویل رکوع کرے گا' جواس کی اس قرأت جتنا ہو' پھروہ اپنا سراٹھائے گا' اورسمع اللہ لمن حمدہ کہے گا۔ پھروہ دومرتبہ مکمل سجدے کرے گا' اورہرسجدے میں اتنی دیرٹھہرے گا جتنی دیررکوع میں ٹھہرا تھا پھروہ کھڑا ہوجائے گا' اورسورہ فاتحہ پڑھے گا' اورتقریباً سورہ نساء جتنی تلاوت کرے گا' پھروہ رکوع میں جائے گا' اورطویل رکوع کرے گا' جواس کی اس قرأت جتنا طویل ہوگا' پھروہ تکبیر کہتے ہوئے سرکواٹھائے گا' اورسیدھا کھڑا ہوجائے گا' پھرقرأت کرے گا' جوتقریباً سورہ مائدہ جتنی ہوگی' پھروہ رکوع میں جائے گا' اورطویل رکوع کرے گا' جواس کی اس قرأت جتنا ہوگا' پھروہ سراٹھائے گا' اورسمع اللہ لمن حمدہ کہے گا' پھردومرتبہ سجدہ کرے گا' پھرتشہد پڑھے گا' اورسلام پھیردے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْقِرَائَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب 7: نمازکسوف میں قرأت کس طرح کی جائے گی؟

515 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

515-اخرجه ابو داؤد (379/1): كتاب الصلاة: باب: من قال اربع ركعات' حديث (1184)' البخاري في "خلق افعال العباد" (53-54)' والنسائي (140/3): كتاب الكسوف: باب: نوع آخر' و (148/3): باب: ترك الجهر فيها بالقراءة' و (152/3): باب: كيف الخطبة في الكسوف' وابن ماجه (402/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء في صلاة الكسوف' حديث (1264)' واحمد في "مسنده" (14/5- 16- 17- 19- 23)' وابن خزيمة (325/2) من طريق الاسود بن قيس' قال: حدثني ثعلبة بن عباد العبدي عن سمرة بن جندب' فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دی (یعنی آپ نے پست آواز میں قرأت کی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

516 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ

مذاہب فقہاء: وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی تھی اور اس میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواسحٰق فزاری نے سفیان بن حسین کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

امام مالک، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمہم اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب 8: نمازِ خوف کا بیان

517 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

517– اخرجه البخاری (497/2): کتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الخوف' حدیث (942)' و (487/7): کتاب المغازی: باب: غزوة ذات الرقاع' حدیث (4132 -4133)' و مسلم (191/3- الابی): کتاب صلاة المسافرین و قصرها: باب: صلاة الخوف' حدیث (305-306/839)' وابو داؤد (398/1): کتاب الصلاة: باب: من قال: یصلی بکل طائفة رکعة ثم یسلم فیقوم کل صف' فیصلون لانفسهم رکعة' حدیث (1243)' والنسائی (171/3): کتاب صلاة الخوف' واحمد: (147/1 -150)' والدارمی (357/1): کتاب الصلاة: باب: فی صلاة الخوف' وابن خزیمة (297/2-298) حدیث (1354-1355) من طریق الزهری عن سالم عن ابیه' فذکره- واخرجه النسائی (172/3): کتاب صلاة الخوف' من طریق الزهری عن عبدالله بن عمر (لیس فیه سالم)

الزُّهْرِيّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ هٰذَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهٗ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ اِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْخَوْفِ عَلٰى اَوْجُهٍ وَّمَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَّاَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَرَاٰى اَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَّهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ اِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الرِّوَايَاتِ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں دو میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں موجود رہا' پھر یہ لوگ واپس چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے پھر وہ لوگ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور آپ نے سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی رکعت مکمل کی' پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی رکعت مکمل کی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعیاش زرقی جن کا نام زید بن صامت ہے' اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نماز خوف کے بارے میں حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو اختیار کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز خوف کے مختلف طریقے روایت کئے گئے ہیں اور میرے علم کے مطابق اس بارے میں صرف ایک مستند روایت منقول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: نمازِ خوف کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایات منقول ہیں۔ امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نمازِ خوف کے بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے' وہ درست ہے اور یہ خوف کی حیثیت کے اعتبار سے ہے۔

امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کسی دوسری روایت کے مقابلے میں بطورِ خاص اختیار نہیں کریں گے۔

518 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ

آثارِ صحابہ: اَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِاَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ اِلَى مَقَامِ اُولَئِكَ وَيَجِيءُ اُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ

قَالَ اَبُو عِيسَى: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عن صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي يَحْيَى اُكْتُبْهُ اِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلافِ سند: لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَى اَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

وَرَوَى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

518- اخرجه البخاري (486/7): كتاب المغازي: باب:غزوة ذات الرقاع' حديث (4131)' ومسلم (196/3-الابي) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب صلاة الخوف' حديث (841/309)' وابو داؤد (395/1): كتاب الصلاة:باب: من قال: يقوم صف مع الامام وصف وجاه العدو' حديث (1237)' والنسائي (170/3): كتاب صلاة الخوف' واحمد (448/3)' والدارمي (358/1): كتاب الصلاة: باب: في صلاة الخوف' وابن ماجه (399/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الخوف' حديث (1259)' وابن خزيمة (299/2-300) حديث (1356-1357-1359) من طريق شعبة عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابيه عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة' فذكره' واخرجه مالك في "الموطا": (183/1): كتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الخوف' حديث (2)' والبخاري (486/7): كتاب المغازي: باب: غزوة ذات الرقاع' حديث (1431)' وابو داؤد (395/1): كتاب الصلاة: باب: من قال: اذا صلى ركعة' وثبت قائما' اتموا لانفسهم ركعة' ثم سلموا' ثم انصرفوا' فكانوا وجاه العدو واختلف في السلام' حديث (1239)' والنسائي (178/3)' كتاب صلاة الخوف' واحمد (448/3)' والدارمي (358/1): كتاب الصلاة باب: في صلاة الخوف' وابن خزيمة (300/2) حديث (1358) من طريق يحيى بن سعيد الانصاري عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة فذكره موقوفا.

وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ (١)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ

◆◆ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں: امام قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا ایک گروہ اس کے پیچھے آ کھڑا ہوگا' اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے گا۔ جس کا رخ دشمن کی طرف ہوگا۔ امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' اور دو سجدے کرے گا' یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے اور دوسرے لوگ آ جائیں گے۔ امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے (یعنی ایک رکعت) پڑھائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعات ہو جائیں گی اور ان دونوں میں سے ہر ایک فریق نے ایک رکعت پڑھی ہوگی' پھر یہ فریق اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے (یعنی ایک رکعت کے ساتھ) اپنی نماز مکمل کرے گا۔

محمد بن بشار بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن قاسم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، صالح بن خوات کے حوالے سے، حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' یحییٰ بن سعید انصاری کی نقل کردہ روایت کی مانند حدیث نقل کی۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا: اسے بھی اس کے ساتھ لکھ لو' کیونکہ مجھے حدیث اچھی طرح یاد نہیں ہے' تاہم یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کی مانند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو قاسم بن محمد کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھیوں نے بھی اس روایت کو اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس نے اس روایت کو یزید بن رومان کے حوالے سے، صالح بن خوات کے حوالے سے' ان صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف ادا کی تھی اور پھر انہوں نے اس کی مانند ذکر کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

---

(١)— اخرجه مالك في "الموطا": (183/1)، كتاب صلاة الخوف: باب: صلاة الليل' حديث (1)' والبخاري (486/7) كتاب المغازي: باب: غزوة ذات الرقاع' حديث (4129)' ومسلم (196/3. الابي) كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة الخوف' حديث (842/310)' وابو داؤد (395/1): كتاب الصلاة: باب: من قال: اذا صلى ركعة' وثبت قائما: اتموا لانفسهم ركعة ثم.... حديث (1238)' والنسائي (171/3) كتاب صلاة الخوف' من طريق يزيد بن رومان' عن صالح بن خوات عن من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم' فذكره.

کئی راویوں کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے ہرایک کوایک ایک رکعت پڑھائی تھی۔ یوں نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہوگئی تھیں اوران کی ایک ایک رکعت ہوئی تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب 9: قرآن مجید کے سجود

519 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ

متنِ حدیث: سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِّنْهَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُّخْبِرُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِلَفْظِهِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِی الدَّرْدَاءِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ

◆◆ سیّدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں (قرآن مجید میں) گیارہ (مقامات) پرسجدے کیے ہیں' جن میں سے ایک وہ ہے' جو ''سورۂ نجم'' میں ہے۔

سیّدہ اُم درداء، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتی ہیں: (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت سفیان بن وکیع کی عبداللہ بن وھب کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

ہم اسے صرف سعید بن ابوہلال نامی راوی کی عمر دمشقی نامی راوی سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

519- اخرجه ابن ماجه (335/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: عدد سجود القرآن، حديث (1055)، واحمد في "مسنده": (194/5) و (442/6) من طريق سعيد بن ابي هلال، عن عمر بن حيان الدمشقي، قال: سمعت مخبرا يخبر، عن ام الدرداء، عن ابي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم، نحوه.

بَابُ مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب 10: خواتین کا مسجد میں جانا

520 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِيْذَنُوا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواتین کو رات کے وقت (مغرب یا عشاء کی نماز کے لئے) مسجد جانے کی اجازت دو (مجاہد بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے بولے: اللہ کی قسم! ہم تو انہیں اس کی اجازت نہیں دیں گے ورنہ وہ اسے فساد کا ذریعہ بنالیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے (یعنی انہیں "دعائے ضرر" دی) میں بتا رہا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اور تم یہ کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ سیّدہ زینب اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 11: مسجد میں تھوک پھینکنا مکروہ ہے

521 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

520- اخرجه البخاری (404/2): كتاب الاذان: باب: خروج النساء الى المساجد بالليل والغلس' حديث (865)' و (444/2): كتاب الجمعة' حديث (899)' ومسلم (334/2. الابی): كتاب الصلاة: باب: خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة وانها لا تخرج مطيبة' حديث (138-139/442) وابو داؤد (211/1): كتاب الصلاة: باب: ماجاء فی خروج النساء الى المسجد' حديث (526)' واحمد (98-127-143-145 2/36-43-49)' و عبد بن حميد' ص (256) حديث (805) من طريق مجاهد عن ابن عمر فذكره.

521- اخرجه ابو داؤد (182/1): كتاب الصلاة: باب: فی كراهية البزاق فی المسجد' حديث (478)' والنسائی (52/2): كتاب المساجد: باب: الرخصة للمصلی ان يبصق خلفه او تلقاء شماله' وابن ماجه (326/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: المصلی يتنخم' حديث (1021)' واحمد: (396/6)' وابن خزيمة (44/2-45) حديث (876-877) من طريق منصور عن ربعی بن حراش عن طارق بن عبدالله المحاربی' فذكره.

متن حدیث: اِذَا كُنْتَ فِى الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیح راوی: قَالَ : وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِىُّ بْنُ حِرَاشٍ فِى الْاِسْلَامِ كَذْبَةً قَالَ وقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ

◆◆ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نماز کی حالت میں ہوتو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عمر، حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ربعی بن حراش نے مسلمان ہونے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: منصور بن معتمر اہلِ کوفہ میں سب سے زیادہ مستند ہیں۔

522 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: اَلْبُزَاقُ فِى الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى السَّجْدَةِ فِىْ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

باب 12: سورہ ''علق'' اور سورہ ''انشقاق'' میں موجود سجدہ

522- اخرجه البخاري (609/1): كتاب الصلاة: باب: كفارة المزاق فى المسجد' حديث (415)' ومسلم (456/2. الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة' باب: النهى عن المصاق فى المسجد' فى الصلاة وغيرها' حديث (55-56/552) وابو داؤد (182/1): كتاب الصلاة: باب: فى كراهية المزاق فى المسجد' حديث (474-475-476) والنسائى (50/2): كتاب المساجد: باب: المصاق فى المسجد' واحمد (232-234-277-289-109/3-173-183-209)' والدارمى (324/1) كتاب الصلاة: باب: كراهية المزق فى المسجد' وابن خزيمة (276/2) حديث (1309) من طريق قتادة عن انس بن مالك' فذكره.

523 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِىْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَرْبَعَةٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورۂ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ کیا تھا۔

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس (روایت کی سند میں) چار تابعین موجود ہیں جنہوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى السَّجْدَةِ فِى النَّجْمِ

باب 13: سورہ نجم میں سجدہ

524 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا يَعْنِى النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ

523– اخرجه مسلم (2/501۔ الابی): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: سجود التلاوة' حديث (578/108)' وابو داؤد (1/447): كتاب الصلاة: باب السجود فی (اذا السمآء انشقت) (الانشقاق: 1) و (اقرا) (العلق: 1)' حديث (1407)' والنسائی (2/162) كتاب الافتتاح: باب: السجود فی (اقرا باسم ربك) (العلق: 1) وابن ماجه (1/336): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب عدد سجود القرآن' حديث (1058)' واحمد (2/249-461) والدارمی (1/343): كتاب الصلاة: باب: السجود فی (اقرا بسم ربك)' والحميدی (2/436) حديث (991)' وابن خزيمة (1/278) حديث (554-555) من طريق ايوب بن موسیٰ' عن عطاء بن ميناء' عن ابی هريرة' به۔ و اخرجه النسائی (2/161): كتاب الافتتاح باب: السجود فی (اذا السمآء انشقت) (الانشقاق: 1)' وابن ماجه (1/336): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: عدد سجود القرآن' حديث (1059)' و"احمد": (2/247)' والدارمی (1/343)' كتاب الصلاة: باب: السجود فی (اذا السمآء انشقت) (الانشقاق: 1)' والحميدی (2/436) حديث (992) من طريق سفيان بن عيينة' عن يحيیٰ بن سعيد' عن ابی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم' عن عمر بن عبدالعزيز' عن ابی بكر بن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام عن ابی هريرة فذكره۔

525– اخرجه البخاری (2/644): كتاب سجود القرآن' باب: سجود المسلمين مع المشركين' حديث (1071)' و (8/480): كتاب التفسير: باب: (فاسجدوا لله واعبدوا) (النجم: 62) حديث (4862)' من طريق عبدالوارث قال: حدثنا ايوب' عن عكرمة عن ابن عباس' فذكره۔

وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُوْدَ فِيْ سُوْرَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں (راوی کہتے ہیں)'یعنی سورہ نجم میں' سجدہ کیا۔ مسلمانوں، مشرکین، جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

ان حضرات کے نزدیک سورہ نجم میں سجدہ کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک کسی بھی مفصل سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلا قول زیادہ درست ہے۔

امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

باب 14: سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنا

525 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَتَاَوَّلَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

525-اخرجه البخاری (645/2): كتاب سجود القرآن: باب: من قرا السجدة ولم يسجد' حديث (1072-1073) و مسلم (500/2. الابی): كتاب: المساجد و مواضع الصلاة' باب: سجود التلاوة' حديث (577/106)' وابو داؤد (446/1)' كتاب الصلاة: باب: من لم ير السجود فی المفصل' حديث (1404)' والنسائی (1602): كتاب الافتتاح' باب: ترك السجود فی النجم' واحمد (183/5-186) والدارمی (343/1): كتاب الصلاة: باب: فی الذی يسمع السجدة ولا يسجد' وعبد بن حميد ص (110) حديث (251)' وابن خزيمة (285/1) حديث (568) من طريق يزيد بن عبدالله بن قسيط' عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت' فذكره.

السُّجُوْدَ لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِيْنَ قَرَاَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَنْ سَمِعَهَا فَلَمْ يُرَخِّصُوا فِيْ تَرْكِهَا وَقَالُوْا اِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاِذَا تَوَضَّاَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ فِيْهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوا فِيْ تَرْكِهَا اِنْ اَرَادَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَيْثُ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا فَقَالُوْا لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَّمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتّٰى كَانَ يَسْجُدَ وَيَسْجُدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: اَنَّهٗ قَرَاَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَاَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَّشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوْا فَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ

◆◆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورت نجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ اس لئے ترک کیا تھا' کیونکہ جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو انہوں نے سجدہ نہیں کیا۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

یہ اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: سننے والے شخص پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ ان اہلِ علم نے اسے ترک کرنے کی کوئی رخصت نہیں دی ہے۔ یہ اہلِ علم یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص (سجدے سے متعلق آیت) سن لے اور وہ بے وضو حالت میں ہو' تو جب وہ وضو کرے گا تو یہ سجدہ بھی کرے گا۔

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: سجدہ اس شخص پر لازم ہوگا' جو اس میں سجدہ کرنا چاہے اور اس کی فضیلت حاصل کرنا چاہے' ان اہلِ علم نے سجدے کو ترک کرنے کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول اس ''مرفوع'' حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس کے مطابق حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر یہ سجدہ واجب ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ایسے نہ رہنے دیتے' جب تک وہ سجدہ نہیں کر لیتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے۔

ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کو بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے جس کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی' پھر منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا' لیکن اگلے جمعے انہوں نے' جب وہی آیت تلاوت کی اور لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہم پر لازم نہیں ہے' اگر ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا' اور ان لوگوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

بعض اہلِ علم نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّجْدَةِ فِی ص

باب 15: ''سورۂ ص'' میں سجدہ

526 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْ ص قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَنْ یَّسْجُدَ فِیْهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِیٍّ وَّلَمْ یَرَوُا السُّجُوْدَ فِیْهَا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سورۂ ص'' میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ سجدہ لازمی نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس سورت میں سجدہ ہے۔

سفیان ثوری' ابن مبارک' شافعی' احمد اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ ایک ''نبی'' کی توبہ ہے ان حضرات کے نزدیک اس سورت میں سجدہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّجْدَةِ فِی الْحَجِّ

باب 16: سورۂ حج میں سجدہ

527 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ عَنْ مِّشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

526- اخرجه البخاری (643/2) كتاب سجود القرآن باب: سجدة (ص) حديث (1069)، و (526/6)، كتاب احاديث الانبياء، باب: احب الصلاة الى الله صلاة داود، واحب الصيام الى الله صيام داود، حديث (3422)، وابو داؤد (447/1): كتاب الصلاة: باب السجود فی (ص)، حديث (1409)، واحمد (279/1-360) والدارمی (342/1): كتاب الصلاة: باب: السجود فی (ص) والحميدی (224/1) حديث (477)، و عبد بن حميد ص (204) حديث (595)، وابن خزيمة (277/1) حديث (550) من طريق ايوب السختيانی، قال: سمعت عكرمة عن ابن عباس، فذكره.

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا فَرُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا قَالَا فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَاَى بَعْضُهُمْ فِيْهَا سَجْدَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَمَالِكٍ وَّاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سورۂ حج کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ اس میں دوسجدے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جوشخص ان دوسجدوں کو نہ کرنا چاہے وہ اس کی تلاوت نہ کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

اس کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: سورۂ حج کی یہ خصوصیت ہے: اس میں دوسجدے ہیں۔

ابن مبارک' شافعی' احمد' اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق رائے دی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس میں ایک سجدہ ہے۔

سفیان ثوری' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب 17: قرآن کے سجدۂ (تلاوت) میں آدمی کیا پڑھے؟

528 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ يَّا حَسَنُ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَآئِمٌ كَاَنِّىْ اُصَلِّىْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِىْ فَسَمِعْتُهَا وَهِىَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِىْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّىْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِىْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِىَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِىْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ

527- اخرجه ابو داؤد (1402/1): كتاب الصلاة: باب: تفريع ابواب السجود' وكم سجدة فى القرآن؟ حديث (1402)' واحمد (155-151/4) من طريق ابن لهيعة' قال: حدثنا مشرح بن هاعان ابو مصعب المعافرى' عن عقبة بن عامر الجهنى' فذكره.

528- اخرجه ابن ماجه (334/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: سجود القرآن' حديث (1053)' وابن خزيمة (282/1) حديث (563-562) من طريق محمد بن يزيد بن خنيس' عن الحسن بن محمد بن عبيدالله بن ابى يزيد' قال لى ابن جريج يا حسن اخبرنى جدك عبيدالله بن ابى يزيد عن ابن عباس فذكره.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے گزشتہ رات جب میں سورہا تھا خواب میں خود کو دیکھا' گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں' میں نے سجدہ کیا' تو درخت نے بھی میری طرح سجدہ کیا' میں نے اسے سنا وہ یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ! اس کی وجہ سے اپنی بارگاہ میں (میرے لئے) اجر لکھ دے' اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو کم کردے۔ اور اپنی بارگاہ میں (میرے لئے) ذخیرے کے طور پر (اسے محفوظ کرلے) اور اسے میری طرف سے قبول کرلے' جیسا کہ تو نے اسے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا''۔

حسن بن محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں' ابن جریج نے مجھ سے کہا: تمہارے دادا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک آیت سجدہ تلاوت کی۔ پھر آپ نے سجدہ کیا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وہی پڑھتے ہوئے سنا جو اس درخت کے پڑھے ہوئے کے بارے میں اس شخص نے آپ کو بتایا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

529 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے۔

''میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہے' جس نے اپنی قدرت اور قوت کے ذریعے اسے پیدا کیا' اور اسے سماعت و بصارت عطا کی''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

529– اخرجه ابو داؤد (449/1)، كتاب الصلاة باب: ما يقول اذا سجد' حديث (1414)' والنسائي (222/2)، كتاب التطبيق' باب: نوع آخر' واحمد (30/6 -217) من طرق عن ابي العالية عن عائشة فذكره.

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيمَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

باب 18-- جس شخص کا رات کا وظیفہ رہ جائے وہ اسے دن میں قضاء کرے

530 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ وَاَبُوْ صَفْوَانَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا وظیفہ پڑھے بغیر سو جائے یا اس میں سے کچھ حصہ رہ جائے تو وہ اسے فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو یہ اس کے نامۂ اعمال میں اسی طرح لکھا جائے گا جیسے اس نے اسے رات کے وقت پڑھا تھا۔

ابوصفوان نامی راوی کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے۔ حمیدی اور اکابر محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب 19: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے سے) اٹھالیتا ہے اس کی شدید مذمت

531 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّهُوَ اَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ

530- اخرجه مسلم (3/76- الابی): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: جامع الليل ومن نام عنه او مرض حديث (142/747)؛ وابو داؤد (1/419) كتاب الصلاة باب من نام عن حزبه حديث (1313) ولانسائی (3/209): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: متی يقضی من نام عنه حزبه من الليل وابن ماجه (1/426) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ماجاء فيمن نام عن حزبه من الليل حديث (1343)؛ واحمد (1/32-53) والدارمی (1/346): كتاب الصلاة: باب: اذا نام عن حزبه من الليل من طريق عبدالرحمن بن عبدالقاری عن عمر بن الخطاب فذكره واخرجه النسائی (3/260): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: متی يقضی من نام عن حزبه من الليل من طريق عبدالرحمن بن عبدالقاری ان عمر بن الخطاب قال: "من فاته حزبه" فذكره موقوفا۔

531- اخرجه البخاری (2/214): كتاب الاذان: باب: اثم من رفع راسه قبل الامام حديث (691)؛ و مسلم (2/320- الابی): كتاب الصلاة باب: تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوهما حديث (114-115-116/427)؛ وابو داؤد (1/225): كتاب الصلاة: باب: التشديد فيمن يرفع قبل الامام او يضع قبله حديث (623)؛ والنسائی (2/96): كتاب الامامة: باب: مبادرة الامام؛ وابن ماجه (1/308): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: النهی ان يسبق الامام بالركوع والسجود حديث (961)؛ واحمد (2/ 271- 425- 456- 469- 472- 504- 260)؛ والدارمی (1/302) كتاب الصلاة: باب: النهی عن مبادرة الائمة بالركوع والسجود؛ وابن خزيمة (3/47) حديث (1600) من طريق محمد بن زياد عن ابی هريرة فذكره۔

حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ وَّاِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشَى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَّيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے' کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا؟ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کردے۔

قتیبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن زیاد نے مجھ سے یہ الفاظ بیان کیے۔

''کیا وہ نہیں ڈرتا''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن زیاد نامی راوی بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ''ابوالحارث'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَمَا صَلّٰى

باب 20- جو شخص فرض نماز ادا کرلینے کے بعد لوگوں کو نماز پڑھائے

532 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَّاهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّ صَلَاةَ مَنِ ائْتَمَّ بِهٖ جَائِزَةٌ وَّاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ مُعَاذٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

وَّرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهَا صَلَاةُ الظُّهْرِ فَائْتَمَّ بِهِمْ قَالَ صَلَاتُهٗ جَائِزَةٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِذَا ائْتَمَّ قَوْمٌ بِاِمَامٍ وَّهُوَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنَّهَا

532- اخرجه البخاری (226/2): کتاب الاذان: باب: اذا طول الامام وکان للرجل حاجة فخرج فصلی' حدیث (700-701)' و (234/2): باب: من شکا امامه اذا طول' حدیث (705)' و (238/2): باب: اذا صلی ثم ام قوماً' حدیث (711)' و (532/10): کتاب الادب باب من اکفر اخاه بغیر تاویل فهو کما قال: حدیث (6106)' و مسلم (355/2- الابی): کتاب الصلاة: باب القراءة فی العشاء' حدیث (465/181-179-180-178)' وابو داؤد (219/1) کتاب الصلاة: باب: امامة من یصلی بقوم وقد صلی تلک الصلاة' حدیث (600)' و (269/1): باب: فی تخفیف الصلاة' حدیث (790)' والنسائی (102/2): کتاب الامامة: باب: اختلاف نیة الامام والماموم' واحمد (308/3- 369)' والحمیدی (523/2) حدیث (1246)' والدارمی (297/1): کتاب الصلاة باب: قدر القراءة فی العشاء' وابن خزیمة (262/1) حدیث (521)' و (51/3) حدیث (1611) من طریق عمرو بن دینار عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللّٰه' فذکره

الظُّهْرَ فَصَلَّى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهٖ فَاِنَّ صَلَاةَ الْمُقْتَدِىْ فَاسِدَةٌ اِذِ اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْإِمَامِ وَنِيَّةُ الْمَامُوْمِ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم میں واپس جا کر انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہمارے اصحاب امام شافعی' امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی قوم کو فرض نماز پڑھائے اور وہ خود اس سے پہلے اسی فرض نماز کو ادا کر چکا ہو' تو جس شخص نے اس کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے اس کی وہ نماز درست ہوگی۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو مسجد میں آئے اور لوگ اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں اور وہ یہ سمجھے کہ شاید یہ ظہر کی نماز ہے وہ ان اقتداء میں شامل ہو جائے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی نماز درست ہوگی۔

کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب کچھ لوگ ایسے امام کی پیروی کریں' جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو' اور لوگ یہ سمجھیں کہ یہ ظہر کی نماز ہے' اور امام انہیں یہ نماز پڑھا دے' اور یہ اس کی پیروی کر لیں' تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگی' کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں فرق ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب 21: گرمی یا سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت

533 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِىْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

533– اخرجه البخارى (587/1): كتاب الصلاة: باب: السجود على الثوب فى شدة الحر' حديث (385)' و (29/2): كتاب مواقيت الصلاة: باب: وقت الظهر عند الزوال' حديث (542)' و (96/3): كتاب العمل فى الصلاة: باب: بسط الثوب فى الصلاة للسجود' حديث (1208)' ومسلم (555/2- الابى): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: استحباب تقديم الظهر فى اول الوقت فى غير شدة الحر' حديث (191/620)' وابو داؤد (233/1): كتاب الصلاة: باب: الرجل يسجد على ثوبه' حديث (660)' والنسائى (216/2): كتاب التطبيق: باب: السجود على الثياب' وابن ماجه (329/1)' كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: السجود على الثياب فى الحر والبرد' حديث (1033)' واحمد (100/3)' والدارمى (308/1) كتاب الصلاة: باب: الرخصة فى السجود على الثوب فى الحر والبرد' وابن خزيمة (336/1) حديث (675) من طريق غالب قطان عن بكر بن عبدالله المزنى عن انس بن مالك فذكره.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوپہر کے وقت نماز ادا کرتے تھے' تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

اس حدیث کو وکیع نے خالد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب 22- صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

534 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر تشریف فرما رہتے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

535 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاسْمُهُ هِلَالٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص فجر کی نماز با جماعت ادا کرے' پھر وہ وہیں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے' یہاں تک کہ سورج نکل آئے' پھر وہ دو رکعت نفل ادا کرے' تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی طرح اجر ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مکمل' مکمل' مکمل

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری سے ابوظلال نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص ''مقارب الحدیث'' ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: اس کا نام ہلال ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 23- نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا

536 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِىْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ الْفَضْلَ بْنَ مُوْسٰى فِىْ رِوَايَتِهٖ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِى الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّعَائِشَةَ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں' بائیں توجہ کر لیتے تھے' لیکن آپ اپنی گردن موڑ کر پشت سے پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

وکیع نے فضل بن موسیٰ سے اس روایت میں کچھ (لفظی) اختلاف کیا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کر لیتے تھے۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

537 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُّسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

536- اخرجه النسائي (9/3): كتاب السهو: باب: الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينا و شمالا: حديث (1201)' واحمد في "مسنده" (306-275/1) وابن خزيمة (245/1) حديث (485)' و (42/2) حديث (871) من طريق اسحق قال: اخبرنا' وقال الآخرون: حدثنا الفضل بن موسى' قال: حدثنا عبدالله بن سعيد بن ابى هند قال: حدثنى ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس' فذكره. واخرجه احمد (275/1) من طريق وكيع' قال: حدثنا عبدالله بن سعيد بن ابى هند' عن رجل من اصحاب عكرمة (وفي رواية محمود بن غيلان: عن بعض اصحاب عكرمة): كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلحظ في صلاته' من غير ان يلوى عنقه.

متن حدیث: قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِيضَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت انس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا باعث ہے' اگر بہت ضروری ہو' تو نفلی نماز میں ایسا کرلو' فرض میں ایسا نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

538 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے فرمایا: یہ اچکنا ہے' شیطان اس کے ذریعے آدمی کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِی الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ كَيْفَ يَصْنَعُ

باب 24- جو آدمی امام کو سجدے کی حالت میں پائے وہ کیا کرے؟

539 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِی لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ اِلَّا مَا رُوِیَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

538- اخرجه البخاری (273/2): كتاب الاذان باب: الالتفات فی الصلاة' حديث (751)' و (390/6): كتاب بدء الخلق' باب: صفة ابليس وجنوده' حديث (3291)' وابو داؤد (302/1) كتاب الصلاة: باب: الالتفات فی الصلاة' حديث (910) والنسائی (8/3): كتاب السهو: باب: التشديد فی الالتفات فی الصلاة' واحمد (106/6) وابن خزيمة (244/1) حديث (484)' و (65/2) حديث (931) من طريق اشعث بن ابی الشعثاء المحاربی' عن ابيه' عن مسروق عن عائشة فذكره.واخرجه احمد (70/6) قال: حدثنا معاوية بن عمرو' قال حدثنا زائدة' عن اشعث بن ابی الشعثاء' عن مسروق عن عائشة' نحوه .(ليس فيه ابو الشعثاء)واخرجه النسائی (8/3): كتاب السهو: باب: التشديد فی الالتفات فی الصلاة من طريق اشعث بن ابی الشعثاء' عن ابی عطية عن مسروق عن عائشة ' فذكر نحوه' وفيه: ابو عطية بدلا من ابی الشعثاء.واخرجه النسائی (8/3) كتاب السهو: باب التشديد فی الالتفات فی الصلاة من طريق الاعمش عن عمارة عن ابی عطية' قال: قالت عائشة ان الالتفات فی الصلاة اختلاس يختلسه الشيطان من الصلاة' موقوفا.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهٗ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّسْجُدَ مَعَ الْاِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهٗ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِيْ تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز میں شامل ہونے کے لئے آئے' تو امام جس حالت میں ہو' وہ شخص وہی کرے جو امام کر رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اس مذکورہ بالا سند کے علاوہ اور کسی نے اس کو سند کے ساتھ بیان نہیں کیا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص آئے اور امام سجدے کی حالت میں ہو' تو وہ شخص بھی سجدے میں چلا جائے' تاہم اس شخص کی وہ رکعت نہیں ہوگی' جبکہ امام کے ساتھ وہ رکوع نہ کر سکا ہو۔

عبداللہ بن مبارک نے اس بات کو اختیار کیا ہے: وہ شخص امام کے ساتھ سجدے میں چلا جائے گا' اور انہوں نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ ہو سکتا' اس کے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس شخص کی مغفرت ہو جائے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب 25: نماز کے آغاز میں لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

540 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ خَرَجْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِى الْمَسْجِدِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

540- اخرجه البخاری (141/2): كتاب الاذان: باب: متى يقوم الناس اذا راوا الامام عند الاقامة؟ حديث (637)، و (142/2)، باب: لايسعى الى الصلاة مستعجلاً وليقم بالسكينة والوقار، حديث (638)، و (453/2): كتاب الجمعة: باب:المشى الى الجمعة، حديث (909)، ومسلم (529/2-الابى): كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب: متى يقوم الناس للصلاة، حديث (604/156)، وابو داؤد (203/1): كتاب الصلاة: باب: فى الصلاة تقام ولم يات الامام ينتظر ونه قعودا، حديث (539-540)، والنسائى (31/2): كتاب الاذان: باب: اقامة المؤذن عند خروج الامام، حديث (687) و(81/2): كتاب الامامة: باب: قيام الناس اذا راوا الامام، واحمد فى "مسنده" (304- 305- 307- 308- 309- 311- 303- 396/5)، والدارمى (289/1): كتاب الصلاة: باب:متى يقوم الناس اذا اقيمت الصلاة، والحميدى (205/1) حديث (327)، وعبد بن حميد، ص (95) حديث (189)، وابن خزيمة (71/3) حديث (1644)، من طريق يحيى بن ابى كثير، عن عبدالله ابن ابى قتادة عن ابيه، فذكره.

◆◆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک مجھے باہر آتا ہوا نہ دیکھ لو۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: لوگ کھڑے کر امام کا انتظار کریں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب امام مسجد میں ہو' اور نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو جب مؤذن ''قدقامت الصلوٰۃ'' ''قدقامت الصلوٰۃ'' پڑھے' تو لوگ کھڑے ہو جائیں۔ ابن مبارک اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

باب 26- دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

541 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ اُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ مُخْتَصَرًا

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی' پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن آدم کے حوالے سے اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

باب 27- مسجد کو خوشبو سے آراستہ کرنا

542 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ الْبَغْدَادِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ هُوَ مِنْ وَّلَدِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

وَقَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی ہے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے ہدایت کی۔

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: محلوں میں مسجد بنانے سے مراد قبائل میں مسجد بنانا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب 28- رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے

543 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ

542- اخرجه ابو داؤد (178/1): كتاب الصلاة: باب: اتخاذ المساجد فى الدور' حديث (455)' وابن ماجه (250/1)، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: تطهير المساجد و تطييبها' حديث (758 -759) واحمد (279/6)' وابن خزيمة (270/2) حديث (1294) من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' فذكره' وذكره المصنف فى (595 -596) من طريق هشام بن عروة' عن ابيه' ان النبى صلى الله عليه وسلم 'امر فذكر نحوه. ليس فيه (عائشة)

543- اخرجه ابو داؤد (413/1): كتاب الصلاة: باب: فى صلاة النهار' حديث (1295)' والنسائى (227/3) كتاب قيام الليل و تطوع النهار: باب: كيف صلاة الليل وابن ماجه (419/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها' باب: ماجاء فى صلاة الليل والنهار مثنى مثنى' حديث (1322)' واحمد (26/2-51)' والدارمى (340/1): كتاب الصلاة: باب: صلاة الليل والنهار مثنى مثنى' وابن خزيمة (214/2) حديث (1210) من طريق عمرو بن مرزوق قال: اخبرنا' وقال الباقون: حدثنا شعبة' عن يعلى بن عطاء' انه سمع عليا الازدى عن ابن عمر' فذكره.

عَنْ عَلِيِّ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اخْتَلَفَ اَصْحَابُ شُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَاَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ صَلَاةَ النَّهَارِ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّىْ بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِالنَّهَارِ اَرْبَعًا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَى بَعْضُهُمْ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَاَوْا صَلَاةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ اَرْبَعًا مِثْلَ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ

◄► حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں' شعبہ کے شاگردوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں اختلاف کیا ہے بعض نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور بعض نے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبداللہ عمری کے حوالے سے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے نفل دو دو کر کے ادا کیے جاتے ہیں۔

ثقہ راویوں نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس روایت میں دن کے نوافل کا تذکرہ نہیں کیا۔

عبیداللہ نامی راوی کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کرتے تھے' اور دن کے نوافل چار' چار کر کے ادا کرتے تھے۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے ان حضرات کے نزدیک دن کے نوافل چار' چار کر کے ادا کیے جائیں گے' جیسے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی جاتی ہیں یا اس کے علاوہ دیگر نفل نمازیں ہیں۔

سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب كَيْفَ كَانَ تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

باب 29- نبی اکرم ﷺ دن کے وقت نوافل کس طرح ادا کرتے تھے؟

544 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذَاكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذَاكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّصَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ

◆◆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے دن کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہم نے عرض کی: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ (لیکن آپ ہمیں بتا تو دیں) انہوں نے فرمایا: جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (یعنی مغرب میں) ہوتا ہے (یعنی چاشت کا وقت ہوتا) تو نبی اکرم ﷺ دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور جب سورج اس طرف اتنا ہوتا جتنا ظہر کے وقت ہوتا ہے تو آپ چار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے آپ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے جن میں دو رکعت کے بعد آپ مقرب فرشتوں انبیاء و مرسلین اور ان کی پیروی کرنے والے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں سب سے بہترین چیز' جو روایت کی گئی ہے۔ وہ (یہی روایت) ہے۔

ابن مبارک سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' ہمارے خیال میں انہوں نے اسے ضعیف اس لئے قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' کیونکہ اس طرح کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور کسی حوالے سے نقل کی گئی صرف یہی ایک حوالہ ہے' جو عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔

عاصم بن ضمرہ نامی راوی بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک عاصم بن ضمرہ سے منقول روایت حارث سے منقول روایت پر فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَآءِ

باب 30- خواتین کی چادر میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے

545 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَآئِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِيْ ذٰلِكَ

عبداللہ بن شقیق' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی چادر پر نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی منقول ہے۔

بَاب ذِكْرِ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

باب 31- نفل نماز کے دوران کسی حد تک چلنا یا کوئی کام کرنا جائز ہے

545- اخرجه ابو داؤد (154/1): كتاب الطهارة باب: الصلاة في شعر النساء حديث (367)، و (230/1)، كتاب الصلاة باب: الصلاة في شعر النساء' حديث (645)' والنسائي (217/8): كتاب الاشربة: باب: اللحف' من طريق اشعث بن عبدالملك' عن محمد بن سيرين' عن عبدالله بن شقيق عن عائشة' فذكره. واخرجه ابو داؤد (154/1): كتاب الطهارة: باب: الصلاة في شعر النساء حديث (368) قال: حدثنا الحسن بن علي' قال: حدثنا سليمان بن حرب' قال: حدثنا حماد' عن هشام' عن ابن سيرين' عن عائشة' فذكره. ولم يذكر فيه (عبدالله بن شقيق) قال حماد: وسمعت سعيد بن ابي صدقة. قال: سالت محمدا عنه فلم يحدثني' وقال: سمعته منذ زمان ولا ادري ممن سمعته' ولا ادري اسمعته من ثبت ام لا سلوا عنه. واخرجه احمد (101/6) قال: حدثنا عفان' قال: حدثنا بشر' يعني ابن مفضل' قال: حدثنا سلمة بن علقمة' عن محمد بن سيرين' قال: نبئت ان عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في شعرنا.

546 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِى الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِىْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِى الْقِبْلَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں نماز ادا کر رہے تھے' دروازہ بند تھا آپ چل کر آئے اور آپ نے میرے لئے دروازہ کھول دیا' پھر آپ اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِىْ قِرَآئَةِ سُوْرَتَيْنِ فِىْ رَكْعَةٍ

باب 32- ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

547 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ

آثارِ صحابہ: سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ (غَيْرِ اٰسِنٍ) اَوْ (يَاسِنٍ) قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَ هٰذَا الْحَرْفِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَّقْرَئُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِىْ رَكْعَةٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابووائل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں دریافت کیا: "(غَيْرِ اٰسِنٍ) اور (يَاسِنٍ)" حضرت عبداللہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس لفظ کے علاوہ باقی سارا قرآن پڑھ لیا ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ قرآن یوں پڑھتے ہیں' جیسے کوئی شخص ردی کھجوریں بکھیر دیتا ہے' اور وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جاتا' مجھے ایک دوسرے جیسی ایسی سورتوں کے بارے

546: اخرجه ابو داؤد (305/1): كتاب الصلاة: باب: العمل فى الصلاة' حديث (922)' والنسائى (11/3): كتاب السهو: باب: المشى امام القبلة خطى يسيرة' واحمد فى "مسنده": (31/6- 183- 234) من طريق برد بن سنان ابى العلاء' عن الزهرى عن عروة عن عائشة' فذكره.

547- اخرجه البخارى (298/2): كتاب الاذان: باب: الجمع بين السورتين فى الركعة' حديث (775)' و (655/8): كتاب فضائل القرآن' باب: تاليف القرآن' حديث (4996)' و (707/8): باب: الترتيل فى القراءة' حديث (5043)' و مسلم (171/3- الابى): كتاب صلاة المسافرين و قصرها' باب: ترتيل القراءة واجتناب الهذ' وهو الافراط فى السرعة' واباحة سورتين فاكثر فى ركعة' حديث (275-276-277-278-279/722)' والنسائى (174/2-175): كتاب الافتتاح: باب: قراءة سورتين فى ركعة' واحمد (380/1- 421- 427- 436- 455- 462) وابن خزيمة (269/1) حديث (538) من طريق شقيق بن سلمة ابى وائل عن عبدالله بن مسعود' فذكره.

میں یاد ہے، جنہیں نبی اکرم ﷺ ملا کر تلاوت کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے علقمہ سے یہ کہا: وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں، تو حضرت عبداللہ نے بتایا: وہ مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتیں ہیں، جن میں سے کوئی دو سورتیں نبی اکرم ﷺ ایک رکعت میں ایک ساتھ تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ

باب 33- مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت اور قدموں کے اجر کا لکھا جانا

548 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعَ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهُ اَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لئے جائے، وہ صرف نماز کے لئے ہی نکلے، تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرتا ہے، اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهُ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ

باب 34- مغرب کی نماز کے بعد گھر میں نفل پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے

549 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَّتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیثِ دیگر: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

549- اخرجه ابو داؤد (415/1): كتاب الصلاة: باب: ركعتي المغرب اين تصليان، حديث (1300)، والنسائي (198/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلك، وابن خزيمة (210/2) حديث (1201) من طريق محمد بن موسى الفطري، عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة، عن ابيه، عن جده، فذكره.

الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِهٖ

حدیثِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْمَغْرِبَ فَمَا زَالَ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

فَفِی الْحَدِیْثِ دِلَالَةٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِی الْمَسْجِدِ

◆◆ سعد بن اسحٰق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مسجد بنوعبدالاشہل میں مغرب کی نماز ادا کی کچھ لوگ اٹھے اور نفل پڑھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت کعب بن عجرہ سے منقول یہ حدیث "غریب" ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

درست روایت وہ ہے' جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر آپ مسجد میں نوافل ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے: نبی اکرم ﷺ نے مغرب کے بعد والی دو رکعت مسجد میں بھی ادا کی ہیں۔

بَابُ مَا ذُکِرَ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَمَا یُسْلِمُ الرَّجُلُ

باب 35- اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا

550 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِیْفَةَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اَسْلَمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ وَیَغْسِلَ ثِیَابَهٗ

◆◆ حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ مسلمان ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

550: اخرجه ابو داؤد (151/1): کتاب الطهارة: باب: فی الرجل یسلم فیومر بالغسل' حدیث (355)' والنسائی (109/1): کتاب الطهارة: باب: ذکر مایوجب الغسل وما لا یوجبه (غسل الکافر اذا اسلم)' وابن خزیمة (126/1) حدیث (254-255) من طریق سفیان الثوری' عن الاغر بن الصباح' عن خلیفة بن حصین عن قیس بن عاصم' فذکره. واخرجه احمد (6/6) قال: حدثنا وکیع' قال: حدثنا سفیان' عن الاغر المنقری' عن خلیفة بن حصین بن عاصم عن ابیه' ان جده اسلم علی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم' فامره ان یغتسل بماء و سدر.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' ان حضرات کے نزدیک مسلمان ہونے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ غسل کرے اور اپنے کپڑوں کو بھی دھولے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلاءِ

باب 36- بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا

551 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءُ فِيْ هٰذَا

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنات کی آنکھوں اور اولادِ آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے: جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ لے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ

باب 37- قیامت کے دن سجدوں اور وضو کے آثار اس امت کی مخصوص نشانی ہوں گے

552 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن میری امت (کے چہرے)

551- اخرجه ابن ماجه (109/1): كتاب الطهارة وسننها: باب: مايقول الرجل اذا دخل الخلاء' حديث (297) من طريق محمد بن حميد الرازي' قال: حدثنا الحكم بن بشير بن سليمان' قال: حدثنا خلاد الصفار' عن الحكم بن عبدالله النصيري' عن ابي اسحق' عن ابي جحيفة' عن علي بن ابي طالب' فذكره.

557: اخرجه احمد في "مسنده": (189/4) من طريق صفوان بن عمرو' عن يزيد بن خمير الرجبي' عن عبدالله بن بسر المازني' فذكره.

سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے چمکدار ہوں گے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو حضرت عبداللہ بن بسر سے منقول ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِى الطُّهُوْرِ

باب 38- وضو میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

553 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِىْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِىْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِىْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ الْمُحَارِبِىُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا' کنگھی کرتے وقت ہوئے بھی' جوتا پہنتے ہوئے بھی جب آپ (اسے) پہنتے تھے۔ (دائیں طرف سے آغاز کرنا ہی پسند تھا)

ابوشعثاء نامی راوی کا نام سلیمان بن اسود محاربی ہے۔

بَاب قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَآءِ فِى الْوُضُوْءِ

باب 39: کتنے پانی کے ساتھ وضو کرنا کافی ہے؟

554 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يُجْزِئُ فِى الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ

553: اخرجه البخاری (324/1): كتاب الوضوء: باب: التيمن فی الوضوء والغسل' حديث (168)' و (623/1): كتاب الصلاة باب: التيمن فی دخول المسجد وغيره' حديث (426)' و (436/9): كتاب الاطعمة: باب: التيمن فی الاكل وغيره' حديث (5380)' و (322/10): كتاب اللباس: باب يبدا بالنعل اليمنى' حديث ()5854' و (381/10): باب: الترجيل اوالتيمن فيه' حديث (5926)' و مسلم (76/2-الابی): كتاب الطهارة: باب: التيمن فی الطهور وغيره' حديث (66-67/268) وابوداؤد (468/2): كتاب اللباس: باب: فی الانتعال' حديث (4140)' والنسائی (78/1): كتاب الطهارة: باب: بای الرجلين يبدا بالغسل' و (205/1): كتاب الغسل والتيمم: باب: التيمن فی الطهور' و (185/8): كتاب الزينة باب: التيامن فی الترجل' وابن ماجه (141/1) كتاب الطهارة و سننها: باب التيمن فی الوضوء' حديث (401)' واحمد (94/6 -130-174-187-202-210)وابن خزيمة (91/1) حديث (179)' و (122/1) حديث (244) من طريق اشعث بن ابی الشعثاء' عن ابيه عن مسروق عن عائشة' فذكره.

554- اخرجه احمد فی "مسنده" (179/3) من طريق وكيع' قال: حدثنا شريك' عن عبدالله بن عيسیٰ' عن ابن جبير' عن انس بن مالك' فذكره.

حدیثِ دیگر: وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ

وَرُوِىَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو رطل پانی سے وضو ہو جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو انہی الفاظ میں منقول ہے۔

شعبہ نامی راوی نے عبداللہ بن عبداللہ جبر کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی (یعنی ایک صاع پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکوک (یعنی پانچ صاع پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک "مد" (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت' شریک کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

باب 40: دودھ پینے والے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا

555 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلافِ روایت: رَفَعَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ وَاَوْقَفَهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دودھ پینے والے

555-اخرجه ابو داؤد (156/1): كتاب الطهارة: باب: بول الصبي يصيب الثوب' حديث (378)' وابن ماجه (174/1): كتاب الطهارة و سننها: باب: ماجاء في بول الصبي الذي لم يطعم' حديث (525)' واحمد (137-97-76/1)' وابن خزيمة (143/1) حديث (284)' من طريق هشام الدستوائي' عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود' عن ابيه على بن ابي طالب' فذكره. واخرجه ابو داؤد (156/1): كتاب الطهارة: باب: بول الصبي يصيب الثوب' حديث (377) قال: حدثنا مسدد' قال: حدثنا يحيى' عن ابن ابي عروبة' عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود' عن ابيه' عن على رضي الله عنه' قال: يغسل بول الجارية' وينضح بول الغلام مالم يطعم. (موقوفا)

بچوں کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے پیتے نہ ہوں، لیکن اگر وہ کھاتے پیتے ہوں، تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جبکہ سعید بن ابوعروبہ نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

باب 41- نبی اکرم ﷺ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد بھی (موزوں پر) مسح کیا

556 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ

متنِ حدیث: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقَبْلَ الْمَائِدَةِ أَمْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُقَاتِلِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا، میں نے ان سے اس بارے میں بات کی، تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے آپ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورۂ مائدہ نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یا بعد کا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

یہی روایت ایک سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔ شہر بن حوشب سے اس کے منقول ہونے کو ہم صرف مقاتل بن حیان کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

باب 42- جنبی شخص جب وضو کرلے، تو اس کے لئے کھانے اور سونے کی رخصت

557 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو یہ رخصت دی ہے: جب اس نے کھانا ہو یا پینا ہو یا سونا ہو' تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

باب 43- نماز کی فضیلت کا بیان

558 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْقَطْوَانِيُّ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا غَالِبٌ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَاءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ اَوْ لَمْ يَغْشَ فَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا يَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى

توضیح راوی: وَاَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ كَانَ يَرٰى رَاْىَ الْاِرْجَاءِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى وَاسْتَغْرَبَهُ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں تمہیں ان امراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں' جو میرے بعد ہوں گے' جو شخص ان کے دروازوں پر جائے گا' اور ان کے جھوٹ میں ان کی

557- اخرجه ابو داؤد (107/1): كتاب الطهارة: باب: من قال:يتوضا الجنب' حديث (225)' و (478/2) كتاب الترجل: باب: فى الخلوق للرجال' حديث (4176)' و (609/2): كتاب السنة: باب: ترك السلام على اهل الاهواء' حديث (4601)' واحمد (320/4) من طريق حماد بن سلمة' قال: اخبرنا عطاء الخراساني' عن يحيى بن يعمر عن عمار' فذكره.واخرجه احمد (320/4)' وابو داؤد (479/2) كتاب الترجل: باب: فى الخلوق للرجال' حديث (4177) من طريق ابن جريج' قال: اخبرني عمر بن عطاء بن ابى الخوار' انه سمع يحيى بن يعمر يخبر عن رجل اخبره عن عمار بن ياسر' زعم ان يحيى قدسمى ذلك الرجل' ونسيه عمر.

تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں' وہ میرے حوض پر مجھ تک نہیں آسکے گا' اور جو شخص ان کے دروازوں پر جائے یا نہ جائے اوران کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے اوران کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے' اور میں اس سے ہوں' اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا' اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے' جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

اے کعب بن عجرہ! جس گوشت کی پرورش حرام (مال) سے ہوئی ہو' وہ جہنم کا مستحق ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ اس حدیث کو صرف عبیداللہ بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے تھے' انہوں نے اسے بہت زیادہ ''غریب'' قرار دیا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن نمیر نے اس روایت کو عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' غالب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 44: (بلاعنوان)

559 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے' اپنے پروردگار سے ڈرو! پانچ نمازیں ادا کرو' اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو' اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو' اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' آپ نے کتنا عرصہ پہلے اس حدیث کو سنا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اسے اس وقت سنا تھا جب میں تیس سال کا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

559- اخرجه ابو داؤد (601/1): كتاب المناسك: باب: من قال: خطب يوم النحر' حديث (1955)' واحمد (251/5-262) من طريق سليم بن عامر عن ابى امامة' فذكره.

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

زکوٰۃ کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْعِ الزَّکَاۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

باب 1- زکوٰۃ ادا کرنے کی شدید مذمت

560 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ہَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ التَّمِیْمِیُّ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَرَآنِیْ مُقْبِلًا فَقَالَ ہُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِیْ لَعَلَّہٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ ہُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ہٰکَذَا وَہٰکَذَا وَہٰکَذَا فَحَثَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکَاتَہَا اِلَّا جَآءَتْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِہَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِہَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاہَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاہَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ مِثْلُہٗ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَۃِ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ہُلْبٍ عَنْ اَبِیْہِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَّاسْمُ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّکَنِ وَیُقَالُ ابْنُ جُنَادَۃَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ الدَّیْلَمِ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْاَکْثَرُوْنَ اَصْحَابُ عَشَرَۃِ الْاٰفٍ قَالَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ مَرْوَزِیٌّ رَجُلٌ صَالِحٌ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے' جب آپ نے مجھے آتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: قیامت کے دن وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے

560- اخرجہ البخاری (533/11) کتاب الایمان والنذور: باب: کیف کان یمین النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رقم (6638)' ومسلم (686/2) کتاب الزکاۃ: باب: تغلیظ عقوبۃ من لا یودی الزکاۃ رقم (990/30)' والنسائی (10/5) کتاب الزکاۃ: باب: التغلیظ فی حبس الزکاۃ رقم (2440)' (29/5) کتاب الزکاۃ: باب: مانع زکاۃ الغنم رقم (2456)' وابن ماجہ (569/1) کتاب الزکاۃ: باب: ماجاء فی منع الزکاۃ رقم (1785)' واحمد (152/5 -157/169)' والدارمی (381/1) کتاب الزکاۃ: باب: من لایود زکاۃ الابل والبقر والغنم' وابن خزیمۃ (9/4) حدیث (2251)' والحمیدی (77/1) رقم (140).

والے ہوں گے۔ ربّ کعبہ کی قسم! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سوچا میرا کیا ہوگا' شاید میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صاحب حیثیت لوگ ہیں' ماسوائے شخص کے جو یہ کہے: اتنا' اتنا اور اتنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر آگے کی طرف دائیں طرف اور بائیں طرف (اشارہ کر کے فرمایا)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو بھی شخص مر جائے اور اس نے اونٹ یا گائے چھوڑی ہو جس کی زکوٰۃ اس نے ادا نہ کی ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئیں گے' تو وہ پہلے سے بڑے ہوں گے اور زیادہ موٹے ہوں گے اور پھر اپنے پاؤں کے ذریعے اس شخص کو روندیں گے اور سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گے' جب ان میں سے آخری گزر جائے گا' تو پہلے والا دوبارہ آ جائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا (یعنی قیامت کے پورے دن کے دوران ایسا ہوتا رہے گا۔)

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد کے حوالے سے (ان کے علاوہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن سکن ہے۔

ایک قول کے مطابق (جندب) بن جنادہ ہے۔

حضرت ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: صاحب حیثیت سے مراد وہ شخص ہے' جس کے پاس دس ہزار (درہم یا دینار) ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

باب 2- جب تم زکوٰۃ ادا کر دو' تو جو تمہارے ذمے لازم ہے' وہ تم نے ادا کر دیا

561 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَتَطَوَّعَ

561- اخرجه ابن ماجه (570/1) كتاب الزكاة: باب: ما ادى زكاته ليس بكنز رقم (1788) وابن خزيمة (111,110/4) حديث

توضیح راوی: وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنے ذمے لازم فرض کو ادا کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر حوالوں سے یہ بھی منقول ہے: آپ نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا' تو وہ شخص بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے اوپر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی لازم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' البتہ اگر تم نفلی (طور پر صدقہ وخیرات کرنا چاہو تو یہ تمہارے حق میں) زیادہ بہتر ہے۔

ابن حجیرہ نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ بصری ہے۔

562 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَّاْتِيَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُولَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِي اَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَّلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّ الْقِرَاءَةَ

619- اخرجه مسلم (134/1-138- الابی)' كتاب الايمان: باب: السوال عن اركان الاسلام' رقم (12/10)' والنسائی (122,121/4) كتاب الصيام: باب: وجوب الصيام رقم (2091)' واحمد (143/3-193)' والدارمی (164/1) كتاب الصلاة: باب: فرض الوضوء والصلاة' وعبد بن حميد (ص 384) رقم (1285)۔

عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم یہ آرزو کیا کرتے تھے کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے ہم اس وقت آپ کے پاس موجود ہوں۔

ایک مرتبہ ہم اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا وہ بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے قاصد ہمارے پاس آئے انہوں نے ہمیں یہ بتایا: آپ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آسمان کو بلند کیا ہے زمین کو بچھایا ہے پہاڑوں کو نصب کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے واقعی آپ کو مبعوث کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر روزانہ پانچ نمازیں پڑھنا لازم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہی ہے وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر اپنے اموال میں زکوٰۃ دینا لازم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے وہ دیہاتی بولا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ کے قاصد نے ہمیں یہ بتایا ہے: آپ یہ فرماتے ہیں: ہم پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے اس شخص پر جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں ان میں سے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑوں گا اور ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ دیہاتی ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: علم حدیث کے بعض ماہرین نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس حدیث کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے: عالم شخص کے سامنے پڑھ کر (سنانا) یا اس کے سامنے بیان کرنا جائز ہے اور اس کی حیثیت (عالم سے کوئی بات) سننے کی طرح ہے۔

انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کچھ باتیں پیش کی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اقرار کیا۔ (یعنی تصدیق کی تھی۔)

مَا جَآءَ فِیْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

باب 3- سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

563 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَّلَيْسَ فِیْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَّرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِیْ صَحِيْحٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ رُوِیَ عَنْهُمَا جَمِيْعًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے' تو تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرلو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم' پھر ایک سونوے تک کوئی مزید ادائیگی نہیں ہوگی' جب یہ دوسو ہوجائیں' تو ان میں پانچ درہم (ادا کرنا لازم) ہوجائیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اعمش' ابوعوانہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر راویوں نے' اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے' عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری' ابن عیینہ اور دیگر حضرات نے اس کو' ابواسحٰق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک یہ دونوں اسناد مستند ہیں' جو ابواسحٰق کے حوالے سے منقول ہیں' اس بات کا احتمال موجود ہے: یہ دونوں ان کے حوالے سے منقول ہوں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَكٰوةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

باب 4: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

563- اخرجه ابو داؤد (494/1) كتاب الزكاة: باب: فی زكاة السائمة رقم (1574)' والنسائی (37/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة الورق رقم (2477-2578)' واحمد (92/1-113 ,114)' والدارمی (383/1) كتاب الزكاة: باب: زكاة الورق' وابن خزيمة (29/4) رقم (2284)' قال ابو داؤد: "راوی هذا الحديث الاعمش عن ابی اسحق كما قال ابو عوانة' ورواه شيبان ابو معاوية و ابراهيم بن طهمان عن ابی اسحق عن الحارث عن علی عن النبی صلی الله عليه وسلم مثله قال ابو داؤد: "روی حديث النفيلی۔ شعبة و سفيان وغيرهما عن ابی اسحق عن عاصم عن علی لم يرفعوه اوقفوه علی علی [illegible]" كلهم عن ابی اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علی يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم

564 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِيْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَّفِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَّفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَّفِيْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَجَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَّفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَّفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَّثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَّثُلُثٌ شِرَارٌ وَّاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَبَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ (کے احکام سے متعلق) تحریر لکھوائی آپ نے اسے اپنے عمال کو ابھی نہیں بھجوایا تھا کہ آپ کا وصال ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ (میان میں) رکھا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ زندگی بھر اس پر عمل کرتے رہے۔ اس میں یہ حکم تحریر تھا:

پانچ اونٹوں تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے دس میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ پندرہ میں تین بکریوں کی بیس میں چار بکریوں کی اور پچیس اونٹوں سے لے کر **35** اونٹوں تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر جب وہ اس سے زیادہ

564- اخرجه البخاری (368/3) کتاب الزکاة: باب: "لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع" تعليقا قال: "ويذكر عن سالم عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله اى مثل لفظ الباب" واخرجه ابو داؤد (490/1) کتاب الزکاة: باب: فی زکاة السائمة رقم (1568)' وابن ماجه (573/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الابل رقم (1798)' (577/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الغنم رقم (1805)' واحمد (14/2)

ہوں تو 45 اونٹوں تک میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ساٹھ تک میں ایک "حقہ" کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو 75 تک میں ایک "جذعہ" کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ان میں نوے تک میں دو بنت لبوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ایک سوبیس تک میں دو "حقہ" کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ ایک سوبیس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ہر چالیس سے لے کر ایک سوبیس تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو دوسو تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو تین سو تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر ایک سو بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی پھر ان میں مزید کوئی ادائیگی نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد چار سو ہو جائے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے یا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے) متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور جمع مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا۔

جو مال دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو تو ان دونوں سے برابری کی سطح پر وصولی کی جائے گی زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا یا عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص آئے تو وہ بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ بہترین جانوروں پر مشتمل ہوگا ایک درمیانہ درجے کے جانوروں پر مشتمل ہوگا اور ایک خراب جانوروں پر مشتمل ہوگا زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص درمیانی درجے کے جانوروں کو وصول کرلے گا۔

زہری نے گائے کے بارے میں کوئی بات بیان نہیں کی۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہز بن حکیم کی ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

یونس بن یزید اور دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور انہوں نے اس کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

سفیان بن حسین نامی راوی نے اس روایت کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوةِ الْبَقَرِ

باب 5: گائے کی زکوٰۃ

565 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

565- اخرجه ابن ماجه (577/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة البقر رقم (1804) واحمد (411/1)

متن حدیث: فِیْ ثَلَاثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیْعٌ اَوْ تَبِیْعَۃٌ وَّفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃٌ وَّفِی الْبَاب عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَیْفٍ وَّعَبْدُ السَّلَامِ ثِقَۃٌ حَافِظٌ وَّرَوٰی شَرِیْكٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِیْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تیس گائے (یا بیل) میں ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا) کی ادائیگی لازم ہوگی ہر چالیس میں ایک "مسنہ" (دوسال کی گائے) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالسلام بن حرب نے خصیف کے حوالے سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

عبدالسلام نامی راوی ثقہ ہے اور حافظ ہے۔

شریک نامی راوی نے اس حدیث کو خصیف کے حوالے سے ابوعبیدہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

566 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِیْنَ بَقَرَۃً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَّرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ وَهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ یَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ لَا

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا، تو آپ نے مجھے ہدایت کی: میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) وصول کروں اور ہر چالیس (گائے یا بیل) میں سے ایک مسنہ (دو

566-اخرجه ابو داؤد (494/1) كتاب الزكاة: باب: فی زكاة السائمة رقم (1576)، (183/2) كتاب الخراج والفیء والامارة: باب: فی اخذ الجزية رقم (3038)، والنسائی (26/5) كتاب الزكاة: باب: زكاة البقر رقم (2451)، والدارمی (382/1) كتاب الزكاة: باب: زكاة البقر، واحمد (233/5)، كلاهما عن عاصم والاعمش ليس فيه مسروق، واخرجه ابو داؤد (494/1) كتاب الزكاة: باب: فی زكاة السائمة رقم (577)، (578)، (183/2) كتاب الخراج: باب: فی اخذ الجزية رقم (3039)، والنسائی (25/5، 26) كتاب زلاكة: باب: زكاة البقر رقم (2450)، وابن ماجه (576/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة البقر رقم (1803)، واحمد (230/5)، وابن خزيمة (19/4) رقم (2268) كلاهما شقيق بن مسلمة وابو وائل و ابراهيم عن مسروق فذكره.

سال کی گائے) وصول کروں اور ہر جوان (بالغ) آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا وصول کروں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو سفیان کے حوالے سے، اعمش کے حوالے سے، ابووائل کے حوالے سے، مسروق کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اس طرح وصولی کریں۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں) یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ نامی راوی سے دریافت کیا، کیا آپ کو حضرت عبداللہ کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے، تو انہوں نے جواب دیا، نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِی الصَّدَقَةِ

باب 6: زکوٰۃ میں بہترین مال وصول کرنا مکروہ ہے

567 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنِ الصُّنَابِحِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهٗ نَافِذٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اہلِ کتاب لوگوں کے پاس جارہے ہو، تو تم انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں، تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی

567- اخرجه البخاری (377/3) کتاب الزکاۃ: باب: لا توخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة رقم (1458)، و (418/3) کتاب الزکاۃ: باب: اخذ الصدقة من الاغنیاء و ترد الی الفقراء، رقم (1496)، (622, 621/7) کتاب المغازی: باب: بعث ابی موسی و معاذ الی الیمن قبل حجة الوداع، رقم (4347)، و (359/13) کتاب التوحید: باب: ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیه وسلم امته الی توحید اللہ تبارك و تعالی رقم (7371)، و مسلم (166:163/1) کتاب الایمان: باب: الدعاء الی الشهادتین و شرائع الاسلام رقم (19/29)، وابو داؤد (498/1) کتاب الزکاۃ: باب: فی زکاۃ السائمة رقم (1584)، والنسائی (2/5) کتاب الزکاۃ: باب: وجوب الزکاۃ رقم (2435)، وابن ماجه (568/1) کتاب الزکاۃ: باب: فرض الزکاۃ، رقم (1783)، وابن خزیمة (23/4) رقم (2275)، (58/4) رقم (2346)، واحمد (233/1) والدارمی (379/1) کتاب الزکاۃ: باب: فی فضل الزکاۃ۔

ہیں اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال کی زکوٰۃ فرض کی ہے جوان کے خوشحال لوگوں سے وصول کر کے ان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو تم لوگوں سے بہترین مال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم شخص کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

اس بارے میں حضرت صنابحی سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابومعبد نامی راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام "نافذ" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوْبِ

7- کھیت، پھل اور غلے کی زکوٰۃ کا بیان

568 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَّخَمْسَةُ اَوْسُقٍ ثَلَاثُ مِائَةِ صَاعٍ وَّصَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثٌ وَّصَاعُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَّلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّالْاُوْقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَّخَمْسُ اَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَّلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ يَعْنِي لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ وَّفِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

568- اخرجه البخاری (3/318-319) کتاب الزکاة: باب: ما ادی زکاته لیس بکنز رقم (1405) واطرافه فی (1447-1459-1484)، ومسلم (2/673) کتاب الزکاة: باب: رقم (1, 2, 3, 4, 5, 5/979 -6/980)، وابو داؤد (1/487) کتاب الزکاة: باب: ما تجب فیه الزکاة رقم (1558- 1559)، والنسائی (5/17, 18) کتاب الزکاة: باب: زکاة الابل، رقم (2445-2446)، وابن خزیمة (4/17) رقم (2263)، ومالك فی "الموطا" (1/244) کتاب الزکاة: باب: ما تجب فیه الزکاة رقم (2)، واحمد (3/6 -60 -73)، والدارمی (1/384) کتاب الزکاة: باب: مالا یجب فیه الصدقة من الحبوب۔ والحمیدی (2/322) رقم (735)۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ایک اور سند کے ہمراہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی ان سے منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا، یعنی پانچ وسق سے کم (اناج) پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

پانچ وسق تین سو صاع کے برابر ہوں گے۔

اہلِ کوفہ کا ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

اسی طرح پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے، اور پانچ اوقیے دو سو درہم کے ہوں گے۔

اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی، یعنی اگر اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم ہو، تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، جب ان کی تعداد پچیس ہو جائے، تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے، اور اگر ان کی تعداد پچیس سے کم ہو، تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ لَيْسَ فِى الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

باب 8- گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

569 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ فَرَسِهٖ وَلَا فِىْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ فِى الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِى الرَّقِيْقِ اِذَا كَانُوْا لِلْخِدْمَةِ صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنُوْا لِلتِّجَارَةِ فَاِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَفِىْ اَثْمَانِهِمُ الزَّكَاةُ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ

569- اخرجه البخاری (383/3) کتاب الزکاة: باب: لیس علی المسلم فی فرسه صدقة رقم (1463) وطرفه فی (1464)، و مسلم (670/2) کتاب الزکاة: باب: لا زکاة علی المسلم فی عبده و فرسه (رقم 8, 9, 10/982)، وابو داؤد (502/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الرقیق رقم (1595)، والنسائی (36/5) کتاب الزکاة: باب: زکاة الرقیق رقم (2471 -2472)، (35/5) کتاب الزکاة: باب: زکاة الخیل رقم (2467 -2468 -2469 -2470)، وابن ماجه (579/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الخیل والرقیق رقم (1812).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کے گھوڑے اور اس کے غلام میں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک چرنے والے گھوڑے پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اسی طرح غلام میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' جبکہ وہ خدمت کے لئے ہو' البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہو' تو حکم مختلف ہوگا' اگر وہ تجارت کے لئے ہوں' تو ایک سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوةِ الْعَسَلِ

باب 9: شہد کی زکوٰۃ کا بیان

570 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ التِّنِّيْسِیُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: فِی الْعَسَلِ فِیْ كُلِّ عَشَرَةِ اَزُقٍّ زِقٌّ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَيَّارَةَ الْمُتَعِیِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَیْءٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِی الْعَسَلِ شَیْءٌ وَّصَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِحَافِظٍ

اختلافِ روایت: وَّقَدْ خُوْلِفَ صَدَقَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ نَّافِعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: اس کی دس مشکوں میں سے ایک مشک کی (زکوٰۃ کے طور پر) ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسیارہ متعی اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کی سند کے بارے میں کچھ کلام نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: شہد پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

صدقہ بن عبداللہ نامی راوی حافظ نہیں ہیں۔ اس روایت کو نافع کے حوالے سے نقل کرنے میں صدقہ نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

571 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ قَالَ قُلْتُ مَا عِنْدَنَا عَسَلٌ نَتَصَدَّقُ مِنْهُ وَلٰكِنْ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ صَدَقَةٌ فَقَالَ عُمَرُ عَدْلٌ مَرْضِيٌّ فَكَتَبَ اِلَى النَّاسِ اَنْ تُوضَعَ يَعْنِي عَنْهُمْ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا: تو میں نے کہا: ہمارے پاس شہد نہیں ہوتا تھا' جس کی ہم زکوٰۃ ادا کرتے' البتہ مغیرہ بن حکیم نے ہمیں یہ بتایا: شہد میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ ایک عادل اور پسندیدہ شخص ہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں (یعنی اپنے سرکاری اہلکاروں) کو خط بھجوایا کہ اسے اٹھا دیا جائے۔ (یعنی لوگوں سے شہد کی زکوٰۃ وصول نہ کی جائے)۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب 10: "مالِ مستفاد" پر اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے

572 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْهَانَ الْغَنَوِيَّةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے کوئی مال حاصل کیا' تو اس پر اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

اس بارے میں سیّدہ سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

573 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَرَوٰى اَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ فَفِيْهِ الزَّكَاةُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ اَنْ يَّحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنَّهٗ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكَاةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس شخص نے کوئی مال حاصل کیا' تو اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' جب تک وہ مال ایک سال تک مال کے پاس نہ رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو ایوب' عبیداللہ اور دیگر راویوں نے نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نامی راوی علم حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن حنبل' علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ یہ بکثرت غلطی کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم سے یہ بات روایت کی گئی ہے: مال میں اس وقت تک زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

امام مالک بن انس' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی کے پاس ایسا مال موجود ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی' تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس اس مال کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو' تو اس مال مستفاد پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب اس پر ایک سال گزر جائے گا۔

اگر وہ شخص ایک سال گزرنے سے پہلے مزید مال حاصل کر لیتا ہے' تو وہ اس حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اس مال کے ہمراہ ادا کرے گا' جس میں زکوٰۃ واجب ہوئی تھی۔

سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

باب 11: مسلمانوں پر جزیہ کی ادائیگی لازم نہیں ہے

574 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

574– اخرجه ابو داؤد (187/2) كتاب الخراج والفئ والامارة: باب: في الذمي يسلم في بعض السنة هل عليه جزية؟ رقم (3053)

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَّجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِیَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّصْرَانِيَّ اِذَا اَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهٖ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُورٌ اِنَّمَا يَعْنِی بِهٖ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِی الْحَدِيْثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک سرزمین میں دو قبلہ والوں کا رہنا مناسب نہیں ہے' اور مسلمانوں پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کو قابوس بن ابوظبیان کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی عیسائی شخص مسلمان ہو جائے' تو اس سے جزیے کی ادائیگی ختم ہو جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمانوں پر "عشور" کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔ اس سے مراد جزیہ ہی ہے۔

حدیث میں یہ بات موجود ہے جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عشور کی ادئیگی یہودیوں اور عیسائیوں پر لازم ہے مسلمانوں پر عشور کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

باب 12- زیورات کی زکوۃ کا بیان

575 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ اَخِیْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

575- اخرجه البخاری (384/3) كتاب الزكاة: باب: الزكاة على الزوج والايتام فی الحجر' رقم (1466)' ومسلم (694/2, 695) كتاب الزكاة: باب: فضل النفقة والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين ولو كانوا مشركين رقم (45 ,1000/46)' والنسائی (92/5, 93) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على الاقارب: رقم (2583)' وابن ماجه (587/1) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على ذی قرابة رقم (1834)' واحمد (502/3) والدارمی (389/1) كتاب الزكاة: باب: ای الصدقة افضل' وابن خزيمة (108/4) رقم (2463)' و (2464)' خمستهم (احمد بن حنبل' وعلی بن محمد' والحسن بن محمد' والحسن' وهناد' ومحمد بن العلاء) قالوا: حدثنا ابو معاوية' قال: حدثنا الاعمش عن شقيق' عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخی زينب امراة عبدالله' عنها به

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهِمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً وَّفِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَقَالٌ

مذاہب فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةَ مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ وَّهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشادفرمایا: اے خواتین! صدقہ کرو' اگرچہ اپنے زیورات ہی کرو' چونکہ قیامت کے دن اہلِ جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کا فرمان منقول ہے۔

یہ دوسری روایت (پہلے والی) ابومعاویہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

ابومعاویہ کو اپنی روایت میں وہم ہوا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن حارث نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے کے حوالے سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

درست بات یہ ہے: یہ راوی عمرو بن حارث ہے' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔

عمرو بن شعیب کے حوالے سے' ان کے والد' دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: آپ کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین (رضی اللہ عنہم) سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک' زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' خواہ وہ سونے سے بنے ہوں یا چاندی سے بنے ہوئے ہوں۔

سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت جابر بن عبد

اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شامل ہیں' ان حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

بعض تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔

امام مالک بن انس' امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

576 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ اَيْدِيْهِمَا سُوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتَا لَا قَالَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكَاتَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا

توضیح راوی: وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِى الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ

◆◆ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' دو خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ سے بنے ہوئے کنگن پہنائے' انہوں نے عرض کی: نہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ ان دونوں کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ زَكٰوةِ الْخَضْرَاوَاتِ

باب 13- سبزیوں کی زکوٰۃ کا بیان

577 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِىَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِى الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَتَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

◆◆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط بھیجا' تا کہ آپ سے سبزیوں کا حکم دریافت کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ اس روایت کو موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک سبزیوں میں زکوٰۃ ادائیگی لازم نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کے راوی حسن' یہ ابن عمارہ ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

شعبہ اور دیگر راویوں نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ عبداللہ بن مبارک نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

باب 14- اس زمین کی زکوٰۃ' جسے نہر کے ذریعے یا دیگر طریقوں سے سیراب کیا جاتا ہے

578 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ

مذاہب فقہاء: وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو زمین بارش کے پانی کے ذریعے سیراب ہو یا چشموں کے ذریعے سیراب ہو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے اونٹ (یعنی جانور) کے ذریعے سیراب کیا جائے' اس میں دسویں حصے کے نصف (بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج کے حوالے سے اور سلیمان بن یسار کے حوالے سے' بسر بن

578- اخرجه ابن ماجه (580/1 - 581) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزروع والثمار رقم (1816)

سعید کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت اس بارے میں سب سے زیادہ مستند ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

579 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَنَّ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيْمَا سُقِىَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے یہ مقرر کیا ہے: جو زمین بارش کے ذریعے' چشموں کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا قدرتی ذریعے سے سیراب ہوتی ہے تو اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جسے جانور کے ذریعے پانی لاکر سیراب کیا جاتا ہے' اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيْمِ

باب 15- یتیم کے مال کی زکوٰۃ کا حکم

580 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِىَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِنَّمَا رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى ابْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا الْبَابِ فَرَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةً مِّنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِىٌّ وَّعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِىْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

579- اخرجه البخاری (407/3) كتاب الزكاة: باب: العشر فيما يسقي من ماء السماء' وبالماء الجاري ...." رقم (1483)' وابو داؤد (502/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزرع رقم (1596)' والنسائی (41/5) كتاب الزكاة: باب: مايوجب العشر وما يوجب نصف العشر رقم (2488)' وابن ماجه (581/1) كتاب الزكاة: باب: صدقة الزروع والثمار رقم (1817)' وابن خزيمة (37/4) حديث (2307) كلهم من طريق الزهري عن سالم عن ابيه۔

توضیح راوی: وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِي حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَّمَنْ ضَعَّفَهُ فَاِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيفَةِ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فَيَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فَيُثْبِتُوْنَهُ مِنْهُمْ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! جو شخص یتیم کا سرپرست بنے جس یتیم کا مال موجود ہو اور وہ اس میں تجارت کرے تو وہ اسے یوں ہی نہ چھوڑ دے یہاں تک کہ زکوٰۃ اسے ختم کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس سند کے حوالے سے منقول ہے اور اس کی سند مشکوک ہے اس کی وجہ یہ ہے: مثنیٰ بن صباح کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ادا کی جائے گی ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

امام مالک امام شافعی امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

عمرو بن شعیب نامی راوی یہ (عمرو بن شعیب) بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص ہے۔

شعیب نامی راوی نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ صاحب ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جن حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے انہوں نے انہیں اس حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ یہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو کے صحیفے کے حوالے سے احادیث نقل کیا کرتے تھے۔

جہاں تک اکثر محدثین کا تعلق ہے تو وہ عمرو بن شعیب سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اسے مستند قرار دیتے ہیں۔ ان محدثین میں امام احمد امام اسحٰق اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب 16: جانور کے زخمی کرنے پر کسی تاوان وغیرہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی

581 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جانور کے زخمی کرنے میں کوئی تاوان ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (معدنیات کی) کان میں گر کر ہلاک ہونے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' اور خزانے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخَرْصِ

باب 17- (زکوٰۃ کی وصولی کے لئے پھلوں کا) اندازہ لگانا

582 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ

581– اخرجه البخاری (3/426) كتاب الزكاة: باب: فی الركاز الخمس رقم (1499) واطرافه (2355 -6812 -6913)' ومسلم (3/1334) كتاب الحدود: باب: جرح العجماء والمعدن والبئر جبار رقم (45 ,46 /1710)' وابو داؤد (2/197) كتاب الخراج والفئ' والامارة: باب: فی الركاز الخمس رقم (3085)' (2/606) كتاب الديات باب: العجماء والمعدن والبئر جبار رقم (4593)' والنسائی (5/45) كتاب الزكاة: باب: المعدن رقم (2495 -2496 -2497 -2498)' وابن ماجه (2/839) كتاب اللقطة: باب: من اصاب ركاز رقم (2509)' وابن ماجه (2/891) كتاب الديات: باب: الجبار رقم (2673)' ومالك (2/869) كتاب العقول: باب: جامع العقل رقم (12)' واحمد (2/239 -254 -285 -386)' وابن خزيمة (4/46) رقم (2326)' والدارمی (1/393) كتاب الزكاة: باب: فی الركاز' (2/196) كتاب الديات: باب: العجماء جرحها جبار' والحميدی (2/462) رقم (1079-1080).

582– اخرجه ابو داؤد (1/504): كتاب الزكاة: باب: من الخرص رقم (1605)' والنسائی (5/42): كتاب الزكاة: باب: كم يترك الخارص رقم (2491)' واحمد (3/448)' (4/322-3)' وابن خزيمة (4/42) رقم (2319 -2320).

متن حدیث: جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَعَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْخَرْصِ وَبِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَالْخَرْصُ اِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ مِنَ الرُّطَبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِيْهِ الزَّكَاةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ اَنْ يَّنْظُرَ مَنْ يُّبْصِرُ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا الزَّبِيْبِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصِی عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُثْبِتُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّی بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثِّمَارِ فَيَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوْا فَاِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ اُخِذَ مِنْهُمُ الْعُشْرُ هٰكَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ ہماری محفل میں تشریف لائے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اندازہ لگالو تو اسے وصول کرلو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تم تیسرا حصہ نہیں چھوڑتے تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عتاب بن اسید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر اکثر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا' یعنی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

امام اسحٰق اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اندازہ لگانے کا مفہوم یہ ہے: جب کھجور یا انگور وغیرہ پک جائیں اور ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو' تو حاکم وقت اندازہ لگانے والے شخص کو بھیجے' وہ ان پھلوں کا اندازہ لگالے۔

اندازہ لگانا یہ ہے: دیکھنے والا شخص اس بات کا جائزہ لے اور کہے: اس انگور میں اتنی پیداوار ہوگی اور یہ کھجوریں اتنی ہوں گی اور اتنی ہوں گی' پھر وہ ان کا حساب کرلے اور وہ اس کے دسویں حصے کا جائزہ لے اور اس کی ادائیگی ان پر لازم کردے' پھر وہ ان پھلوں کو ان کے حوالے کردے' اور وہ لوگ جو چاہیں وہ ان کے بارے میں کریں۔

جب وہ پھل پک جائیں تو وہ شخص ان سے اس کے دسویں حصے کو وصول کرلے

بعض اہلِ علم نے اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔

امام مالک' امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

583 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ

وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: فِیْ زَکٰوۃِ الْکُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکَاتُهٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی ابْنُ جُرَیْجٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ حَدِیْثُ ابْنِ جُرَیْجٍ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَّحَدِیْثُ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ اَثْبَتُ وَاَصَحُّ

◆◆ سعید بن مسیب' حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس اس شخص کو بھیجتے تھے' جو ان کے انگوروں اور پھلوں کا اندازہ لگا لیتا تھا۔

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ان کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا' جیسے کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے' اور پھر جب یہ خشک ہو جائیں' تو ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی' جس طرح کھجور جب خشک ہو جائے' تو اس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابن جریج نے اس حدیث کو ابن شہاب کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ابن جریج سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

سعید بن مسیب کی حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَامِلِ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِالْحَقِّ

باب 18- انصاف کے ساتھ صدقہ وصول کرنے والا عامل

584 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

583- اخرجه ابو داؤد (504/1) كتاب الزكاة: باب: من خرص العنب رقم (1603 -1604)' وابن ماجه (582/1) كتاب الزكاة: باب: خرص النخل والعنب رقم (1819)' وابن خزيمة (41/4) رقم (2316 -2318) من طريق (عبدالرحمن بن اسحق و محمد بن صالح) كلاهما عن ابن شهاب الزهري عن سعيد بن المسيب فذكره واخرجه النسائي (109/5) كتاب الزكاة: باب: شراء الصدقة رقم (2618)' وابن خزيمة (41/4) رقم (2317) عن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد.....الحديث.

584- اخرجه ابو داؤد (147/2) كتاب الخراج والفيء والامارة: باب: في السعاية على الصدقة' رقم (2936)' وابن ماجه (578/1) كتاب' الزكاة: باب: ماجاء في عمالة الصدقة' رقم (1819)' وابن خزيمة (51/4) رقم (2334)' واحمد (495/3)' (134/4)' وعبد بن حميد (ص 158) رقم (423).

متن حدیث: اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِه

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے' اس وقت تک جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آجاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یزید بن ایاض نامی راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

محمد بن اسحٰق نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُعْتَدِىْ فِى الصَّدَقَةِ

باب 19- زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے کا حکم

585 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْمُعْتَدِىْ فِى الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِىْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهٰكَذَا يَقُوْلُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيَقُوْلُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَالصَّحِيْحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ الْمُعْتَدِىْ فِى الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا يَقُوْلُ عَلَى الْمُعْتَدِىْ مِنَ الْاِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ اِذَا مَنَعَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے والا شخص' زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

585- اخرجه ابو داؤد (498/1) كتاب الزكاة باب: فى زكاة السائمة رقم (1585)' وابن ماجه (578/1) كتاب الزكاة: باب: ماجاء فى عمالة الصدقة' رقم (1808)' وابن خزيمة (51/4) حديث (2335)' كلاهما (الليث' وعمرو) عن يزيد بن ابى حبيب عن سنان بن سعد.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے۔

لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے سعد بن سنان کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صحیح یہ ہے: اس راوی کا نام سنان بن سعد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: زکوٰۃ کی وصولی میں ناانصافی کرنے والا شخص اسے ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: ناانصافی کرنے والے کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو گناہ ہوتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رِضَا الْمُصَدِّقِ

باب 20: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مطمئن کرنا

586 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ

توضیحِ راوی: وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تم لوگوں کے پاس آئے' تو وہ تم سے مطمئن ہو کر واپس جائے۔

حضرت جریر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح فرمان منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد نے شعبی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ مجاہد نامی راوی کے حوالے سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے' بعض اہلِ علم نے مجاہد نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے' کیونکہ وہ بکثرت غلطیاں کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ

باب 21- زکوٰۃ خوشحال لوگوں سے وصول کر کے غریبوں کو دی جائے گی

586- اخرجه مسلم (757/2) كتاب الزكاة: باب: ارضاء الساعی مالم يطلب حراما' رقم (989/177)' والنسائی (31/5) كتاب الزكاة: باب: اذا جاوز فی الصدقة' رقم (2461)' وابن ماجه (576/1) كتاب الزكاة: باب: مايأخذ المصدق من الابل' رقم (1802)' واحمد (360/4)' (364/4)' والدارمی (394/1) كتاب الزكاة: باب [illegible] (319/2)' رقم (796).

587 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَاَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ عون ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمارے امیر لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور اسے ہمارے غریب لوگوں میں بانٹ دیا' میں ایک یتیم لڑکا تھا اس نے اس میں سے مجھے ایک اونٹنی دی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوجحیفہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

باب 22- کس شخص کے لئے زکوٰۃ (وصول کرنا) جائز ہے؟

588 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَّقَالَ عَلِيٌّ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْاَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ اَوْ خُدُوشٌ اَوْ كُدُوحٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا اَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِّنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَّا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا

588- اخرجه ابو داؤد (511/1) كتاب الزكاة: باب: من يعطى من الصدقة وحد الغنى' رقم (1626)' والنسائي (97/5) كتاب الزكاة: باب: حد الغنى رقم (2592)' وابن ماجه (589/1) كتاب الزكاة: باب: من سال عن ظهر غنى' رقم (1840)' واحمد (388/1 - 441)' والدارمي (386/1) كتاب الزكاة: باب: من تحل له الصدقة' من طريق (سفيان' و شريك) عن حكيم بن جبير عن محمد بن عبدالرحمن بن يزيد عن ابيه فذكره.

يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّوَسَّعُوْا فِيْ هٰذَا وَقَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ اَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا کچھ ہو' جس کی وجہ سے اسے مانگنے کی ضرورت نہ ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے مانگنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

راوی کو شک ہے: یہاں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔ خموش' خدوش' کدوح

عرض کی گئی: یارسول اللہ! اسے ضرورت نہ ہونے سے مراد کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

شعبہ نے حکیم بن جبیر نامی راوی کے بارے میں اس حدیث کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

یحییٰ بن آدم بیان کرتے ہیں' سفیان نے حکیم بن جبیر کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا' تو شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے اسے کہا: کاش حکیم کے بجائے' کسی اور نے اس حدیث کو نقل کیا ہوتا' تو سفیان نے ان سے کہا: کیا حکیم میں خرابی ہے؟ جو شعبہ ان کے حوالے سے حدیث نقل کرتے' تو انہوں نے جواب دیا' جی ہاں!

سفیان بولے: میں نے زبید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' احمد اور اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں' تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم نے حکیم بن جبیر کی اس حدیث کو دلیل تسلیم نہیں کیا' انہوں نے اس بارے میں گنجائش دی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں یا اس سے زیادہ بھی ہوں اور اسے ضرورت ہو' تو وہ زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہلِ فقہ اور اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب 23- کس شخص کیلئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے؟

589 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

مذاہبِ فقہاء: وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَّلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ اَجْزَاَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْاَلَةِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، خوشحال شخص کے لئے اور تندرست آدمی کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت حبشی بن جنادہ، حضرت قبیصہ بن مخارق سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو سعد بن ابراہیم کے حوالے سے، اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے، اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: خوشحال شخص کے لئے اور تندرست شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے، اگر آدمی طاقتور ہو، اور ضرورت مند ہو، اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو، اور پھر اسے زکوٰۃ دے دی جائے، تو اہلِ علم کے نزدیک زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہوگی۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ حدیث (زکوٰۃ مانگنے پر محمول ہوگی)

590 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ

589- اخرجه ابو داؤد (285/2۔ دعاس) كتاب الزكاة باب: من يعطى من الصدقة وحد الغنى، رقم (1634)، واحمد (164/2-192)، والدارمی (386/1) كتاب الزكاة باب: من تحل له الصدقة۔ من طريق سفيان و ابراهيم بن سعد عن سعد بن ابراهيم عن ريحان بن يزيد عن عبدالله بن عمرو يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم۔

الشَّعْبِيِّ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن حدیث: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَاَلَهُ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْاَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَّمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَّاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَحْوَهٗ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ اس وقت عرفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے' ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اس نے آپ کی چادر کا کنارہ تھاما اور آپ سے وہ چادر مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عطا کردی' جب وہ چلا گیا' تو اس وقت مانگنے کی مذمت کا حکم نازل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشحال شخص کے لئے اور تندرست شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے۔' البتہ اگر وہ انتہائی ضرورت مند اور غریب ہو' تو (حکم مختلف ہوگا) جو شخص لوگوں سے اس لیے مانگے تا کہ اس کے ذریعے اس کے مال میں اضافہ ہو' تو وہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشوں کی طرح ہوگا' ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں پر بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے۔ جس کی مرضی ہے وہ تھوڑا کھائے اور جس کی مرضی ہو وہ زیادہ کھالے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

باب 24- مقروض وغیرہ میں سے کس کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

591 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

متن حدیث: قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ

591- اخرجه مسلم (1191/3) كتاب المساقاة باب: استحباب الوضع من الدين رقم (1556/18)' وابو داؤد (298/2) كتاب البيوع: باب: من وضع الجائحة رقم (3469)' والنسائي (265/7) كتاب البيوع: باب: وضع الجوائح رقم (4530)' وابن ماجه (789/2) كتاب الاحكام: باب: تفليس المعدم والبيع لغرمائه رقم (2356) وهو في مسلم من طريق الاشج عن ابن سعيد' ومن ابي داؤد والنسائي من طريق قتيبة عنه به' وفي ابن ماجه عن ليث عنه به.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَجُوَیْرِیَةَ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

◄► حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) ارشاد فرمایا: تم صدقہ کرو! لوگوں نے اسے صدقہ دیا' لیکن پھر بھی وہ اس کے قرض کی ادائیگی تک نہیں پہنچ سکا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا: تمہیں جو ملتا ہے وہ وصول کر لو تمہیں صرف یہی مل سکتا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَمَوَالِیْهِ

باب 25: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' آپ کے اہلِ بیت اور غلاموں کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے

592 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَیُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ الضُّبَعِیُّ السَّدُوْسِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِیَ اَمْ هَدِیَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَّمْ یَاْکُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِیَّةٌ اَکَلَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّاَبِیْ عَمِیْرَةَ جَدِّ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ وَّاسْمُهٗ رُشَیْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّمَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ رَافِعٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَقِیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ اسْمُهٗ مُعَاوِیَةُ بْنُ حَیْدَةَ الْقُشَیْرِیُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَحَدِیْثُ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

◄► بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی تھی' تو آپ دریافت کرتے تھے: یہ زکوٰۃ ہے یا تحفہ ہے؟ اگر لوگ یہ بتاتے: زکوٰۃ ہے' تو آپ اسے انہیں کھاتے تھے' اگر لوگ یہ بتاتے: یہ تحفہ ہے' تو آپ اسے کھا لیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما' حضرت ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ جو معرف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے' حضرت میمون رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت مہران رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت منقول ہے' یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن ابوعقیل کے حوالے

592- اخرجه النسائی (107/5) کتاب الزکاۃ: باب: الصدقة لا تحل للنبی صلی الله علیه وسلم رقم (2613)' واحمد (5/5)

سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بہز بن حکیم سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

593 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِىْ رَافِعٍ اصْحَبْنِىْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِىَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ اَسْلَمُ وَابْنُ اَبِىْ رَافِعٍ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیج دیا ان صاحب نے حضرت ابورافع سے کہا: آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی اس میں سے کچھ وصول کر لیں' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں دریافت نہ کرلوں پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے' اور لوگوں کے (آزاد کردہ) غلام ان کے ذات کا حصہ ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام اسلم ہے۔

ابن ابی رافع' یہ عبیداللہ بن ابورافع ہیں' جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِى الْقَرَابَةِ

باب 26: قریبی رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا

594 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ

593- اخرجه ابو داؤد (519/1) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على بنى هاشم "رقم (1650)" والنسائى (107/5) كتاب الزكاة: باب: مولى القوم منهم رقم (2612).

594- اخرجه النسائى (92/5) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على الاقارب رقم (2582)' وابن ماجه (591/1) كتاب الزكاة: باب: فضل الصدقة رقم (1844) واحمد (17/4)' (18/4)' والدارمى (397/1) كتاب الزكاة: باب: الصدقة على القرابة: والحميدى (363/2) رقم (823/3)' وابن خزيمة (278/3) حديث (2067) وابن خزيمة (77/4) رقم (2385) من طريق حفصة بنت سيرين عن الرباب ام الرائح' واخرجه احمد (18/4) ليس فيه الرباب ام الرائح.

الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ

اختلافِ سند: وَّهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عَوْنٍ وَّهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

◆◆ حضرت سلمان بن عامر یہ بات بیان کرتے ہیں' انہیں' نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جب کسی شخص نے افطار کرنا ہو' تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے' اس میں برکت ہوتی ہے' اگر کسی کو کھجور نہیں ملتی' تو وہ پانی کے ذریعے کر لے' کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: غریب شخص کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' اور قریبی رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' ایک صدقہ دینا اور ایک رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا۔

اس بارے میں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت سلمان بن عامر سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

رباب نامی راوی خاتون اُم رائح بنت صلیع ہیں۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' رباب نامی خاتون کے حوالے سے' ان کے چچا' سلمان بن عامر کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اس روایت کو عاصم کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے بھی نقل کیا ہے' اس میں رباب کا تذکرہ نہیں کیا۔

سفیان ثوری اور ابن عیینہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے' یہی روایت اسی طرح ابن عوف کے حوالے سے ہشام بن حسان کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' رباب کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکَاۃِ

باب 27: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے

595 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَیْهِ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّکَاةِ فَقَالَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکَاةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ (لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ) الْاٰیَةَ

◆◆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا گیا' آپ نے ارشاد فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "سورۂ بقرہ" میں موجود یہ آیت تلاوت کی۔

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ پھیرلو"۔

596 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَیْلِ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکَاةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِذَاكَ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَمْزَةَ مَیْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ یُضَعَّفُ وَرَوٰی بَیَانٌ وَّاِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ قَوْلَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (ادائیگی کا) حق ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

ابوحمزہ میمون اعور نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بیان اور اسماعیل بن سالم نے اسے شعبی کے حوالے سے' ان کے قول کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب 28: صدقہ دینے کی فضیلت

597 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

595- اخرجه ابن ماجه (570/1) كتاب الزكاة: باب: ما ادى زكاته ليس بكنز" رقم (1789)' والدارمي (385/1) كتاب الزكاة: باب: ما يجب في مال سوى الزكاة. من طريق شريك عن ابي حمزة عن عامر الشعبي عن فاطمة بنت قيس. رضي الله عنها. تحدثه بها النبي صلى الله عليه وسلم

متنِ حدیث: مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فُلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّبُرَيْدَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص حلال مال میں سے صدقہ دیتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال مال کو ہی قبول کرتا ہے' تو پروردگار اسے اپنے دست رحمت میں لیتا ہے' اگر وہ کھجور ہو' تو وہ رحمٰن کے دست قدرت میں بڑھنے لگتی ہے' یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑی ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ' حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول "حسن صحیح" ہے۔

598 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اُحُدٍ وَّتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ) وَ (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالُوْا قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَايَاتُ فِيْ هٰذَا وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ وَّسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِيْ هٰذِهٖ

597- اخرجه البخاری (426/13) کتاب التوحید: باب: قول الله تعالیٰ: (تعرج الملئكة والروح اليه) (المعارج: 4)......رقم (7430) تعلیقات' (326/3) کتاب الزکاة: باب: الصدقة من کسب طیب رقم (1410)' ومسلم (702/2) کتاب الزکاة: باب: قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتها رقم (63, 64, 64, 64/1014) والنسائی (57/5) کتاب الزکاة: باب: الصدقة من غلول رقم (2525) وابن ماجه (590/1) کتاب الزکاة: باب: فضل الصدقة رقم (1842) وابن خزیمة (93/4) رقم (2425)' واحمد (331/2) والدارمی (395/1) کتاب الزکاة: باب: فضل الصدقة' والحمیدی (488/2) رقم (1154)

598- اخرجه احمد (268/2-471)' وابن خزیمة (93/4) رقم (2426)' (2427) بالفاظ مقاربة لهذا اللفظ' والحدیث لم یخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة کما فی "التحفة" (295/10) رقم (14287).

الْاَحَادِيْثِ اَمِرُّوْهَا بِلَا كَيْفٍ وَّهٰكَذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَاَنْكَرَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوْا هٰذَا تَشْبِيْهٌ وَّقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَاَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ فَفَسَّرُوْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ اٰدَمَ بِيَدِهٖ وَقَالُوْا اِنَّ مَعْنَى الْيَدِ هٰهُنَا الْقُوَّةُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ التَّشْبِيْهُ اِذَا قَالَ يَدٌ كَيَدٍ اَوْ مِثْلُ يَدٍ اَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَهٰذَا التَّشْبِيْهُ وَاَمَّا اِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَدٌ وَّسَمْعٌ وَّبَصَرٌ وَّلَا يَقُوْلُ كَيْفَ وَلَا يَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَّلَا كَسَمْعٍ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ تَشْبِيْهًا وَّهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ)

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے' اسے اپنے دست رحمت میں رکھتا ہے' اور اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے' یہاں تک کہ ایک لقمہ ''احد'' پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

اس کی تصدیق' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

''اور وہی ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے' اور صدقات کو وصول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ سود کو ختم کرتا ہے' اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

کئی اہلِ علم نے اس حدیث کے بارے میں اور اس طرح کی دیگر روایات کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو صفات سے تعلق رکھتی ہیں' پروردگار کے روزانہ ہماری دنیا کی طرف نزول کرنے سے متعلق ہیں' یہ حضرات فرماتے ہیں: احادیث سے یہ بات ثابت ہے' ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں' تاہم ان کے بارے میں سوچا نہیں جاسکتا اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے: ایسا کس طرح ہوسکتا ہے؟

امام مالک بن انس' سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے اسی طرح منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح کی احادیث پر' کیفیت کی وضاحت کیے بغیر' ایمان لے آؤ۔

اہلسنّت والجماعت سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے یہی رائے بیان کی ہے۔

جہاں تک ''جہمیہ'' کا تعلق ہے' انہوں نے ان روایات کا انکار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں اس میں تشبیہ پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر لفظ ہاتھ' سننا' دیکھنے' کا تذکرہ کیا ہے جہمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہیں اور ان کی تفسیر اس کے برعکس کرتے ہیں' جو تفسیر اہلِ علم نے ان کی بیان کی ہے۔

وہ لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعے پیدا نہیں کیا' وہ یہ کہتے ہیں: یہاں پہ ہاتھ سے مراد قوت ہے۔

اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں: تشبیہ کی صورت اس وقت ہوسکتی ہے' جب ہاتھ کو انسانی ہاتھ کی مانند قرار دیا جائے یا سننے کو

(انسانی) سننے کی مانند قرار دیا جائے۔

جب کوئی شخص یہ کہے: (اللہ تعالیٰ کا) سننا (انسانی) سننے کی طرح ہے یا اس کی مانند ہے تو یہ تشبیہ ہوگی لیکن اگر بندہ وہی کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ہاتھ سننا دیکھنا اور اس کیفیت بیان نہ کرے اور نہ ہی یہ کہے: یہ (انسانی) سننے کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہوگی (یعنی ایک کو دوسرے کے مشابہہ قرار دینا) اور یہ اسی طرح ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہوسکتی' وہ سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے''۔

599 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ قِيلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ

حضرت انس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: رمضان کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' شعبان کا تاکہ رمضان کی تعظیم ہو' اس شخص نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں صدقہ کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

صدقہ بن موسیٰ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

600 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى الْخَزَّازُ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ عَنْ مِّيتَةِ السُّوْءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے اور بُری موت کو دور کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ

باب 29- مانگنے والے کے حق کا بیان

601 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ بُجَيْدٍ وَّكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

601- اخرجه ابو داؤد (523/1) كتاب الزكاة: باب: حق السائل' رقم (1667)' والنسائي (86/5) كتاب الزكاة باب: تفسير المسكين رقم (2574).

متن حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِىْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِىْ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِىْ يَدِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ بُجَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ام بجید رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں' یہ بیان کرتی ہیں: (بعض اوقات) کوئی غریب شخص میرے دروازے آ کر کھڑا ہو جاتا' مجھے ایسی چیز نہیں ملتی' جو میں اسے دے سکوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جو تم اسے دے سکو تمہیں صرف جلا ہوا ''پایا'' (پاؤں) ہے' تو تم وہ ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' امام حسین رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

باب 30- مؤلفۃ القلوب کوادائیگی کرنا

602 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَّاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَىَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِىْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَىَّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهٰذَا اَوْ شِبْهِهٖ فِى الْمُذَاكَرَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

اختلاف سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّغَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَصَحُّ وَاَشْبَهُ اِنَّمَا هُوَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَنَّ صَفْوَانَ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُعْطَوْا وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانُوْا قَوْمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَاَلَّفُهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَسْلَمُوْا وَلَمْ يَرَوْا اَنْ يُّعْطَوُا الْيَوْمَ مِنَ الزَّكَاةِ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلٰى مِثْلِ حَالِ هٰؤُلَاءِ وَرَاَى الْاِمَامُ اَنْ يَّتَاَلَّفَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَعْطَاهُمْ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

603- اخرجه مسلم (1806/4) كتاب الفضائل: باب: ماسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فقال: لا وكثرة عطائه رقم (2313/59) واحمد (401/3)؛ (465/6)

◆◆ حضرت صفوان بن امیہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے دن مجھے کچھ عطا کیا آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت کے مالک تھے آپ مجھے مسلسل عطا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کے مالک بن گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن بن علی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے یا اس کی مانند حیثیت سنائی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرات صفوان سے منقول حدیث کو معمر اور دیگر راویوں نے' زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حضرت صفوان بن امیہ سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے عطا کیا' گویا یہ روایت زیادہ مستند اور بہتر ہے' کیونکہ یہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے' جنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: صفوان بن امیہ نے یہ بتایا ہے۔

مؤلفۃ القلوب کو ادائیگی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اب انہیں ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ تھے' جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے تعلق رکھتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے اسلام قبول کرنے کے حوالے سے ان کی تالیف قلب کی تھی' جب ان لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

تو ان اہلِ علم کے نزدیک آج ان لوگوں کو اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی' جو اس مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔

سفیان ثوری' اہلِ کوفہ اور دیگر اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے' جس شخص کی حالت آج بھی اس طرح کی ہوگی اور حاکم وقت یہ سمجھتا ہو کہ اسلام کے حوالے سے ان لوگوں کی تالیف قلب کی جاسکتی ہے' اور وہ ان لوگوں کو زکوٰۃ ادا کردے تو یہ درست ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهٗ

باب 31- صدقہ کرنے والا شخص اگر صدقے کا وارث بن جائے

603 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ

603- اخرجه مسلم (805/2) كتاب الصيام: باب: قضاء الصيام عن الميت رقم (1149/158,157)' وابو داؤد (520/1) كتاب الزكاة باب: من تصدق بصدقة ثم ورثها رقم (1656)' (129/2) كتاب الوصايا: باب: ماجاء في الرجل يهب الهبة ثم يوصى له بها او يورثها' رقم (2877)' (256/2) كتاب الايمان والنذور: باب: في قضاء النذر عن الميت رقم (3309)' وابن ماجه (559/1) كتاب "الصيام" باب: من مات و عليه صيام نذر رقم (1759)' واحمد (351/5-361)' كلهم من طريق عبدالله بن عطاء عن عبدالله بن بريدة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم -

تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَّاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا يُعْرَفُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا لِلّٰهِ فَاِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ اَنْ يَّصْرِفَهَا فِيْ مِثْلِهٖ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَطَاءٍ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز صدقہ کے طور پر دی' والدہ کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اجر لازم ہوگیا اور وہ وراثت میں تمہیں مل جائے گی' اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! والدہ پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم تھا' کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طرف سے روزے رکھ لو! اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! انہوں نے کبھی حج نہیں کیا' کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اس کی طرف سے حج کرلو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بریدہ کے حوالے سے' یہ روایت صرف اسی سند کے حوالے سے منقول ہے۔

اس کے راوی عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' جب آدمی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' اور پھر اس چیز کا وارث بن جاتا ہے' تو یہ اس کے لئے حلال ہوگی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ وہ چیز ہے' جسے اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص کیا ہے' تو جب وہ اس کا وارث بنے گا تو اس پر لازم ہے: وہ اسے اسی طرز پر دوبارہ خرچ کر دے۔

سفیان ثوری' زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

باب 32- صدقہ واپس لینے کا مکروہ ہونا

604 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِى صَدَقَتِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 33- مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا

605 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّىْ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِىْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّىْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَيْسَ شَىْءٌ يَّصِلُ اِلَى الْمَيِّتِ اِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

604- للحديث طرق عن عمر بن الخطاب. رضى الله عنه: مع اختلاف فى الالفاظ بالزيادة والنقصان فقد اخرجه البخارى (413/3) كتاب الزكاة: باب: هل يشترى صدقته؟ ولا باس ان يشترى صدقة غيره رقم (1489) واطرافه فى (2775-2972-3002) كتاب الهبات: باب: كراهة شراء الانسان ماتصدق به ممن تصدق عليه' رقم (1621/4) والنسائى (109/5) كتاب الزكاة باب: شراء الصدقة' و مسلم (1240/3) رقم (-2617 2616)' من طريق الزهرى عن سالم عن عبدالله بن عمر عنه به. واخرجه البخارى (413/3) كتاب الزكاة باب: هل يشترى صدقته؟ ولا باس ان يشترى صدقة غيره' رقم (1490) واطرافه فى (2623-2626-2970-3003) ومسلم (1239/3) كتاب "الهبات" باب: كراهية شراء الالسان ما تصدق عليه' رقم (1620/2,1)' والنسائى (108/5) كتاب الزكاة باب: شراء الصدقة' رقم (2615)' وابن ماجه (799/2) كتاب الصدقات: باب: الرجوع فى الصدقة' رقم (2616) من طريق زيد بن اسلم عن ابيه عنه به والحميدى (10/1) رقم (15) من نفس الطريق. واخرجه مسلم (1240/3) كتاب الهبات: باب: كراهية شراء الانسان ما تصدق به ممن تصدق عليه رقم (1621/3) من طريق مالك عن نافع عن ابن عمر.

605- اخرجه البخارى (465/5) كتاب الوصايا: باب: اذا وقف ارضا ولم يبين الحدود فهو جائز' وكذلك الصدقة' رقم (2770) وابو داؤد (131/2) كتاب الوصايا باب: ماجاء فيمن مات عن غير وصية يتصدق عنه' رقم (2882)' والنسائى (252/6) كتاب: باب: فضل الصدقة عن الميت' (3655).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ اِنَّ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي بُسْتَانًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا انہیں فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ بولا: میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اس باغ کو والدہ کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہل علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: صرف صدقہ اور دعا (کا اجر وثواب) میت تک پہنچتا ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو عمرو بن دینار کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

حدیث کے لفظ ''مخرف'' کا مطلب ''باغ'' ہے۔

بَابُ فِي نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب 34- خاتون کا شوہر کے گھر میں سے خرچ کرنا

606 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي اُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے دن خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے' شوہر کی اجازت کے بغیر' کوئی چیز خرچ نہ کرے' عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اناج بھی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارا سب سے بہترین مال ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

607 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

606- اخرجه ابن ماجه (770/2) كتاب التجارات: باب: ما للمراة من مال زوجها' رقم (2295)

متن حدیث: اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا کَانَ لَھَا بِہٖ اَجْرٌ وَّلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلَا یَنْقُصُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِہٖ شَیْئًا لَہٗ بِمَا کَسَبَ وَلَھَا بِمَا اَنْفَقَتْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے' تو اس عورت کو بھی اس کا اجر ملتا ہے' اور اس کے شوہر کو بھی اسی کی مانند اجر ملتا ہے اسی طرح خزانے کے نگران کو بھی اجر ملتا ہے' ان میں سے کسی ایک کے اجر میں' اس کے ساتھی کے اجر کی وجہ سے' کمی نہیں ہوئی' شوہر کو اس بات کا اجر ملے گا' جو اس نے کمایا ہے' اور عورت کو اس بات کا اجر ملے گا' جو اس نے خرچ کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

608 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا بِطِیْبِ نَفْسٍ غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا مِثْلُ اَجْرِہٖ لَھَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَّلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ وَّعَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ لَا یَذْکُرُ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ مَسْرُوْقٍ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنی رضامندی کے ساتھ کسی خرابی کو پیدا کیے بغیر' اپنے شوہر کے گھر میں سے' کوئی چیز (اللہ تعالیٰ کے نام پر) دیتی ہے' تو اس عورت کو اس مرد کی طرح اجر ملتا ہے' عورت کو اس بات کا اجر ملتا ہے' جو اس نے بھلائی کی نیت کی تھی' خزانے کے نگران کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت عمرو بن مرہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے اس حدیث میں مسروق کے حوالے کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ

باب 35- صدقہ فطر کا بیان

609 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ

متن حدیث: کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ

607- اخرجه النسائي في "الكبرى" (35/2) كتاب الزكاة: باب: صدقة المراة من بيت زوجها' رقم (2319)' (379/5) كتاب عشرة النساء باب: ثواب ذلك وذكر الاختلاف على شقيق في حديث عائشة فيه' رقم (19196) عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل يحدث عن عائشة.

608- اخرجه النسائي في "الكبرى" (379/5)' كتاب عشرة النساء: باب: ثوا بذلك' و ذكر الاختلاف على شقيق عمن حديث عائشة فيه' رقم (9198/3-9197/2). عن شقيق عن مسروق عن عائشة.

صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّىْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ صَاعًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ صَاعٌ اِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَاِنَّهُ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے' تو ہم صدقہ فطر میں اناج کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع دیا کرتے تھے' ہم اسے اسی طرح ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) مدینہ منورہ آئے' انہوں نے اس بارے میں لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میرا یہ خیال ہے: شام کی گندم کے دو مد' کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: گندم کے علاوہ ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا' گندم کا نصف صاع ادا کرنا بھی کافی ہے۔

سفیان ثوری' ابن مبارک اور اہلِ کوفہ کی یہی رائے ہے: گندم کا نصف صاع (صدقہ فطر کے طور پر) ادا کیا جائے گا۔

610 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِىْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُّدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ

609- اخرجه البخاری (434/3) کتاب الزکاة: باب: صاع من شعیر' رقم (1505) واطرافه فی (1506-1508-1510)' من طریق زید بن اسلم عنه به واخرجه مسلم (678/2) کتاب الزکاة: باب: زکاة الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر' رقم (17,18,19,20, 21 /985) عن عیاض بن عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح' وابو داؤد (-508 1/507) کتاب الزکاة: باب: کم یودی فی صدقة الفطر' رقم (-1617-1618 1616) عن عیاض ایضا' والنسائی (52/5) کتاب الزکاة: باب: الدقیق' رقم (2514)' باب: "الزبیب" رقم (2412)' باب: الشعیر رقم (2517)' باب: التمر فی زکاة الفطر رقم (2511) باب: الاقط' رقم (2418) من طرق عن عیاض عنه به' اخرجه ابن ماجه (585/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الفطر' رقم (1829) من طریق عیاض عنه به' ووهم الحاکم فاخرجه فی "المستدرک" (411/1).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عُمَرُ ابْنُ هَارُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا جَارُوْدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں ایک اعلان کرنے والے شخص کو بھیجا (اس نے یہ اعلان کیا) خبردار! ہر مسلمان مرد اور عورت' آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے' جو گندم کے دومد ہوں گے اس کے علاوہ ہر طرح کے غلے کا ایک صاع ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ یہی حدیث بعض دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

611 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ وَّثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِىْ صُعَيْرٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مرد' عورت' آزاد، غلام شخص پر لازم کی ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا' یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حارث بن عبدالرحمٰن کے دادا' حضرت ثعلبہ بن ابوصعیر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

612 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

612- اخرجه البخاری (432/3) کتاب الزکاة: باب: صدقة الفطر علی العبد وغیره من المسلمین' رقم (1504)' ومسلم (677/2) کتاب الزکاة: باب: زکاة الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر' رقم (984/16,15,14,13,12)' وابو داؤد (507,506/1) کتاب الزکاة: باب: کم یودی فی صدقة الفطر' رقم (1611-1612-1613)' والنسائی (48/5) کتاب الزکاة: باب: فرض زکاة رمضان علی الصغیر رقم (2502)' باب: فرض زکاة رمضان علی المسلمین دون المعاهدین' رقم (2503-2504)' باب: کم فرض' رقم (255)' وابن ماجه (584/1) کتاب الزکاة: باب: صدقة الفطر' رقم (1825-1826)' ومالك (283/1) کتاب الزکاة: باب: من تجب علیه زکاة الفطر' رقم (51)' واحمد (63/2)' (114-55-5/2)' والدارمی (392/1) کتاب الزکاة: باب: فی زکاة الفطر' وعبد بن حمید (ص 242) رقم (743)' من طرق عن نافع.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَزَادَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَّافِعٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّيْ عَنْهُمْ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا' یہ ادائیگی ہر آزاد' غلام' مرد اور عورت مسلمان پر لازم ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام مالک نے اس کو نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' جیسا کہ ایوب نے اسے نقل کیا ہے' تاہم اس میں لفظ ''مسلمانوں'' زائد استعمال ہوا ہے۔

دیگر اہلِ علم نے اس روایت کو نافع کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس روایت میں لفظ ''مسلمانوں'' ذکر نہیں کیا۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر کسی شخص کے کچھ غلام مسلمان نہ ہوں' تو وہ ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہیں کرے گا۔

امام مالک' امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ ان لوگوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا اگرچہ وہ غلام غیر مسلم ہیں۔

ثوری' ابن مبارک اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

باب 36: اسے (یعنی صدقہ فطر کو نمازِ عید) سے پہلے ادا کرنا

613 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ

613- اخرجه البخاري (430/3) كتاب الزكاة: باب: فرض صدقة الفطر' رقم (1503)' واطرافه في (1504-1507-1509-1511-1512)' ومسلم (679/2) كتاب الزكاة: باب: الامر باخراج زكاة الفطر قبل الصلاة' رقم (22 ,986/23)' وابو داؤد (506/1) كتاب الزكاة: باب: متى تودى الزكاة' رقم (1610)' والنسائي (54/5) كتاب الزكاة: باب: الوقت الذي يستحب ان تودى صدقة الفطر فيه' رقم (2521)' واحمد (151/2-154-157) وابن خزيمة (91,90/4) حديث (2422-2421)' وعبد بن حميد (ص 249) رقم (780).

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِىْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن' نماز کے لئے جانے سے پہلے' صدقہ فطر ادا کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی نماز عید کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ

باب 37- زکوٰۃ جلدی ادا کرنا

614 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِىٍّ عَنْ عَلِىٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' یعنی اس کے فرض ہونے سے پہلے ہی (ادا کر دینا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی۔

615 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِىِّ عَنْ عَلِىٍّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ دِيْنَارٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِىْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ تَعْجِيْلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَاٰى طَائِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يُعَجِّلَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ قَالَ اَحَبُّ اِلَىَّ اَنْ لَّا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

614- اخرجه ابو داؤد (510/1) كتاب الزكاة: باب: فى تعجيل الزكاة: رقم (1624)' وابن ماجه (572/1) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الزكاة قبل محلها' رقم (1795)' واحمد (104/1)' والدارمى (385/1) كتاب الزكاة: باب: تعجيل الزكاة' وابن خزيمة (49/4, 50) حديث (2331)' من طريق حجية بن عدى عن على رضى الله عنه.

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم نے عباس سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کرلی تھی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

زکوٰۃ کی جلد ادائیگی سے متعلق حدیث کو میں' اسرائیل کے حوالے سے' حجاج بن دینار کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتا ہوں' اسماعیل بن زکریا نے حجاج بن دینار کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ میرے نزدیک اسرائیل کی حجاج کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

حکم بن عتیبہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

زکوٰۃ کے فرض ہونے سے پہلے ہی' اس کی جلد (پیشگی) ادائیگی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ کے نزدیک اسے جلد ادا نہیں کیا جاسکتا۔ سفیان ثوری نے ان کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: اس کو جلد ادا نہ کیا جائے۔

اکثر اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص اس کے فرض ہونے سے پہلے اسے جلد (یعنی پیشگی) ادا کردیتا ہے' تو یہ اس کی طرف سے ادا ہوجائے گی۔

امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

باب 38- مانگنے کی ممانعت

616 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِىَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ وَاَنَسٍ وَّحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَّسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی شخص کا جا کر اپنی پشت پر لکڑیاں لاد کر لانا اور انہیں صدقہ کرنا اور لوگوں سے بے نیاز رہنا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ کسی شخص سے کچھ

616- اخرجه مسلم (721/2) كتاب الزكوة باب كراهة المسالة للناس (1042/107/108)

مانگے اور وہ اسے کچھ دے' یا نہ دے بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے' اور تم (خرچ کرنے میں) اپنے زیر کفالت سے آغاز کرو۔

اس بارے میں حضرت حکیم بن حزام' حضرت ابوسعید خدری' حضرت زبیر بن عوام' حضرت عطیہ سعدی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت مسعود بن عمرہ' حضرت ابن عباس' حضرت ثوبان' حضرت زیاد بن حارث صدائی' حضرت انس' حضرت حبشی بن جنادہ' حضرت قبیصہ بن مخارق' حضرت سمرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ بیان نامی راوی کے حوالے سے قیس سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ ''غریب'' ہے۔

617 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مانگنا ایک زخم ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے (یعنی عزت کو خراب کرتا ہے) آدمی یا حاکم وقت سے مانگے' یا کسی ایسی ضرورت کے وقت مانگے' جس میں مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

617- اخرجه ابو داؤد (515/1) كتاب الزكاة: باب: ما تجوز فيه المسألة' رقم (1639)' والنسائي (100/5) كتاب الزكاة: باب: مسألة الرجل ذا سلطان' رقم (2599)' واحمد (10/5-19).

کِتَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزہ کے بارے میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 1- رمضان کے مہینے کی فضیلت

618 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّيُنَادِيْ مُنَادٍ يَّا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَلْمَانَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے' جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے' اور ان میں سے کوئی ایک بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا' جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے' اور ان میں سے کسی ایک کو بھی بند نہیں کیا جاتا' ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے' اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھو! اور اے شر کے طلب گار! رک جاؤ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بہت سے لوگوں کو) جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے۔

اسی بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

619 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

618- اخرجه ابن ماجه (526) كتاب الصيام: باب: ما جاء فى فضل شهر رمضان رقم (1642)

619- اخرجه البخارى (1/15-1) كتاب الايمان: باب: صوم رمضان احتسابا من الايمان' رقم (38)' (4/138) كتاب الصوم: باب: من صام رمضان ايمانا واحتسابا ونية' رقم (1901)' (4/300) كتاب الليلة القدر: باب: فضل ليلة القدر' رقم (2014)' ومسلم (3/87,88- الابى) كتاب صلاة المسافرين و قصرها:باب: الترغيب فى قيام رمضان وهوالتراويح رقم (173,174/759,175,176/760)' وابو داؤد (1/436) كتاب الصلاة: باب: فى قيام شهر رمضان' رقم (1372)' والنسائى (4/156,157) كتاب الصيام' باب: ثواب من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا والاختلاف على الزهرى فى الخبر فى ذلك' رقم (2199:2205)' وابن ماجه (1/420) كتاب اقامة الصلاة' والسنة فيها: باب: ماجاء فى قيام شهر رمضان' رقم (1326)' واحمد (2-241-347-408-232-385)' والحميدى (2/422)' رقم (950)' وابن خزيمة (3/195) رقم (1894)' والنسائى (8/117, 118) كتاب الايمان وشرائعه' باب: قيام رمضان رقم (5024:5026).

متن حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حکم حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الَّذِىْ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرٍ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَوْلَهُ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِىْ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے اور اس میں نوافل ادا کئے' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث جسے ابوبکر عیاش نے اعمش کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: یہ صرف ابوبکر نامی راوی سے منقول ہے۔

میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: حسن بن ربیع نے ابوالاحوص کے حوالے سے' اعمش کے حوالے سے' مجاہد سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے'' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میرے نزدیک یہ روایت ابوبکر بن عیاش سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب 2- (رمضان) کے مہینے سے پہلے (یعنی شعبان کے آخری دنوں میں) روزے نہ رکھے جائیں

620 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَّلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا

620- اخرجه البخاری (152/4) كتاب الصوم: باب: لا يتقدمن رمضان بصوم يوم ولا يومين' رقم (1914)' ومسلم (763, 762/2) كتاب الصيام: باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين' رقم (1082/21)' وابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: فيمن يصل شعبان برمضان' رقم (2335)' والنسائی (149/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على يحيى بن ابى كثير' ومحمد بن عمرو على ابى سلمة فيه' رقم (2173)' وابن ماجه (528/1) كتاب "الصيام": باب: فى النهى ان يتقدم رمضان بصوم' الا من صام صوما فوافقه' رقم (1650)' والدارمی (4/2) كتاب الصيام: باب: النهى عن صيام يوم الشك' واحمد (515-513-477-408-337-234/2)

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا اَنْ يَّتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰى رَمَضَانَ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يَّصُوْمُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهٗ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ عِنْدَهُمْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (رمضان) کے مہینے سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو' البتہ اگر (کسی اور معمول کے حساب سے روزوں) کے موافق وہ دن آ جائے' تو اس دن روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند کو دیکھ کر عید الفطر کرو' اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تیس کی گنتی پوری کر لو پھر عید الفطر کرو۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ ربعی بن حراش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے رمضان کی وجہ سے روزہ رکھے' البتہ اگر کوئی شخص ویسے روزے رکھتا ہو' اور اس دن اس کے روزے کا دن آ جائے' تو ان اہلِ علم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

621 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهٗ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں سے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو' البتہ اگر کوئی شخص ویسے روزے رکھتا ہو' تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

باب 3: مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

622 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشُكُّ فِيهِ النَّاسُ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَمَّارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ كَرِهُوا أَنْ يَصُومَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ وَرَأَى أَكْثَرُهُمْ إِنْ صَامَهُ فَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يَقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ

◆◆ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں' ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے پاس بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: کھاؤ! حاضرین میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے (کھانے میں شریک نہیں ہوئے) اور بولے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کا دن جس میں شک ہے؟ (کہ وہ رمضان کا دن ہے یا نہیں ہے) جس نے اس دن روزہ رکھا اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین سے تعلق رکھنے والے اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان ثوری' امام مالک بن انس' عبداللہ بن مبارک' شافعی' احمد اور اسحق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ حضرات فرماتے ہیں: آدمی کا مشکوک دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

ان میں سے اکثر کی یہ رائے ہے: اگر آدمی نے اس دن روزہ رکھ لیا اور وہ واقعی رمضان کا دن ہو' تو بھی وہ اس روزے کی قضاء کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب 4- رمضان کے لئے شعبان کی پہلی کے چاند سے حساب رکھنا

623 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

متنِ حدیث: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

622- اخرجه البخاری (142/4) كتاب الصوم باب: قول النبی صلی الله عليه وسلم اذا رايتم الهلال فصوموا' واذا رايتموه فافطروا' فی ترجمة الباب تعليقاً' وابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: كراهية صوم يوم الشك' رقم (2334)' والنسائی (153/4) كتاب الصوم: باب: صيام يوم الشك' رقم (2188)' وابن ماجه (527/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء فی صيام يوم الشك' رقم (1645) من طرق صلة بن زفر عنه رضی الله عنه.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِىَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ

اسنادِ دیگر: وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے لئے شعبان کی پہلی کے چاند سے گنتی رکھو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف ابومعاویہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

تاہم مستند روایت وہ ہے' جسے محمد بن عمرو کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

یہ روایت اسی طرح یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جیسا کہ محمد بن عمرو لیثی نے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهٗ

باب 5: پہلی کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا' اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کی جائے گی

624 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے (دو ایک دن پہلے) روزہ نہ رکھو' پہلی کے چاند کو دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرو' اگر درمیان میں بادل حائل ہو جائے' تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

624- اخرجه النسائي (136/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه' رقم (2129)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔
یہ روایت ان کے حوالے سے دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

باب 6- مہینہ کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے

625 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنِىْ عِيسَى بْنُ دِينَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الشَّهْرُ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں نے تیس روزے جتنی دفعہ رکھے ہیں انتیس روزے اس سے زیادہ نہیں رکھے۔

اس بارے میں حضرت عمر' حضرت ابو ہریرہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت ابن عباس' حضرت ابن عمر' حضرت انس' حضرت جابر' سیّدہ ام سلمہ اور حضرت ابوبکرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہینے کبھی 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔

626 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِىْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواج سے ایلاء کرلیا' آپ ایک بالا خانے میں 29 دن تک قیام پذیر رہے (پھر گھر تشریف لے جانے لگے) تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کے لئے ایلاء کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مہینہ 29 دن کا ہے۔

625- اخرجہ ابو داؤد (710/1) کتاب الصیام: باب: الشھر یکون تسعا و عشرین' رقم (2322)' واحمد (397/1-405-408-441-450)' وابن خزیمۃ (208/3)' رقم (1922)' من طریق عیسیٰ بن دینار مولی خزاعۃ عن ابیہ عن عمرو بن الحارث ابن ابی ضرار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ.

626- اخرجہ البخاری (143/4) کتاب الصوم: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اذا رایتم الھلال رقم (1911)' (581/1) کتاب الصلاۃ: باب: الصلاۃ فی السطوح والمنبر والخشب' رقم (387)' واطرافہ فی (1-2469-5201-5289-6684-805-1114-911-689-732-633)' والنسائی (167/6) کتاب الطلاق: باب: الایلاء رقم (3456).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

باب 7- گواہی کی بنیاد پر روزہ رکھنا

627 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَّصُومُوا غَدًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

اختلافِ روایت: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَّرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّأَكْثَرُ أَصْحَابِ سِمَاكٍ رَوَوْا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِي الصِّيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ قَالَ إِسْحٰقُ لَا يُصَامُ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْإِفْطَارِ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ وہ بولا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اسے سماک بن حرب کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

سماک کے اکثر شاگردوں نے اسے سماک کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یہ حضرات فرماتے ہیں: روزے کے (چاند کے) بارے میں ایک آدمی کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

627- اخرجه ابو داؤد (715/1) كتاب الصيام: باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان' رقم (2340)' والنسائي (132/5) كتاب الصيام: باب: قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان رقم (2112-2113)' وابن ماجه (529/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في الشهادة على رؤية الهلال رقم (1652).

ابن مبارک' شافعی' احمد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام اسحٰق فرماتے ہیں: روزے رکھنے کیلئے دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

عیدالفطر کے بارے میں اہلِ علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے: اس میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

باب 8- عید کے دو مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے

628 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ سند: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَحْمَدُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِىْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ اِنْ نَقَصَ اَحَدُهُمَا تَمَّ الْاٰخَرُ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ وَاِنْ كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَّعَلٰى مَذْهَبِ اِسْحٰقَ يَكُوْنُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعًا فِىْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ' اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عید کے دونوں مہینے (ایک ساتھ) کم نہیں ہوتے' رمضان اور ذوالحج۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: یہ دونوں مہینے' یعنی رمضان اور ذوالحج' ایک ہی سال میں ایک ساتھ کم نہیں ہوتے' اگر ان میں سے کوئی ایک کم ہوگا تو دوسرا مکمل ہوگا۔

امام اسحٰق فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: اگر یہ مہینے 29 دن کے بھی ہوں' تو بھی مکمل شمار ہوں گے' ان میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ امام اسحاق کے مؤقف کے حساب سے یہ دونوں مہینے' ایک ہی سال میں' ایک ساتھ کم ہو سکتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

باب 9- ہر شہر والوں کے لئے ان کی رؤیت ہلال (کا اعتبار ہوگا)

628- اخرجه البخاری (148/4) کتاب الصوم: باب: شهرا عيد لا ينقصان' رقم (1912) ومسلم (766/2) کتاب الصيام: باب: بيان معنى قوله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان' رقم (1089/32,31)' وابو داؤد (710/1) کتاب الصيام: باب: الشهر يكون تسعا و عشرين' رقم (2323)' وابن ماجه (531/1) کتاب الصيام: باب: ماجاء فى شهرى العيد' رقم (1659)' واحمد (38/5-47) من طريق عبدالرحمن بن ابى بكرة عن ابيه يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم.

629 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ءَاَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ

◆◆ کریب بیان کرتے ہیں' سیّدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شام بھیجا وہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا میں نے ان کا کام پورا کیا۔ اسی دوران رمضان کا پہلی کا چاند نظر آ گیا میں اس وقت شام میں ہی تھا ہم نے جمعہ کی رات کو پہلی کا چاند دیکھ لیا' پھر میں مہینے کے آخری حصے میں مدینہ منورہ پہنچا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں مجھ سے دریافت کیا: انہوں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم لوگوں نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا' کیا تم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: لوگوں نے اسے دیکھا تھا انہوں نے روزہ رکھا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات پہلی کا چاند دیکھا تھا' ہم روزے رکھتے رہیں گے' اور تیس دن پورے کریں گے' یا پھر یہ ہے: (تیس دن ہونے سے پہلے) ہم پہلی کا چاند دیکھ لیں' کریب کہتے ہیں' میں نے کہا: کیا آپ کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح ہدایت کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح غریب" ہے' اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی ہر شہر والوں کے لئے ان کی رویت ہلال کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

باب 10- کس چیز سے افطاری کرنا مستحب ہے؟

630 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ وَّجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَّا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ

629- اخرجه مسلم (765/2) كتاب الصيام: باب: بيان ان لكل بلد رؤيتهم وانهم اذا راوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم' رقم (1087/28)' والنسائي (131/4) كتاب الصيام: باب: اختلاف اهل الآفاق في الرؤية' رقم (2111)' واحمد (306/1).

630- اخرجه النسائي في "الكبرٰى" (253/2) كتاب الصيام: باب: مايستحب للصائم ان يفطر عليه' رقم (164/4) كتاب الاطعمة: باب: التمر وما ذكر فيه۔

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّلَا نَعْلَمُ لَهُ اَصْلًا مِّنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَّهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنُ عَوْنٍ يَّقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَّالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو کھجور مل جائے وہ اس کے ذریعے افطار کرے اور جسے کھجور نہ ملے وہ پانی کے ذریعے افطار کرلے' کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

اس بارے میں حضرت سلمان بن عامر سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے حوالے سے منقول ہے' اور صرف اس کو سعید بن عامر نے روایت کیا ہے' یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ عبد العزیز بن صہیب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی اصل کا علم نہیں ہے۔

شعبہ کے شاگردوں نے اس روایت کو عاصم احول کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' سیّدہ رباب کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے' اور یہ روایت سعید بن عامر سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

اسی طرح ان شاگردوں نے شعبہ کے حوالے سے' عاصم کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس سند میں شعبہ نے سیّدہ رباب کا تذکرہ نہیں کیا۔

تاہم صحیح روایت وہ ہے' جو سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور دیگر اہلِ علم نے عاصم احول کے حوالے سے' حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے' سیّدہ رباب کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے نقل کیا ہے۔

ابن عون فرماتے ہیں: یہ روایت ام رائح بنت صلیع کے حوالے سے' حضرت سلمان بن عامر سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ رباب ہی ام رائح ہیں۔

631 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

631- اخرجه ابوداؤد (719/1) كتاب الصيام: باب: ما يفطر عليه' رقم (2355)' وابن ماجه (542/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء على ما يستحب الفطر' رقم (1699)' واحمد (4/17-18)' والدارمي (7/2) كتاب الصوم: باب: ما يستحب الافطار عليه.

متن حدیث: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄◄ حفصہ بنت سیرین سیّدہ رباب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت سلمان بن عامر ضبی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: کسی شخص نے افطاری کرنی ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ذریعے افطاری کرلے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

632 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حدیث دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ فِي الشِّتَاءِ عَلٰى تَمَرَاتٍ وَّفِي الصَّيْفِ عَلَى الْمَاءِ

◄◄ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ذریعے افطاری کرلیتے تھے' تازہ کھجوریں نہیں ہوتی تھیں' تو خشک کھجوروں کے ذریعے افطاری کرلیتے تھے' اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں' تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے' آپ سردی کے موسم میں کھجوروں کے ذریعے' اور گرمی کے موسم میں پانی کے ذریعے افطار کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

باب 11- عید الفطر اس دن ہوگی' جب لوگ عید الفطر منائیں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی' جب لوگ عید الاضحیٰ منائیں گے

633 سندِ حدیث: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

632- اخرجه ابو داؤد (719/1) كتاب الصيام: باب: ما يفطر عليه' رقم (3256)' واحمد (164/3).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَلصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّونَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا اَنَّ الصَّوْمَ وَالْفِطْرَ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعُظْمِ النَّاسِ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ اس دن ہوگا' جس دن تم لوگ روزہ رکھو گے' اور عیدالفطر اس دن ہوگی' جس دن تم لوگ عیدالفطر کرو گے اور عیدالاضحیٰ اس دن ہوگی' جس دن تم لوگ عیدالاضحیٰ کرو گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی یہ وضاحت کی ہے: اس کا مطلب یہ ہے: روزہ رکھنا اور عیدالفطر کرنا مسلمانوں کی جماعت اور لوگوں کی اکثریت کے ساتھ ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب 12- جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے' تو روزہ دار افطاری کر لے

634 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى وَاَبِي سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب رات آ جائے اور دن رخصت ہو جائے' سورج غروب ہو جائے' تو تم افطاری کرلو۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

633- لم يخرجه الا الترمذي من اصحاب الكتب الستة' بهذا اللفظ كما في "التحفة" (482/9) رقم (12997)' لكن اخرجه ابو داؤد بلفظ مقارب (710/1) 'كتاب الصيام: باب: اذا اخطا القوم الهلال' رقم (2324) ولم يذكر فيها الصوم' واخرجه ابن ماجه (531/1) كتاب الصيام: باب: ما جاء في شهري العيد' رقم (1660) نحوا من رواية ابي داؤد' الا انه لم يذكر موقف عرفة كما جاء في رواية ابي داؤد.

634- اخرجه البخاري (231/4) كتاب الصوم: باب: متى فطر الصائم رقم (1954) ومسلم (772/2) كتاب الصيام: باب: انقضاء الصوم و خروج النهار' رقم (1100/51)' واحمد (1/35-48) وابوداؤد (718/1) كتاب الصيام: باب: وقت فطر الصائم رقم (2351) والدارمي (7/2) كتاب الصيام' باب: في تعجيل الافطار.

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

باب 13- جلدی افطاری کرنا

635 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اسْتَحَبُّوا تَعْجِيلَ الْفِطْرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے۔ جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم اور دیگر حضرات نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔ ان کے نزدیک افطاری جلدی کرنا مستحب ہے۔

امام شافعی' امام احمد اور اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

636 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِي اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّاَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو افطاری جلد کر لیتے ہیں۔

635- اخرجه البخاری (234/4) کتاب الصوم: باب: تعجیل الافطار رقم (1957)' ومسلم (771/2) کتاب "الصیام" باب: فضل السحور و تاکید استحبابه' رقم (1098/48)' وابن ماجه (541/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی تعجیل الافطار' رقم (1697)' واحمد (331/4-334-336-337-339)' والدارمی (7/2) کتاب الصیام: باب: فی تعجیل الفطر۔

636- اخرجه احمد (329/2)

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

637 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ عَطِيَّةَ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ اَبِىْ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَابْنُ عَامِرٍ اَصَحُّ

◄► ابوعطیہ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: اے ام المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے دوافراد ہیں' ان میں سے ایک صاحب افطاری جلدی کرکے مغرب کی نماز بھی جلدی ادا کرلیتے ہیں اور دوسرے صاحب افطاری اور نماز دونوں تاخیر سے ادا کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: ان دونوں میں سے افطاری جلد کرنے اور نماز جلدی پڑھنے والے کون صاحب ہیں؟ ہم نے عرض کی: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (راوی بیان کرتے ہیں) وہ دوسرے صاحب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ (جو افطاری اور نماز اخیر سے ادا کرتے تھے)

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعطیہ نامی راوی کا نام مالک بن ابوعامر ہمدانی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام مالک بن عامر ہمدانی ہے' اور یہی درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

باب 14- سحری میں تاخیر کرنا

638 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

637- اخرجه مسلم (771/2) كتاب الصيام: باب: فضل السحور و تاكيداستحبابه' رقم (1099/50,49)' وابو داؤد (718/1) كتاب الصيام: باب: مايستحب من تعجيل الفطر" رقم (2354)' والنسائى (143/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على سليمان بن مهران فى حديث عائشة فى تاخير السحور واختلاف الفاظهم' رقم (2158 ,2161)' واحمد (48/6).

638- اخرجه البخارى (44/4) كتاب الصوم: باب: قدر كم بين السحور و صلاة الفجر' رقم (1921)' ومسلم (771/2) كتاب الصيام: باب: فضل السحور و[illegible] استحبابه واستحباب تاخيره و تعجيل الفطر' رقم (1097/47)' والنسائى (143/4) كتاب الصيام: باب: قدر مابين السحور و بين صلاة الصبح' رقم (2155)' وابن ماجه (540/1)' كتاب الصيام: باب: ماجاء فى تاخير السحور' رقم (1694)' وابن خزيمة (215/3) رقم (1941)' واحمد (182/5)' والدارمى (6/2) كتاب الصوم: باب: مايستحب من تاخير السحور.

متن حدیث: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ اٰيَةً حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ اٰيَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اسْتَحَبُّوا تَاْخِيرَ السُّحُورِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: جتنی دیر میں پچاس آیات پڑھی جاتی ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پچاس آیات کی قرأت کی مقدار جتنا وقت تھا۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور سحری میں تاخیر کو مستحب قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

باب 15: صبح صادق کا بیان

639 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ حَدَّثَنِي اَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰى يَكُونَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قیس بن طلق بیان کرتے ہیں' میرے والد حضرت طلق بن علی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سحری کے وقت) کھاتے پیتے رہو چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے' تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں ظاہر نہ ہو (یعنی صبح صادق نہ ہو جائے)

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

639- اخرجه ابو داؤد (717/1) كتاب: الصيام باب: وقت السحور' رقم (2348)' واحمد (23/4)' وابن خزيمة (211/3) رقم (1930) من طريق عبدالله بن النعمان السحيمي عن قيس بن طلق عنه يبلغ به النبي صل الله عليه وسلم .

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' اوران کے نزدیک روزہ دار پر کھانا پینا اس وقت تک حرام نہیں ہوتا جب تک چوڑائی کی سمت میں پھیلنے والی سرخ' یعنی صبح صادق ظاہر نہ ہوجائے۔

عام اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

640 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّيُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِىْ هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ هُوَ الْقُشَيْرِىُّ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِى الْاُفُقِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: بلال کی اذان اور لمبائی میں پھیلنے والی روشنی' تمہیں سحری کرنے سے نہ روکے' بلکہ صبح صادق وہ ہوتی ہے' جوافق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّشْدِيدِ فِى الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

باب 16- روزہ دار کے غیبت کرنے کی شدید مذمت

641 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا

640-اخرجه مسلم (770, 769/2) كتاب الصيام: باب: بيان ان الدخول فى الصوم يحصل بدخول الفجر' وان له الاكل وغيره حتى يطلع الفجر' و بيان صفة' الفجر التى لتعلق به الاحكام من الدخول فى الصوم' ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك' رقم (,1094/44,44,43 41 ,42)' وابو داؤد (716/1) كتاب الصيام: باب: وقت السحور' رقم (2346)' والنسائى (148/4) كتاب الصيام: باب: كيف الفجر' رقم (2171)' واحمد (13-9/5)' وابن خزيمة (210/3) رقم (1229)' كلهم من طريق عبدالله بن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم .

641- اخرجه البخارى (139/4) كتاب الصوم: باب: من لم يدع قول الزوروالعمل به فى الصوم' رقم (1903) وطرفه فى (6057)' وابو داؤد (720/1) كتاب الصيام: باب: الغيبة للصائم' رقم (2362)' وابن ماجه (539/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى الغيبة والرفث للصائم رقم (1689)' واحمد (452/2 -453 -505)' وابن خزيمة (241/3) رقم (1995)' من طريق ابن ابى ذئب عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابيه عن ابى هريرة رضى الله عنه يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم .

ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا چھوڑ دے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ السَّحُورِ

باب 17-سحری کرنے کی فضیلت کا بیان

642 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سحری کیا کرو' کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

643 وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ (۱)

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

642-اخرجه البخاری (165/4) كتاب الصوم: باب: بركة السحور من غير ايجاب' رقم (1923)' ومسلم (770/2): كتاب الصيام: باب: فضل السحور و تاكيد استحبابه رقم (45 /1095)' والنسائی (141/4): كتاب الصيام: باب: الحث على السحور' رقم (2144)' وابن ماجه (540/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في السحور' رقم (1692)' واحمد (3 /281 -99 -258)' وابن خزيمة (213/3) رقم (1937) والدارمی (6/2) كتاب الصيام: باب: فی فضل السحور۔

(۱)- اخرجه مسلم (771/2, 772): كتاب الصيام: باب: فضل السحور و تاكيد استحبابه' واستحباب تاخيره و تعجيل الفطر' رقم (1096/46)' وابو داؤد (716/1): كتاب الصيام: باب: فی توكيد السحور' رقم (2343)' والنسائی (146/4) كتاب الصيام: باب: فصل مابين صيامنا و صيام اهل الكتاب' رقم (2166)' واحمد (197/4) والدارمی (6/2): كتاب الصوم: باب: فضل السحور' وابن خزيمة (215/3) رقم (1940)' من طريق موسىٰ بن على بن رباح عن ابيه عن ابی قيس مولى عمرو بن العاص يبلغ به النبی صلى الله عليه وسلم۔

توضیح راوی: وَاَهْلُ مِصْرَ يَقُولُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ وَّاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عُلَيٍّ وَّهُوَ مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحِ اللَّخْمِيُّ

◆◆ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارے روزے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان بنیادی فرق سحری کھانا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی فرمان نقل کرتے ہیں:

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل مصر یہ کہتے ہیں: راوی کا نام موسیٰ بن علی ہے اور اہل عراق یہ کہتے ہیں: اس کا نام موسیٰ بن علی ہے یہ راوی موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب 18-سفر کے دوران روزہ رکھنا مکروہ ہے

644 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ حَتّٰى رَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ اِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَّهُوَ اَفْضَلُ وَاِنْ اَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

644- اخرجه مسلم (785/2, 786): كتاب الصيام: باب: جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية اذا كان سفر مرحلتين فاكثر، وان الافضل لمن اطاقه بلا ضرر ان يصوم، ولمن يشق عليه ان يفطر، رقم (90, 91/1114)، والنسائي (177/4) كتاب الصوم: باب: ذكر اسم الرجل، رقم (2263)، وابن خزيمة (255/3) رقم (2019) والحميدي (539/2) رقم (1289) من طريق جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم.

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلِهٖ حِيْنَ بَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهٗ قَبُوْلَ رُخْصَةِ اللّٰهِ فَاَمَّا مَنْ رَاَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَّصَامَ وَقَوِيَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ اَعْجَبُ اِلَيَّ

◄◄ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ جانے کے لئے نکلے جب آپ "کراع الغمیم" پہنچے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا ہوا تھا' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے' اور لوگ اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے پی لیا' لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے' بعض لوگوں نے روزہ توڑ دیا اور بعض نے بدستور روزہ رکھا' جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نافرمان لوگ ہیں۔

اس بارے میں حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

اہلِ علم نے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: سفر کے دوران روزہ توڑ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' یہاں تک کہ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص سفر کے دوران روزہ رکھ لے' تو اس پر دوبارہ روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: اگر کسی شخص میں یہ قوت ہو' اور وہ روزہ رکھ لے' تو یہ بہتر ہے' اور یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' لیکن اگر وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے۔

سفیان ثوری' مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "سفر کے دوران روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے" اور آپ کا یہ فرمان: جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ نے فرمایا: یہ نافرمانی لوگ ہیں" اس کا مفہوم یہ ہے: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی رخصت کو قبول نہیں کیا' البتہ جو شخص (سفر کے دوران) روزہ رکھنے کو جائز سمجھتا ہو' اور پھر بھی وہ روزہ رکھ لے اور وہ اس کی قوت بھی رکھتا ہو' تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب 19- سفر کے دوران روزہ رکھنے کی رخصت

645 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: یہ صاحب مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو نہ رکھو۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کہ "حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے سوال کیا تھا" یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

646 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يَعِيْبُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمَهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ اِفْطَارَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سفر کیا کرتے تھے تو کسی روزہ دار کے روزہ رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا اور نہ رکھنے والے کے نہ رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

647 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح قَالَ وحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ

645- اخرجه مسلم (2/789, 790): كتاب الصيام: باب: التخيير في الصوم والفطر في السفر' رقم (104, 105, 106, 107/1121, 103)' وابو داؤد (1/730): كتاب الصيام: باب: الصوم في السفر رقم (2402)' والنسائي (4/185, 186) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على سليمان بن يسار في حديث حمزة بن عمرو' رقم (2294 : 2302)' واحمد (3/494)' وابن خزيمة (3/312) رقم (2153).

646- اخرجه مسلم (2/786, 787) كتاب الصيام: باب: جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية اذا كان سفره مرحلتين فاكثر' وان الافضل لمن اطاق بلا ضرر ان يصوم' ولمن يشق عليه ان يفطر' رقم (93 : 96/1116) عنه' (97/1117).

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ فَكَانُوا يَرَوْنَ اَنَّهُ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَّمَنْ وَّجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوتا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوتا تھا تو روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا اور روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو غلط نہیں سمجھتا تھا یہ حضرات یہ سمجھتے تھے جس شخص میں قوت موجود ہو وہ روزہ رکھ لے تو یہ بہتر ہے اور جس کے اندر کمزوری ہو اور وہ روزہ نہ رکھے تو یہ بھی بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْاِفْطَارِ

باب 20- جنگ کرنے والے کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت

648 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِي حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيهِمَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْفِطْرِ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ هٰذَا اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْاِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَبِهِ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

معمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن مسیب سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو ابن مسیب نے یہ حدیث بیان کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں دو جنگوں میں شرکت کی ہے۔ ایک غزوہ بدر میں ایک فتح مکہ میں تو ہم نے ان دونوں موقعوں پر روزہ نہیں رکھا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: آپ نے جنگ کے دوران روزہ نہ رکھنے کی ہدایت کی تھی۔

648- اخرجه احمد (22/1)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے کہ انہوں نے دشمن کا سامنا کرنے کے وقت روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

باب 21- حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت

649 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ

متنِ حدیث: قَالَ اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّهٗ يَتَغَدّٰى فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّيَامَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَيْهِمَا اَوْ اِحْدَاهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِيْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْرِفُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرَانِ وَتَقْضِيَانِ وَتُطْعِمَانِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُفْطِرَانِ وَتُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ شَائَتَا قَضَتَا وَلَا اِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 'بنو عبداللہ بن کعب کے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے ہم پر حملہ کر دیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: آگے آؤ اور کھانا شروع کرو! میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' آپ نے فرمایا: آگے ہو جاؤ' آگے ہو جاؤ! میں تمہیں روزے کے بارے میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) روزہ رکھنے کے بارے میں بتاتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نصف نماز معاف کر دی ہے' حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ معاف کر دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید ان دونوں کا تذکرہ کیا تھا یا شاید ان دونوں میں سے کسی ایک کا تذکرہ کیا تھا'

649- اخرجه ابو داؤد (732/1): كتاب الصيام: باب: اختيار الفطر رقم (2408)' والنسائى (190/4) كتاب الصيام: باب: وضع الصيام عن الحبلى والمرضع' برقم (2315)' واحمد (347/4)' (29/5)' والنسائى (180/4): كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف معاوية بن سلام .... برقم (2274)' وعبد بن حميد (ص 160) رقم (431)' وابن خزيمة (268/3) رقم (2043) من طرق عنه رضى الله عنه.

لیکن اب مجھے اپنے اوپر افسوس ہے: میں نے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔

اس بارے میں حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ کا کعبی سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ان حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھیں گی اور اس کی قضا کرلیں گی اور (کفارے کے طور پر) کھانا کھلائیں گی۔

سفیان' مالک' شافعی اور احمد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں روزہ نہیں رکھیں گی اور (غریبوں کو) کھانا کھلا دیں گی' ان دونوں پر قضاء کرنا لازم نہیں ہے' تاہم اگر یہ دونوں چاہیں تو قضا کرسکتی ہیں' پھر ان پر کھانا کھلانا لازم نہیں ہوگا۔ اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب 22- مرحوم کی طرف سے روزہ رکھنا

650 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَاۗئَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ : وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ جَوَّدَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِيْ خَالِدٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ وَّلَا عَنْ عَطَاءٍ وَّلَا عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّاسْمُ اَبِيْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ

650- اخرجه البخاری (227/4) کتاب الصوم: باب: من مات و علیه صوم' رقم (1953)' ومسلم (804/2) کتاب الصیام: باب: قضاء الصیام عن المیت' رقم (154, 155/1148)' وابو داؤد (256/2) کتاب الایمان والنذور: باب: ماجاء فیمن مات و علیه صوم صام عنه ولیه' رقم (3310)' وابن ماجه (559/1)' کتاب الصیام: باب: من مات وعلیه صیام نذر' رقم (1758)' وفی الروایات ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله' وان امراۃ قالت: ان امی' واخری جاء ت بلفظ: ان اختی' ولم تأتی الروایة بهذا اللفظ الا فی ابن ماجه' واشار الیها البخاری فی روایته۔

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہو گیا ہے' اس پر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا لازم تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہاری بہن کے ذمے کچھ قرض ہوتا' تو کیا تم اسے ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا حق اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے)

اس بارے میں حضرت بریدہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوخالد نے اعمش سے منقول اس روایت کو بہترین طور پر نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوخالد کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اسے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ابوخالد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومعاویہ اور دیگر اہل علم نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے' مسلم بطین کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس کی سند میں سلمہ بن کہیل کا تذکرہ نہیں کیا' اور نہ ہی عطاء یا مجاہد کا ذکر کیا ہے۔

ابوخالد کا نام' سلیمان بن حیان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الْكَفَّارَةِ

باب 23- کفارے کا بیان

651 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا اِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَصُوْمُ عَنْهُ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ اُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ

توضیحِ راوی: قَالَ وَاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ عِنْدِيْ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى

651- اخرجه ابن ماجه (558/1) كتاب الصيام: باب: من مات وعليه صيام رمضان قد فرط فيه' رقم (1757)' وابن خزيمة (273/3) رقم (2056)' من طريق محمد عن نافع عن عبدالله بن عمر رضي الله عنه.

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہو تو اس کی طرف سے ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو "مرفوع" روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر "موقوف" ہے یعنی ان کا اپنا قول ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں گے۔

امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب میت کے ذمے نذر کے روزے رکھنا لازم ہو تو آدمی اس کی طرف سے روزے رکھ لے گا، لیکن اگر اس کے ذمے رمضان کی قضا لازم ہو تو اس کی طرف سے کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

امام مالک، امام سفیان اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا۔

اشعث نامی راوی یہ اشعث بن سوار ہیں۔

محمد نامی راوی میرے خیال کے مطابق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

باب 24: روزے کے دوران قے آ جانا

652 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ لَّا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

اختلافِ سند: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ السِّجْزِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَّا بَاْسَ بِهٖ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تین چیزیں ایسی ہیں، جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، پچھنے لگوانا، قے کرنا اور

652- اخرجه عبد بن حميد (ص 297) رقم (959)

احتلام ہو جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو زید بن اسلم کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ان راویوں نے اس حدیث میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

میں نے امام ابوداؤد سجزی (سنن ابوداؤد کے مؤلف) کو سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عبدالرحمٰن بن زید کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا، اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

باب 25- (روزے کے دوران) جان بوجھ کر قے کرنا

653 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَّمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسٰى بْنِ يُونُسَ

قولِ امام بخاری: وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَّا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا فَقَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ هٰكَذَا

653- اخرجه ابو داؤد (724/1) كتاب الصيام: باب: الصائم يستقى (القىء) عامدا' رقم (2380)' وابن ماجه (536/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى الصائم يقىء' رقم (1676)' واحمد (498/2)' وابن خزيمة (226/3) رقم (1960)' والدارمى (14/2)' كتاب الصوم: باب: الرخصة فى القىء للصائم' من طريق محمد بن سيرين عنه به.

رُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ مُفَسَّرًا

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَىْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو خود قے آجائے اس پر قضا لازم نہیں ہوگی لیکن جو جان بوجھ کر قے کردے' وہ قضاء کرے گا۔

اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام نامی راوی کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں جو عیسیٰ بن یونس سے منقول ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کردی تھی اور روزہ ختم کردیا تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر آپ نے قے کردی جس کی وجہ سے آپ کو کمزوری محسوس ہوئی' تو آپ نے اس وجہ سے روزہ ختم کردیا۔

بعض روایات میں اس کی اسی طرح وضاحت کی گئی ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس پر حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کسی روزہ دار کو قے آجائے' تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ جان بوجھ کر قے کردے' تو اسے قضاء ادا کرنی ہوگی۔

امام شافعی' امام سفیان ثوری' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الصَّائِمِ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ نَاسِيًا

باب 26- روزہ دار کا بھول کر کچھ کھا پی لینا

654 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

654- اخرجه الدارمی (13/2): کتاب الصیام: باب: فیمن اکل ناسیا' واحمد (489/2)' من طرق عن ابی هریرة رضی الله عنه' وانظر ما بعده. واخرجه البخاری (183/4, 184) کتاب الصوم: باب: الصائم اذا اکل وشرب ناسیا' رقم (1933) وطرفه فی (6669)' و مسلم (809/2) کتاب الصیام: باب: اکل الناسی و شربه و جماعه لایفطر' رقم (1155/171)' وابو داؤد (730/1)' کتاب الصیام: باب: من اکل ناسیا' رقم (2398)' وابن ماجه (535/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فیمن افطر ناسیا' رقم (1673)' واحمد (425/2, 491, 493, 513)' والدارمی (13/2) کتاب الصوم: باب: فیمن اکل ناسیا' وابن خزیمة (238/3) رقم (1989).

ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَخَلَّاسٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اَوْ نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ وَّاُمِّ اِسْحٰقَ الْغَنَوِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِى هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِذَا اَكَلَ فِى رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بھول کر کچھ کھا پی لے' تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا' کیونکہ یہ وہ روزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیدہ ام اسحٰق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری' شافعی' احمد' اسحٰق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک بن انس فرماتے ہیں: جب کوئی شخص رمضان میں بھول کر کچھ کھالے تو اس پر قضاء کرنا لازم ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

باب 27- جان بوجھ کر روزہ توڑنا

655 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِى ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهُ

655- اخرجه ابو داؤد (729/1) كتاب الصيام: باب، التغليظ فيمن افطر فى رمضان' رقم (2396)' وابن ماجه (535/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى كفارة من افطر يوما من رمضان' رقم (1672)' واحمد (386/2- 458- 470- 442)' والدارمى (10/2) كتاب الصوم: باب: من افطر يوما من رمضان متعمدا.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا اَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر' رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے' تو ساری زندگی روزہ رکھنا بھی اس کی قضا نہیں ہوسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابومطوس نامی راوی کا نام یزید بن مطوس ہے' اور میرے علم کے مطابق ان سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِىْ رَمَضَانَ

باب 28- رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

656 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِىْ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مَنْ اَفْطَرَ فِىْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ جِمَاعٍ وَّاَمَّا مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ اَكْلٍ اَوْ شُرْبٍ فَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

656- اخرجه البخاری (193/4) كتاب الصيام: باب: اذا جامع فى رمضان ولم يكن له شىء فتصدق عليه فليكفر' رقم (1936) واطرافه (2600- 5368- 6087- 6164- 6709- 6711- 6821) و مسلم (781/2) كتاب الصيام: باب: تغليظ تحريم الجماع فى نهار رمضان على الصائم' ووجوب الكفارة الكبرى فيه وبيانها' وانها تجب على الموسر والمعسر' وتثبت فى ذمة المعسر حتى يستطيع' رقم (1111/81) وابو داؤد (227/1): كتاب الصيام: باب: كفارة من اتى اهله فى نهار رمضان' رقم (2390)' (2391- 2392)' وابن ماجه (34/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى كفارة من افطر يوما من رمضان' رقم (1671)' وابن خزيمة (216/3, 217) رقم (1943- 1944- 1945)' والدارمی (11/2) كتاب الصوم: باب: الذى يقع على امراته نهار رمضان۔

عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ تُذْكَرْ عَنْهُ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي اَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هٰذَا مَعَانِيَ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلٰى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَهٰذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا اَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَّمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا اَحَدٌ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ لِاَنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوْتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ اَنْ يَّاْكُلَهُ وَتَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَا مَلَكَ يَوْمًا مَا كَفَّرَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس بات نے ہلاکت کا شکار کیا ہے وہ بولا: میں نے رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ بولا: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ شخص بیٹھ گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا عرق لایا گیا، (راوی کہتے ہیں: عرق بڑے پیمانے (ٹوکرے) کو کہتے ہیں حدیث کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو! وہ بولا: پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب اور کوئی نہیں ہے' راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگی آپ نے فرمایا: پھر تم اسے لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی جو شخص رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر صحبت کے ذریعے روزہ توڑ دیتا ہے (اس کا یہی حکم ہے) جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو جان بوجھ کر کچھ کھا کر یا پی کر روزہ توڑ دیتا ہے' تو اہلِ علم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص پر قضاء کرنا اور کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا انہوں نے کھانے پینے کو صحبت کو مشابہہ قرار دیا ہے۔

سفیان ثوری' ابن مبارک اور اسحٰق اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے شخص پر قضاء کرنا لازم ہوگا اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صحبت کرنے کے بارے میں کفارے کا حکم منقول ہے۔

کھانے پینے کے بارے میں آپ کے حوالے سے ایسا کچھ منقول نہیں ہے۔ وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: کھانا اور پینا' صحبت کی مانند نہیں ہوسکتا۔

امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے یہی رائے دی ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے شخص سے یہ کہنا: تم اسے حاصل کرو اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! یہ کئی معنی کا احتمال رکھتا ہے' اس میں یہ احتمال بھی پایا جاتا ہے: کفارہ اس شخص پر لازم ہوگا' جو کفارہ ادا کرسکتا ہو جبکہ وہ شخص کفارہ ادا نہیں کرسکتا تھا۔
پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی چیز عطا کی اور وہ اس کا مالک ہو گیا' تو پھر اس شخص نے یہ عرض کی: ہم سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے حاصل کرو اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ! اس کا مطلب یہ ہوا' کفارہ اس وقت لازم ہوتا ہے' جب آدمی کے پاس اپنی خوراک کے علاوہ اضافی چیز موجود ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو اختیار کیا' جس شخص کے ساتھ ایسی صورتحال پیش آجائے' وہ اس خوراک کو خود کھا لے گا' اور کفارہ اس کے ذمے قرض کے طور پر لازم ہوگا' جب وہ اس کا مالک ہو جائے گا' تو کفارہ ادا کردے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب 29: روزہ دار کا مسواک کرنا

657 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ
متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا اِلَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ بِالْعُوْدِ وَالرُّطَبِ وَكَرِهُوا لَهُ السِّوَاكَ اٰخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَاْسًا اَوَّلَ النَّهَارِ وَلَا اٰخِرَهُ وَكَرِهَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ السِّوَاكَ اٰخِرَ النَّهَارِ

◄► عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔
اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے گیلی لکڑی یا عود کے ذریعے مسواک کرنے یا دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

657- اخرجه ابو داؤد (721/1): كتاب الصيام: باب: السواك للصائم' رقم (2364)' وابن خزيمة (247/3) رقم (2007)' واحمد (445/3)' والحميدي (77/1) رقم (141)' وعبد بن حميد (ص 130) رقم (318)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دن کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
امام احمد اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہما نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب 30- روزہ دار شخص کا سرمہ لگانا:

658 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاتِكَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَّاَبُوْ عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری آنکھیں دکھنے آ گئی ہیں میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

اس بارے میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

ابوعاتکہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے سرمہ لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے' بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

امام سفیان' ابن مبارک' احمد اور اسحق رحمۃ اللہ علیہم کی یہی رائے ہے۔

بعض اہلِ علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب 31: روزہ دار شخص کا (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا

659 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ فِیْ شَهْرِ الصَّوْمِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّآئِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقُبْلَةِ لِلشَّیْخِ وَلَمْ یُرَخِّصُوْا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ اَنْ لَّا یَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَالْمُبَاشَرَةُ عِنْدَهُمْ اَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تُنْقِصُ الْاَجْرَ وَلَا تُفْطِرُ الصَّآئِمَ وَرَاَوْا اَنَّ لِلصَّآئِمِ اِذَا مَلَكَ نَفْسَهٗ اَنْ یُّقَبِّلَ وَاِذَا لَمْ یَاْمَنْ عَلٰی نَفْسِهٖ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِیَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں (ان کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے' بعض حضرات نے بوڑھے شخص کو بوسہ لینے کی اجازت دی ہے' انہوں نے نوجوان کو بوسہ لینے کی اجازت نہیں دی اس اندیشے کے تحت کہ وہ اپنے روزے کو بچا نہیں سکے گا۔

ان حضرات کے نزدیک مباشرت کرنا زیادہ شدت کے ساتھ منع ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک (روزے کے دوران) بوسہ لینے سے اجر کم ہو جاتا ہے' تاہم روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہ حضرات کہتے ہیں: اگر روزہ دار شخص اپنے اوپر قابو پا سکتا ہو' تو وہ بوسہ لے سکتا ہے' لیکن اگر اسے اپنے اوپر قابو نہ ہو' تو وہ بوسہ نہ لے تاکہ اس کا روزہ سلامت رہے۔

سفیان ثوری اور شافعی نے یہی رائے دی ہے۔

659- اخرجه البخاری (180/4)' کتاب الصوم: باب: القبلة للصائم' رقم (1929)' و مسلم (776/2) کتاب الصیام: باب: بیان ان القبلة فی الصوم لیست محرمة علی من لم تحرك شهوته' رقم (62 -1106/72)' وابو داؤد (725/1) کتاب الصیام: باب: القبلة للصائم' رقم (2382- 2383- 2384)' واحمد (39/6- 40- 42- 44- 101- 126- 174- 201- 216- 230- 255- 263- 266)' والدارمی (12/2) کتاب الصیام: باب: الرخصة فی القبلة للصائم' والحمیدی (101/1) رقم (196- 197- 198)' وابن خزیمة (245/3) رقم (2000- 2001- 2003- 2004)' وابن ماجه (538/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی المباشرة للصائم' رقم (1687)' وابن ماجه (537/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی القبلة للصائم' رقم (1683- 1684)' ومالك (292/1): کتاب الصیام: باب: ماجاء فی الرخصة فی القبلة للصائم' رقم (14)' من طرق عنها.

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب 32- روزہ دار شخص کا مباشرت کرنا

660 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرے ساتھ مباشرت کرلیا کرتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

661 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَاَبُو مَيْسَرَةَ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ وَمَعْنٰى لِاِرْبِهٖ لِنَفْسِهٖ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت کو حالت میں بوسہ بھی لیتے تھے اور مباشرت بھی کرلیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابومیسرہ نامی راوی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''ارب'' کا مطلب (خواہشِ) نفس ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

باب 33- اس شخص کا روزہ درست نہیں ہوتا جو رات کو (یعنی سحری سے پہلے) نیت نہ کرے

662 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهٗ وَهُوَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا اَيْضًا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ

662- اخرجه ابو داؤد (745/1) كتاب الصيام: باب: النية فى الصيام' رقم (2454) والنسائى (196/4): كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة فى ذلك' رقم (2331 - 2341)' وابن ماجه (542/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى فرض الصوم من الليل' والخيار فى الصوم' رقم (1700)' واحمد (287/6)' وابن خزيمة (212/3) رقم (1933).

الزُّهْرِيِّ مَوْقُوفًا وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ

مذاہب فقہاء: وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فِىْ رَمَضَانَ اَوْ فِىْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْ فِىْ صِيَامِ نَذْرٍ اِذَا لَمْ يَنْوِهِ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهِ وَاَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهُ اَنْ يَّنْوِيَهُ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ہم "مرفوع" ہونے کے اعتبار سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نافع کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر یہ روایت منقول ہے' اور یہی زیادہ درست ہے۔

اس کا مطلب بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں یا رمضان کی قضاء کے بارے میں یا نذر کے روزے کے بارے میں' صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا' یعنی رات کے وقت نیت نہیں کرتا' تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا۔

جہاں تک نفلی روزے کا تعلق ہے' تو اس کی نیت صبح ہو جانے کے بعد کرنا بھی جائز ہے۔

امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

باب 34- نفلی روزہ توڑ دینا

663 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِىْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِىْ فَقَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّعَائِشَةَ

◆◆ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی' ایک مشروب لایا گیا' آپ نے اس میں سے پی لیا' پھر آپ نے میری طرف بڑھایا میں نے بھی اس میں سے پی لیا' میں نے عرض کی: میں نے گناہ کیا ہے آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گناہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور اب میں نے روزہ توڑ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قضاء کا روزہ تھا جو تم نے ادا کرنی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر

663- اخرجه ابو داؤد (745/1) كتاب الصيام: باب: في الرخصة في ذلك' رقم (2455) والنسائي في "الكبرى" (250/2) كتاب الصيام: باب: ذكر حديث سماك' رقم (3304/1- 3309/6) واحمد (341/6).

تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

664 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ ابْنَىْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِىْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمَا وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ جَدَّتِهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعٰى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ

اختلافِ روایت: قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهٗ ءَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ صَالِحٍ وَّاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّرِوَايَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ اَبِىْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِىْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اَوْ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ عَلَى الشَّكِّ وَهٰكَذَا رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِيْنُ اَوْ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ عَلَى الشَّكِّ قَالَ وَحَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اِذَا اَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ اَنْ يَّقْضِيَهٗ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِىِّ۔

◆◆ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سماک بن حرب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ یہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ایک صاحب سے میری ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے حدیث سنائی اس کے بعد میری ملاقات ان میں سے سب زیادہ فضیلت والے شخص سے ہوئی' جن کا نام جعدہ تھا' اور سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا ان کی دادی تھیں' انہوں نے اپنی دادی کے حوالے سے یہ بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے مشروب طلب کیا' پھر آپ نے اسے نوش کیا' پھر آپ نے اسے سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے بھی اسے پی لیا' پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو روزہ دار تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے' اگر وہ چاہے' تو روزہ رکھے اگر چاہے' تو روزہ توڑ دے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا' کیا' آپ نے خود سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو انہوں نے جواب دیا' سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے۔

حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہارون نامی راوی کے حوالے سے' سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جو سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے نواسے ہیں (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) شعبہ سے منقول روایت زیادہ بہتر ہے۔

اسی طرح ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت بھی منقول ہے حدیث میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اپنے نفس کا امین ہوتا ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ شخص اپنے نفس کو حکم دینے والا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے نفس کا امین ہوتا ہے یا امیر (ہوتا ہے) یہ الفاظ شک کے طور پر نقل کیے گئے ہیں۔

یہی روایت اسی طرح لفظ امیر یا امین کے شک کے ہمراہ دیگر حوالوں سے شعبہ سے منقول ہے۔

سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کی سند میں کچھ خامی ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا یعنی نفلی روزہ رکھنے والا شخص اگر روزہ توڑ دیتا ہے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی البتہ اگر وہ قضاء کرنا پسند کرے (تو قضاء کر سکتا ہے)

سفیان ثوری احمد اسحٰق اور شافعی نے اسی بات کے قائل ہیں۔

بَاب صِيَامِ الْمُتَطَوِّعِ بِغَيْرِ تَبْيِيتٍ

باب 35: رات کے وقت کے علاوہ (یعنی صبح صادق کے بعد) نفلی روزے کی نیت کرنا

665 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو میں (نفلی) روزہ رکھ لیتا ہوں۔

666 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قَالَتْ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ

665- اخرجه مسلم (2/808, 809) كتاب الصيام: باب: جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال، وجواز فطر الصائم نفلا من غير عذر، رقم (169, 1154/170) وابو داؤد (1/745) كتاب الصيام: باب: في الرخصة في ذلك، رقم (2455)، والنسائي (4/193 -196) كتاب الصيام: باب: النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة في خبر عائشة فيه، رقم (2322 -2330)، وابن ماجه (1/543) كتاب الصيام، باب: ماجاء في فرض الصوم من الليل والخيار في الصوم، رقم (1701)، واحمد (6/49-207)، والحميدي (1/98) رقم (190-191)، وابن خزيمة (3/308) رقم (2141).

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے اور دریافت کرتے تھے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں عرض کرتی تھی: نہیں! تو آپ فرماتے تھے: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن آپ میرے پاس تشریف لائے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے تحفے کے طور پر کچھ (کھانا) دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: حیس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھا بھی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

باب 36: (نفلی روزے کی) قضاء کا واجب ہونا

667 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِىْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّمَعْمَرٌ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ رُوِىَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ قُلْتُ لَهُ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِىْ هٰذَا شَيْئًا وَّلٰكِنِّىْ سَمِعْتُ فِىْ خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَّاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِىُّ بْنُ عِيْسٰى ابْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَاَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ اِذَا اَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حفصہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہمیں اس کی طلب ہوئی' ہم نے اسے کھالیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو حفصہ نے مجھ سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سوال کیا) آخر وہ اپنے والد کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دینی معاملات کا حکم جلد جاننا چاہتی تھیں) انہوں نے عرض

667- اخرجه ابو داؤد (746, 745/1) كتاب الصيام: باب: من راى عليه القضاء' رقم (2457)' واحمد (141/6- 237- 263)

کی: یارسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا' ہمیں اس کی طلب ہوئی' تو ہم نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ کسی اور دن قضاء روزہ رکھ لینا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابوحفصہ نے اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ معمر، عبیداللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور دیگر حفاظ راویوں نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس کی سند میں عروہ کا تذکرہ نہیں کیا (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور یہی درست ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: ابن جریج کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: میں نے کہا کیا عروہ نے آپ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے عروہ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا البتہ میں نے سلیمان بن عبدالملک کی خلافت کے زمانے میں' کچھ لوگوں کے حوالے سے، ان صاحب کے حوالے سے اس روایت کو سنا تھا' جنہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن جریج کے حوالے سے منقول ہے' جس میں انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' ان حضرات کے نزدیک ایسے شخص پر قضاء لازم ہوگی جب وہ (نفلی) روزہ توڑ دیتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب 37: شعبان کے روزے' رمضان کے ساتھ ملا کر رکھنا

668 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

668- اخرجه ابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: فيمن يصل شعبان برمضان (مقطوعا)' رقم (2336)' والنسائي (150/4) كتاب الصيام: باب: ذكر حديث ابي سلمة في ذلك' رقم (2175)' وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في وصال شعبان برمضان' رقم (1648)' والنسائي (200/4) كتاب الصيام: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم' رقم (2302- 2353)' واحمد (293/6- 311) وعبد بن حميد' ص (444) رقم (1538)' والدارمي (17/2) كتاب الصوم: باب: وصال شعبان برمضان.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِىْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ

حَـدَّثَنَا هَـنَّـادٌ حَـدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ (۱)

مذاہب فقہاء: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ هُوَ جَائِزٌ فِىْ كَلَامِ الْعَرَبِ اِذَا صَامَ اَكْثَرَ الشَّهْرِ اَنْ يُّقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهُ اَجْمَعَ وَلَعَلَّهُ تَعَشّٰى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ اَمْرِهِ كَاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ قَدْ رَاٰى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ اَكْثَرَ الشَّهْرِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے ہوں صرف شعبان اور رمضان میں ایسا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ ابوسلمہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ چند دن چھوڑ کر پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے بلکہ آپ تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

سالم ابوالنضر اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو ابوسلمہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے جیسا کہ اسے محمد بن عمرو نے نقل کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے انہوں نے اس حدیث کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: عربوں کے کلام (یعنی محاورے) میں یہ بات جائز ہے: جب کوئی شخص کسی مہینے کے اکثر حصے میں روزے رکھے تو یہ کہا جائے: اس نے پورے مہینے میں روزے رکھے ہیں۔

جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص پوری رات نفل پڑھتا رہا حالانکہ ہوسکتا ہے: اس نے رات کے اس حصے میں کچھ کھانا بھی کھایا ہوگا کوئی اور کام بھی کیا ہوگا۔

(۱)- اخرجه مالك (309/1) كتاب الصيام: باب: جامع الصيام، رقم (56)، والبخاري (251/4) كتاب الصيام: باب: صوم شعبان، رقم (1969)، وطرفاه في (1970 - 6465)، ومسلم 810/2) كتاب الصيام: باب: صيام النبي صلى الله عليه وسلم في غير رمضان، واستحباب ان لا يخلي شهرا عن صوم، رقم (1156/175)، (1156/176)، (782/177)، وابو داؤد (740/1) كتاب الصيام، باب كيف كان يصوم النبي صلى الله عليه وسلم رقم (2434)، والنسائي (150/4) كتاب الصيام: باب: الاختلاف على محمد بن ابراهيم فيه، رقم (2177-2178)، والحميدي (91/1) رقم (173)، واحمد (39/6)، وابن ماجه (545/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في صيام النبي صلى الله عليه وسلم.

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حدیثیں ایک سی ہیں' یعنی وہ یہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شعبان) کے مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِيْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

باب 38: رمضان (کی تعظیم) کے لئے شعبان کے صرف آخری پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے

669 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ

مذاہبِ فقہاء: وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَاِذَا بَقِيَ مِنْ شَعْبَانَ شَيْءٌ اَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُشْبِهُ قَوْلَهُمْ حَيْثُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَّتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب شعبان کا نصف حصہ باقی رہ جائے' تو روزے نہ رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے: کوئی شخص (شعبان کے مہینے میں) کوئی روزہ نہیں رکھتا' پھر جب شعبان کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے' تو وہ رمضان کے استقبال کے لئے روزے رکھنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور روایت منقول ہے' جو اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے سے چند دن پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرو' البتہ اگر کسی شخص کے روزے رکھنے کے دوسرے معمول کے حساب سے' اس دن روزے آرہے ہوں' تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

669- اخرجه ابو داؤد (713/1) كتاب الصيام: باب: في كراهية ذلك' رقم (2337)' وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب، ماجاء في النهي ان يتقدم رمضان بصوم' الا من صام صوما فوافقه' رقم (1651)' واحمد (442/2)' والدارمي (17/2) كتاب الصوم: باب: النهي عن الصوم بعد انتصاف شعبان۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے: جو شخص رمضان کے استقبال کے حوالے سے' جان بوجھ کر اس دن روزہ رکھتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب 39: شعبان کی پندرھویں رات کا بیان

670 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِينَ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَّفِي الْبَاب عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا' میں نکلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ خوف تھا؟ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ خیال تھا: شاید آپ اپنی کسی دوسری زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو حجاج نامی راوی سے منقول ہے۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں: حجاج نامی راوی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

670- اخرجه احمد (238/6)' وابن ماجه (444/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب' ماجاء في ليلة النصف من شعبان' رقم (1389).

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب 40: محرم کے روزے کا بیان

671 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ "حسن" ہے۔

672 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لَهٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَّسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهٗ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَّيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ نعمان بن سعد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: رمضان کے مہینے کے بعد آپ کس مہینے کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں' میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا: میں نے کسی شخص کو اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے نہیں سنا صرف ایک آدمی کو سنا ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! رمضان کے مہینے کے بعد آپ کون سے مہینے کے بارے میں مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزہ رکھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے رمضان کے مہینے کے علاوہ روزے رکھنے ہیں' تو محرم میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اور اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ ایک قوم کی توبہ قبول کرتا ہے' اور اسی دن دوسری قوم کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔ (یعنی بکثرت لوگوں کی توبہ قبول

671- اخرجه مسلم (821/2) كتاب الصيام: باب: فضل صوم شهر الله المحرم' رقم (202, 1163/203)' وابو داؤد (738/1, 739) كتاب الصيام: باب، في صوم المحرم' رقم (2429)' والنسائي (206/3, 207) كتاب قيام الليل و تطوع النهار' رقم (1613)' وابن ماجه (554/1) كتاب الصيام: باب: صيام اشهر الحرم' رقم (1742)' واحمد (303/2- 329- 344) وابن خزيمة (176/2) رقم (1134)' (282/3) رقم (2076)' والدارمي (21/2) كتاب الصوم: باب: صيام المحرم.

672- اخرجه الدارمي (21/2) كتاب الصوم: باب: صيام المحرم.

کرتا ہے۔)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب 41: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

673 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ يَّصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ زر (بن حبیش) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے ابتدائی تین دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوا کہ جب آپ نے جمعہ کے دن روزہ ترک کیا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے' تاہم اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ نہ رکھا جائے۔

شعبہ نے عاصم نامی راوی کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

باب 42: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

674 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

673- اخرجه ابو داؤد (744/1) كتاب الصيام: باب: في صوم الثلاث من كل شهر' رقم (2450)' والنسائي (204/4): كتاب الصيام: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك' رقم (2368)' وابن ماجه (550/1): كتاب الصوم: باب: في صيام يوم الجمعة' رقم (1725)' واحمد (406/1)' وابن خزيمة (303/3) رقم (2129).

متن حدیث: لَا يَصُومُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُومَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّجُنَادَةَ الْاَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَّا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے اس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھے یا ایک دن بعد رکھے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت جابر، حضرت جنادہ ازدی، سیّدہ جویریہ، حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص بطور خاص صرف جمعہ کے دن روزہ رکھے' اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد اس کے ساتھ روزہ نہ رکھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

باب 43: ہفتہ کے دن روزہ رکھنا

675 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى كَرَاهَتِهٖ فِىْ هٰذَا اَنْ يَّخُصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ تُعَظِّمُ يَوْمَ السَّبْتِ

674- اخرجه البخاری (273/4) كتاب الصوم: باب: صوم يوم الجمعة' رقم (1985)' ومسلم (801/2) كتاب الصيام: باب: كراهة صيام يوم الجمعة منفردا' رقم (1144/147)' وابو داؤد (736/1) كتاب الصيام: باب :النهى ان يخص يوم الجمعة بصوم' رقم (2420)' وابن ماجه (549/1) كتاب الصيام: باب: فى صيام يوم الجمعة' رقم (1723)' واحمد (495/2)' وابن خزيمة (315/3) رقم (2158)' كلهم من طريق الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة.

675- اخرجه ابو داؤد (736/1) كتاب الصيام: باب: النهى ان يخص يوم السبت بصوم' رقم (2421)' وابن ماجه (550/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء فى صيام يوم السبت' رقم (1726)' واحمد (368/6)' وابن خزيمة (317/3) رقم (2163)' والدارمى (19/2): كتاب الصيام: باب: النهى عن صوم المراة' من طريق خالد بن عجلان عن عبدالله بن بسر عن اخته الصماء' غير ان ابن ماجه لم يذكر اخته.

◄► حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (صرف) ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو سوائے اس روزے کے جو تم پر فرض کیا گیا ہے اگر کسی شخص کو انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ بھی (کھانے کے لئے) نہ ملے تو وہ اسے ہی چبا لے (یعنی صرف ہفتے کے دن روزہ نہ رکھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس کے مکروہ ہونے کا مطلب یہ ہے: آدمی ہفتے کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے خاص کرلے اس کی وجہ یہ ہے: یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب 44: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

676 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس بارے میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

677 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالِاثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اختلافِ روایت: وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◄► سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مہینے میں ہفتے، اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

676- اخرجه النسائي (203/4) كتاب الصيام: باب: صوم النبي صلى الله عليه وسلم، رقم (2361)، وابن ماجه (528/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في وصال شعبان برمضان، رقم (1649)، (553/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم الاثنين والخميس، رقم (1739)، كلاهما من طريق خالد بن معدان عن ربيعة بن الغاز.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

678 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

فی الباب: فِىْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور منگل کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے: جب میرا عمل پیش کیا جائے، تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ

باب 45: بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا

679 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوْيَهِ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِىِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ

◆◆ عبیداللہ بن مسلم قریشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل روزے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے

678- للحديث الفاظ غير هذا' فقد ورد بلفظ: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اكثر ما يصوم الاثنين والخميس قال: فقيل له' قال: ان الاعمال تعرض كل اثنين وخميس' او كل يوم اثنين' فيغفر الله لكل مسلم. اولكل مومن الا المتهاجرين' فيقول: اخرهما' وفي رواية تفتح ابوا بالجنة يوم الاثنين والخميس الحديث. والحديث بهذا الالفاظ' اخرجه مسلم (1988/4) كتاب البر والصلة والآداب: باب: النهى عن الشحناء والتهاجر' رقم (35 ,2565/36)' ومالك (908/20) كتاب حسن الخلق: باب: ماجاء في المهاجرة' رقم (17-18)' وابو داؤد (697/2)' كتاب الادب' باب: فيمن يهجر اخاه المسلم' رقم (4916)' وابن ماجه (553/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم الاثنين والخميس' رقم (1740)' واحمد (268/2)' والحميدى (431/2) رقم (975)' وابن خزيمة (299/3) رقم (2120)' والروايات مختصرة و مطولة' من طريق ابن صالح عنه.

679- اخرجه ابو داؤد (739/1) كتاب الصيام: باب: في صوم شوال' رقم (2432).

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے رکھو اور اس کے بعد والے (شوال کے چھ) روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھ لیا کرو تو گویا تم نے سال بھر روزے ہی رکھے اور افطار بھی کر لیا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسلم قریشی سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہارون بن سلمان کے حوالے سے، مسلم بن عبید اللہ کے حوالے سے، ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب 46: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

680 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا بِعَرَفَةَ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے (فضل سے) مجھے یہ امید ہے: عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس کے بعد والے ایک سال اور اس سے پہلے والے ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب قرار دیا ہے جبکہ آدمی میدان عرفات میں نہ ہو۔

بَاب كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب 47: عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

681 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ الْفَضْلِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

680- اخرجه احمد (5/296-307)، والحميدى (2/205) رقم (429)، وعبد بن حميد (ص 97) رقم (194).

681- اخرجه احمد (1/278)

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الْاِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا تھا' سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا تھا' تو آپ نے اسے پی لیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا' تو آپ نے اس دن میں روزہ نہیں رکھا' ان کی مراد یہ تھی: عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا' پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' تو انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی یہ روزہ نہیں رکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات کے نزدیک عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے' تاکہ آدمی دعا وغیرہ کے لئے قوت حاصل کرلے۔

بعض اہلِ علم نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھا بھی ہے۔

682 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهِ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبُوْ نَجِيحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ وَّقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ ابن ابی نجیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے آپ نے اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے' انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' نہ تو میں خود اس دن روزہ رکھتا ہوں اور نہ ہی اس دن روزہ رکھنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ البتہ میں اس دن روزہ رکھنے سے منع بھی نہیں کرتا ہوں۔

682- اخرجه احمد (47/2)، (50/2-73)، والحميدي (300/2) رقم (681)، والدارمي (23/2) كتاب الصوم: باب: صيام يوم عرفة.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت ابن ابی نجیح کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے ایک اور صاحب کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ ابونجیح نامی راوی کا نام یسار ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب 48: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب

683 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهِنْدِ بْنِ اَسْمَاءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثِ دیگر: اَنَّهُ حَثَّ عَلٰى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: لَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَبِحَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھے تو مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے: وہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی، حضرت محمد بن صیفی، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ہند بن اسماء، حضرت ابن عباس، سیّدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء، حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی (رضی اللہ عنہم) کی ان کی والدہ کے حوالے سے، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق صرف حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات موجود ہے: آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور کسی دوسری روایت میں یہ بات موجود نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب 49: عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنے کی رخصت

684 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ عَاشُوْرَاءُ یَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَیْشٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِیْضَةُ وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِیَةَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی حَدِیْثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ لَّا یَرَوْنَ صِیَامَ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِیْ صِیَامِهٖ لِمَا ذُكِرَ فِیْهِ مِنَ الْفَضْلِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے‘ تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو یہ روزہ رکھنے کی ہدایت بھی کی۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے‘ تو رمضان فرض ٹھہرا اور عاشورہ کو ترک کردیا گیا۔ اب جو شخص چاہے اس دن روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کے نزدیک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا‘ اور یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب نہیں ہے‘ البتہ جو شخص چاہے وہ اس کی مذکورہ فضیلت کی وجہ سے اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ عَاشُوْرَاءُ اَیُّ یَوْمٍ هُوَ

باب 50: عاشورہ کے دن سے مراد کون سا دن ہے؟

685 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّاَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ

684- اخرجه البخاری (287/4) كتاب الصیام: باب: صوم یوم عاشوراء رقم (2001- 2002)‘ ومسلم (792/1) كتاب الصیام: باب: صوم یوم عاشوراء‘ رقم (113-1125/116) وابو داؤد (742/1) كتاب الصیام: باب: فی صوم عاشوراء رقم (2442)‘ ومالك (299/1) كتاب الصیام: باب: صیام یوم عاشوراء رقم (33)‘ واحمد (243/6-248)‘ والدارمی (23/2): كتاب الصیام: باب: صیام یوم عاشوراء‘ والحمیدی (102/1) رقم (200) وابن ماجه (552/1) كتاب الصیام: باب: صیام یوم عاشوراء‘ رقم (1733) من طریق عروة بن الزبیر عنها.

متن حدیث: قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَّوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَىُّ يَوْمٍ هُوَ اَصُوْمُهُ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ فَقُلْتُ اَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

◆◆ حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت اپنی چادر سے ٹیک لگائے زم، زم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: آپ مجھے عاشورہ کے دن کے بارے میں بتائیں کہ میں کس دن روزہ رکھوں؟ انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا پہلی کا چاند دیکھو تو گنتی کرنا شروع کر دو اور پھر نویں دن روزہ رکھ لو! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھتے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

686 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمُ الْعَاشِرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ الْعَاشِرِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صُوْمُوْا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' دسویں دن روزہ رکھنے کا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اہلِ علم نے عاشورہ کے دن کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد نواں دن ہے بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد دسواں دن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھ لو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

باب 51: (ذوالحج کے) پہلے عشرے میں روزے رکھنا

687 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

685- اخرجه مسلم (797/2) كتاب الصيام: باب: اى يوم يصام فى عاشوراء' رقم (1133/132)' وابو داؤد (743/1) كتاب الصيام: باب: ماروى ان عاشوراء اليوم التاسع' رقم (2446)' واحمد (246/1- 360)' واحمد (280/2)' وابن خزيمة (291/3) رقم (2097- 2098).

687- اخرجه مسلم (833/2) كتاب الاعتكاف: باب: صوم عشر ذى الحجة' رقم (9 ,1176/10)' وابو داؤد (741/1) كتاب الصيام: باب: فى فطر العشر' رقم (2439)' وابن ماجه (551/1): كتاب الصيام: باب: صيام العشر' رقم (1729)' واحمد (42/6)' من طريق عن الاسود عنها به.

متن حدیث: مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ

اختلاف روایت: عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ

وَرَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَآئِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَاَوْصَلُ اِسْنَادًا

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح دیگر راویوں نے اعمش کے واسطے سے، ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

ثوری اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی (ذوالحج کے پہلے) عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

ابواحوص نے منصور کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند میں اسود کا تذکرہ نہیں کیا۔ محدثین نے اس حدیث میں منصور کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

اعمش سے منقول روایت زیادہ مستند ہے' اور اس کی سند متصل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوبکر محمد بن ابان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اعمش' ابراہیم سے منقول احادیث کی اسناد کو منصور کے مقابلے میں زیادہ اچھی طرح سے یاد رکھتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَمَلِ فِي اَيَّامِ الْعَشْرِ

باب 52: ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں عمل کرنا

688 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الْبَطِينُ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ

688- اخرجه البخاری (530/2) كتاب العيدين: باب: "فضل العمل فی ايام التشريق" رقم (969)' وابو داؤد (741/1): كتاب الصيام: باب: فی صيام العشر' رقم (2438)' وابن ماجه (550/1) كتاب الصيام: باب: صيام العشر' رقم (1727)' واحمد (224/1 -338)' والدارمی (25/2) كتاب الصيام: باب: فی فضل العمل فی العشر.

بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَىْءٍ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان دس دنوں کے علاوہ اور کوئی دن ایسے نہیں ہیں، جن میں کوئی نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلے اور ان میں سے کوئی بھی چیز واپس لے کر نہ جائے (یعنی شہید ہو جائے تو اس کا اجر زیادہ ہوگا)

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

689 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ

قولِ امام بخاری: قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ قَدْ رُوِىَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا شَىْءٌ مِّنْ هٰذَا

توضیحِ راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ فِىْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ذوالحج کے عشرے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی دن محبوب نہیں ہے، جن میں اس کی (نفلی) عبادت کی جائے۔ ان میں سے کسی بھی ایک دن میں روزہ رکھنا سال بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے اور ان میں سے کسی بھی ایک رات میں نوافل ادا کرنا شب قدر میں نوافل ادا کرنے کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل نامی راوی کی نہاس نامی راوی کے حوالے سے نقل کے طور پر جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہیں بھی اس کی کسی اور سند کا علم نہیں تھا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے

689- اخرجه ابن ماجه (551/1) كتاب الصيام: باب: صيام العشر' رقم (1728)

طور پر بھی منقول ہے، جس میں اس کا کچھ حصہ منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے نہاس بن قہم نامی راوی کے حافظے کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ

باب 53: شوال کے چھ روزے رکھنا

690 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ اَيُّوْبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ هُوَ مِثْلُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيُرْوٰى فِي بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُلْحَقُ هٰذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ تَكُوْنَ سِتَّةَ اَيَّامٍ فِیْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ

اختلافِ سند: قَالَ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ وَّسَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَّرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِیْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ كَانَ اِذَا ذُكِرَ عِنْدَهٗ صِيَامُ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ بِصِيَامِ هٰذَا الشَّهْرِ عَنِ السَّنَةِ كُلِّهَا

◆◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھ لے، تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی طرح ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

690- اخرجه مسلم (124/4۔ الابی) کتاب الصيام' باب: استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباعا لرمضان' حديث (1164/204) وابو داؤد (324/2): کتاب الصوم' باب: فی صوم ستة ايام من شوال' حديث (2433)' واحمد (5/417-419)' والحميدی (1/188- 189) حديث (381- 382)' والدارمی (21/2) کتاب الصوم' باب: صيام الستة من شوال' وابن خزيمة (3/297- 298) حديث (2114) من طريق عمر بن ثابت عن ابی ايوب الانصاری' فذ كره.

ایک گروہ نے اس حدیث کی بنیاد پر شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی طرح یہ بھی بہتر ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھا جائے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے: مہینے کے آغاز کے چھ دنوں میں یہ روزے رکھ لئے جائیں۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص شوال کے چھ مختلف دنوں میں یہ روزے رکھ لے تو یہ جائز ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے' جو عمر بن ثابت کے حوالے سے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ورقاء بن عمر کے حوالے سے، سعد بن سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حافظے کے حوالے سے کچھ کلام کیا ہے۔

حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کے سامنے شوال کے چھ روزوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ پورے سال کی جگہ اس مہینے کے (نفلی) روزوں سے راضی ہو جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب 54: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

691 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَّصَوْمَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ لیا تھا: میں وتر پڑھنے سے پہلے نہیں سوؤں گا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھوں گا' اور چاشت کی نماز ادا کیا کروں گا۔

692 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُوْلُ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ

691- اخرجه البخاري (68/3): كتاب التهجد: باب: صلاة الضحى من الحضر' رقم (1178) وطرفه في (1981)' و مسلم (47/3، 48. الابي) كتاب صلاة المسافرين' باب: استحباب صلاة الضحى' وان اقلها ركعتان' واكملها ثمان ركعات واوسطها اربع ركعات اوست' والحث على المحافظة عليها' رقم (85 مكرر مرتين/ 721)' والنسائي (229/3): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: الحث على الوتر قبل النوم' رقم (1678- 1688)' والدارمي (18/2، 19) كتاب الصوم: باب: في صوم ثلاثة ايام من كل شهر' واحمد (459/2).

عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ اِیَاسٍ الْمُزَنِیِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَآئِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ وَجَرِیْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رُوِیَ فِیْ بَعْضِ الْحَدِیْثِ اَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ کَانَ کَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ہر مہینے میں تین روزے رکھو تیرہ تاریخ کو رکھو، چودہ تاریخ کو رکھو اور پندرہ کو رکھو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے۔ بعض روایات میں یہ بات نقل کی گئی ہے: جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھ لے گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔

693 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَامَ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ فِیْ کِتَابِهٖ (مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) اَلْیَوْمُ بِعَشْرَةِ اَیَّامٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ شِمْرٍ وَاَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھ لے تو یہ سال بھر روزے رکھنے کی طرح ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی۔

"جو شخص کوئی ایک نیکی کرے گا تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا"۔

تو ایک دن دس دنوں کے برابر ہوگا (اور تین دن پورے مہینے کے برابر ہوں گے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

692- اخرجه النسائی (222/4، 223) کتاب الصیام: باب: ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحة فی الخبر فی صیام ثلاثة ایام من الشهر، رقم (2422- 2426)۔

693- اخرجه النسائی (219/4) کتاب الصیام: باب: ذکر الاختلاف علی ابی عثمان فی حدیث ابی هریرة فی صیام ثلاثة ایام من کل شهر، رقم (2409)، وابن ماجه (545/1) کتاب الصیام: باب: ماجاء فی صیام ثلاثة ایام من کل شهر، رقم (1708)، واحمد (145/5)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت کو ابوبشر اور ابوتیاح کے حوالے سے ابوعثمان سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

694 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ اَيِّهٖ صَامَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: قَالَ وَيَزِيْدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيْدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَالرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ بِلُغَةِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

◆◆ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کون سے دنوں میں روزے رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کون سے دن روزہ رکھ رہے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یزید رشک نامی راوی یزید ضبعی ہیں اور یہ یزید بن قاسم ہیں، یہی صاحب قسام ہیں، اہلِ بصرہ کی زبان میں تقسیم کرنے والے کو رشک کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب 55: روزہ رکھنے کی فضیلت

695 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَّبَشِيْرِ ابْنِ

694-اخرجه البخاری (125/4) كتاب الصيام: باب: فضل الصوم، رقم (1894)، واطرافه فی (1904- 5927- 7492- 7538)، ومسلم (806/2) كتاب الصيام: باب: فضل الصيام، ومقابلة، رقم (160, 1151/161)، واحمد (503/2)، (414/2، 462- 504- 428-313/2) و مالك (310/1) كتاب الصوم: باب: جامع الصوم، رقم (57- 58)، والحميدی (443/2) رقم (1010)، وابن خزيمة (241/3) رقم (1994)، (1995). من طرق عن ابی هريرة رضی الله عنه، والروايات مختصرة و مطولة۔

الْخَصَاصِيَةِ وَاسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَّالْخَصَاصِيَةُ هِيَ اُمُّهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے پروردگار نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا روزہ جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اگر کوئی جاہل شخص تمہارے ساتھ زیادتی کرے اور تم آدمی روزہ دار ہو تو یہ کہہ دو! میں روزہ دار ہوں۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل، حضرت سہل بن سعد، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت سلامہ بن قیصر اور حضرت بشیر بن خصاصیہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں حضرت بشیر کا نام زحم بن معبد رضی اللہ عنہ ہے۔

خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

696 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَبَابًا يُّدْعَى الرَّيَّانَ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے روزہ دار شخص لوگوں کو وہاں سے بلایا جائے گا تو جو لوگ روزہ دار ہوں گے وہ اس میں سے داخل ہوں گے اور جو اس میں داخل ہو جائیں گے انہیں کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

697 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

696- اخرجه البخاري (133/4)، كتاب الصوم: باب: الريان للصائمين رقم (1896) وطرفه في (3257)، ومسلم (808/2): كتاب الصيام باب: فضل الصيام، رقم (166/1152)، والنسائي (168/4) كتاب الصيام: باب: فضل الصيام، رقم (2236- 2237)، وابن ماجه (525/1) كتاب الصيام: باب: ماجاء في فضل الصيام، رقم (1640)، واحمد (333/5)، وابن خزيمة (199/3) رقم (1902)، وعبد بن حميد، ص (168) رقم (455) من طريق ابى حازم عن سهل بن سعد.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ روزہ کھولتا ہے اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

باب 56: ہمیشہ روزہ رکھنا

698 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ

متنِ حدیث: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبِي مُوْسٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِي قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَاَجَازَهُ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اِنَّمَا يَكُوْنُ صِيَامُ الدَّهْرِ اِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ اَفْطَرَ هٰذِهِ الْاَيَّامَ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ اَنْ يُّفْطِرَ اَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَيَّامِ الَّتِي نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى وَاَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو (اس کا یہ عمل) کیسا ہے؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اُس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی روزہ چھوڑا۔ (روایت کے الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عبداللہ بن شخیر، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے: ہمیشہ روزہ رکھنا اُس وقت (حرام شمار ہوگا) جب آدمی عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایامِ تشریق میں بھی روزے رکھے، لیکن اگر وہ ان ایام

698- اخرجه مسلم (818/2، 819) كتاب الصيام: باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر وصوم يوم عرفة و عاشوراء والاثنين والخميس، رقم (196، 1162/197)، وابو داؤد (737/1) كتاب الصيام: باب: في صوم الدهر تطوعا رقم (2425)، والنسائي (207/4) كتاب الصيام: باب: ذكر الاختلاف على غيلان بن جرير فيه، رقم (2382- 2383)، (208/4): كتاب الصوم: باب: صوم ثلثي الدهر وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، رقم (2387)، وابن ماجه (546/1) كتاب الصوم: باب: ماجاء في صيام داؤد عليه السلام، رقم (1713)، (551/1) كتاب الصيام: باب: صيام يوم عرفة، رقم (1730)، (553/1) كتاب الصيام: باب: صوم يوم عاشوراء، رقم (1738) مختصر في كل مرة، واحمد (296/5- 297- 299- 303- 308)، وابن خزيمة (288/3- 296- 301) رقم (2087- 2111- 2126)

میں روزے نہیں رکھتا' تو وہ کراہت کے حکم سے خارج ہو جائے گا' کیونکہ اب ہمیشہ روزہ رکھنے کی صورت نہیں پائی جارہی۔

حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے' اور امام احمد اور امام اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: صرف ان پانچ ایام میں روزہ نہ رکھنا لازم ہے' جن (میں روزہ رکھتے) سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے' وہ عید الفطر' عید الاضحیٰ اور تشریق کے ایام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

باب 57: مسلسل (نفلی) روزے رکھنا

699 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم (اس طرح مسلسل نفلی) روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے: آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے۔ اور (بعض اوقات آپ مسلسل اس طرح نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے کہ ہم یہ کہتے تھے: اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "صحیح" ہے۔

700 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ

699- اخرجه مسلم (809/2, 810) كتاب الصيام: باب: صيام النبى صلى الله عليه وسلم فى غير رمضان واستحباب ان لا يخلى شهر من صوم' رقم (172, 173, 174, 1156/175)' والنسائى (152/4) كتاب الصيام: باب: ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه التقدم قبل رمضان' رقم (2183 -2184 -2185)' (199/4) كتاب الصوم: باب: صوم النبى صلى الله عليه وسلم' رقم (2349)

700- اخرجه البخارى (27/3) كتاب الجهاد: باب: قيام النبى صلى الله عليه وسلم من نومه وما نسخ من قيام الليل' رقم (1141) واطرافه فى (1972 -1973 -3561)' ومسلم (812/2) كتاب الصيام: باب: صيام النبى صلى الله عليه وسلم فى غير رمضان واستحباب ان لا يخلى شهرا من صوم' رقم (1158/180)' واحمد (152/3 -159)' وعبد بن حميد' ص (393) رقم (1322)' وابن خزيمة (305/3) رقم (2134)

يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَّلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اس طرح (مسلسل نفلی) روزے رکھتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے' اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور (کسی مہینے میں) آپ اس طرح روزے نہیں رکھتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے: اب آپ اس مہینے میں کوئی (نفلی) روزہ نہیں رکھیں گے۔ اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھنے کے خواہشمند ہوتے' تو آپ کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھ لیتے۔ اور اگر تم نبی اکرم سوئے ہوئے دیکھنے کے خواہش مند ہوتے' تو سوتے ہوئے بھی دیکھ لیتے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

701 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْمَكِّيُّ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ

مذاہب فقہاء: قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اَنْ تَصُوْمَ يَوْمًا وَّتُفْطِرَ يَوْمًا وَّيُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّيَامِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا (نفلی) روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے' جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور جب (جہاد میں دشمن سے) سامنا ہوتا' تو راہِ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوعباس نامی راوی شاعر' مکی اور نابینا ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ یہ ہے: آپ ایک دن روزہ رکھیں اور ایک دن روزہ نہ رکھیں۔ کہا جاتا ہے: یہ روزہ رکھنے کا سب سے مشکل طریقہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ

باب 58: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

702 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

متنِ حدیث: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْمُهٗ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهٗ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَيْضًا

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

◆◆ ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کے دن موجود تھا انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی' پھر یہ ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' جہاں تک عیدالفطر کا تعلق ہے' تو وہ تمہارے کھانے پینے کا دن ہے' جب تم روزے رکھنے ختم کرتے ہو' اور یہ مسلمانوں کی عید ہے' اور جہاں تک عیدالاضحیٰ کا تعلق ہے' تو تم اس دن اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس کے راوی ابوعبید کا نام سعد ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ازہر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے چچازاد ہیں۔

703 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى لَهٗ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ عیدالاضحیٰ کے دن اور عیدالفطر کے دن۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرو بن یحییٰ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابوالحسن، مازنی المدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شعبہ اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِیْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب 59: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

704 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ وَاَنَسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الصِّيَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوْا لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ اَنْ يَّصُوْمَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَاَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عُلَيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا اَجْعَلُ اَحَدًا فِي حِلٍّ صَغَّرَ اسْمَ اَبِي

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق ہماری اہلِ اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ، حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کے نزدیک ''حج تمتع'' کرنے والے کے لئے یہ رخصت ہے: اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' اور اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں' تو وہ ایام تشریق میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ عراق یہ کہتے ہیں (راوی کا نام) موسیٰ بن علی بن رباح ہے۔
اہلِ مصر یہ کہتے ہیں: اس کا نام موسیٰ بن علی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قتیبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے لیث بن سعد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن علی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں ایسے کسی شخص کو معاف نہیں کروں گا' جو میرے باپ کے نام کو اسم میں تصغیر کے طور پر لے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب 60: روزہ دار شخص کا پچھنے لگانا (یا لگوانا)

705 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ وَّشَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ وَّثَوْبَانَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّعَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ وَّيُقَالُ ابْنُ يَسَارٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ وَّسَعْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَحَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّذُكِرَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّهُ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَّذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ رَوٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثَ ثَوْبَانَ وَحَدِيْثَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ احْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَّقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ

حدیثِ دیگر: قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَّرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاحِدًا مِّنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ثَابِتًا وَّلَوْ تَوَقّٰى رَجُلٌ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَوِ احْتَجَمَ صَائِمٌ لَّمْ اَرَ ذٰلِكَ اَنْ يُّفْطِرَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَاَمَّا بِمِصْرَ فَمَالَ اِلَى الرُّخْصَةِ وَلَمْ يَرَ بِالْحِجَامَةِ

لِلصَّائِمِ بَاْسًا وَّاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

◆◆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے: اس بارے میں سب سے مستند حدیث یہی ہے' جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

علی بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے مستند حدیث وہ ہے' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: یحییٰ بن ابوکثیر نے ان دونوں روایات کو ابوقلابہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' ایک گروہ نے روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیا ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رات کے وقت پچھنے لگوایا کرتے تھے' ان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اسحٰق بن منصور کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عبدالرحمٰن بن مہدی یہ فرماتے ہیں: جو شخص روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اس پر قضا کرنا لازم ہوگا۔

اسحٰق بن منصور فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن محمد زعفرانی فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا ان دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے: ان دونوں میں سے کون سی روایت ثابت ہے۔ (یعنی اس پر عمل کیا جائے گا)۔

اس لئے میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے سے گریز کرے تو بہتر ہے تاہم اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں پچھنے لگوالیتا ہے تو میرے نزدیک اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں بھی یہی رائے پیش کی تھی اور مصر میں بھی ان کی یہی رائے تھی' وہ رخصت کی طرف مائل ہیں اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 61: اس بارے میں رخصت کا بیان

706 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى وُهَيْبٌ نَحْوَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اس روایت کو وہیب نے اسی طرح نقل کیا ہے' جس طرح عبدالوارث نے نقل کیا ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

707 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

708 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

فی الباب: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَّجَابِرٍ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پچھنے لگوائے تھے' آپ اس وقت حالت احرام میں بھی تھے اور روزے کی حالت میں بھی تھے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک روزہ دار شخص کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ

باب 62: صومِ وصال رکھنا مکروہ ہے

709 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِي

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّاَبِي سَعِيدٍ وَّبَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ الْاَيَّامَ وَلَا يُفْطِرُ

◄► حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان حضرات نے صوم وصال رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ مسلسل چار دنوں تک صوم وصال رکھا کرتے تھے' اور اس دوران افطاری نہیں کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

باب 63: جب جنبی شخص کو صبح صادق کا وقت ہو جائے اور اس نے روزہ رکھنا ہو

710 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَآئِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا اَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' اپنی اہلیہ کے ساتھ (صحبت کرنے کی وجہ سے) پھر آپ غسل کر لیتے تھے اور اگلے دن روزہ بھی رکھ لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ سفیان، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین سے تعلق رکھنے والے کچھ حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہے' تو وہ اس دن کے روزے کی قضاء کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلا قول درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِجَابَةِ الصَّآئِمِ الدَّعْوَةَ

باب 64: روزہ دار کا دعوت کو قبول کرنا۔

711 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ

اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِى الدُّعَاءَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے تو وہ ضرور جائے اگر اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ دعا کردے۔

712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے اور وہ روزے کی حالت میں ہو تو وہ یہ کہہ دے: میں روزے کی حالت میں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ دونوں روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور "حسن صحیح" ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

باب 65: شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں، رمضان کے علاوہ اور کسی بھی دن کا روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یہی روایت ابوزناد کے حوالے سے موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی تَاْخِیرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب 66: رمضان کی قضاء میں تاخیر کرنا

714 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا كُنْتُ اَقْضِي مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ نَحْوَ هٰذَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھ پر رمضان کے جو روزے قضاء کرنا لازم ہوتے تھے' میں انہیں صرف شعبان میں رکھا کرتی تھی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا (یعنی نبی اکرم کی ظاہری زندگی میں ایسا کیا کرتی تھی)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ

باب 67: اس روزہ دار کی فضیلت جس کی موجودگی میں کچھ کھایا جارہا ہو

715 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَآئِكَةُ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلٰى عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حبیب بن زید' لیلیٰ (نامی خاتون) کے حوالے سے' انہیں آزاد کرنے والی خاتون کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا جارہا ہو' تو فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت کو حبیب بن زید کے حوالے سے لیلیٰ کے حوالے سے، ان کی دادی سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

716 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

مَوْلَاةً لَّنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِي فَقَالَتْ اِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَّهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاُمُّ عُمَارَةَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ

◆◆ حبیب بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ایک کنیز کو سنا اس کا نام لیلیٰ تھا' اس نے سیّدہ ام عمارہ بن کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا آپ نے فرمایا: تم کھالو! انہوں نے عرض کی: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک لوگ کھا کر فارغ نہیں ہوتے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک وہ (کھانے والے) لوگ سیر نہیں ہوجاتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اور یہ شریک سے منقول حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

حبیب بن زید اپنی ایک آزاد کردہ کنیز لیلیٰ کے حوالے سے، سیّدہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں' یہاں تک کہ وہ لوگ فارغ ہوجائیں یا سیر ہوجائیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا حضرت حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

باب 68: حائضہ عورت روزہ کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی

717 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كُنَّا نَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا اِنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ الْكُوْفِيُّ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حیض آیا کرتا تھا' ہم پاک ہو جاتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیتے تھے' آپ نے ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ معاذہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ہمیں ان کے درمیان اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضاء کرے گی نماز کی قضاء نہیں کرے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبیدہ نامی راوی یہ عبیدہ بن معتب ضبی کوفی ہیں اور ان کی کنیت ''ابوعبدالکریم'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

باب 69: روزہ دار شخص کے لئے ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا مکروہ ہے

718 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَرَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْبَابِ مَا يُقَوِّيْ قَوْلَهُمْ

◆◆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو' انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو' البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو (تو اچھی طرح ناک میں پانی نہ ڈالو)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے روزہ دار شخص کے لئے ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان حضرات کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حدیث میں یہ بات موجود ہے' جو ان کی رائے کی تائید کرتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

باب 70: جب کوئی شخص کسی کا مہمان ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

719 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَنْ نَّزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَّا نَعْرِفُ اَحَدًا مِّنَ الثِّقَاتِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا

توضیحِ راوی: وَّاَبُوْ بَكْرٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَّهُوَ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو وہ ان لوگوں کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ ہرگز نہ رکھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کے حوالے سے نہیں جانتے۔

اس روایت کو ہشام بن عروہ نے نقل کیا ہے۔

موسیٰ بن داؤد نے اس روایت کو ابوبکر مدنی کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔

اس کا راوی ابوبکر، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ابوبکر مدنی، جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں، اس کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ اس ابوبکر کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے اور پرانا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

باب 71: اعتکاف کا بیان

720 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ وَّاَبِیْ لَیْلٰی وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

721 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ مُرْسَلًا وَّرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَعْتَکِفَ فَلْتَغِبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَعْتَکِفَ فِیْهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ قَعَدَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعتکاف کرنے کا ارادہ کرنا ہوتا تھا' تو آپ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' عمرہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث پر بعض اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے اعتکاف کرنا ہو' تو وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب کسی شخص نے اعتکاف کرنا ہو تو اس سے گزشتہ رات کا سورج جیسے ہی غروب ہو جس سے اگلے دن اس نے اعتکاف کرنا ہے تو وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب 72: شب قدر کا بیان

722 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّبِلَالٍ وَّعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَوْلُهَا يُجَاوِرُ يَعْنِيْ يَعْتَكِفُ

حدیثِ دیگر: وَاَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَلَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ وَخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ وَسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاٰخِرُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ الشَّافِعِيُّ كَاَنَّ هٰذَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيْبُ عَلٰى نَحْوِ مَا يُسْاَلُ عَنْهُ يُقَالُ لَهٗ نَلْتَمِسُهَا فِيْ لَيْلَةِ كَذَا فَيَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ لَيْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِيْ فِيْهَا لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَحْلِفُ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَيَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا

وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ بِهٰذَا

◄◄ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے آپ یہ فرماتے تھے: شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا ہے: آپ ''مجاورت'' کرتے تھے یعنی آپ اعتکاف کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اکثر روایات میں یہ بات موجود ہے: تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ شب قدر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی منقول ہے: یہ اکیسویں رات ہوتی ہے' یا یہ **23** ویں رات ہوتی ہے' یا **25** ویں ہوتی ہے' یا **27** ویں ہوتی ہے' یا **29** ویں ہوتی ہے' یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی **30** ویں بھی ہوسکتی ہے)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نوعیت کا سوال کیا جاتا تھا' آپ اسی حساب سے جواب دیتے تھے' اگر آپ سے یہ عرض کی جاتی تھی: ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں' تو آپ فرماتے تھے: تم اسے اس رات میں تلاش کرلو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس بارے میں سب سے مستند روایت **21** ویں رات کے بارے میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے قسم اٹھا کر یہ بات کہی ہے: شب قدر **27** ویں رات ہوتی ہے' اور انہوں نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی علامت بتائی ہے' ہم نے اس کی گنتی کی' پھر اسے یاد بھی رکھا۔

ابوقلابہ یہ بیان کرتے ہیں: شب قدر آخری عشرے میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

عبد بن حمید نے اس روایت کو عبدالرزاق کے حوالے سے' معمر کے حوالے سے' ایوب کے حوالے سے' ابوقلابہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

723 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◄► حضرت زِر (بن حبیش) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے: یہ وہ رات ہے' جس کی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس میں شعاع نہیں ہوتی' تو ہم نے اس کی گنتی کی اور اسے یاد بھی رکھا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ

بات جانتے ہیں؟ یہ رات رمضان میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہیں یہ بات ناپسند ہے کہ وہ تمہیں اس بارے میں بتائیں کیونکہ اورتم اسی بات پر اکتفاء کرو گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

724 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَّبْقَيْنَ اَوْ فِيْ ثَلَاثِ اَوَاخِرِ لَيْلَةٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهٖ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عیینہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے: یہ صرف آخری عشرے میں ہوتی ہے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس رات کو اس وقت تلاش کرو' جب (رمضان کی) نو راتیں رہ گئی ہوں' یا سات رہ گئی ہوں' یا پانچ رہ گئی ہوں' یا تین رہ گئی ہوں' یا آخری رات ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں (کی راتوں میں) اپنے عام معمول کے مطابق نوافل ادا کیا کرتے تھے لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تھا' تو اہتمام کے ساتھ عبادت کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 73: بلاعنوان

725 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں' اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے (تاکہ

وہ بھی نفلی عبادت کریں)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

726 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرے میں جتنے اہتمام کے ساتھ عبادت کرتے تھے' آپ دیگر اوقات میں اتنے اہتمام کے ساتھ عبادت نہیں کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

باب 74: سردیوں میں روزہ رکھنا

727 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ

توضیحِ راوی: عَامِرُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ

◆◆ عامر بن مسعود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ٹھنڈی نعمت سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "مرسل" ہے۔

عامر بن مسعود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا' یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں' جن کے حوالے سے شعبہ اور ثوری نے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ)

باب 75: جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے' ان کا حکم

728 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِىَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَيَزِيْدُ هُوَ ابْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

◄► حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے' ان پر فدیہ لازم ہے' یعنی مسکین کو کھانا کھلانا''۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے جس شخص نے روزہ نہیں رکھنا ہوتا تھا' وہ فدیے دے دیا کرتا تھا' یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

یزید نامی راوی یزید بن ابوعبید ہیں' جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَاب مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

باب 76: جو شخص سفر پر جانا چاہتا ہو اس کا کچھ کھا کر نکلنا

729 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِىْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَّقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ قَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِىْ رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ هُوَ مَدِيْنِىٌّ ثِقَةٌ وَّهُوَ اَخُو اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيْحٍ وَّالِدُ عَلِىِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِىِّ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ يُضَعِّفُهُ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُّفْطِرَ فِىْ بَيْتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىِّ

◄► محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کا سفر پر جانے

کاارادہ تھا۔ان کے لئے سواری تیار ہو چکی تھی انہوں نے سفر کے کپڑے پہنے پھر کھانا منگوایا اسے کھالیا' میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت سے ثابت ہے۔انہوں نے فرمایا: سنت یہی ہے' پھر وہ سوار ہو گئے۔

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رمضان کے مہینے میں حاضر ہوا' اس کے بعد انہوں نے پوری روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

محمد بن جعفر نامی راوی' محمد بن جعفر بن کثیر مدنی ہیں اور ثقہ ہیں' یہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر کے بھائی ہیں' جو ابن نجیح ہیں' یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔

یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: مسافر کو اس بات کا اختیار ہے: وہ اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھاپی لے۔

تاہم اسے یہ اختیار نہیں ہے: جب تک وہ اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے باہر نہیں چلا جاتا' اس وقت تک نماز قصر کرے۔

اسحٰق بن ابراہیم اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ

باب 77: روزہ دار شخص کا تحفہ

730 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَاْمُوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ وَّسَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ عُمَيْرُ بْنُ مَاْمُوْمٍ اَيْضًا

◆◆ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار شخص کو دیا جانے والا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اس کی سند کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور سعد بن طریف کے حوالے سے جانتے ہیں اس سعد کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ عمیر بن مامون کا نام عمیر بن ماموم ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی مَتٰی يَكُوْنُ

باب 78: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟

731 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَلْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَآئِشَةَ قَالَ نَعَمْ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِهٖ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عید الفطر اس دن ہوتی ہے' جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ اس دن ہوتی ہے' جب لوگ قربانی کرتے ہیں۔

امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری ؒ سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: محمد بن منکدر نے یہ روایت سیّدہ عائشہ ؓ سے سنی ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی حدیث میں یہ بات کہی ہے: میں نے سیّدہ عائشہ ؓ سے یہ بات سنی ہے۔

امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

باب 79: اعتکاف سے اٹھنا

732 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَكِفِ اِذَا قَطَعَ اعْتِكَافَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّتِمَّهٗ عَلٰى مَا نَوٰى فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا نَقَضَ اعْتِكَافَهٗ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهٖ فَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَذْرُ اعْتِكَافٍ اَوْ شَيْءٌ اَوْجَبَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَّقْضِيَ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ذٰلِكَ اخْتِيَارًا مِّنْهُ وَلَا يَجِبُ ذٰلِكَ

عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَكُلُّ عَمَلٍ لَّكَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ فِيْهِ فَاِذَا دَخَلْتَ فِيْهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَقْضِيَ اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا' جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

اہلِ علم نے اعتکاف کرنے والے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو اپنا اعتکاف پورا ہونے سے پہلے توڑ دیتا ہے' جس کی اس نے نیت کی تھی۔

بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے اعتکاف کو توڑ دیتا ہے' تو اس پر قضاء لازم ہوگی' انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے اٹھ گئے تھے' پھر آپ نے شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی نے اعتکاف کی نذر نہیں مانی تھی یا کوئی اور چیز ایسی نہیں تھی' جو اس نے اپنے اوپر لازم کی ہو' اور یہ صرف نفلی اعتکاف تھا' تو وہ اعتکاف سے اٹھ کر جا سکتا ہے' اس پر کسی بھی قسم کی قضاء کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' لیکن اگر آدمی نے اپنے اختیار کے ساتھ اپنے اوپر اس کو واجب کیا تھا (یعنی نذر مانی تھی) تو اس کی قضاء لازم ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں: ہر وہ عمل جسے آپ شروع کرتے ہیں' جب آپ اسے شروع کر دیتے ہیں' تو اس سے باہر آ سکتے ہیں' آپ پر اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی' صرف حج اور عمرے میں آپ پر قضاء لازم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَاب الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ اَمْ لَا

باب 80: اعتکاف کرنے والا شخص قضائے حاجت کے لیے (مسجد سے) باہر جا سکتا ہے یا نہیں؟

733 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَائَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

وَالصَّحِيحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوا عَلٰى هٰذَا اَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّعُوْدَ الْمَرِيضَ وَيُشَيِّعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ إِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَّفْعَلَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَرَاَوْا لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا كَانَ فِي مِصْرٍ يُجَمَّعُ فِيهِ اَنْ لَّا يَعْتَكِفَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوا الْخُرُوجَ لَهُ مِنْ مُّعْتَكَفِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهُ اَنْ يَّتْرُكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوْا لَا يَعْتَكِفُ إِلَّا فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ مُّعْتَكَفِهِ لِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ لِاَنَّ خُرُوجَهُ لِغَيْرِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ قَطْعٌ عِنْدَهُمْ لِلِاعْتِكَافِ

وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيضَ وَلَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ عَلٰى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ فَلَهُ اَنْ يَّتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَيَعُوْدَ الْمَرِيضَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت اعتکاف میں ہوتے تھے' تو آپ اپنا سر میری طرف بڑھادیتے تھے' میں اس میں کنگھی کردیا کرتی تھی' تاہم آپ صرف قضائے حاجت کے لئے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس کو اس طرح کئی راویوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، ابن شہاب کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم درست روایت وہ ہے' جو عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

لیث بن سعد نے اسے اسی طرح' ابن شہاب کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے، عمرہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' جب کوئی شخص اعتکاف کرتا ہے' تو وہ اپنے اعتکاف سے صرف قضائے حاجت کے لئے باہر آسکتا ہے۔

انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: آدمی پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے باہر آسکتا ہے۔

پھر بیمار کی عیادت کرنے اور جمعہ میں شریک ہونے یا جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کرسکتا ہے، جنازے کے ساتھ جاسکتا ہے، جمعہ میں شریک ہوسکتا ہے جبکہ اس نے (نیت کرتے ہوئے) ان کی شرط رکھی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم کے نزدیک ایسا شخص ان کاموں میں سے کوئی بھی کام نہیں کرسکتا ان حضرات کے نزدیک اعتکاف کرنے والا شخص اگر بڑے شہر میں موجود ہو جہاں جمعہ ادا کیا جاتا ہو تو وہ صرف اسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جو "جامع" ہو ان حضرات کے نزدیک حالت اعتکاف والے شخص کا اپنے اعتکاف کی وجہ سے نکل کر جمعہ کے لئے جانا مکروہ ہے تاہم ان حضرات کے نزدیک اس شخص کو جمعہ ترک کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس لئے وہ شخص صرف اسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جو "جامع" ہوتا کہ قضائے حاجت کے علاوہ اسے کسی دوسرے کام سے باہر نہ جانا پڑے اس کی وجہ یہ ہے: قضائے حاجت کے علاوہ اور کسی کام کی وجہ سے باہر نکلنے سے ان حضرات کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص بیمار کی عیادت نہیں کرسکتا، جنازے میں شریک نہیں ہوسکتا۔ اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے۔

امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اس نے یہ شرط رکھی ہو تو اسے جنازے کے ساتھ جانے کا اور بیمار کی عیادت کرنے کا اختیار ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب 81: رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا

734 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ

متنِ حدیث: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا اَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَّعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ

وَعَلِيٍّ وَّغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ اَحْمَدُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا اَلْوَانٌ وَّلَمْ يُقْضَ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ اِذَا كَانَ قَارِئًا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں (تراویح کی) نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی 23ویں رات میں) آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ایک تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے پھر آپ نے 24ویں رات میں نماز نہیں پڑھائی پھر 25ویں رات میں نصف رات تک نماز پڑھائی ہم نے یہ عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ باقی رہ جانے والی رات میں بھی ہمیں نماز پڑھا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی نماز ختم کرنے تک اس کے ساتھ نوافل ادا کرتا رہے اس کے نامہ اعمال میں پوری رات نفل پڑھنے کا ثواب ملتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلی رات نماز تراویح نہیں پڑھائی اور 27ویں رات کو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ نے ہمارے ساتھ گھر والوں کو اور خواتین کو بھی بلا لیا یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ ''فلاح'' کا وقت بھی نہ نکل جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: ''فلاح'' سے مراد کیا ہے انہوں نے جواب دیا: سحری۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے تراویح کی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک آدمی اس میں 41 رکعات پڑھے گا جس میں ایک رکعت وتر ہوگی اور اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

مدینہ منورہ میں ان حضرات کے نزدیک اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک وہ بات ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے: اس کی 20 رکعت ہوں گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

ہم نے مکہ مکرمہ میں اس طریقے کو پایا ہے یہ لوگ بھی 20 رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں اس لئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں دیا۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم 41 رکعات والی روایت کو اختیار کریں گے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان کے مہینے میں باجماعت تراویح ادا کرنے کو اختیار کیا ہے۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرے گا جبکہ وہ قرأت کر سکتا ہو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

باب 82: جو شخص روزہ دار کو افطاری کروائے اس کی فضیلت

735 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کروائے تو اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَمَا جَآءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب 83: رمضان کے مہینے میں تراویح ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

736 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَّيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں لازمی حکم دیئے بغیر تراویح ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں نوافل ادا کرے گا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یہی معمول رہا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں یہی معمول رہا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہی معمول رہا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔ یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حج کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حُرْمَةِ مَكَّةَ

باب 1: مکہ مکرمہ کا حرم ہونا

737 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ فِيْهَا دَمًا اَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهِ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُرْوٰى وَلَا فَارًّا بِخِزْيَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اسْمُهٗ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَهُوَ الْكَعْبِيُّ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ يَعْنِي الْجِنَايَةَ يَقُوْلُ مَنْ جَنٰى جِنَايَةً اَوْ اَصَابَ دَمًا ثُمَّ لَجَاَ اِلَى الْحَرَمِ فَاِنَّهٗ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

◆◆ حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا: جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر روانہ کرنے لگا۔ اے امیر! تم مجھے اجازت دو! میں تمہیں وہ بات بتاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی: جب آپ فتح مکہ کے اگلے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا اور جب آپ ﷺ یہ بات کر رہے تھے تو میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا تھا:

”بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کسی درخت کو کاٹے اگر کوئی شخص اللہ کے رسول کے اس میں جنگ کرنے سے رخصت حاصل کرنے کی کوشش کرے' تو تم اسے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی' اس نے تمہیں اجازت نہیں دی ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اس نے مجھے بھی صرف دن کے ایک مخصوص حصے میں اس کی اجازت دی' اب اس کی حرمت اسی طرح واپس آگئی ہے' جیسے گزشتہ کل تھی' موجود شخص غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچادے“۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا' تو انہوں نے بتایا: وہ بولا: میں اس بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں' اے ابوشریح! حرم کسی نافرمان یا خون کر کے بھاگے ہوئے شخص یا چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت کے مطابق اس میں لفظ ”بخزية“ استعمال ہوا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ حضرت ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ عدوی اور کعبی ہیں لفظ ”فاراً بخربة“ کا مطلب کوئی جرم کر کے فرار ہونا ہے' وہ یہ کہنا چاہتا تھا: جو شخص کسی جرم کا اعتراف کرے' یا قتل کردے اور پھر حرم کی حدود میں آجائے' تو اس پر حد جاری ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 2: حج اور عمرے کا ثواب

738 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے، سونے، چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے' مقبول حج کا ثواب صرف جنت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت ام

سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

739 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ حَازِمٍ کُوْفِیٌّ وَّهُوَ الْاَشْجَعِیُّ وَاسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰی عَزَّةَ الْاَشْجَعِیَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حج کرے اور اس میں فحش کلامی نہ کرے اور کوئی گناہ نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحازم کوفی 'یہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان' یہ عزہ الاشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْكِ الْحَجِّ

باب 3: حج ترک کرنے کی شدید مذمت

740 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْقُطَعِیُّ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی رَبِیْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِیِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَّذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ (وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ

توضیحِ راوی: وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَّالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اتنے سامان اور سواری کا مالک ہو' جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو' اور پھر وہ حج نہ کرے' تو اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے''۔

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا' جو شخص وہاں تک جا سکتا ہو' لوگوں پر لازم ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند میں کچھ

کلام ہے۔

ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

باب 4: زادِراہ اور سواری کی وجہ سے حج کا واجب ہونا

741 سندِحدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً وَّجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ

توضیحِ راوی: وَاِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْخُوْزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ حج کو کون سی چیز واجب کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' جو شخص زادِراہ اور سواری کا مالک ہو' تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں' بعض اہلِ علم نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

باب 5: کتنی مرتبہ حج کرنا فرض ہے؟

742 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَاسْمُ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِیْدُ بْنُ فَیْرُوْزَ

◆◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور لوگوں پر، اللہ تعالیٰ کے لئے' بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال میں حج کرنا فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' لوگوں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال میں فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا: تو یہ واجب ہو جاتا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے' تو تمہیں برا لگے''۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوبختری نامی راوی کا نام سعید بن ابوعمران ہے' اور یہی سعید بن فیروز ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے؟

743 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ وَمَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً وَّجَآءَ عَلِیٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ وَّرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِیْ كُتُبِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ قَالَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُهٗ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَحْفُوْظًا وَقَالَ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے' دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کئے اور ایک حج ہجرت کرنے کے بعد کیا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ 63 اونٹ لے کر گئے تھے۔ بقیہ اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے آئے تھے'

ان اونٹوں میں ابوجہل کا بھی ایک اونٹ تھا اس کی ناک میں چاندی کا بنا ہوا چھلا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی قربان کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت' ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک حصہ لے کر انہیں اکٹھا کیا گیا' پھر اسے پکایا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کا شوربہ پیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سفیان سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابوزیار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ ثوری کے امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے نہیں جانتے تھے اور میں نے انہیں دیکھا' انہوں نے اس حدیث کو محفوظ شمار نہیں کیا۔ انہوں نے یہ فرمایا: یہ روایت ثوری کے حوالے سے' ابواسحٰق کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

744 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذْ قَسَّمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ هُوَ اَبُوْ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَّثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ

◄► قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حج کیا تھا' اور آپ ﷺ نے چار عمرے کیے تھے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں' ایک عمرہ حدیبیہ سے کیا تھا ایک عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا' اور ایک عمرہ جعرانہ سے کیا تھا جب آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حبان بن ہلال ابوحبیب بصری ہیں' یہ جلیل القدر ثقہ راوی ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے

745 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ وَّعُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةِ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهٖ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلاف روایت: وَّرَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے ایک حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا دوسرا عمرہ اگلے برس حدیبیہ کے عمرہ کی قضا کے طور پر ذیقعدہ کے مہینے میں کیا' تیسرا عمرہ جعرانہ سے کیا تھا' اور چوتھا عمرہ وہ تھا' جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

ابن عیینہ نے اُسے اداس حدیث کو دینار کے حوالے سے' عکرمہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے۔

انہوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت اور ایک جگہ عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنْ اَيِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مقام سے احرام باندھا تھا؟

746 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا' تو وہ اکٹھے ہو گئے' جب آپ ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے احرام باندھ لیا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

747 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَيْدَاءُ الَّتِي يَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "بیداء" وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہو' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "شجرہ" کے پاس موجود مسجد سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتَى اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا تھا؟

748 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ ابْنِ حَرْبٍ وَّهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّحْرِمَ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے' ہم عبدالسلام بن حرب کے علاوہ کسی شخص کو نہیں جانتے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِفْرَادِ الْحَجِّ

باب 10: حج افراد کا بیان

749 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عَآئِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

750 متن حدیث: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَاَفْرَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِنْ اَفْرَدْتَّ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَّاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَّاِنْ تَمَتَّعْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهٗ وَقَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا تھا۔

یہ روایت مذکورہ بالا اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثوری فرماتے ہیں: اگر تم نے حج افراد کرنا ہو تو یہ بہتر ہے' اور اگر تم حج قران کرلو تو یہ بھی بہتر ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق رائے دی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک حج افراد زیادہ پسندیدہ ہے' پھر اس کے بعد حج تمتع ہے اس کے بعد حج قران ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 11: حج اور عمرہ اکٹھا کرنا

751 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میں عمرہ اور حج (ایک ساتھ کرنے) کے لئے حاضر ہوں"۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں' اہلِ کوفہ اور دیگر حضرات نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

باب 12: حج تمتع کا بیان

752 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَّالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَّهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

◄◄ محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو سنا: یہ دونوں حضرات "حج تمتع" یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا تذکرہ کر رہے تھے' تو ضحاک بن قیس نے کہا: ایسا صرف وہی شخص کرے گا' جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھتیجے! تم نے بہت بری بات کہی ہے' تو ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول نے ایسا کیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی ایسا کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

753 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

متنِ حدیث: اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِي نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ءَاَمْرَ اَبِي نَتَّبِعُ اَمْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄◄ سالم بن عبداللہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما سے حج تمتع یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حلال ہے' تو وہ شامی شخص بولا: آپ کے والد تو اس سے منع کرتے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر میرے والد اس سے منع کرتے ہوں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو؟ تو کیا ہم میرے والد کے حکم کی پیروی کریں گے؟ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کریں گے؟ وہ شخص بولا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کریں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔

754 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَنْ نَّهٰى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَّسَعْدٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِىْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمَ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَّعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ اَنْ يَّصُوْمَ الْعَشْرَ وَيَكُوْنُ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَصُمْ فِى الْعَشْرِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِىْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَآئِشَةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِى الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ''حج تمتع'' کیا ہے۔ سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کیا تھا۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے ''حج تمتع''، یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کو اختیار کیا ہے' یعنی آدمی حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر وہ وہیں قیام پذیر رہے' یہاں تک کہ حج کرے' تو وہ شخص

حج تمتع کرنے والوں میں سے ہوگا اور اس پر جو بھی سہولت کے ساتھ میسر ہو قربانی کرنا جائز ہوگا اگر اسے قربانی کا جانور نہیں ملتا' تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رکھے اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھے گا۔

حج تمتع کرنے والے کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے: وہ حج کے ایام میں' رکھے جانے والے تین روزے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں رکھے' جس میں آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

اگر وہ شخص پہلے عشرے میں روزے نہیں رکھ پاتا تو وہ ایام تشریق میں روزے رکھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کی یہی رائے ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رائے بیان کی ہے: وہ شخص ایام تشریق میں روزے نہیں رکھے گا۔

اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے حج تمتع یعنی حج کے ساتھ عمرہ کرنے کو اختیار کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

باب 13: تلبیہ پڑھنا

755 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

فِي الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنْ زَادَ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِّنْ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّمَا قُلْنَا لَا بَاْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فِيْهَا لِمَا جَآءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَتِهِ مِنْ قِبَلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ (کے الفاظ یہ ہیں):

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے مخصوص ہے' اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تلبیہ کے الفاظ میں کچھ ایسے الفاظ کا اضافہ کرے' جو اللہ تعالیٰ کی عظمت سے تعلق رکھتے ہوں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر اللہ نے چاہا اور میرے نزدیک پسندیدہ بات یہی ہے: آدمی وہی تلبیہ پڑھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے جو یہ کہا: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار سے متعلق الفاظ کا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات منقول ہے: جنہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یاد تھے' لیکن اس کے باوجود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ میں اپنے پاس سے چند الفاظ کا اضافہ کیا (جو یہ ہیں):

''رغبت تیری طرف ہے' اور عمل (تیری رضا کے لئے ہے) جو کیا جاتا ہے''۔

756 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثارِ صحابہ: وَكَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے احرام باندھا پھر یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا: ''میں حاضر ہوں' اے اللہ میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے' اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہی ہیں۔

تاہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے بعد یہ الفاظ پڑھتے تھے:

''میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔ سعادت اور بھلائی تیرے اختیار میں ہے' تیری ہی طرف رغبت کی جاتی ہے' اور تیری ہی رضا کے لئے عمل کیا جاتا ہے''۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

باب 14: تلبیہ پڑھنے اور قربانی کرنے کی فضیلت

757 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ

◆◆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس میں بکثرت تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔

758 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُلَبِّی اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِی بَكْرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِی فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

اختلافِ سند: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ وَّقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِی فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی بَكْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاَ فِيْهِ ضِرَارٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِی هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ اَخْطَاَ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَذَكَرْتُ لَهٗ حَدِيْثَ ضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ عَنِ ابْنِ اَبِی فُدَيْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهٗ عَنِ ابْنِ اَبِی فُدَيْكٍ اَيْضًا مِثْلَ رِوَايَتِهٖ فَقَالَ لَا شَیْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِی فُدَيْكٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَاَيْتُهٗ يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ

قولِ امام ترمذی: وَالْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَالثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدْنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں موجود پتھر، درخت اور کنکریاں تلبیہ پڑھتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر سے ادھر تک مکمل ہو جاتی ہے (یعنی ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابن ابوفدیک نامی راوی کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محمد بن منکدر نامی راوی نے عبدالرحمٰن بن یربوع نامی راوی سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

محمد بن منکدر نامی راوی نے سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ دیگر احادیث نقل کی ہیں۔

ابونعیم طحان ضرار بن صرد نے اس حدیث کو ابن ابی فدیک کے حوالے سے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے محمد بن منکدر کے حوالے سے سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضرار نامی راوی نے اس میں غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا: جو شخص کسی حدیث کے بارے میں یہ کہے: یہ محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یربوع کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے منقول ہے تو اس نے غلطی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے ان کے سامنے ضرار بن صرد سے منقول حدیث کا تذکرہ کیا جو ابن فدیک سے منقول ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ غلط ہے۔ میں نے ان سے کہا: اسی روایت کو دیگر راویوں نے ابوفدیک کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان سب راویوں نے اسے ابن ابوفدیک کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کے حوالے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ضرار بن صرد نامی راوی کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''عج'' کا مطلب بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے اور لفظ ''ثج'' کا مطلب اونٹ کی قربانی کرنا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

باب 15: بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا

759 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَتَانِي جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِي اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِي اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ

◆◆ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: جبریل میرے پاس تشریف لائے اور مجھے یہ کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

اس بارے میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلاد نے اپنے والد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض حضرات نے اس روایت کو خلاد بن سائب کے حوالے سے حضرت زید بن خالد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔ درست یہی ہے: اسے خلاد بن سائب نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ راوی خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب 16: احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا

760 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

◄◄ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے احرام باندھنے سے پہلے (سلے ہوئے کپڑے) اتار دیئے اور غسل کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض اہلِ علم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ

باب 17: مختلف علاقے والوں کے لئے احرام باندھنے کا میقات

761 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ وَیَقُوْلُوْنَ وَاَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَّلَمْلَمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◄◄ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ہم کس جگہ سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے' اہلِ شام جحفہ سے اہلِ نجد قرن سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:) اہلِ یمن یلملم سے (احرام باندھیں)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر علم کیا جاتا ہے۔

762 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ هُوَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

◄◄ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مشرق کے لئے "عقیق" (کو میقات) مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن علی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہیں۔ (یعنی یہ امام باقر ہیں)۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

باب 18: حالت احرام والے شخص کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں ہے؟

763 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں؟ ہم احرام کی حالت میں کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص، شلوار، ٹوپی، عمامہ اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کوئی ایسا شخص ہو' جس کے پاس جوتے نہ ہوں' تو وہ موزے پہن لے' لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے رکھے اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو' جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو' عورت حالت احرام میں چہرے پر نقاب نہ کرے اور ہاتھوں پر دستانے نہ پہنے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

باب 19: حالت احرام والے شخص کا شلوار یا موزے پہننا' اگر اسے تہبند یا جوتے نہیں ملتے

764 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْاِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ

◄► جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر حالت احرام والے شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب حالت احرام والے شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے استدلال کیا ہے: اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ لے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

باب 20: جب کوئی شخص احرام باندھ لے اور اس نے قمیص یا جبہ پہنا ہو

765 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ

متنِ حدیث: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو دیکھا' جس نے احرام باندھا ہوا تھا' اس نے جبہ پہنا ہوا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جبہ اتارنے کی ہدایت کی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفوان بن یعلی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے اس حدیث میں پورا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ نے دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے۔

درست روایت وہ ہے جس کو دینار اور ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے صفوان بن یعلی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب 21: حالت احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

766 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم کی حدود میں بھی مارا جا سکتا ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل، کاٹنے والا کتا۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

767 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَا عَلَى النَّاسِ اَوْ عَلٰى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص درندے کو کاٹنے والے کتے کو چوہے کو بچھو کو چیل کو اور کوے کو مار سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص درندے کو' کاٹنے والے کتے کو مار سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر وہ جانور جو انسان پر حملہ کر سکتا ہے' یا انسان کے (پالتو) جانوروں پر حملہ کر سکتا ہو' حالت احرام والے شخص کے لئے اس کو مارنا جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب 22: حالت احرام میں پچھنے لگوانا

768 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ قَالُوْا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَّا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يَّحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے' حالت احرام والے شخص کے لئے' پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص بال نہیں مونڈے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والا شخص انتہائی ضرورت کے تحت پچھنے لگوا سکتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حالت احرام والے شخص کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ وہ بال صاف نہیں کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب 23: حالت احرام والے شخص کا شادی کرنا حرام ہے

769 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ

متن حدیث: قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُّنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِيْ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيْدُ اَنْ يُّنْكِحَ ابْنَهُ فَاَحَبَّ اَنْ يُّشْهِدَكَ ذٰلِكَ قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ

فی الباب: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ وَّمَيْمُوْنَةَ ·

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ قَالُوْا فَاِنْ نَّكَحَ فَنِكَاحُهٗ بَاطِلٌ

◆◆ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: ابن معمر نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کی شادی کر دیں انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا امیر حج تھے میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے بھائی اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں: آپ بھی اس میں شریک ہوں تو ابان نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ ایک گنوار اور بے وقوف آدمی ہے۔ حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے (راوی کہتے ہیں یا جس طرح بھی انہوں نے فرمایا) پھر انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا۔

اس بارے میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض تابعین بھی اسی کے قائل ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حالت احرام والا شخص شادی نہیں کر سکتا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر وہ نکاح کر لے تو یہ نکاح باطل قرار دیا جائے گا۔

770 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ

متن حدیث: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِيْمَا بَيْنَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ

اختلافِ روایت: وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا قَالَ وَرَوَاهُ أَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ مُرْسَلًا

حدیث دیگر: قَالَ أَبُو عِيسٰى: وَرُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَيَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ هُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ

◄◄ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے جب شادی کی تھی' تو اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی' تو اس وقت بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حماد کے علاوہ کسی اور شخص نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے' یہ روایت مطر الوارق کے حوالے سے' ربیعہ سے منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ربیعہ کے حوالے سے سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہے' اسی روایت کو سلیمان بن بلال نے ربیعہ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم کے حوالے سے' حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ یہ فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بعض محدثین نے یزید بن اصم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن اصم' ام المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب 24: اس بارے میں رخصت کا بیان

771 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

712 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

713 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَّاخْتَلَفُوْا فِيْ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَّظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُوْنَةُ بِسَرِفَ حَيْثُ بَنٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرِفَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوشعثاء نامی راوی کا نام جابر بن زید ہے۔

محدثین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں ان سے شادی کی تھی۔

بعض راویوں نے اس بات کو نقل کیا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی' تو آپ اس وقت حالت احرام میں

نہیں تھے۔ تاہم آپ کے شادی کرنے کا لوگوں کو اس وقت پتہ چلا' جب آپ حالت احرام میں تھے پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کروائی' تو آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے یہ ''سرف'' کے مقام پر ہوا' جو مکہ کے راستے میں ہے۔ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی ''سرف'' کے مقام پر ہوا تھا' جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی اور انہیں ''سرف'' میں ہی دفن کیا گیا۔

774 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَّمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِى الظُّلَّةِ الَّتِىْ بَنٰى بِهَا فِيْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

◆◆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی' آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔ اور جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی ''سرف'' کے مقام پر ہوا ہم نے انہیں اسی ٹیلے کے سائے میں دفن کیا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو یزید بن اصم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب 25: حالت احرام والے شخص کا شکار کھانا

775 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَّاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَّالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ اَوْ لَمْ يُصْطَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِىُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِىَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَاَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے؛ جب کہ تم حالت احرام میں ہو جب تک کہ تم خود اس کو شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

اس بارے میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''مفسر'' کرتی ہے۔

ہمارے علم کے مطابق مطلب نامی راوی کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک حالتِ احرام والے شخص کے شکار کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ اس نے خود شکار نہ کیا ہو' یا بطور خاص اس کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بارے میں منقول سب سے مستند حدیث ہے' اور قیاس کے بالکل مطابق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

776 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِىَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ فِىْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِى النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

اختلافِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَّحْمِهٖ شَىْءٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' مکہ کے راستے میں' کسی جگہ پر پیچھے رہ گئے' ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں نہیں تھے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک نیل گائے دیکھی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے' انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا' وہ ان کا کوڑا انہیں پکڑا دیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان کو انکار کر دیا' پھر انہوں نے نیزہ مانگا' تو ساتھیوں نے اس بات سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود اسے حاصل کیا' اور اس نیل گائے پر حملہ کر کے اسے مار دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا گوشت کھا لیا' بعض نے انکار کر دیا' جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے بارے

میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ خوراک تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی تھی۔

عطاء بن یسار' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نیل گائے کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث نقل کرتے ہیں' تاہم زید بن اسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب 26: حالت احرام والے شخص کے لئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے

۷۷۱ سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَرَّ بِهٖ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ وَجْهِهٖ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَرِهُوْا اَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اِنَّمَا رَدَّهٗ عَلَيْهِ لَمَّا ظَنَّ اَنَّهٗ صِيْدَ مِنْ اَجْلِهٖ وَتَرَكَهٗ عَلَى التَّنَزُّهِ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ اَهْدٰى لَهٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَّحْشٍ وَّهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

◄► حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام سے گزرے' تو حضرت صعب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے وہ واپس کر دیا' جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے صرف اس لئے یہ تمہیں واپس کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے ایک گروہ کے نزدیک اس حدیث (پر عمل کیا جائے گا) انہوں نے حالت احرام والے شخص کے لئے شکار کھانا مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا'

کیونکہ آپ نے یہ سمجھا تھا: اسے صرف آپ کے لئے شکار کیا گیا ہے اور آپ کا اسے ترک کرنا مکروہ تنزیہی کے طور پر تھا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے نیل گائے کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تاہم یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

باب 27: حالت احرام والے شخص کے لئے سمندر کے شکار کا حکم

778 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّصِيْدَ الْجَرَادَ وَيَاْكُلَهُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهُ وَاَكَلَهُ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لئے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے' تو ہمارا سامنا ٹڈی دل سے ہوا' ہم نے اپنی لاٹھیوں اور سوٹیوں کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کھالو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف ابومہزم نامی راوی کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

ابومہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے حالت احرام والے شخص کے لئے ٹڈی دل کو شکار کرنے اور اسے کھانے کی اجازت دی ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر حالت احرام والا شخص اس کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھالیتا ہے' تو اس پر صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

باب 28: حالت احرام والے شخص کا بجو کا شکار کرنا

779 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ

◆◆ ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات فرمائی ہے: جریر بن حازم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن جریج سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حالت احرام والا شخص اگر بجو کا شکار کر لیتا ہے تو اس بارے میں عمل اس حکم پر ہے کہ اس پر جزا دینا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

باب 29: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

780 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِهِ مَكَّةَ بِفَخٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ

آثارِ صحابہ: وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

مذاہب فقہاء: وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے "فخ" کے مقام پر غسل کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جسے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما) مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے: مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، علم حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ علی بن مدینی اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف انہی کے حوالے سے "مرفوع" روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ اَسْفَلِهَا

باب 30: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بالائی سمت سے داخل ہونا اور زیریں سمت سے باہر جانا

781 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: لَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے، تو آپ بالائی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور جب آپ یہاں سے تشریف لے کر گئے، تو زیریں حصے سے گئے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

باب 31: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دن کے وقت مکہ میں داخل ہونا

782 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب 32: بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ بلند کرنا مکروہ ہے

783 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَاَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي قَزَعَةَ

توضیح راوی: وَاَبُو قَزَعَةَ اسْمُهُ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ

◆ مہاجر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی آدمی جب بیت اللہ کو دیکھے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا ہے' تو کیا ہم ہاتھ اٹھایا کرتے تھے (یعنی ہم نے تو ایسا نہیں کیا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا' ہم اسے صرف شعبہ کے حوالے سے، ابوقزعہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوقزعہ نامی راوی کا نام سوید بن حجر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

باب 33: طواف کرنے کا طریقہ

784 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا اَظُنُّهُ قَالَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے' تو آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' پھر دائیں طرف سے (طواف شروع کیا) آپ نے پہلے تین چکروں میں رمل کیا' اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے' پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے' آپ نے یہ پڑھا "مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو" پھر آپ نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی' جن میں مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا' پھر آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے' آپ نے اس کو بوسہ دیا' پھر آپ صفا اور مروہ پر تشریف لے گئے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے یہ بات بھی بتائی تھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا)

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب 34: حجر اسود سے، حجر اسود تک رمل کرنا

785 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا تَرَكَ الرَّمَلَ عَمْدًا فَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيمَا بَقِيَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَّلَا عَلٰى مَنْ اَحْرَمَ مِنْهَا

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے، حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا' اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جان بوجھ کر رمل ترک کر دے تو اس نے غلط حرکت کی' لیکن اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کرتا' تو وہ بقیہ میں بھی رمل نہ کرے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اہلِ مکہ پر رمل کرنا لازم نہیں ہے' اسی طرح جس شخص نے مکہ سے احرام باندھا ہو اس پر بھی رمل لازم نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِي دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

باب 35: حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کرنا، ان کے علاوہ اور کسی چیز کا نہیں

786 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ

متنِ حدیث: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِي

آثارِ صحابہ: فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَسْتَلِمَ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِي

ابوطفیل بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہر رکن کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کا استلام کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کیا تھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیت اللہ کے کسی بھی حصے کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی صرف حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

باب 36: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) طواف کیا تھا

787 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَّعَلَيْهِ بُرْدٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّعَبْدُ الْحَمِيْدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرَةَ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ

◆◆ حضرت ابن یعلیٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع (کے طور پر کپڑا لپیٹ کر) بیت اللہ کا طواف کیا تھا' آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث جو ثوری کے حوالے سے' ابن جریج سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالحمید نامی راوی' عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں' جنہوں نے حضرت ابن یعلیٰ کے حوالے سے' ان کے والد سے حدیث نقل کی ہے جو حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

باب 37: حجر اسود کو بوسہ دینا

788 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّیْ اُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور بولے: میں نے تمہیں بوسہ دیا ہے' میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

789 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِیٍّ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ اَرَاَيْتَ اِنْ زُوْحِمْتُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ

توضیح راوی: قَالَ وَهٰذَا هُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّالزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ يُكْنٰى اَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَ يَدَهُ وَاِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ اِذَا حَاذٰى بِهٖ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◄◄ زبیر بن عربی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حجر اسود کے استلام کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا: اگر میں اس تک نہ پہنچ سکوں' تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ یا اگر ہجوم زیادہ ہو' تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رائے کو یمن بھیجو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہی زبیر بن عربی ہیں جن سے حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔

زبیر بن عدی کوفی ہیں اور ان کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا ہے' جبکہ سفیان ثوری اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دینے کو مستحب قرار دیا ہے' اگر آدمی حجر اسود تک نہ پہنچ سکتا ہو' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھ کو بوسہ دے' اور اگر آدمی کے لئے یہ بھی ممکن نہ ہو' تو وہ جب اس کے برابر (مقابل) میں آئے' تو اس کی طرف رخ کر لے اور تکبیر کہے' امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب 38: مروہ سے پہلے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا جائے گا

790 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَاَ بِالْمَرْوَةِ قَبْلَ الصَّفَا لَمْ يُجْزِهِ وَبَدَاَ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى اَتٰى بِلَادَهٗ اَجْزَاَهٗ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى رَجَعَ اِلٰى بِلَادِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُجْزِيهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَّا يَجُوزُ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے آپ نے یہ آیت پڑھی۔

"مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے صفا کی سعی کی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک مروہ سے پہلے صفا کی سعی کی جائے گی اگر کوئی شخص مروہ سے آغاز کر دیتا ہے تو یہ درست نہیں ہوگا وہ صفا سے آغاز کرے گا۔

اہل علم نے اس شخص کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے اور صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا اور واپس چلا جاتا ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر اس نے صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی اور مکہ سے نکل گیا تو پھر جب اسے یاد آئے تو اس وقت اگر وہ مکہ کے قریب ہو تو واپس جا کر صفا اور مروہ کی سعی کرے لیکن جب اسے اپنے علاقے میں پہنچ کر یہ بات یاد آئے تو اب یہ اس کے لئے جائز ہے (یعنی اس کا حج ہو جائے گا) تاہم اس پر دم (قربانی) دینا لازم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ صفا اور مروہ کا طواف ترک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنے شہر میں پہنچ جاتا ہے تو اب بھی اس کا حج نہیں ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے اس کے بغیر حج درست نہیں ہوتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب 39: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

791 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَّسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ لَّمْ يَسْعَ وَمَشٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاَوْهُ جَائِزًا

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا' اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تاکہ مشرکین کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی صفا اور مروہ کی سعی میں دوڑتا ہوا گزرے اگر وہ دوڑتا نہیں ہے' اور چل کر صفا اور مروہ کا چکر لگاتا ہے' تو ان حضرات کے نزدیک یہ بھی جائز ہے۔

792 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي السَّعْيِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَمْشِيْ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَلَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

◄► کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سعی کی جگہ پر چلتے ہوئے دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: آپ دوڑنے کی جگہ پر چل کر گزر رہے ہیں جو صفا اور مروہ کے درمیان ہے' انہوں نے فرمایا: اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے' اور اگر میں عام رفتار سے چلوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام رفتار سے چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے' میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے مجھ سے دوڑا نہیں جاتا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

باب 40: سوار ہو کر طواف کرنا

793 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَّطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر سوار ہو کر طواف کیا تھا، جب آپ حجر اسود کے پاس پہنچتے تھے، تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے کسی عذر کے بغیر سوار ہو کر، بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

باب 41: طواف کرنے کی فضیلت

794 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلِعَبْدِ اللّٰهِ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّقَدْ رَوٰى عَنْهُ أَيْضًا

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

سفیان بن عیینہ، ایوب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے زمانے کے لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی تھا' جس کا نام عبدالملک بن سعید تھا۔ انہوں نے اس سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ لِمَنْ يَّطُوفُ

باب 42: طواف کرنے والے شخص کا فجر یا عصر کے بعد طواف کرنے کے بعد، نوافل ادا کرنا

795 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَّعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَّا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ

وَّفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّأَبِي ذَرٍّ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ جُبَيْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ أَيْضًا

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ إِنْ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

آثارِ صحابہ: وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِي طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

◆◆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبد مناف! تم دن یارات کے کسی بھی حصے میں، کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے اور نماز ادا کرنے سے منع نہ کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبداللہ بن ابونجیح نے عبداللہ بن باباہ کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

اہلِ علم نے مکہ میں عصر کے بعد اور صبح کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک عصر کے بعد اور فجر کے بعد نماز ادا کرنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص عصر کے بعد طواف کرتا ہے، تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے، جب تک سورج غروب نہ ہو جائے، اسی طرح اگر کوئی شخص صبح کی نماز کے بعد طواف کرتا ہے، تو وہ بھی اس وقت تک نماز ادا نہ کرے، جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: انہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا، تو نماز ادا نہیں کی، پھر وہ مکہ سے باہر چلے گئے، یہاں تک کہ انہوں نے ذی طویٰ کے مقام پر پڑاؤ کیا، تو سورج نکلنے کے بعد وہاں نماز ادا کی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب 43: طواف کی دو رکعات میں کیا پڑھا جائے؟

796 سندِ حدیث: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعات میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی تھی۔

797 اثرِ امام باقر رضی اللہ عنہ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقْرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيْثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ

هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ

◄► امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں' وہ طواف کی دو رکعات میں سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا مستحب سمجھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالعزیز بن عمران نامی راوی سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

عبدالعزیز بن عمران نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

باب 44: برہنہ ہو کر طواف کرنا حرام ہے

798 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَىْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَّا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهٗ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّا مُدَّةَ لَهٗ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ نَحْوَهٗ وَقَالَا زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَشُعْبَةُ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ زَيْدُ ابْنُ اُثَيْلٍ

◄► زید بن اثیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو کس حکم کے ہمراہ بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: چار احکام تھے ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا، دوسرا یہ کہ کوئی بھی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا، تیسرا یہ کہ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرکین (حج کے موقع پر) اکٹھے نہیں ہوں گے اور (چوتھا حکم یہ کہ) جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے' تو وہ معاہدہ اپنی طے شدہ مدت تک ہوگا اور جس کی کوئی مدت متعین نہیں ہوئی وہ چار ماہ تک ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

زید بن یثیع نامی راوی سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے اس روایت میں وہم کیا ہے' انہوں نے راوی کا نام زید بن اثیل بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

باب 45: خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا

799 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُّ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے' تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور مزاج خوشگوار تھا جب آپ میرے پاس تشریف لائے' تو آپ غمگین تھے میں نے آپ سے دریافت کیا' تو آپ نے بتایا میں خانہ کعبہ کے اندر گیا تھا' میری یہ خواہش ہے کہ میں ایسا نہ کرتا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے: میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشکل کا شکار کردیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب 46: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

800 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهٗ كَبَّرَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعُثْمَانَ ابْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بِلَالٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ بَاْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَّا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِاَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوْبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی تھی بلکہ صرف تکبیر کہی تھی۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ان کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خانہ کعبہ کے اندر نفل نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' انہوں نے خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: تم خانہ کعبہ کے اندر فرض یا نفل نماز ادا کرلو اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کے اعتبار سے نفل اور فرض نماز کا حکم ایک سا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی کَسْرِ الْکَعْبَةِ

باب 47: خانہ کعبہ کو توڑ کر (دوبارہ بنانا)

801 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنِىْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِىْ اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِىْ عَآئِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: تم مجھے وہ حدیث سناؤ! جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں سنائی تھی' تو انہوں نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا تھا: اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کرتا اور اس کے دو دروازے بناتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا زمانہ آیا' تو انہوں نے خانہ کعبہ کو منہدم کروادیا اور اس کے دو دروازے بنائے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ

باب 48: حطیم میں نماز ادا کرنا

802 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِىْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَعَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر وہاں نماز ادا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور آپ نے مجھے حطیم میں داخل کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہو حطیم میں تم نماز ادا کر لو کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت اسے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے اسے بیت اللہ سے باہر رکھا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علقمہ بن ابوعلقمہ نامی راوی علقمہ بن بلال ہیں۔

803 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا۔ تو اس وقت یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا اولاد آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

باب 49: حجر اسود رکن یمانی مقام ابراہیم کی فضیلت

804 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَّهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے دو یاقوت ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ہلکا کر دیا ہے' اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو ہلکا نہ کرتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کر دیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر' یعنی ان کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا

باب 50: منیٰ کی طرف جانا اور وہاں قیام کرنا

805 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی' پھر مغرب' عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں' پھر آپ عرفات تشریف لے گئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن مسلم نامی راوی کے بارے میں محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

806 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَعَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر (سے لے کر) فجر (تک کی) نمازیں پڑھائیں' پھر آپ عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقسم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ فرماتے ہیں: حکم نے مقسم سے صرف پانچ روایات سنی ہیں' پھر شعبہ نے ان روایات کو گنوایا اور شعبہ کی گنوائی ہوئی ان روایات میں یہ مذکورہ بالا حدیث نہیں تھی۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

باب 51: منیٰ میں جو شخص پہلے پہنچ جائے وہ وہاں (اپنی مرضی کی جگہ پر) قیام کرسکتا ہے

807 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا يُّظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے لئے کوئی عمارت نہ بنا دیں' جو منیٰ میں آپ پر سایہ کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! منیٰ ایسی جگہ ہے' جہاں جو پہلے پہنچ جائے وہ (اپنی مرضی کی جگہ پر) ٹھہر سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب 52: منیٰ میں قصر نماز ادا کرنا

808 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَّهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَّسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

◆◆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں منیٰ میں نماز ادا کی' لوگ اس وقت سب سے زیادہ امن کی حالت میں تھے اور سب سے زیادہ تعداد میں تھے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی عرصے میں (ان کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں)

اہل علم نے مکہ والوں کے منیٰ میں قصر نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے۔ وہ (یعنی اہل مکہ) منیٰ میں نماز قصر نہیں کریں گے؟ کیونکہ منیٰ میں صرف وہ شخص قصر نماز پڑھ سکتا ہے' جو مسافر ہو۔

ابن جریج' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' یحییٰ بن سعید قطان، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمن بن مہدی اسی بات کے قائل ہیں

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَّالدُّعَاءِ بِهَا

باب 53: عرفات میں وقوف کرنا' وہاں دعا مانگنا

809 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُّبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَّالشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدِ الثَّقَفِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

توضیحِ راوی: وَّابْنُ مِرْبَعٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ

◆◆ یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں: حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اس وقت میدان عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا۔ عمرو نامی راوی نے بتایا: یہ دور کی جگہ تھی۔ انہوں نے یہ بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنی اپنی جگہ پر رہو' کیونکہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وراثت (پر کاربند ہو)۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مربع سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اسے صرف ابن عیینہ کی عمرو بن دینار کے حوالے سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حضرت ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہے اوران کے حوالے سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

810 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

آثارِ صحابہ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَّمَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ كَانُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ وَاَهْلُ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ يَعْنِىْ سُكَّانَ اللّٰهِ وَمَنْ سِوٰى اَهْلِ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (ثُمَّ اَفِيْضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) وَالْحُمْسُ هُمْ اَهْلُ الْحَرَمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش اوران کے ہم خیال لوگ جنہیں ''حمس'' کہا جاتا تھا یہ لوگ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے: ہم بیت اللہ کے خادم ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں ان کے علاوہ جو لوگ تھے وہ عرفات میں وقوف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تو تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے دوسرے لوگ واپس آتے ہیں''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: اہلِ مکہ حرم کی حدود سے باہر نہیں جاتے اور عرفہ چونکہ حرم کی حدود سے باہر ہے اس لئے (قریش کے خیال کے مطابق) اہلِ مکہ کو مزدلفہ میں وقوف کرنا چاہیے وہ یہ کہا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کے شہر کے رہنے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے شہر میں بستے ہیں اور جو شخص اہلِ مکہ کے علاوہ ہو وہ لوگ عرفات میں وقوف کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''پھر تم لوگ وہاں سے واپس آؤ جہاں سے دوسرے لوگ واپس آتے ہیں''۔

لفظ ''حمس'' کا مطلب حرم کے رہنے والے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب 54: پورا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

811 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِی رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهِ عَرَفَةُ وَهٰذَا هُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هِينَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَّشِمَالًا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِی مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِیَ فَوَقَفَ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَّاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِی شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّی عَنْ اَبِيكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَّشَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَنْهُ لَنَزَعْتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِیِّ مِثْلَ هٰذَا

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِی وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِی رَحْلِهٖ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْاِمَامُ

توضیح راوی: قَالَ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عرفات ہے' اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے' پھر جب سورج غروب ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لائے' آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا' آپ اپنے دستِ مبارک کے ذریعے لوگوں کو اشارہ کرنے لگے' لوگ اس وقت دائیں بائیں (اپنے جانوروں کو چلا رہے تھے) آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو! پھر آپ مزدلفہ تشریف لے آئے' وہاں آپ نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' جب صبح ہوئی تو آپ مقام قزح پر تشریف لائے وہاں آپ نے وقوف کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قزح ہے' اور یہ وقوف کی جگہ ہے' ویسے مزدلفہ پورے کا پورا ٹھہرنے کی جگہ

ہے، پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ وادی محسر تک پہنچ گئے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو چابک رسید کیا تو وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس وادی سے آگے گزر گئی آپ نے وہاں وقوف کیا پھر آپ نے فضل (بن عباس) کو اپنے پیچھے بٹھالیا پھر آپ جمرہ کے پاس تشریف لائے آپ نے اسے کنکریاں ماریں پھر آپ قربان گاہ میں تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے ویسے منیٰ پورا قربان گاہ ہے۔ وہاں خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک جوان لڑکی نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا: اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں ان پر حج فرض ہو چکا تھا۔ تو کیا یہ بات جائز ہو گی اگر میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو۔

نبی اکرم ﷺ نے فضل (بن عباس) کی گردن دوسری طرف موڑ دی تو حضرت عباس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنے چچازاد کی گردن ادھر کیوں موڑ دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا تو میں ان کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سر منڈوانے سے پہلے ہی طواف افاضہ کرلیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سر منڈوالو کوئی حرج نہیں ہے یا بال چھوٹے کروالو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک اور شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی قربانی کرلی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ بیت اللہ تشریف لائے آپ نے اس کا طواف کیا پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! اگر لوگوں کا ہجوم ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی (زم زم میں سے) پانی نکالتا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کے حوالے سے منقول ہے۔

اسی روایت کو دیگر راویوں نے ثوری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔ ان کے نزدیک عرفات میں ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کی جائے گی۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کرلے اور وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز میں شریک نہ ہو تو اگر وہ چاہے تو وہ ان دونوں نمازوں کو اسی طرح جمع کرسکتا ہے جیسے امام نے کیا تھا۔

اس حدیث کے راوی امام زید بن علی یہ امام زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

باب 55: عرفات سے واپسی

812 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَابُو نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَّزَادَ فِيهِ بِشْرٌ وَّاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ اَبُو نُعَيْمٍ وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسر کو تیزی سے عبور کیا۔

بشر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے تو آپ آرام سے چل رہے تھے اور آپ نے لوگوں کو بھی آرام سے چلنے کی ہدایت کی۔

ابونعیم نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی وہ چٹکی میں آنے والی کنکریاں شیطان کو ماریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب 56 مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا

813 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ

اسنادِدیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِى اَيُّوْبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِى رِوَايَةِ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ وَّحَدِيْثُ سُفْيَانَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَنَّهٗ لَا تُصَلّٰى صَلَاةُ الْمَغْرِبِ دُوْنَ جَمْعٍ فَاِذَا اَتٰى جَمْعًا وَّهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَمْ يَتَطَوَّعْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبَ اِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَاِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشّٰى وَوَضَعَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيْمُ وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى اِسْرَآئِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَىْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا

رَوَاهُ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاَمَّا اَبُوْ اِسْحٰقَ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَىْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ عبداللہ بن مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں نماز ادا کی انہوں نے ایک اقامت کے ساتھ دونمازیں ایک ساتھ ادا کیں اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

محمد بن بشار نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: درست حدیث وہ ہے جو سفیان کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت سفیان سے منقول ہے وہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جو اسماعیل بن ابوخالد سے منقول ہے۔

سفیان سے منقول روایت ''صحیح حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک مزدلفہ سے پہلے مغرب کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی جب آدمی مزدلفہ پہنچ جائے تو دونوں نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرے گا اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفلی نماز ادا نہیں کرے گا۔

بعض اہلِ علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے اور وہ اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چاہے تو مغرب کی نماز پڑھ لے پھر کھانا کھالے پھر کپڑے رکھ دے پھر اقامت کہے اور عشاء کی نماز ادا کرے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ایک ساتھ ادا کرے گا پہلے وہ مغرب کی نماز کے لئے اذان دے گا اور اقامت کہے گا پھر وہ مغرب کی نماز ادا کرے گا پھر اقامت کہے گا پھر عشاء کی نماز ادا کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسرائیل نے اس روایت کو ابواسحٰق کے حوالے سے، عبداللہ بن مالک اور خالد بن مالک کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو سلمہ بن کہیل نے، سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جہاں تک ابواسحٰق کا تعلق ہے تو انہوں نے اس روایت کو عبداللہ بن مالک اور خالد بن مالک سے حضرت ابن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

باب 57: جو شخص امام کو مزدلفہ میں پالے اس نے حج کو پالیا

814 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ وَزَادَ يَحْيٰى وَاَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُ مَنْ لَّمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ اِنْ جَآءَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَّعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا اَنَّهُ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ

◄► حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو یہ ہدایت کی (اس نے یہ اعلان کیا) حج عرفات میں (وقوف کا نام ہے) جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ کی رات' عرفات پہنچ جائے' اس نے حج کو پالیا' منیٰ کے ایام تین ہیں' جو شخص دو دن بعد ہی جلدی چلا جائے' تو اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو تاخیر کردے (اور تین دن کے بعد جائے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

محمد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا اور اس نے یہ اعلان کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابی عمر نے یہ بات بیان کی ہے: سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: یہ سب سے بہترین حدیث ہے۔

جسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کا عمل ہے' یعنی جو شخص صبح صادق سے پہلے عرفات میں وقوف نہیں کرتا اس کا حج فوت ہو جائے گا' اگر وہ حج فوت ہو جانے کے بعد آتا ہے' تو اس کا حج درست نہیں ہوگا اگر وہ صبح صادق کے بعد آتا ہے' تو اس کا حج درست نہیں ہوگا وہ اسے عمرے میں تبدیل کرلے گا' اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

ثوری' شافعی رحمۃ اللہ علیہ' احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) شعبہ نے بکیر بن عطاء کے حوالے سے' ثوری کی روایت کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے' پھر انہوں نے یہ فرمایا: یہ حدیث حج کے احکام کی بنیاد ہے۔

815 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ وَّاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ وَّزَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَىْ طَيِّئٍ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِىْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِىْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِىْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هٰذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ اَتَمَّ حَجَّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: قَالَ قَوْلُهُ تَفَثَهُ يَعْنِي نُسُكَهُ قَوْلُهُ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ مِنْ رَمْلٍ يُقَالُ لَهُ حَبْلٌ وَإِذَا كَانَ مِنْ حِجَارَةٍ يُقَالُ لَهُ جَبَلٌ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جب آپ نماز کے لئے تشریف لارہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں طے کے دو پہاڑوں کی طرف سے آیا ہوں' میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے' اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ پر وقوف کیا' تو کیا میرا حج ہوگیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہماری اس نماز میں شامل ہوگیا اور اس نے ہمارے ساتھ وقوف کیا' یہاں تک کہ ہم (اکٹھے) جائیں تو اس نے عرفات میں اس سے پہلے' رات کے وقت یا دن کے وقت وقوف کرلیا' تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور اس نے اپنے ذمے چیز کو ادا کردیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ: تَفَثَهُ سے مراد مناسک ہیں۔ حدیث کے یہ الفاظ: مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ جب کوئی ٹیلہ ریت کا ہو تو اسے حبل کہا جائے گا اور جب وہ پتھر کا ہو تو اسے جبل کہا جائے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

باب 58: مزدلفہ کی رات کمزور لوگوں کو پہلے بھیج دینا

816 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حدیثِ دیگر: وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

اختلافِ سند: وَهَذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُشَاشٌ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُشَاشٌ بَصْرِيٌّ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ساز وسامان کے ہمراہ مجھے بھی بھجوادیا تھا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات مجھے سازو سامان کے ہمراہ بھجوادیا تھا' یہ صحیح حدیث ہے۔

دیگر حوالوں سے ان سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو مشاش کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' اور ان کے حوالے سے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلِ خانہ میں سے کمزور لوگوں کو مزدلفہ کی رات پہلے بھیج دیا تھا۔

یہ حدیث خطاء ہے اس میں مشاش نامی راوی نے غلطی کی ہے' انہوں نے اس میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ زیادہ ذکر کیا ہے۔

ابن جریج اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو عطاء کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ ان راویوں نے اس روایت میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

817 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَّصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يَّرْمُوْا بِلَيْلٍ وَّالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلِ خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے بھیج دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح صادق سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا کہ کوئی شخص کمزور افراد کو رات کے وقت ہی مزدلفہ سے بھیج دے' اور وہ لوگ منیٰ چلے جائیں۔

اکثر اہلِ علم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ یعنی وہ لوگ صبح صادق سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رخصت دی ہے: وہ رات کے وقت کنکریاں بھی مار سکتے ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) بہر حال حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری علیہ الرحمہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ ضُحًى

باب 59: قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارنا

818 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَرْمِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں سورج ڈھل جانے کے بعد کنکریاں ماریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک قربانی کے دن زوال کے بعد کنکریاں ماری جائیں گی۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب 60: سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا

819 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَّاِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيضُوْنَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو گئے تھے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زمانہ جاہلیت کے لوگ سورج طلوع ہونے کا انتظار کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے۔

820 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ

متن حدیث: كُنَّا وُقُوفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: ہم نے مزدلفہ میں وقوف کیا ہوا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے' جب تک سورج نکل نہیں آتا تھا' وہ یہ کہا کرتے تھے: ثبیر پہاڑ! تو روشن ہو جا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورج نکلنے سے پہلے واپس آ گئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ يُرْمٰى بِهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

باب 61: جمرات کو چٹکی میں آنے والی کنکریاں ماری جائیں گی

821 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّهٖ وَهِىَ اُمُّ جُنْدُبٍ الْاَزْدِيَّةُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ الَّذِیْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ تَكُوْنَ الْجِمَارُ الَّتِیْ يُرْمٰى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے چٹکی میں آنے والی (چھوٹی کنکریاں) جمرات کو ماری تھیں۔

اس بارے میں سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' یہ خاتون ام جندب ازدیہ ہیں' اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: جمرات کو ماری جانے والی کنکریاں چٹکی جتنی (یعنی چھوٹی ہونی چاہیے)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب 62: سورج ڈھل جانے کے بعد رمی کرنا

822 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد رمی جمرات کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا

باب 63: سوار ہو کر رمی جمرات کرنا

823 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّقُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْجِمَارِ

حدیثِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي اِلَى الْجِمَارِ

قولِ امام ترمذی: وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهٖ فِي فِعْلِهٖ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرا کو کنکریاں ماری تھیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت قدامہ بن عبداللہ، سیّدہ ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی پیدل جمرات تک جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' آپ پیدل جمرات تک تشریف لے گئے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ بعض دنوں میں سوار بھی ہوئے تھے تاکہ آپ کے اس فعل کی بھی پیروی کی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات پر اہلِ علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

824 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهَا ذَاهِبًا وَّرَاجِعًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَمْشِي فِي الْاَيَّامِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَكَاَنَّ مَنْ قَالَ هٰذَا اِنَّمَا اَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ اِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمرات کو کنکریاں مارنے کے لئے پیدل تشریف لے کر گئے تھے اور پیدل ہی واپس آئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض راویوں نے اس کو عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی قربانی کے دن سوار ہو اور قربانی کے دن کے بعد دیگر ایام میں پیدل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا کہ جو یہ کہتا ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی اس فعل کے حوالے سے پیروی کا ارادہ کیا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ قربانی کے دن رمی جمار کے لیے سوار ہو کر تشریف لے گئے تھے اور قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماری تھیں۔

بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

باب 64: جمرات کو کنکریاں کیسے ماری جائیں؟

825 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا اَتٰى عَبْدُ اللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مِنْ هٰهُنَا رَمٰى

الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى : حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَّرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَّرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ رَمٰى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ

◆◆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے اور میدان کے درمیان میں پہنچے تو انہوں نے کعبہ کی طرف رخ کیا' اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے لگے' جو ان کی دائیں سمت میں تھا۔ انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی' پھر بولے: اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ جس ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی اس نے یہیں سے کنکریاں ماری تھیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رخصت دی ہے: اگر آدمی کے لئے بطن وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہو' تو جہاں سے اس کے لئے ممکن ہو' وہ وہاں سے کنکریاں پھینک سکتا ہے' اگرچہ وہ جگہ بطن وادی نہ ہو۔

826 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى : وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جمرات کو کنکریاں مارنا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا' اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لئے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب 65: رمی جمار کے وقت لوگوں کو دھکا دینا مکروہ ہے

827 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَّيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيْثُ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت قدامہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار ہو کر رمی جمرات کرتے ہوئے دیکھا ہے اس دوران مار پیٹ نہیں ہو رہی تھی، دھکے نہیں دیے جا رہے تھے۔ ہٹو بچو نہیں کہا جا رہا تھا۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانا گیا ہے۔ ایمن بن نابل نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ

باب 66: اونٹ اور گائے میں حصے داری کرنا

828 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ

حدیثِ دیگر: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرَ عَنْ عَشَرَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَّجْهٍ وَّاحِدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حدیبیہ کے سال سات آدمیوں کی

طرف سے ایک گائے اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ ذبح کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان حضرات کے نزدیک سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا جائے گا' ایک گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربان کی جائے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے قربان کی جائے گی اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

اسحٰق اس بات کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس روایت کو ہم صرف ایک سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

829 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اسی دوران عیدالاضحیٰ کا موقع آ گیا تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے کو مشترکہ طور پر قربان کیا' اور دس آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ کو قربان کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ حسین بن واقد نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب 67: قربانی کے جانوروں پر نشان لگانا

830 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَاَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

وَاَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْإِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُوْلُ حِينَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى قَوْلِ اَهْلِ الرَّاْيِ فِي هٰذَا فَاِنَّ الْإِشْعَارَ سُنَّةٌ وَّقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ

قَالَ : وَسَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّاْيِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَبُوْ حَنِيفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَكِيعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَّقَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تَخْرُجَ حَتّٰى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جوتوں کا ہار (قربانی کے جانور کے) گلے میں ڈالا آپ نے قربانی کے جانور کے دائیں پہلو میں ذوالحلیفہ میں نشان لگایا آپ نے اس سے خون صاف کیا۔

اس بارے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوحسان اعرج نامی راوی کا نام مسلم ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک نشان لگانا (درست) ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا' تو یہ فرمایا: تم اس بارے میں اہلِ رائے کے قول کو نہ دیکھو کیونکہ نشان لگانا سنت ہے' اور ان کا قول بدعت ہے۔

میں نے ابوسائب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: ہم وکیع کے پاس موجود تھے' انہوں نے ایک شخص سے یہ کہا' جو اہلِ رائے کے قول کو ترجیح دیتا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو نشان لگایا ہے' اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا مثلہ ہے' تو اس آدمی نے یہ کہا: یہ بات تو ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے' انہوں نے بھی یہ فرمایا ہے: اشعار کرنا مثلہ ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے وکیع کو دیکھا کہ وہ شدید غصے میں آ گئے اور بولے: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اور تم یہ کہہ رہے ہو' ابراہیم کہتے ہیں' تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے اور اس وقت تک قید رکھا جائے' جب تک تم اپنے اس قول سے رجوع نہ کرلو۔

831 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ

آثارِ صحابہ: وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ

◆◆ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے "قدید" کے مقام سے قربانی کا جانور خریدا تھا۔

یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف ثوری کی روایت کے طور پر جانتے ہیں جو یحییٰ بن یمان سے منقول ہے۔

نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے "قدید" کے مقام سے جانور خریدا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

باب 68: مقیم شخص کا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنا

832 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متن حدیث: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ حَتّٰى يُحْرِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ هَدْيَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے (مدینہ میں ہونے کی وجہ سے) نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی آپ نے سلے ہوئے کپڑے کو ترک کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال دے اور وہ حج پر جانا چاہتا ہو تو اس پر کوئی (سلا ہوا) کپڑا پہننا یا خوشبو لگانا حرام نہیں ہوتا جب تک وہ احرام نہ باندھ لے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال دے تو اس پر ہر وہ چیز لازم ہو جاتی ہے جو حالت احرام والے شخص پر لازم ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

باب 69: بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

833 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيْدَ الْغَنَمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بنائے تھے وہ سب بکریاں تھیں پھر آپ حالت احرام میں شمار نہیں ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک بکریوں کے گلے میں ہار ڈالا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

باب 70: جب کسی شخص کا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو' تو اس کے ساتھ کیا' کیا جائے

834 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ اَبِيْ قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيِّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ اِذَا عَطِبَ لَا يَاْكُلُ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَيُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهٗ وَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا اِنْ اَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا اَكَلَ مِنْهُ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ الَّذِيْ اَكَلَ

◆◆ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میرا قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے قربان کرلو! پھر اس کے گلے کے جوتے (کے ہار) کو اس کے خون میں ڈبودو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو' وہ خود ہی اسے کھالیں گے۔

اس بارے میں حضرت ابوقبیصہ ذویب خزاعی سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ناجیہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو' تو آدمی خود اسے نہیں کھا سکتا اور نہ ہی اس کے رفقاء میں سے کوئی اسے کھا سکتا ہے' وہ اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دے گا وہ خود ہی اسے کھالیں گے' تو یہ بات اس کی طرف سے جائز ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص نے خود اس میں سے کچھ کھالیا' تو جتنا اس نے کھایا ہے اس کے حساب سے تاوان ادا کرے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص نفلی قربانی میں سے کوئی چیز کھالیتا ہے' تو وہ تاوان ادا کرے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

باب 71: قربانی کے جانور پر سوار ہونا

835 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ اِذَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يُضْطَرَّ اِلَيْهَا

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانوروں کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ! اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یا شاید چوتھی مرتبہ فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! تم پر افسوس ہے یا تمہارا ستیاناس ہو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کی

اجازت دی ہے جب آدمی کو اس پر سواری کی ضرورت ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب تک مجبوری نہ ہو آدمی اس پر سوار نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يَبْدَاُ فِي الْحَلْقِ

باب 72: سر کے بال منڈواتے ہوئے کس طرف سے آغاز کیا جائے؟

836 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی تو آپ نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کئے' پھر آپ نے حجام کو بلوایا' اپنی دائیں سمت حجام کی طرف کی' تو اس نے اسے مونڈ دیا۔ آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کئے' پھر آپ نے اپنا بایاں حصہ اس کی طرف کیا' تو اس نے اسے بھی صاف کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان (بالوں کو) لوگوں میں تقسیم کر دو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اور یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

باب 73: سر منڈوانا اور بال چھوٹے کروانا

837 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اُمِّ الْحُصَيْنِ وَمَارِبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ مَرْيَمَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهٗ وَاِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◄► حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا تھا آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے سر منڈوایا تھا اور کچھ نے بال چھوٹے کروائے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحمت کرے آپ نے شاید ایک یا دو مرتبہ ایسا کہا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحمت کرے)۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ام حصین رضی اللہ عنہا، حضرت مارب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابومریم، حضرت حبشی بن جنادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' اور انہوں نے آدمی کے لئے اس بات کو مختار قرار دیا ہے: وہ اپنا سر منڈوادے' تاہم اگر وہ اپنے بال چھوٹے کروادیتا ہے' تو ان حضرات کے نزدیک اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَآءِ

باب 74: خواتین کے لئے سر منڈوانا حرام ہے

838 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اضْطِرَابٌ وَّرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ حَلْقًا وَّيَرَوْنَ اَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی عورت اپنا سر منڈوادے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

یہی روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے، قتادہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات

سے منع کیا ہے: کوئی عورت اپنا سر منڈوا دے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک عورت کو سر منڈوانے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کے نزدیک وہ اپنے کچھ بال کٹوا لے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ

باب 75: ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالینا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لینا

839 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسٰى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَسَاَلَهُ اٰخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے شخص نے آپ سے دریافت کیا: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن شریک سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی حج کے کسی ایک فعل کو دوسرے سے پہلے کر لے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب 76: طوافِ زیارت کرنے سے پہلے احرام کھولتے وقت خوشبو استعمال کرنا

840 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ وَّفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ اَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

آثار صحابہ: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ وَالطِّيْبَ

وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◄► سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی اور قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک حالت احرام والا شخص جب قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار دے اور جانور ذبح کر دے اور سر منڈوا دے یا بال چھوٹے کروا لے تو وہ خواتین کے علاوہ ہر اس چیز کے لئے حلال ہو جاتا ہے جو پہلے اس کے لئے حرام تھیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص خواتین (کے ساتھ صحبت) اور خوشبو استعمال نہیں کر سکتا، باقی سب کام حلال ہو جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے اس بات کو اختیار کیا ہے۔

اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِى الْحَجِّ

باب 77: حج کے دوران تلبیہ پڑھنا کب ختم کیا جائے؟

841 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: اَرْدَفَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّىْ حَتّٰى رَمٰى

الْجَمْرَةَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُودٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ الْفَضْلِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے' مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور آپ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک' مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے حضرات کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی حاجی شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا' جب تک جمرہ کی رمی نہیں کرلیتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى تُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

باب 78: عمرے کے دوران تلبیہ پڑھنا' کب ختم کیا جائے؟

842 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّرْفَعُ الْحَدِيْثَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ

قولِ امام ترمذی: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے دوران تلبیہ پڑھنا اس وقت ترک کردیتے تھے' جب آپ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھنا ترک نہیں کرے گا'

جب تک وہ حجر اسود کا استلام نہ کر لے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جب وہ شخص مکہ کی آبادی تک پہنچ جائے تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

باب 79: رات کے وقت طواف زیارت کرنا

843 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ اَنْ يُّؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّزُوْرَ يَوْمَ النَّحْرِ وَوَسَّعَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّؤَخَّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنًى

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات کے وقت تک مؤخر کر دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کی رخصت دی ہے: آدمی طواف زیارت کو رات تک مؤخر کر دے۔

بعض اہلِ علم نے اس کو منیٰ کے آخری دن تک مؤخر کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

باب 80: وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا

844 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِیْ رَافِعٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نُزُولَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُولُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''وادی ابطح'' میں پڑاؤ کرتے تھے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔ ہم اس روایت کو عبدالرزاق نامی راوی کے حوالے سے، عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے وادی ابطح میں پڑاؤ کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک ایسا کرنا واجب نہیں ہے' اور مستحب بھی اس شخص کے لئے ہے' جو اسے پسند کرے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وادی ابطح میں پڑاؤ کرنے کا حج کے ارکان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے یہ ایک جگہ ہے' جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

845 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: التَّحْصِيبُ نُزُولُ الْاَبْطَحِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وادی (ابطح) میں پڑاؤ کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے یہ ایک جگہ ہے' جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''تحصیب'' کا مطلب وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَنْ نَّزَلَ الْاَبْطَحَ

باب 81: ابطح میں پڑاؤ کرنا

846 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ابطح میں پڑاؤ کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے: اس طرف سے نکلنا آسان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی حَجِّ الصَّبِیِّ

باب 82: بچے کا حج کرنا

847 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِیفٍ الْکُوفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا لَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَیْدٍ الْبَاهِلِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک خاتون نے اپنے بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھایا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کا حج ہو جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

848 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ

متنِ حدیث: حَجَّ بِیْ اَبِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّبِیَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ اَنْ یُدْرِکَ فَعَلَیْهِ الْحَجُّ اِذَا اَدْرَکَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْکَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَکَذٰلِکَ الْمَمْلُوْکُ اِذَا حَجَّ فِیْ رِقِّهٖ ثُمَّ اُعْتِقَ فَعَلَیْهِ الْحَجُّ اِذَا وَجَدَ اِلٰی ذٰلِکَ سَبِیْلًا وَلَا یُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِیْ حَالِ رِقِّهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع

میں شرکت کی تھی میں اس وقت سات سال کا تھا۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
اہلِ علم نے اس بات پر اتفاق کیا ہے: اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کر لے تو بالغ ہونے کے بعد اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور وہ حج' فرض حج کا بدل ثابت نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح غلام شخص اگر غلامی کے دوران حج کر لیتا ہے' اور پھر وہ آزاد ہو جاتا ہے' تو اگر اس کو گنجائش میسر آئے' تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور اس نے اپنی غلامی کے دوران جو حج کیا تھا وہ کفایت نہیں کرے گا۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

849 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَآءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا يُلَبِّي عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِيَ تُلَبِّي عَنْ نَّفْسِهَا وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا' تو ہم نے خواتین کی طرف سے تلبیہ پڑھا' اور بچوں کی طرف سے کنکریاں ماریں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔
ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔
اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے: عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص تلبیہ نہیں پڑھ سکتا' بلکہ وہ خود تلبیہ پڑھے گی' تاہم اس کے لئے بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْمَيِّتِ

باب 83: بوڑھے شخص یا میت کی طرف سے حج کرنا

850 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّبُرَيْدَةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ وَسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مَا رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهٗ مِنَ الْفَضْلِ وَغَيْرِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوٰى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِىْ سَمِعَهٗ مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ حُجَّ عَنْهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْحَيِّ اِذَا كَانَ كَبِيْرًا اَوْ بِحَالٍ لَّا يَقْدِرُ اَنْ يَّحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد کے ذمے حج فرض ہو گیا ہے' وہ بڑی عمر کے شخص ہیں اور سواری پر سیدھی طرح نہیں بیٹھ سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو حضرت حصین بن عوف مزنی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت سنان بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کی پھوپھی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان روایات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سب سے مستند روایت وہ ہے' جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی اس بات کا احتمال موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روایت کو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو پھر انہوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیا اور اس شخصیت کا تذکرہ نہیں کیا جس (دوسری) شخصیت سے انہوں نے اس حدیث کو سنا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر اس بارے میں دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو وہ حج کر لیا جائے۔

بعض اہلِ علم نے یہ رخصت دی ہے: زندہ آدمی کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے اگر وہ بڑی عمر کا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ خود حج نہ کر سکتا ہو۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

باب 84: بلاعنوان

851 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا

حکمِ حدیث: قَالَ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری والدہ انتقال کر چکی ہیں انہوں نے حج نہیں کیا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 85: بلاعنوان

852 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ

متن حدیث: اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَّا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

وَاِنَّمَا ذُکِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَّعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَیْرِهٖ

توضیح راوی: وَاَبُوْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیُّ اسْمُهٗ لَقِیْطُ بْنُ عَامِرٍ

◆◆ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج یا عمرہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی سواری پر سوار ہو سکتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عمرے کا تذکرہ صرف اس حدیث میں کیا گیا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ اَمْ لَا

باب 86: عمرہ کرنا واجب ہے یا نہیں؟

853 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِیَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعُمْرَةُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَّکَانَ یُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْاَکْبَرُ یَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَّا نَعْلَمُ اَحَدًا رَخَّصَ فِیْ تَرْکِهَا وَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ ثَابِتٌ بِاَنَّهَا تَطَوُّعٌ وَّقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْنَادٍ وَّهُوَ ضَعِیْفٌ لَّا تَقُوْمُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ کَانَ یُوْجِبُهَا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: کُلُّهٗ کَلَامُ الشَّافِعِیِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا یہ واجب ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' تاہم اگر تم عمرہ کرلو تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: عمرہ واجب نہیں ہے۔

یہ کہا جاتا ہے: حج کی دو قسمیں ہیں ایک حج اکبر ہے جو قربانی کے دن ہوتا ہے اور ایک حج اصغر ہے جو عمرہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمرہ کرنا سنت ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی شخص نے اس کو ترک کرنے کی اجازت نہیں دی ہے اور نہ ہی کسی دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے: ایسا کرنا نفل ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک حدیث منقول ہے تاہم وہ ضعیف ہے اور اس طرح کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمرہ کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سب امام شافعی کا کلام ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 87: بلاعنوان

854 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قولِ امام ترمذی: وَّمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَهٰكَذَا

مذاہبِ فقہاء: قَالَ : وَفِي الْبَاب فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يَعْتَمِرُوْنَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْنِيْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہوگیا ہے۔

اس بارے میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

اس حدیث کا مقصد یہ ہے: زمانہ جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کیا کرتے تھے' جب اسلام آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں رخصت عطا کر دی اور آپ نے ارشاد فرمایا: عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہو گیا ہے' یعنی حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اور حج کے مخصوص مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں' کسی بھی شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے: وہ حج کے مہینوں کے علاوہ کسی مہینے میں حج کا احرام باندھے۔

حرمت والے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے کئی اہل علم نے یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب 88: عمرہ کی فضیلت کا تذکرہ

855 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان کے تمام گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے' اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

باب 89: تنعیم سے عمرہ کرنا

856 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَآئِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کروا دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

باب 90: جعرانہ سے عمرہ کرنا

857 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى جَآءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَيُقَالُ جَآءَ مَعَ الطَّرِيقِ مَوْصُولٌ

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے آپ رات کے وقت ہی مکہ میں داخل ہوئے، آپ نے اپنا عمرہ مکمل کیا، اور پھر اسی رات وہاں سے واپس آگئے، صبح کے وقت آپ جعرانہ میں یوں موجود تھے، جیسے رات یہیں رہے ہیں۔ اگلے دن جب سورج ڈھل گیا، تو آپ میدان سرف کے درمیان سے نکلے اور اس راستے پر آگئے، جو مزدلفہ کے راستے میں میدان سرف کے درمیان ہے۔ اسی لئے آپ کا عمرہ لوگوں سے مخفی رہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

باب 91: رجب کے مہینے میں عمرہ کرنا

858 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قولِ امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: رجب کے مہینے میں۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کئے وہ (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حبیب بن ابوثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

859 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعًا اِحْدَاهُنَّ فِيْ رَجَبٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے جن میں سے ایک عمرہ آپ نے رجب کے مہینے میں کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

باب 92: ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کرنا

860 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هُوَ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ

باب 93: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا

861 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ

الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّوَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَيُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ قَالَ بَيَانٌ وَّجَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَّهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وقَالَ دَاوُدُ الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَّوَهْبٌ اَصَحُّ

حکم حدیث: وَحَدِيْثُ اُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

◆◆ سیّدہ ام معقل رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت وہب بن خنبش سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق ان کا نام ہرم بن خنبش ہے۔

بیان اور جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ان کا نام وہب بن خنبش نقل کیا ہے۔

داؤد نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ان کا نام ہرم بن خنبش نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہب نام درست ہے۔

سیّدہ ام معقل رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ثابت ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

اسحٰق یہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے' جو اسی کی مانند منقول اُس روایت کا ہے' جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھ لے' تو اس نے ایک تہائی قرآن کو پڑھ لیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

باب 94: حج کا احرام باندھنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جانا

862 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهٗ

قَالَ : وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلاف سند: هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَّحَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَّمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

◆◆ حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا جو لنگڑا (معذور) ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو ان دونوں نے یہ فرمایا: انہوں نے (یعنی حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

دیگر راویوں نے حجاج صواف کے حوالے سے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے۔

معمر اور معاویہ بن سلام نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے، عبداللہ بن رافع کے حوالے سے، حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حجاج صواف نامی راوی نے اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔

حجاج نامی راوی ثقہ ہیں اور محدثین کے نزدیک حافظ ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر اور معاویہ بن سلام نامی راوی سے منقول روایات زیادہ مستند ہیں۔

عبداللہ بن رافع، حضرت حجاج بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب 95: حج میں شرط عائد کرنا

863 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ فَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں' کیا میں شرط عائد کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کی: میں کیا کہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اس زمین (راستے) میں، میں اسی جگہ احرام کھول دوں گی' جہاں تو مجھے روک لے گا (یعنی میں آگے جانے کے قابل نہ رہوں)۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ان کے نزدیک حج میں شرط عائد کی جاسکتی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اگر آدمی شرط عائد کرلے اور اسے کوئی بیماری یا عذر لاحق ہوجائے' تو اس کے لئے احرام کھولنا جائز ہے' وہ اپنے احرام سے باہر آجائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک حج میں شرط عائد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی شرط عائد کرلے' تو بھی وہ اپنے احرام سے باہر نہیں آسکتا۔ ان کے نزدیک اس شخص کی وہی حیثیت ہوگی' جس نے کوئی شرط عائد نہ کی ہو۔

بَابُ مِنْهُ

باب 96: بلاعنوان

864 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِى الْحَجِّ وَيَقُولُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج میں شرط عائد کرنے کا انکار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تمہارے لئے تمہارے نبی کا طریقہ کافی نہیں ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمَرْاَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب 97: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آجائے

865 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: ذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِى اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِىَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَآئِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَاِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَىْءٌ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو منیٰ کے ایام کے دوران حیض آ گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ لوگوں نے عرض کی: وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' جب کوئی عورت طواف افاضہ کر لے پھر اسے حیض آجائے' تو وہ واپس جاسکتی ہے اور اس پر کوئی (ادائیگی) واجب نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

866 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آثارِ صحابہ: قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے تاہم حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ رخصت دی ہے (کہ وہ آخر میں طواف کئے بغیر جا سکتی ہیں)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِی الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب 98: حیض والی عورت کون سے مناسک ادا کر سکتی ہے؟

867 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: حِضْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

مذاہبِ فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَآئِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی میں تمام مناسک ادا کروں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کروں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

ان کے نزدیک حیض والی عورت تمام مناسک ادا کرے گی صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔

یہی روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

868 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

حَتّٰى تَطْهُرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نفاس والی عورت اور حیض والی عورت غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لے گی وہ تمام مناسک ادا کرے گی' البتہ وہ پاک ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔

یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ

باب 99: جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے: وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے

869 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَّدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

◆◆ حضرت حارث بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے' وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے۔ پھر روانہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم پر افسوس ہے تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی اور ہمیں اس بارے میں نہیں بتایا۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حارث بن عبداللہ سے منقول حدیث "غریب" ہے۔ دیگر راویوں نے اس روایت کو حجاج بن ارطاۃ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کی بعض اسناد میں حجاج کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا

باب 100: حج قارن کرنے والا شخص ایک مرتبہ طواف کرے گا

870 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا' اور آپ نے ان دونوں کے لئے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: حج قارن کرنے والا شخص ایک ہی مرتبہ طواف کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک ایسا شخص دو مرتبہ طواف کرے گا' اور دو مرتبہ سعی کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

871 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ عَنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلٰى ذٰلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَهُوَ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے تو اس کے لئے ایک مرتبہ طواف کرنا کافی ہے' اور ان دونوں کی طرف سے ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہے' یہاں تک کہ وہ ان دونوں کی طرف سے ایک ہی مرتبہ احرام کھولے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

دراوردی نامی راوی ان الفاظ میں اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔
دیگر راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' اور یہی روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ يَّمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

باب 101: باہر سے آنے والا شخص حج کرنے کے بعد تین دن مکہ میں ٹھہرے گا

872 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِي مَرْفُوْعًا قَالَ

متنِ حدیث: يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا

◆◆ حضرت علاء بن حضرمی "مرفوع" روایت کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: باہر سے آنے والا شخص' حج کرنے کے بعد (صرف) تین دن مکہ میں ٹھہرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 102: آدمی حج یا عمرے سے واپسی کے وقت کیا پڑھے؟

873 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ' حج یا عمرے سے واپس آتے تھے' تو آپ جب بھی کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تھے' تو تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، پھرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ

باب 103: حالت حرام والا شخص اگر احرام میں فوت ہو جائے

874 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدْ سَقَطَ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ اَوْ يُلَبِّيْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُهٗ وَيُصْنَعُ بِهٖ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ سے گرا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا وہ اس وقت حالت احرام میں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن حالت احرام میں تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: حالت احرام والا شخص جب فوت ہو جائے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو حالت احرام کے بغیر شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

باب 104: جب حالت احرام والے شخص کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو اس کا ایلوے کا لیپ کرنا

875 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ

◆◆ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ کو احرام کی حالت میں آنکھوں کی تکلیف ہوگئی انہوں نے ابان بن عثمان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ابان نے فرمایا: تم اس پر ایلوے کا لیپ کرو' کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تم آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کرلو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک حالت احرام والے شخص کے کسی دوائی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

876 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ اَبِي نَجِيحٍ وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهُ اَوْ لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَا لَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَلْبَسَ فِي اِحْرَامِهِ اَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت حدیبیہ میں موجود تھے ابھی مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے' وہ اس وقت حالت احرام میں تھے اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر آرہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کررہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو اور ایک فرق (یعنی تین صاع) چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ (راوی بیان کرتے ہیں ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے) یا تم تین دن روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔

ابن ابی نجیح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یا ایک بکری ذبح کر دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے: جب حالت احرام والا شخص اپنا سر منڈوا دے یا کوئی ایسا کپڑا پہن لے جو احرام کی حالت میں نہیں پہن سکتا یا خوشبو لگا لے تو اس پر کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا

باب 105: چرواہوں کے لئے اس بات کی رخصت کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

877 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

ابوالبداح بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چرواہوں کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے، ابوالبداح بن عاصم بن عدی کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس بات کی چرواہوں کو رخصت دی ہے: وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن رمی ترک کر دیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

878 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمَا

قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ

◄► ابوالبداح بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات کے وقت کی رخصت دی ہے: وہ قربانی کے دن رمی کریں' پھر قربانی کے دن کے بعد دو دن کی رمی کسی بھی ایک دن میں کرلیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: راوی نے یہ بات نقل کی تھی' ان دونوں میں سے پہلے دن رمی کرلیں پھر اس دن رمی کریں جب روانگی کا دن ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابن عیینہ نے عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' یہ اس کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

879 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِیْ هَدْيًا لَاَحْلَلْتُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◄► حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یمن سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا' تو میں (عمرہ کر کے) احرام کھول دیتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

باب 106: حج اکبر کا دن (کون سا ہے؟)

880 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ''حج اکبر'' کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: وہ قربانی کا دن ہے۔ (یعنی دس ذوالحجہ)

881 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

آثارِ صحابہ: قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوْفًا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج اکبر قربانی کا دن ہے۔

راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' اور یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابن عیینہ نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر جو نقل کیا ہے' یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے' محمد بن اسحٰق نے جسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دیگر کئی حفاظ نے ابواسحٰق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ

باب 107: دو ارکان کا استلام

882 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَّلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دو ارکان کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ان دو ارکان کے پاس ہجوم ہونے کے باوجود ٹھہرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو اہتمام کے ساتھ یہاں ٹھہرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں' تو اس کی وجہ یہ ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان دونوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے' اور میں نے

آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اس کی گنتی کرے (یعنی مکمل سات مرتبہ کرے) تو گویا اس نے غلام کو آزاد کیا۔

میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایسا شخص جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے نیکی کو لکھ لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن زید نے اس روایت کو عطاء بن سائب کے حوالے سے، عبید بن عمیر کے صاحب زادے کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند نقل کیا ہے اور اس میں ابن عبید کے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

باب 108: طواف کے دوران کلام کرنا

883 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَّلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْ مِنَ الْعِلْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیت اللہ کا طواف کرنا' نماز ادا کرنے کی مانند ہے' البتہ طواف کے دوران تم بات چیت کر سکتے ہو' جس نے طواف کے دوران بات چیت کرنی ہو' وہ بھلائی کی بات کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت ابن طاؤس اور دیگر راویوں کے حوالے سے' طاؤس کے حوالے سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "موقوف" روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہم صرف عطاء بن سائب کے حوالے سے اس روایت کو "مرفوع" حدیث ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی طواف کے دوران صرف ضرورت کے وقت یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے یا کسی علمی بات کے سلسلے میں کوئی بات کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب 109: حجرِ اسود کا ذکر

884 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجَرِ:

متن حدیث: وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا' اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے یہ دیکھے گا' ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے وہ بات کرے گا' اور وہ ہر اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا' جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

885 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَلْمُقَتَّتُ الْمُطَيَّبُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِىْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے' جس میں خوشبو نہیں ہوتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ''مقتت'' کا مطلب خوشبو والا ہے۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے' اور ہم اسے صرف فرقد سبخی نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں' جو انہوں نے سعید بن جبیر سے نقل کی ہے۔

یحییٰ بن سعید نے فرقد نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے' تاہم ان کے حوالے سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

886 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متن حدیث: اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ آب زم زم ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور یہ بات بیان کرتی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

887 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ الْاَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ

◆◆ عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں' آپ کو کیا یاد ہے؟ اس بارے میں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آٹھویں ذی الحجہ) کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: وادی ''ابطح'' میں پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وہی کرو! جیسے تمہارے امراء کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ازرق کے ثوری کے حوالے سے منقول کرنے کے اعتبار سے اس کو ''غریب'' شمار کیا گیا ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنائز کے بارے میں، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرِيضِ

باب 1: بیمار شخص کے ثواب کا بیان

888 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسَدِ بْنِ كُرْزٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِيْ مُوْسٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مومن کو جو بھی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

889 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمِّ يَهُمُّهُ اِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ

888- اخرجه مسلم (527/8، الابی): كتاب البر والصلة والآداب: باب: ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك، حتى الشوكة يشاكها، حديث (2572/47) عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشه به.

889- اخرجه البخاری (107/10) كتاب المرضى: باب: ما جاء فی كفارة المرض، حديث (5641-5642) واخرجه مسلم (527/8، الابی) كتاب البر والصلة والآداب: باب: ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض- حديث (2573/52) عن سفيان بن وكيع عن ابيه، اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو عن عطاء بن يسار عن ابی سعيد به.

بِهٖ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَّقُوْلُ لَمْ يُسْمَعْ فِى الْهَمِّ اَنَّهٗ يَكُوْنُ كَفَّارَةً اِلَّا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ مؤمن کو جو بھی زخم، غم، رنج، یہاں تک کہ جو پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے' جو اسے پریشان کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس موضوع پر ''حسن'' ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جارود کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے پریشانی کا لفظ نہیں سنا یہ صرف اسی روایت میں ہے: پریشانی بھی کفارہ بن جاتی ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

باب 2: بیمار شخص کی عیادت کرنا

890 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِىِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِىْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِىٍّ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَالْبَرَاءِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَّرَوٰى اَبُوْ غِفَارٍ وَّعَاصِمٌ الْاَحْوَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ فَهُوَ اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحَادِيْثُ اَبِىْ قِلَابَةَ اِنَّمَا هِىَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ عِنْدِىْ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ

890- اخرجه مسلم (523/8، الابی) كتاب البر والصلة والاداب: باب: فضل عيادة المرضى، حديث (2568/41-2568/42) واخرجه البخاری فی الاداب المفرده ص 154، حديث (519) واخرجه احمد (5/276،277،279،281،282،283) من طرق عن ابی اسماء الرحبی عن ثوبان به

اختلافِ روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَالِدٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے' تو وہ جنت کے میوے چنتا رہتا ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوغفار، عاصم احول نے اس روایت کو ابوقلابہ کے حوالے سے، ابوالاشعث کے حوالے سے، ابواسماء کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس روایت کو ابوالاشعث کے حوالے سے، ابواسماء کے حوالے سے نقل کرتا ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ سے منقول تمام روایات ابواسماء سے منقول ہیں' سوائے اس حدیث کے۔ میرے نزدیک یہ ابوالاشعث کے حوالے سے، ابواسماء سے منقول ہے۔

ابوقلابہ نے ابوالاشعث کے حوالے سے، ابواسماء کے حوالے سے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ان سے سوال کیا گیا: جنت کے ''خرفہ'' سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کے پھل۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں: جیسا کہ خالد سے منقول روایت میں ہے' تاہم اس روایت کی سند میں ابوالاشعث نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔ بعض محدثین نے اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

891 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ هُوَ ابْنُ اَبِىْ فَاخِتَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِىْ قَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْحَسَنِ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَا عِنْدَهٗ اَبَا مُوْسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام اَعَائِدًا جِئْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

891- اخرجه ابو داؤد (202/2) كتاب الجنائز: باب: فى فضل العيادة على وضوء حديث (3098) وابن ماجه (463/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى ثواب من عاد مريضاً، حديث (1442) واخرجه احمد (91/1) عن ثوير بن ابى فاختة، عن ابيه عن على به

وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِى الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِّنْهُمْ مَنْ وَّقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ

ثویر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: میرے ساتھ ''حسن'' کی طرف چلو تا کہ ہم اس کی عیادت کریں ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس پایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابوموسیٰ! کیا آپ عیادت کرنے کے لئے آئے ہیں' یا ویسے ہی ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں؟ تو حضرت ابوموسیٰ نے جواب دیا: نہیں! بلکہ عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب بھی کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کی عیادت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں باغ ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ان میں سے بعض راویوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى النَّهْىِ عَنِ التَّمَنِّىْ لِلْمَوْتِ

باب 3: موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

892 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَّقَدِ اكْتَوٰى فِىْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا لَقِىَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ نَاحِيَةٍ مِّنْ بَيْتِىْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَّلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ نَّتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ

892- اخرجه ابن ماجه (1394/2) كتاب الزهد: باب فى البناء والخراب، حديث (1463) واخرجه احمد (5/109-110)، (6/395) عن ابى اسحق، عن حارثه بن مضرب عن خباب بن الارت به.

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: حَدِيْثُ خَبَّابٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر داغ لگوایا تھا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی اس آزمائش کا سامنا نہیں کرنا پڑا جس آزمائش کا مجھے سامنا کرنا پڑا ہے ایک وہ وقت تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا' اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع نہ کیا ہوتا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا' تو میں موت کی آرزو کرتا۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

893 وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن حدیث: لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ (۱)

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے' موت کی آرزو ہرگز نہ کرے' بلکہ وہ یہ کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے' مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو' تو مجھے موت دینا۔

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

باب 4: بیمار پر دم کرنا

894 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِیُّ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ

(۱)- اخرجه البخاری (11/154) كتاب الدعوات : باب: الدعاء بالموت والحياة، حديث (6351) واخرجه النسائی (9/79 الابی) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار :باب: كراهة تمنی الموت، لضر نزل به، حديث (10/2680) وابو داؤد (2/205) كتاب الجنائز : باب: تمنی الموت: حديث (1821) واخرجه احمد (3/101، 208، 281) عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك به۔

متن حدیث: اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَّعَيْنِ حَاسِدٍ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیمار ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا۔

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں' اس چیز سے جو آپ کو اذیت دے' اور ہر اس شخص کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے حسد سے' میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر آپ کو دم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے"۔

895 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ

متن حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِىُّ عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَّا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَلٰى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِى لَا شَافِىَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ لَهٗ رِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ اَصَحُّ اَوْ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيْحٌ وَّرَوٰى عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ وَّعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ

◆◆ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں اور ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ثابت بولے: اے ابوحمزہ! میں بیمار ہوں' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم نہ کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

"اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کرنے والے' تو شفا عطا کر دے' تو شفا عطا کرنے والا ہے' صرف تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے' ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو ختم کر دے"۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں

894- اخرجه مسلم (395/7'الابی) كتاب الاسلام: باب: الطب والمرض والرقى، حديث (2186/40) وابن ماجه (1164/2) كتاب الطب :باب: ما عوذ به النبى صلى الله عليه وسلم وما عوذ به، حديث (3523) واخرجه احمد (58'56'28/3) واخرجه عبد بن حميد ص (278) حديث (881) عن ابى نضره عن ابى سعيد به.

895- اخرجه البخارى (216/10) كتاب الطب: باب: رقيه النبى صلى الله عليه وسلم ، حديث (5742) وابو داؤد (404/2) كتاب الطب: باب : كيف الرقى: حديث (3890) واخرجه احمد (151/3) عن عبدالوارث بن سعيد عن عبد العزيز بن صهيب به.

نے ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: عبدالعزیز نے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے یا عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں مستند ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب 5: وصیت کی ترغیب دینا

896 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے: اس پر دو راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہو اور وہ وصیت تحریری صورت میں اس شخص کے پاس موجود نہ ہو۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب 6: ایک تہائی یا چوتھائی مال کی وصیت کرنا

897 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

896- اخرجه مالك (761/2) كتاب الوصية، باب ، الامر بالوصية، حديث (1) واخرجه البخارى (419/5) كتاب الوصايا: باب : الوصايا: حديث (2738) و مسلم (596/5، الابى) كتاب الوصية حديث (1627/1، 2، 3، 4) وابو داؤد (125/2) كتاب الوصايا: باب: ما جاء فيما يؤمر به من الوصية، والنسائى (238/6) كتاب الوصايا: باب: الكراهية فى تاخير الوصية، حديث (3615، 3616) وابن ماجه (901/2) كتاب الوصايا: باب: الحث على الوصية ، حديث (2699) والدارمى (402/2) كتاب الوصايا: باب: من استحب الوصية: واخرجه احمد (50/2، 57، 80، 113) والحميدى (306/2) حديث (967) عن نافع ابن عمر به واخرجه احمد ()من طريق سفيان، عن ايوب (10/2) عن نافع عن ابن عمر به، واخرجه احمد من طريق سفيان، عن ايوب (10/2) والنسائى من طريق محمد بن حاتم بن نعيم عن حبان عن عبد الله عن ابن عون (239/6) حديث (3617) كلاهما (ايوب، وابن عون) عن نافع، عن ان عمر قوله۔

897- اخرجه النسائى (243/6) كتاب الوصايا: باب : الوصية بالثلث، حديث (3632) واحمد (174/1) عن عطاء بن السائب ، عن ابى عبد الرحمن عن سعد بن ابى وقاص به۔

متنِ حدیث: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِىْ كُلِّهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْهُ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّوْصِىَ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ فِى الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُوْنَ الثُّلُثِ وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَّلَا يَجُوْزُ لَهٗ اِلَّا الثُّلُثُ

◆◆ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے میں بیمار تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے وصیت کردی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کتنی؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے پورے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کی وصیت کردی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے تو انہوں نے جواب دیا: وہ خوشحال ہیں اور اچھی حالت میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دسویں حصے کی وصیت کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ سے کم کرنے کی درخواست کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایک تہائی حصے کی وصیت کرو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن (دارمی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: ہم اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں: ایک تہائی سے کم کی وصیت کی جائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

دیگر روایات میں کہیں لفظ ''کبیر'' استعمال ہوا ہے اور کہیں لفظ ''کثیر'' استعمال ہوا ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک کوئی بھی آدمی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہیں کرسکتا تاہم انہوں نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: آدمی ایک تہائی سے کم کی وصیت کرے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علماء نے وصیت کے بارے میں پانچویں حصے کو مستحب قرار دیا ہے چوتھے حصے کی وصیت اس سے کم مستحب ہے اور تیسرے حصے کی وصیت اس سے بھی کم مستحب ہے اور جو شخص تیسرے حصے کی وصیت کرے اس نے کوئی چیز نہیں چھوڑی اس کے لئے صرف تیسرے حصے کی وصیت کرنا ہی جائز ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَلْقِیْنِ الْمَرِیْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ عِنْدَهٗ

باب 7: موت کے وقت بیمار کو تلقین کرنا اور اس کے لئے دعا کرنا

898 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَّسُعْدَی الْمُرِّیَّةِ وَهِیَ امْرَاَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے قریب المرگ لوگوں کو "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنے کی تلقین کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سعدی المریہ رضی اللہ عنہا جو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

899 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلَآئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

توضیحِ راوی: شَقِیْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ الْاَسَدِیُّ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ کَانَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّلَقَّنَ الْمَرِیْضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ

899- اخرجه مسلم (309/3 الابی) کتاب الجنائز: باب: تلقین الموتی: لا اله الا الله، حدیث (916/1، 917/2) وابو داؤد (207/2) کتاب الجنائز: باب: فی التلقین، حدیث (3117) والنسائی (5/4) کتاب الجنائز: باب: تلقین المیت، حدیث (1826-1827) وابن ماجه (464/1) کتاب الجنائز: باب: ما جاء فی تلقین المیت لا اله الا الله، حدیث (1445) واخرجه احمد (3/3، 37) وعبد بن حمید (ص 301) حدیث (973) عن عمارة بن غزیة، عن یحییٰ بن عمارة عن ابی سعید الخدری به.

899- اخرجه مسلم (315/3 الابی) کتاب الجنائز: باب: ما یقال عند المریض والمیت، وابو داؤد (207/2) کتاب الجنائز: باب: ما یستحب ان یقال عند المیت من الکلام، حدیث (1315) والنسائی (4/4) کتاب الجنائز: باب: کثرة ذکر الموت، حدیث (1825) وابن ماجه (465/1) کتاب الجنائز: باب: ما جاء فیما یقال عند المریض اذا حضر، حدیث (1447) واحمد (291/6، 306، 322) وعبد بن حمید (ص444) حدیث (1537) عن الاعمش، عن ابی وائل شقیق بن سلمة عن ام سلمة.

الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُّلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتُ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا لَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَّاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

◄► سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس آؤ' یا قریب المرگ شخص کے پاس آؤ' تو اچھی بات کہو! کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر ''آمین'' کہتے ہیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھ لو۔

''اے اللہ! میرے مغفرت کر اور اس کی بھی مغفرت کر اور مجھے ان سے بہتر عطا کر''۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے پڑھ لیا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر (شوہر) عطا کر دیئے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عطا کر دیئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شقیق نامی راوی یہ شقیق بن سلمہ ابووائل اسدی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بات کو مستحب قرار دیا گیا ہے: بیمار شخص کو موت کے قریب ''لا الٰہ اللہ'' پڑھنے کی تلقین کی جائے۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی خود کوئی مرتبہ یہ کلمہ پڑھے اور پھر بھی قریب المرگ شخص اس کو نہ پڑھے' تو اب آدمی کو اسے تلقین نہیں کرنی چاہئے اور اس بارے میں اسے بار بار ایسا نہیں کہنا چاہئے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص نے انہیں ''الٰہ الا اللہ'' پڑھنے کی تلقین کی اور بکثرت ایسا کیا' تو حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان سے فرمایا: جب میں نے ایک مرتبہ یہ پڑھ لیا اور میں اس پر کاربند ہوں' تو جب تک میں کوئی دوسرا کلام نہیں کرتا (میں اسی پر کاربند شمار ہوں گا)۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا مطلب یہ ہے: انہوں نے وہ بات مراد لی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: جس شخص کا آخری قول ''لا الٰہ اللہ'' ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب 8: موت کی سختی کا بیان

900 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَّهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ

فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے آپ جس وقت قریب المرگ تھے' آپ کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا تھا' جس میں پانی موجود تھا آپ اپنا دستِ مبارک پیالے میں داخل کرتے تھے' پھر اس پانی کو اپنے چہرے پر پھیرتے تھے' پھر آپ یہ دعا کرتے تھے۔

''اے اللہ! موت کی سختیوں اور تکلیفوں کے خلاف میری مدد کر''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

901 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ سَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ هُوَ الْعَلَاءُ بْنُ اللَّجْلَاجِ وَاِنَّمَا عَرَّفَهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی شدت دیکھنے کے بعد اب میں کسی کی آسان موت پر رشک نہیں کرتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: عبدالرحمٰن بن علاء نامی راوی کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج ہیں' انہوں نے صرف اسی سند کے حوالے سے ان کا تعارف کروایا۔

902 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا وَّلَا اُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ قِيْلَ وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ قَالَ مَوْتُ الْفَجْاَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کی جان آرام سے نکلتی ہے اور میں گدھے کی طرح مرنے کو پسند نہیں کرتا۔ عرض کی گئی: گدھے کی طرح مرنے سے مراد کیا ہے؟ اچانک موت۔

900- اخرجه ابن ماجه (518/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (1623) واخرجه احمد(151'77'70'64/6) من طرق عن القاسم بن محمد عن عائشة به.

903 سندِحدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا اِلَى اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِيْ اٰخِرِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (اعمال) کی حفاظت کرنے والے فرشتے' رات یا دن کے وقت (کے اعمال کا صحیفہ) لے کر جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ اُس صحیفے کے آغاز اور اختتام میں بھلائی پاتا ہے' تو یہ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے اس صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان (میں مذکور گناہوں) کی مغفرت کر دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

باب 9: مومن کے مرتے وقت اُس کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے

904 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

◆◆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کے مرتے ہوئے' اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے علم کے مطابق قتادہ کا عبداللہ بن بریدہ سے (احادیث کا) سماع ثابت نہیں ہے۔

905 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

904- اخرجه النسائي (5/4) كتاب الجنائز :باب: علامه موت المؤمن حديث (1828،1829) واخرجه ابن ماجه (1/467) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في المؤمن يؤجر في النزع، حديث (1452) واخرجه احمد (5/350،357،360) عن عبد الله بن بريدة عن ابيه به.

905- اخرجه ابن ماجه (2/1423) كتاب الزهد، باب: الموت والاستعداد له، حديث (4261) وعبد بن حميد (ص 404) حديث (1370) عن جعفر بن سليمان، عن ثابت بن انس به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّي اَخَافُ ذُنُوْبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے' جو مرنے کے قریب تھا' آپ نے دریافت کیا: تم کیا محسوس کر رہے ہو؟ وہ بولا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل) کی امید بھی ہے' اور اپنے گناہوں (کے عذاب) کا اندیشہ بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں جس بندے کے دل میں یہ کیفیات جمع ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا' جس کی اسے امید ہو' اور اس سے محفوظ رکھے گا' جس کا اسے خوف ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو ثابت نامی راوی کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

باب 10: کسی کی موت کا اعلان کرنا مکروہ ہے

906 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ وَّهَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ

اختلاف سند: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَاب عَنْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ هُوَ مَيْمُوْنٌ الْاَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ اَنْ يُّنَادِيَ فِي النَّاسِ اَنَّ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ اَنْ يُّعْلِمَ اَهْلَ قَرَابَتِهِ وَاِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: موت کی اطلاع عام کرنے سے بچو' کیونکہ موت کا

اعلان کرنا زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہاں لفظ "نعی" سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے، تاہم یہ "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کی گئی اور نہ ہی اس میں یہ بات ذکر کی گئی ہے: "نعی" کا مطلب موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت عنبسہ کی ابوحمزہ سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوحمزہ نامی راوی کا نام میمون اعور ہے، اور یہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

بعض اہلِ علم نے "نعی" کو مکروہ قرار دیا ہے، ان کے نزدیک "نعی" ہے کا مطلب یہ ہے: لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص فوت ہوگیا ہے، تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے: اگر کوئی شخص اپنے قریبی رشتے داروں اور بھائیوں کو اس بات کی اطلاع دے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: آدمی اپنے قریبی رشتے داروں کو (کسی کے مرنے کی) اطلاع دے۔

907 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اِذَا

متنِ حدیث: مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي اِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ نَعْيًا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو میری موت کا اعلان کسی کے سامنے نہ کرنا، کیونکہ ہوسکتا ہے: یہ موت کی خبر مشہور کرنے کے مترادف ہو، اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی خبر مشہور کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولٰى

باب 11: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے

908 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

907- اخرجه ابن ماجه (474/1) كتاب الجنائز : باب: ما جاء في النهي عن النعي، حديث (1476) واحمد (406،385/5) عن حبيب بن سليم العبسي، عن بلال بن يحيىٰ العبسي عن حذيفة بن اليمان به.

908- اخرجه ابن ماجة (509/1) كتاب الجنائز : باب: ما جاء في الصبر على المصيبة، حديث (1596) عن الليث بن سعد، عن يزيد بن ابي حبيب، عن سعد انس به.

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صبر، صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

909 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰى

حکمِ حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

باب 12: میت کو بوسہ دینا

910 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِي اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ

آثارِ صحابہ: قَالُوْا اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا، وہ اس وقت فوت ہوچکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

909- اخرجه البخاري (177/3) كتاب الجنائز: باب: زيارة القبور، حديث (1283) واخرجه مسلم (322/3الابي) كتاب الجنائز: باب: في الصبر على المصيبة عن الصدمة الاولى، حديث (926/14) وابو داؤد (210/2) كتاب الجنائز: باب: الصبر عن د المصيبة، حديث (3124) والنسائي (22/4) كتاب الجنائز: باب الامر الاحتساب والصبر عند نزول المصيبة، حديث (1870) واخرجه احمد (217'143'130/3) وعبد بن حميد (ص362) حديث (1203) عن شعبة، عن ثابت، عن انس بن مالك به.

910- اخرجه ابن ماجه (468/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في تقبيل الميت، حديث (1456) واحمد (206'55'43/6) وعبد بن حميد (ص441) حديث (1526) عن سفيان الثوري، عن عاصم بن عبيد الله عن القاسم بن محمد بن عائشة به.

راویوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 13: میت کو غسل دینا

911 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَّمَنْصُورٌ وَّهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَّهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُورًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهٖ

اختلافِ روایت: قَالَ هُشَيْمٌ وَّفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِّنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَّرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ اَظُنُّهُ قَالَ فَاَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِّنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ لَّيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُّؤَقَّتٌ وَّلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَّلٰكِنْ يُّطَهَّرُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُّجْمَلًا يُّغَسَّلُ وَيُنْقٰى وَاِذَا اُنْقِيَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ اَوْ مَاءٍ غَيْرِهٖ اَجْزَاَ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهٖ وَلٰكِنْ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُّغْسَلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا لَّا يُقْصَرُ عَنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَّاِنْ اَنْقَوْا فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اَجْزَاَ وَلَا نَرٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَعْنَى الْاِنْقَاءِ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَّلَمْ يُؤَقِّتْ وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيْثِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَتَكُوْنُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّيَكُوْنُ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْءٌ مِّنْ كَافُوْرٍ

911- اخرجه البخاري (150/3) كتاب الجنائز: باب: غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر، حديث (1253) وباب: يبدا بميامن الميت، حديث (1255) وباب' مواضع الوضوء من الميت، حديث (1256) وباب: هل تكفن المرأة في ازار الرجل، حديث (1257) وباب: يجعل الكافور في الخيرة، حديث (1257) وباب: كيف الاشعار للميت، حديث (1261) ومسلم (338/3' الابي) كتاب الجنائز: باب: في غسل الميت، حديث (939/36' 37' 38' 39' 40' 42) وابو داؤد (214/2) كتاب الجنائز' باب: كيف غسل الميت' حديث (3143-3144) والنسائي (30/4) كتاب الجنائز: باب: نقض رأس الميت، حديث (1883) وباب، غسل الميت اكثر من سبعة' حديث (1887) وباب: الكافور في غسل الميت' حديث (1891' 1892) وباب: غسل الميت اكثر من خمس' حديث (1886) وابن ماجه (369/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في تقبيل الميت، حديث (1459) واخرجه الامام احمد (85/5) وفي (407/6' 408) والحميدي (174/1) حديث (360) من طرق عن حفصة عن ام عطية به.

سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحب زادی کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے طاق تعداد میں تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ' جو تم مناسب محسوس کرو، غسل دینا اور اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور ملا دینا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ کافور ملا دینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئے' ہم نے آپ ﷺ کو بتایا: تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اسے اس کے کفن کے نیچے رکھ دینا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے ان صاحب زادی کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: تم اس کے دائیں طرف اور وضو کے اعضاء سے (غسل کا) آغاز کرنا۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میت کو اسی طرح غسل دیا جائے گا' جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد یا کوئی مخصوص کیفیت نہیں ہے' بلکہ اصل مقصد یہ ہے: اسے پاک کر دیا جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں اجمال پایا جاتا ہے' میت کو غسل دیا جائے گا' اسے پاک صاف کیا جائے گا۔ جب میت کو کسی چیز میں ملے ہوئے پانی سے یا اس کے علاوہ پانی سے پاک کر دیا جائے' تو یہ اس کے غسل کی جگہ کافی ہوگا تاہم میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے: اسے تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے' تین مرتبہ سے کم نہ دیا جائے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: تم اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اگر تین مرتبہ سے کم میں میت پاک ہو جائے' تو یہ بھی جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان صفائی کرنے سے متعلق ہے۔ تین مرتبہ ہو یا پانچ مرتبہ میں ہو' اس کی کوئی متعین تعداد (مقصود) نہیں ہے۔

فقہاء نے اسی طرح یہ بات بیان کی ہے: اور وہ حدیث کے معنیٰ کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میت کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کیا جائے گا' اور آخر میں کچھ کافور شامل کر دیا جائے گا۔

بَابُ فِيْ مَا جَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب 14: میت کو مشک لگانا

912 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

سَمِعَ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین خوشبو مشک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

913 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيبِكُمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ قَالَ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ اَيْضًا عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ قَالَ يَحْيٰى خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری سب سے بہترین خوشبو ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے میت کو مشک لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس روایت کو بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

امام علی بن مدینی نے امام یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: مستمر بن ریان نامی راوی ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر نامی راوی بھی ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 15: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا

914 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

912- اخرجه ابو داؤد (217/2) كتاب الجنائز: باب: فى المسك للميت، حديث (3158) والنسائى (39/4) كتاب الجنائز: باب: المسك، حديث (1905، 1906) واخرجه احمد (31/3، 36، 47، 87) عن المستمر بن الريان عن ابى سعيد الخدرى به

914- اخرجه ابو داؤد (218/2) كتاب الجنائز: باب: فى الغسل من غسل الميت، حديث (3162) وابن ماجه (470/1) كتاب الجنائز: باب: ماجاء فى غسل الميت، حديث (1463) واخرجه احمد (272/2) من طرق عن ابى صالح، عن ابى هريرة به

سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الَّذِیْ يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًا وَّهٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اَرْجُوْ اَنْ لَّا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاَمَّا الْوُضُوْءُ فَاَقَلُّ مَا قِيْلَ فِيْهِ وَقَالَ اِسْحٰقُ لَا بُدَّ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّاُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا چاہئے اور اسے اٹھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی میت کو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ”موقوف“ حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

میت کو غسل دینے والے شخص کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، فرماتے ہیں: جب آدمی میت کو غسل دے، تو اس پر غسل کرنا لازم ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر وضو کرنا لازم ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے کو مستحب سمجھتا ہوں، تاہم میں اسے واجب نہیں سمجھتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دے، مجھے امید ہے: اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا، جہاں تک وضو کا تعلق ہے تو اس بارے میں بہت کم کلام کیا گیا ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وضو کرنا ضروری ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا شخص غسل نہیں کرے گا، اور وضو بھی نہیں کرے گا، جس نے میت کو غسل دیا ہو (یعنی اس پر یہ لازم نہیں ہے)

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

باب 16: کون سا کفن دینا مستحب ہے؟

915 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيْنَا أَنْ يُكَفَّنَ فِيهَا الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكَفَنِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو' کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے' اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے: کفن اسی طرح کے کپڑے میں دیا جائے' جس میں (آدمی) نماز ادا کرتا تھا (اور وہ سفید کپڑا ہے)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک کفن دینے کے لئے پسندیدہ کپڑا سفید ہے' اور یہ بات مستحب ہے: کفن اچھا ہو۔

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلاعنوان

916 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

915- اخرجه ابو داؤد (401/2) كتاب الطب، باب: في الامر بالكحل، حديث (3878) و (449/2) كتاب اللباس: باب: في البياض، حديث (4061) والنسائي (149/8) كتاب الزينة: باب: الكحل، حديث (5113) وابن ماجه (473/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيما يستحب من الكفن، حديث (1472) وكتاب اللباس: باب: البياض من الثياب حديث (3566) وكتاب الطب: باب: الكحل: بالاثمد: حديث (3497) واخرجه احمد (231/1، 247، 274، 328، 355، 363) والحميدي (240/1) حديث (520) عن عبد الله بن خثيم، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

916- اخرجه ابن ماجه (473) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيما يستحب من الكفن، حديث (1474) عن محمد بن سيرين عن ابى قتادة به.

حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وَلِىَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

فی الباب: وَفِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ مُطِيْعٍ فِىْ قَوْلِهٖ وَلْيُحْسِنْ اَحَدُكُمْ كَفَنَ اَخِيهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ

◆◆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی کا ولی بنے تو اسے اچھے طریقے سے کفن دے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلام بن ابومطیع نے اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے' آدمی کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صاف اور سفید ہونا ہے' قیمتی ہونا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَفَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 18: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟

917 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كُفِّنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِىْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِىَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا' جن میں قمیص یا عمامہ شامل نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن میں دو کپڑے دیے گئے تھے اور ایک کڑھائی کی ہوئی چادر تھی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چادر لائی گئی تھی' لیکن اسے واپس کر دیا گیا تھا۔ نبی

917- اخرجه مالك فى المؤطا (223/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى كفن الميت، حديث (5) واخرجه البخارى (167/3) كتاب الجنائز: باب: الكفن بغير قميص، حديث (1271، 1272) وباب: الكفن بلا عمامة: حديث (1273) واخرجه مسلم (345/3 الابى) كتاب الجنائز: باب: فى كفن الميت، حديث (45/941) وابو داؤد (212/6) كتاب الجنائز: باب: فى الكفن: حديث (3152-3152) والنسائى (35/4) كتاب الجنائز: باب: كفن النبى صلى الله عليه وسلم، حديث (1897-1898) وابن ماجه (472/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى كفن النبى صلى الله عليه وسلم حديث (1469) واخرجه احمد (40/6، 45، 118، 132، 165، 192، 203، 214) وعبد بن حميد (ص 434) حديث (1495) و (ص436) حديث (1504) عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به.

اکرم ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

918 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رُوِيَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَّحَدِيثُ عَائِشَةَ اَصَحُّ الْاَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيثِ عَائِشَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ اِنْ شِئْتَ فِي قَمِيصٍ وَّلِفَافَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ فِي ثَلَاثِ لَفَائِفَ وَيُجْزِي ثَوْبٌ وَّاحِدٌ اِنْ لَّمْ يَجِدُوا ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَالثَّلَاثَةُ لِمَنْ وَّجَدَهَا اَحَبُّ اِلَيْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوا تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک چھوٹی چادر میں کفن دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات نقل کی گئی ہیں' تاہم اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث سب سے زیادہ مستند ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے کفن کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' اگر تم چاہو تو ایک قمیص اور دو لفافے میں دے دو' اگر تم چاہو تو تین لفافوں میں دے دو اور اگر دو مزید کپڑے نہیں ملتے' تو ایک کپڑے میں کفن دینا بھی جائز ہے اور صرف دو میں بھی کفن دینا جائز ہے' تاہم جس شخص کو میسر ہو اس کے لئے تین کپڑوں میں کفن دینا اہلِ علم کے نزدیک زیادہ مستحب ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

918- اخرجه احمد (357'329/3) عن زائدة، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله به.

اہلِ علم فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ

باب 19: میت کے گھر والوں کے لئے کھانا پکانا

919 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيْبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ

◆◆ جعفر بن خالد اپنے والد کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے وصال کی اطلاع آئی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو! اس حادثے کی وجہ سے یہ کھانا نہیں پکا سکتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: میت کے گھر والوں کو کوئی چیز بھی دی جائے کیونکہ وہ اس وقت مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جعفر بن خالد جعفر بن خالد بن سارہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ ابن جریج نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب 20: مصیبت کے وقت گال پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت

920 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُبَيْدٌ الْاَيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

919- اخرجه ابو داؤد (212/2) كتاب الجنائز: باب: صنعة الطعام لاهل الميت، حديث (3132)، و ابن ماجه (514/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الطعام يبعث الى اهل الميت، حديث (1610) واخرجه احمد (205/1) والحميدي (247/1) حديث (537) عن سفيان بن عيينة، عن جعفر بن خالد بن سارة عن ابيه عن عبد الله بن جعفر به۔

متن حدیث: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص گریبان پھاڑ دے اور گال پیٹے اور زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

باب 21: نوحہ کرنا حرام ہے

921 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَّمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ

متن حدیث: مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَآءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّاَبِي مُوسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ وَّاُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا جن کا نام قرظہ بن کعب تھا' ان پر نوحہ کیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' وہ منبر پر چڑھے' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اسلام میں نوحہ کرنے کی کیا حیثیت ہے؟

میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے' اس پر اس نوحہ کئے جانے کی وجہ سے عذاب نازل ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،

920– اخرجه البخاری (3/195) کتاب الجنائز: باب: لیس منا من شق الجیوب' حدیث (1294) وباب لیس من ضرب الخدود، حدیث (1297) وباب: ما ینهی من الویل و دعویٰ الجاهلیة عن المصیبة، حدیث (1298) وکتاب المناقب، باب: ما ینهی من دعویٰ الجاهلیة' حدیث (3519) ومسلم (1/350' الابی) کتاب الایمان، باب: تحریم ضرب الخدود' وشق الجیوب' والدعاء بدعوی الجاهلیة' حدیث (103/165' 166' 103) والنسائی (4/20) کتاب الجنائز: باب: ضرب الخدود' حدیث (1862) وباب: شق الجیوب' حدیث (1864) وابن ماجه (1/504) کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود شق الجیوب حدیث (1584) واخرجه احمد (1/386' 432' 442' 456' 465) عن مسروق عن ابن مسعود.

921– اخرجه البخاری (3/191) کتاب الجنائز: باب: ما یکره من النیاحة علی المیت، حدیث (1291) ومسلم (3/331' الابی) کتاب الجنائز: باب: المیت یعذب ببکاء اهله علیه (28-933) واخرجه احمد (4/245' 252' 256) عن علی بن ربیعه الاسدی عن المغیرة بن شعبة به.

حضرت جنادہ بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

922 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَّدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں، جنہیں لوگ ترک نہیں کریں گے۔ نوحہ کرنا، نسب میں طعن کرنا، چھوت کا یقین رکھنا، یعنی ایک اونٹ کو خارش تھی، تو اس کی وجہ سے باقیوں کو بھی ہو گئی (بھلا سوچو) پہلے کو کس نے خارش میں مبتلا کیا تھا؟ اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 22: میت پر (بلند آواز میں) رونا مکروہ ہے

923 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَذَهَبُوْا اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَرْجُوْ اِنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ

◆◆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ

922- اخرجه احمد (2/291، 414، 455، 456، 526، 531) عن علقمة بن مرثد، عن ابی الربیع عن ابی هریرة به.

923- اخرجه البخاری (3/180) کتاب الجنائز، باب: قول النبی صلی الله علیه وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اهله علیه اذا کان النوح من سنة، حدیث (1286) واخرجه مسلم (3/326 الابی) کتاب الجنائز: باب: المیت یعذب ببکاء اهله علیه، حدیث (927/16، 927/17، 927/18، 927/19)

بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے ایک گروہ نے میت پر رونے کو مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

انہوں نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یہ امید ہے: اگر میت نے اپنی زندگی میں اس بات سے منع کر دیا ہو تو اسے کوئی عذاب نہیں ہوگا۔

924 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَسِيدُ بْنُ اَبِي اَسِيدٍ اَنَّ مُوسَى بْنَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِ فَيَقُولُ وَا جَبَلَاهُ وَا سَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ اَهٰكَذَا كُنْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی میت فوت ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی روتے ہوئے کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے: ہائے پہاڑ، ہائے سردار! یا اس طرح کے الفاظ استعمال کرتا ہے تو اس میت پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں: جو اسے گھونسے مارتے ہوئے یہ کہتے ہیں: کیا تو اسی طرح تھا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 23 میت پر رونے کی اجازت

925 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

924- اخرجه ابن ماجه (508/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فى الميت يعذب بما نيح عليه، حديث (1594) واخرجه احمد (414/4) عن اسيد بن ابى اسيد، عن موسىٰ بن ابى موسىٰ عن ابيه به۔

925- اخرجه احمد (31/2) عن محمد بن عمرو، عن يحيىٰ بن عبد الرحمن عن ابن عمر به۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَآئِشَةَ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَتَاَوَّلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ (۱)

◆◆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میت کے گھر والوں پر رونے کی وجہ سے، میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات فرمائی: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے جھوٹی بات بیان نہیں کی تھی، لیکن وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ایک ایسے شخص کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی، جو یہودی ہونے کی حالت میں مرا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اس میت کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے، اور وہ اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

926 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَّشَقِّ جُيُوْبٍ وَّرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَّفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور انہیں ساتھ لے کر اپنے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ آخری سانسیں لے رہے

(۱)- اخرجه عبد بن حميد (ص 309) وحديث (1006) عن ابن ابي ليلى، عن عطاء عن جابر بن عبد الله به.

تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پکڑ لیا' آپ نے انہیں اپنی گود میں رکھا اور رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ بھی رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! میں نے دو آوازوں سے منع کیا ہے' جو دو احمق لوگوں کی طرح ہوتی ہیں اور گنہگاروں کی طرح ہوتی ہیں' ایک تو وہ جو مصیبت کے وقت چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے اور دوسری وہ جو شیطان کی طرح رونے کی آواز ہوتی ہے۔ (یعنی نوحہ کرنا)

اس بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا جا سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

927 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا

متنِ حدیث: سَمِعْتُ عَآئِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِىَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں: میت پر زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے' میت کو عذاب دیا جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت کرے' انہوں نے جھوٹی بات بیان نہیں کی' لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے تھے' جس پر رویا جا رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: لوگ اس (عورت) پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمَشْىِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب 24: جنازے کے آگے چلنا

928 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

927- اخرجه البخاری (181/3) کتاب الجنائز: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه اذا كان النوح من سنته، وحديث (1289/1288) واخرجه مسلم (3/327- الابی) كتاب الجنائز: باب: الميت يعذب ببكاء اهله عليه، حديث (927/20)-(927/27)

928- اخرجه ابو داؤد (222/2) كتاب الجنائز: باب: المشى امام الجنازة، حديث (3179) والنسائی (56/4) كتاب الجنائز، باب الماشى من الجنازة، حديث (1944،1945) وابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء فى المشى امام الجنازة، حديث (1482) واخرجه احمد (8/2،37،122،140) والحميدى (276/2) وحديث (607) من طرق عن سالم بن ابيه به.

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

929 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ مَنْصُورٍ وَّبَكْرٍ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَّسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

930 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِي اَمَامَ الْجَنَازَةِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ

اختلافِ سند: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّيُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَالِكٌ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْحَدِيثَ الْمُرْسَلَ فِي ذٰلِكَ اَصَحُّ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسٰى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا مُرْسَلٌ اَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَرٰى ابْنَ جُرَيْجٍ اَخَذَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

قَالَ اَبُو عِيسٰى: وَرَوٰى هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ زِيَادٍ وَّهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَّمَنْصُورٍ وَّبَكْرٍ وَّسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ هَمَّامٌ

مذاہب فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَهَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ قَالَ وَحَدِيثُ اَنَسٍ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

◆◆ زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو ابن جریج' زیاد بن سعد اور دیگر راویوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسا کہ ابن عیینہ نے نقل کیا ہے۔

معمر' یونس بن یزید اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ' دیگر محدثین نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

تمام محدثین کے نزدیک یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور ''مرسل'' ہونے کے طور پر زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت ''مرسل'' ہونے کے طور پر اس روایت سے زیادہ مستند ہے' جسے ابن عیینہ نے (''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے)

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرا یہ خیال ہے ابن جریج نے اس روایت کو ابن عیینہ سے حاصل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمام بن یحییٰ نے اس حدیث کو زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ زیاد بن سعد ہیں اس کے علاوہ منصور اور بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے' جب کہ سفیان نے اسے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ سفیان بن عیینہ ہیں جن سے ہمام نے روایت نقل کی ہے۔

جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور بعد دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

931 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَّاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

آثارِ صحابہ: قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَصَحُّ

931- اخرجه ابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في المشي امام الجنازة، حديث (1482) عن محمد بن بكر البرساني، قال: انبانا يونس الايلي، عن ابن شهاب عن انس بن مالك به.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلا کرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: محمد بن بکر نامی راوی نے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔ یہ روایت یونس نامی راوی کے حوالے سے' زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب 25: جنازے کے پیچھے چلنا

932 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى اِمَامِ بَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تَتْبَعُ وَلَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ حَدِيْثَ اَبِىْ مَاجِدٍ لِهٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيْلَ لِيَحْيٰى مَنْ اَبُوْ مَاجِدٍ هٰذَا قَالَ طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا رَاَوْا اَنَّ الْمَشْىَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاِسْحٰقُ

توضیحِ راوی: قَالَ اِنَّ اَبَا مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ لَّا يُعْرَفُ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْهُ حَدِيْثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّيَحْيٰى اِمَامُ بَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْمُجْبِرُ اَيْضًا وَّهُوَ كُوْفِيٌّ رَوٰى لَهٗ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیزی سے چلو' کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو تم اسے جلدی آگے پہنچا دو گے اور اگر وہ برا ہوگا تو اہلِ

932- اخرجه ابو داؤد (223/2) كتاب الجنائز: باب: الإسراع بالجنازة، حديث (3184) وابن ماجه (476/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في المشي امام الجنازة، حديث (1484) واخرجه احمد (378/1، 494، 415، 419، 432) عن يحيىٰ بن عبد الله التيمي الجابر، عن ابي ماجد الحنفي عن عبد الله بن مسعود به.

جہنم سے جان چھڑائی جاتی ہے۔ جنازے کے پیچھے چلا جاتا ہے' اسے پیچھے نہیں رکھا جاتا' جو اس سے آگے چلے اس کا اس سے تعلق نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسنے صرف حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر' وہ بھی صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا: انہوں نے ابو ماجد سے منقول اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمیدی نے یہ بات بیان کی ہے: ابن عیینہ یہ فرماتے ہیں: یحییٰ سے دریافت کیا گیا: ابو ماجد کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک مجہول الحال شخص۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' ان کے نزدیک جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابو ماجد نامی راوی مجہول ہے ان سے دو روایات منقول ہیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

یحییٰ نامی راوی جو بنو تیم اللہ قبیلے کے امام ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ''ابوالحارث'' ہے۔

ایک قول کے مطابق انہیں یحییٰ جابر کہا جاتا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہیں یحییٰ مجبر کہا جاتا ہے' یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

شعبہ' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب 26: جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

933 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَآئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَوْقُوْفُ مِنْهُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا' تو آپ نے فرمایا: کیا یہ اس بات سے حیاء نہیں کرتے کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل چلیں اور تم لوگ سواری پر سوار ہو۔

933- اخرجه ابن ماجه (475/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في شهود الجنائز، حديث (1480) عن ابي بكر بن ابي مريم، عن راشد بن سعيد عن ثوبان به.

اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ''موقوف'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب 27: اس بارے میں رخصت کا بیان

934 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ .

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن دحداح کے جنازے میں شریک ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تیز دوڑنے والے گھوڑے پر سوار تھے چونکہ ہم آپ کے اردگرد تھے اس لئے آپ اسے آرام سے چلا رہے تھے۔

935 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ اَبِي الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَّرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازے میں پیدل تشریف لے گئے تھے لیکن وہاں پر واپسی پر آپ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب 28: جنازے کو جلدی لے جانا

936 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ يَكُنْ خَيْرًا تُقَدِّمُوهَا اِلَيْهِ وَاِنْ يَكُنْ شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

934- اخرجه مسلم (3/375، الابی) كتاب الجنائز، باب: ركوب المصلى على الجنازة اذا انصرف، حديث (89/965) وابو داؤد (2/222) كتاب الجنائز باب: الركوب فى الجنازة، حديث (3178) والنسائى (4/85) كتاب الجنائز، باب الركوب بعد الفراغ من الجنازة، حديث (2026) واخرجه احمد (5/90، 95، 102) وعبدالله بن احمد فى زوائده على المسند (5/98، 99) عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة به.

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جنازے کو تیزی سے لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ اچھا ہوگا تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے اگر وہ برا ہوگا' تو تم اپنی گردن سے بوجھ اتار دو گے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَّذِكْرِ حَمْزَةَ

باب 29: شہدائے اُحد کا بیان اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

937 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ النَّمِرَةُ الْكِسَاءُ الْخَلَقُ

اختلافِ سند: وَقَدْ خُوْلِفَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ جَابِرٍ وَّلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

قولِ امام بخاری: وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ اَصَحُّ

936– اخرجه البخاري (218/3) كتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، حديث (1315) ومسلم (351/3، الابي) كتاب: الجنائز: باب: الاسراع في الجنازة، حديث (944/50) وابو داؤد (223/2) كتاب الجنائز: باب: الاسراع بالجنازة، حديث (3181) والنسائي (41/4) كتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، حديث (1910) وابن ماجه (474/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في شهود الجنائز، حديث (1477) اخرجه احمد (240/2، 280) الحميدي (1022/2) حديث (1022) عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة به.

937– اخرجه ابو داؤد (212/2) كتاب الجنائز، باب: في الشهيد يغسل، حديث (3136) واخرجه احمد (128/3) وعبد بن حميد (ص 352) حديث (1164) عن اسامة بن زيد، عن ابن شهاب عن انس بن مالك به.

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' ان کے پاس آکر ٹھہرے' تو آپ نے دیکھا کہ ان کی لاش کی بے حرمتی کردی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صفیہ کی پریشانی کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیتا' یہاں تک کہ درندے آکر انہیں کھا جاتے اور قیامت کے دن ان درندوں کے پیٹ سے انہیں زندہ کیا جاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر منگوائی اور اس میں انہیں کفن دیا' وہ چادر ایسی تھی کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تھی' تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور اگر پاؤں کو ڈھانپا جاتا تھا' تو سر سے ہٹ جاتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: شہیدوں کی تعداد زیادہ تھی اور کپڑے کم تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض اوقات ایک، دو بلکہ تین آدمیوں کو بھی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفنا دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان شہداء کے بارے میں دریافت کرتے تھے' ان میں سب سے زیادہ قرآن کسے یاد ہے؟ تو آپ اس کو قبلہ کی سمت میں آگے رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہداء کو دفن کروا دیا اور ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اَلنَّمِرَةُ سے مراد پرانی چادر ہے۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں اسامہ بن زید نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے اسے ابن شہاب کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' جبکہ معمر نے زہری کے حوالے سے' عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے اسے زہری کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: لیث نے ابن شہاب کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے' وہ درست ہے۔

بَاب اٰخَرُ

باب 30: بلاعنوان

938 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيفٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ

توضیح راوی: وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِيُّ تُكُلِّمَ فِيهِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے تھے، جنازے میں شامل ہوا کرتے تھے، گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے، غلام کی دعوت بھی قبول کر لیتے تھے۔ جنگ قریظہ کے دن آپ جس گدھے پر سوار تھے اس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور اس کی زین بھی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف مسلم نامی راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

مسلم اعور کو محدثین نے ضعیف قرار دیا گیا ہے یہ صاحب مسلم بن کیسان ملائی ہیں۔

ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ شعبہ اور سفیان نے انسے احادیث روایت کی ہیں۔

939 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيهِ اِدْفِنُوْهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن

938- اخرجه ابن ماجه (1398/2) كتاب الزهد: باب: البراءة من الكبر والتواضع، حديث (4178)، عن مسلم الاعور، عن انس بن مالك به

کرنے کے بارے میں اختلاف ہوا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مجھے بھولی نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھا اللہ تعالیٰ نبی کی روح کو اسی جگہ قبض کرتا ہے' جس جگہ وہ نبی دفن ہونا پسند کرتا ہے' تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی جگہ پر آپ کو دفن کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابوبکر نامی راوی کو ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ اٰخَرُ

باب 31: بلاعنوان

940 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ وَعِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ اَنَسٍ مِصْرِيٌّ اَقْدَمُ وَاَثْبَتُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا تذکرہ کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے اجتناب کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عمران بن انس مکی "منکر الحدیث" ہیں۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عطاء کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

عمران بن ابوانس مصری عمران بن انس مکی سے مستند راوی ہیں اور پہلے کے زمانے کے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

باب 32: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ جانا

940- اخرجه ابو داؤد (692/2) كتاب الادب ، باب: فى النهى عن سب الموتى، حديث (4900) عن ابى كريب محمد بن العلاء عن معاوية بن هشام، عن عمران بن انس المكى عن عطاء عن ابن عمر به.

941 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیحِ راوی: وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے تو اس وقت تک تشریف فرما نہیں ہوتے تھے جب تک میت کو لحد میں رکھ نہ دیا جائے ایک مرتبہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

بشر بن رافع نامی راوی علم حدیث میں مستند نہیں ہیں۔

بَاب فَضْلِ الْمُصِيبَةِ اِذَا احْتَسَبَ

باب 33: مصیبت پر ثواب کی امید رکھنے کی فضیلت

942 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ

متنِ حدیث: قَالَ دَفَنْتُ ابْنِی سِنَانًا وَاَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اَخَذَ بِيَدِی فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِی فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِی فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِی بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ ابوسنان بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھ گئے جب میں قبر سے باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا اور بولے: اے ابوسنان! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو

941- اخرجه ابو داؤد (221/1) كتاب الجنائز، باب: القيام للجنازة، حديث (3176) وابن ماجه (493) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في القيام للجنازة حديث (1545) عن بشر بن رافع، عن عبد الله بن سليمان بن جنادة بن اميه عن ابيه، عن جده عن عبادة بن الصامت به.

942- اخرجه احمد (415/4) وعبد بن حميد (ص194) حديث (551) عن حماد بن سلمة، عن ابی سنان، عن ابی طلحة الخولانی، قال، حدثنی الضحاك بن عبد الرحمن بن عزرب عن ابی موسیٰ الاشعری به.

انہوں نے فرمایا: ضحاک بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے جگر کے ٹکڑے کو قبض کر لیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے' میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور ''انا للہ و انا الیہ راجعون'' پڑھا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 34: جنازے پر تکبیر کہنا

943 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ اَبِي اَوْفٰى وَجَابِرٍ وَّيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ

قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ اَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَّزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی' آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن ابی اوفی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

943- اخرجه مالك في المؤطا (226/1) كتاب الجنائز، باب، التكبير على الجنائز، حديث (14) والبخاري (139/3) كتاب الجنائز، باب: الرجل ينعى الى اهل الميت بنفسه، حديث (1245) وباب: الصفوف على الجنازة، حديث (1318)، وباب: الصلوٰة على الجنائز، حديث (1327-1328) وباب: التكبير على الجنازة اربعاً حديث (1333) وكتاب مناقب الانصار، باب: موت النجاشي، حديث (3880، 3881) ومسلم (361/3 الابى) كتاب الجنائز: باب: في التكبير على الجنازة' حديث (951/62، 951/63) وابو داؤد (230/2) كتاب الجنائز: باب: الصلوٰة على المسلم يموت في بلاد الشرك، حديث (3204) والنسائى (69/4) كتاب الجنائز، باب: الصفوف على الجنازة، حديث (1971) وباب: عدد التكبير على الجنازة حديث (1980) وباب: الاستغفار للمؤمنين، حديث (2041) وابن ماجه (490/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلوٰة على النجاشي، حديث (1534) واخرجه احمد (230/2، 280، 289، 384، 438، 479، 529، 241) والحميدى (445/2) حديث (1023) من طرق عن ابى سلمة ...

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نامی راوی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور عمر میں ان سے بڑے ہیں انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

944 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

متنِ حدیث: قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَاِنَّهٗ يُتْبَعُ الْاِمَامُ

◆◆ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازے میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی، ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تکبیر کہتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس طرف گئے ہیں' ان کے نزدیک نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: اگر امام نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے' تو آدمی کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 35: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

944- اخرجه مسلم (365/3' الابی) كتاب الجنائز: باب: الصلوٰة على القبر، حديث (957/72) وابو داؤد (228/2) كتاب الجنائز: باب: التكبير على الجنازة، حديث (3197) والنسائی (72/4) كتاب الجنائز: باب: عدد التكبير على الجنازة، حديث (1982) وابن ماجه (482/1) كتاب الجنائز، باب: ماجاء يفمن كبر خمسا، حديث (1505) واخرجه احمد (372'367/4)عن شعبة' عن عمرو بن مرة' عن عبد الرحمن بن ابی ليلىٰ' عن زيد بن ارقم به.

945 سندِحدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِبْرَاهِيمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا

اسنادِدیگر: قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيهِ اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَائِشَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ وَالِدِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسنادِدیگر: وَرَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَّعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِي هٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي اِبْرَاهِيمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَسَاَلْتُهُ عَنِ اسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

◆◆ ابوابراہیم اشہلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز جنازہ ادا کرتے تھے' تو اس میں یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! ہمارے زندہ لوگوں' ہمارے مرحومین، ہمارے حاضر لوگوں، ہمارے غیر حاضر لوگوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں، ہماری عورتوں کی مغفرت کردے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''اے اللہ! ہم میں سے جسے تو نے زندہ رکھنا ہو' اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے تو نے موت دینی ہو' اسے ایمان کی حالت میں موت دینا''۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

ابوابراہیم کے والد سے منقول یہ روایت ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام اور علی بن مبارک نے اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے، نبی

945- اخرجه ابو داؤد (229/2) كتاب الجنائز: باب: الدعاء للميت، حديث (3201) وابن ماجه (480/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الدعاء في الصلوة على الجنازة' حديث (1498) واخرجه احمد (368/2) عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

عکرمہ نے اسے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ابوسلمہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ عکرمہ بن عمار سے منقول روایت محفوظ نہیں ہے۔

یحییٰ سے روایات نقل کرنے میں عکرمہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے (اسی کی مانند) نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس بارے میں سب سے زیادہ مستند روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ابوابراہیم اشہلی کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ابوابراہیم اشہلی کا نام دریافت کیا' تو انہیں اس کا پتہ نہیں تھا۔

946 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ وَاغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ

◆◆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا: آپ نے نماز جنازہ ادا کی' تو مجھے آپ ﷺ کی اس میت کے لئے اس دعا کا علم ہوا۔

"اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' تو اس پر رحم کر اور اس کے (گناہوں کو) رحمت کے اولوں کے ذریعے' یوں دھو دے' جیسے کپڑے کو دھویا جاتا ہے"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے زیادہ مستند روایت یہی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَائَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 36: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

947 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

946– اخرجه مسلم (3/372– الابی) كتاب الجنائز، باب: الدعا للميت في الصلوٰة، حديث (85/963) والنسائی (1/51) كتاب الطهارة، باب: الوضوء بماء البرد، حديث (62) وكتاب الجنائز: باب: الدعاء، حديث (1983، 1984)، وابن ماجه (1/481) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الدعاء في الصلوٰة على الجنازة، حديث (1500) واخرجه احمد (6/23، 28) عن جبير بن نفير، عن عوف بن مالك به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِیِّ

توضیح راوی: اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ اَبُوْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِیُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

آثارِ صحابہ: وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَائَةُ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے۔

اس بارے میں سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

اس کا راوی ابراہیم بن عثمان جو ابوشیبہ واسطی ہے۔ یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

مستند روایت یہی ہے: یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

948 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَوْفٍ

متن حدیث: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يُّقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰی وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُقْرَاُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اِنَّمَا هُوَ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَغَيْرِهِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

توضیح راوی: وَطَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ هُوَ ابْنُ اَخِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَوٰی عَنْهُ الزُّهْرِیُّ

◆◆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ ادا کی اس میں سورہ فاتحہ پڑھی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: شاید) سنت کی

947- اخرجه ابن ماجه (479/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في القرأة على الجنازة، حديث (1495) عن احمد بن منيع عن زيد بن الحباب عن ابراهيم بن عثمان، عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس به.

948- اخرجه البخاري (242/3) كتاب الجنائز، باب: قرأة فاتحة الكتاب على الجنازة، حديث (1335) وابو داؤد (228/2) كتاب الجنائز: باب: ما يقرا على الجنازة، حديث (3198) والنسائي (84/4) كتاب الجنائز، باب: الدعاء حديث (1988/1987) عن سعد بن ابراهيم، عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن ابن عباس به.

تکمیل کے لئے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے اس بات کو اختیار کیا ہے: پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز جنازہ میں قرأت نہیں کی جائے گی' اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے گی' نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جائے گا' اور میت کے لئے دعا کی جائے گی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ زہری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَالشَّفَاعَةِ لِلْمَيِّتِ

باب 37: میت کے لئے دعا اور سفارش کیسے کی جائے؟

949 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَّمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَّرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ عِنْدَنَا

◆◆ عبداللہ یزنی بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگ کم ہوتے' تو وہ انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور پھر یہ بیان کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی نماز جنازہ' تین صفیں ادا کر لیں' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔ دیگر راویوں نے اسے محمد بن

949- اخرجه ابن ماجه (478/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين، حديث (1490) وابو داؤد (219/2)۔

اسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابراہیم بن سعد نے اس روایت کو محمد بن اسحٰق کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے مرثد نامی راوی اور حضرت مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص کا تذکرہ کیا ہے ہمارے نزدیک ان لوگوں کی روایات مستند ہیں۔

950 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَّعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیْعٍ کَانَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَتُصَلِّی عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِائَةً فَیَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ وقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ اَوْقَفَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ یَرْفَعْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں میں سے جس مرنے والے شخص کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرلے جن کی تعداد ایک سو ہو وہ اس کے لئے شفاعت کریں تو اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔

علی نامی راوی نے اپنی روایت میں "ایک سو یا اس سے زیادہ" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض محدثین نے اسے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

باب 38: سورج نکلنے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے

951 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ مُّوْسٰی بْنِ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ

950- مسلم (3/356- الابی) کتاب الجنائز، باب: من صلی علیه مائه شفعوا فیه، حدیث (58/947) والنسائی (4/75) کتاب الجنائز: باب: فضل من صلی علیه مائة، حدیث (1991-1992) اخرجه احمد (3/266)، (6/32، 40، 97، 231) والحمیدی (1/108) حدیث (222) عن ابی قلابة، عن عبد الله بن یزید رضیع عائشة عن عائشه به.

951- مسلم (2/181 الابی) کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها، باب الاوقات التی نهی عن الصلوٰة فیها، حدیث (831/293) وابو داؤد (2/225) کتاب الجنائز: باب: الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها حدیث (3192) والنسائی (1/275) کتاب المواقیت: باب: الساعات التی نهی عن الصلوٰة فیها، حدیث (560) وباب، النهی عن الصلوٰة نصف النهار، حدیث (565) وكتاب الجنائز باب: الساعات التی نهی عن اقبار الموتی فیهن، حدیث (2013) وابن ماجه (1/486) کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الاوقات التی لا یصلی فیها علی المیت ولا یدفن، حدیث (1519) والدارمی (1/333) کتاب الصلوٰة، باب: ای ساعة یکره فیها الصلوٰة واحمد (4/152) عن موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی، عن ابیه عن عقبة بن عامر به.

متن حدیث: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُونَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي هٰذِهِ السَّاعَاتِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ اَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكَرِهَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهِنَّ الصَّلٰوةُ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ادا کرنے اور اس دوران اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے، جب سورج نکلنے والا ہو، یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے جب زوال کا وقت ہو، یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور جب غروب ہونے کے قریب ہو، یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، انہوں نے ان گھڑیوں میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم اس دوران اپنے مردوں کو دفن کریں اس سے مراد نماز جنازہ ادا کرنا ہے۔

سورج نکلنے کے وقت، اس کے غروب ہونے کے وقت اور زوال کے وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان اوقات میں، جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، ان میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب 39: بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا

952 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ زِيَادِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ اِسْرَآئِيْلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّهٗ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار ہو کر جنازے کے ساتھ جانے والا جنازے کے پیچھے رہے جبکہ پیدل چلنے والا (آگے یا پیچھے) جہاں چاہے رہے اور بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اسرائیل اور دیگر راویوں نے اسے سعید بن عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' اگرچہ پیدا ہونے کے بعد وہ رویا نہ ہو' لیکن یہ علم ہو کہ اس کی تخلیق مکمل ہو گئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنِيْنِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

باب 40: (نومولود) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی جب تک وہ (پیدائش کے بعد) چیخ کر نہ روئے

953 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا وَّرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَّرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَّكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ

952- اخرجه ابوداؤد (222/2) كتاب الجنائز: باب: المشى امام الجنازة، حديث (3180) والنسائى (56/4) كتاب الجنائز: باب: مكان الماشى من الجنازة حديث (1943) وباب الصلوٰة على الاطفال، حديث (1984) وابن ماجه (483/1) كتاب: الجنائز: باب: ما جاء فى الصلوٰة على الطفل، حديث (1507) عن زياد بن جبير بن حية عن ابيه عن المغيرة بن شعبة به، كما اخرجه النسائى من طريق زياد بن ايوب عن الواحد بن واصل عن سعيد بن عبيد الله عن زياد بن جبير عن ابيه به (55/4) كتاب الجنائز باب: مكان الراكب من الجنازة، حديث (1944) وابن ماجه من طريق محمد بن بشار عن روح بن عبادة (475/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء فى شهود الجنازة، حديث (1481)

953- اخرجه ابن ماجه (483/1) كتاب الجنائز، باب، ما جاء فى الصلوٰة على الطفل، حديث (1508) و كتاب الفرائض، باب: اذا استهل المولود ورث، حديث (2750) عن ابى الزبير عن جابر به.

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا قَالُوْا لَا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نومولود) بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی، جب تک وہ کسی کا وارث نہیں بنے گا' اور وہ کسی کا وارث اس وقت تک نہیں بنے گا' جب تک وہ (پیدائش کے فوراً بعد) چیخ کر نہ روئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے بارے میں راویوں نے اضطراب کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اشعث بن سوار اور دیگر راویوں نے' ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یوں لگتا ہے: یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: نومولود بچے کی نماز جنازہ اس وقت تک ادا نہیں کی جائے گی' جب تک وہ (پیدائش کے فوراً بعد) چیخ کر نہ روئے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 41: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

954 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ لَّا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔

954- اخرجه مسلم (385/3' الابی) كتاب الجنائز، باب: الصلوٰة على الجنازة فى المسجد، حديث (973/99) وابو داؤد (225/2) كتاب الجنائز، باب الصلوٰة على الجنازة فى المسجد، حديث (3189) والنسائى (68/4) كتاب الجنائز، باب: الصلوٰة على الجنازة فى المسجد، حديث (1967) وابن ماجه (486/1) كتاب الجنائز، باب، ما جاء فى الصلوٰة على الجنائز فى المسجد، حديث (1518) واخرجه الامام احمد (79/6'133'169) عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشه به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: نماز جنازہ مسجد میں ادا نہیں کی جاسکتی۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد میں نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے' انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب 42: مرد یا عورت (کی نماز جنازہ میں) امام کہاں کھڑا ہو؟

955 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَآئُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مُقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوْا فِی اسْمِ اَبِیْ غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقَالُ اسْمُهٗ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا
وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ میں شرکت کی' تو وہ اس کے سر کے مقابل میں کھڑے ہوئے' پھر قریش سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا جنازہ لے کر لوگ آئے' انہوں نے عرض کی: اے ابوحمزہ! آپ اس کی بھی نماز جنازہ ادا کر دیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ چارپائی کے وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔
علاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا: کیا' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح خاتون کی نماز جنازہ میں اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھا ہے؟ جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے اور مرد کی نماز جنازہ میں اس جگہ دیکھا ہے (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے؟) تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: اسے یاد رکھنا۔

955- اخرجه ابو داؤد (226/2) كتاب الجنائز، باب: اين يقوم الامام من الميت اذا صلى عليه، حديث (4194) وابن ماجه (479/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء فی اين يقو الامام اذا صلى على الجنازة،حديث (1494)

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

دیگر راویوں نے اسے ہمام کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے اس رویت کو ہمام کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں وہم کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غالب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

درست یہ ہے: یہ ابو غالب سے منقول ہے۔

عبدالوارث بن سعید اور دیگر راویوں نے اس روایت کو ابو غالب نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے ہمام نے نقل کیا ہے۔

محدثین نے ابو غالب نامی راوی کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض نے یہ کہا ہے: ان کا نام نافع تھا' اور ایک قول کے مطابق رافع تھا۔

بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

956 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی نماز جنازہ ادا کی' تو آپ اس کے وسط کے مقابل میں کھڑے ہوئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو حسین معلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

956- اخرجه البخاری (239/3) کتاب الجنائز: باب: این یقوم من المرأة والرجل؟ حدیث (1332) ومسلم (374/3- الابی) کتاب الجنائز: باب: این یقوم الامام من المیت للصلوٰة علیه، حدیث (964/87) وابو اداؤد (227/2) کتاب الجنائز: باب: این یقوم الامام من المیت اذا صلی علیه، حدیث (3195) والنسائی (195/4) کتاب الحیض، الاستحاضة، باب: الصلوٰة عن النفساء، حدیث (993) و کتاب الجنائز: باب: الصلوٰة علی الجنازة قائما، حدیث (1976) وهاب، اجتماع جنائز الرجال والنساء، حدیث (1979) وابن ماجه، (479/1) کتاب الجنائز، باب: ما جاء فی این یقوم الامام اذا صلی علی الجنازة، حدیث (1493) واخرجه احمد (14/5-19) عن حسین بن ذکوان المعلم عن عبد اللّٰه بن بریدة عن سمرة بن جندب به.

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب 43: شہید کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا

957 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ

مذاہب فقہاء: وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيْدِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غزوۂ احد'' میں شہید ہونے والوں میں' سے دو افراد کو ایک کپڑے میں اکٹھا کیا' پھر آپ نے دریافت کیا: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ جس کی طرف اشارہ کیا گیا' آپ نے اسے لحد میں پہلے رکھا' آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں ان سب لوگوں کا گواہ ہوں گا' پھر آپ نے ان شہداء کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا' آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا نہیں کی' ان شہداء کو غسل نہیں دیا گیا۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک سند کے مطابق زہری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

957- اخرجه البخاري (284/3) كتاب الجنائز: باب: الصلوٰة على الشهيد حديث (1343) وباب دفن الرجلين والثلاثة في قبر، حديث (1345) وباب: من لم ير غسل الشهداء، حديث (1346) وباب من يقدم في اللحد، حديث (1347،1348) وباب: اللحد والشق في القبر حديث (1353) وابو داؤد (213/2) كتاب الجنائز، باب' الشهيد يغسل' حديث (3138،3139) والنسائي (62/4) كتاب الجنائز: باب: ترك الصلوٰة عليهم، حديث (1955) وابن ماجه (485/1) كتاب الجنائز؛ باب: ما جاء في الصلوٰة على الشداء ودفنهم، حديث (1514) وعبد بن حميد (ص336) حديث (1119) عن الليث بن سعد، عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب عن جابر بن عبد الله به.

بعض راویوں نے اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

شہید کی نماز جنازہ کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

اہلِ مدینہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: شہید کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

ان حضرات نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب 44: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

958 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابَهُ خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ اَخْبَرَكَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَنَسٍ وَّبُرَيْدَةَ وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صُلِّيَ عَلَى الْقَبْرِ وَرَاَى ابْنُ الْمُبَارَكِ الصَّلٰوةَ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ اِلٰى شَهْرٍ

حدیثِ دیگر: وَقَالَا اَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ اُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ

958–اخرجه البخاری (222/3) كتاب الجنائز، باب: الصفوف على الجنازة، حديث (1319) وباب: صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز، حديث (1321) وباب: سنة الصلوٰة على الجنائز، حديث (1322) وباب: صلوٰة الصبيان مع الناس على الجنائز، حديث (1326) وباب، الصلوٰة على القبر بعد ما يدفن، حديث (1336) ومسلم (365/3' الابی) كتاب الجنائز، باب: الصلوٰة على القبر، حديث (954/68' 954/69) وابو داؤد (227/2) كتاب الجنائز، باب: التكبير على الجنازة، حديث (3196) والنسائی (85/4) كتاب الجنائز باب: الصلوٰة على القبر، حديث (2023-2024) وابن ماجه (489/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في الصلوٰة على القبر، حديث (1530) واخرجه احمد (224/1' 283' 338) عن الشعبی عن ابن عباس

شعبی بیان کرتے ہیں: مجھے ان صحابی نے یہ بات بتائی ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک الگ تھلگ قبر کو دیکھا' تو آپ نے اپنے ساتھیوں کی صف بنوا کر اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

شعبی سے دریافت کیا گیا: آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: قبر پر نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب میت کو ایسے عالم میں دفن کیا گیا ہو کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو' تو قبر پر نماز جنازہ ادا کر لی جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (مرحوم کے مرنے کے بعد) ایک ماہ تک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں ہم نے جو زیادہ تر روایت سنی ہے' وہ سعید بن مسیب کے حوالے سے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی تھی۔

959 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِذٰلِكَ شَهْرٌ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے' جب آپ تشریف لائے' تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی' حالانکہ اس واقعہ کو (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کے وصال کو) ایک ماہ گزر چکا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ

باب 45: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنا

960 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَّحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

959- اخرجه ابن ابى شيبة (360/3) والبيهقى (48/4)

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ

فی الباب: وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ وَّجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَّيُقَالُ لَهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے، تم اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو!

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کھڑے ہوئے، ہم نے صف قائم کی، جس طرح نماز جنازہ کی صف قائم کی جاتی ہے، اور ہم نے نجاشی کی نماز جنازہ اسی طرح ادا کی جیسے کسی بھی میت کی ادا کی جاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے، اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ابوقلابہ نے اس روایت کو اپنے چچا ابومہلب کے حوالے سے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابومہلب نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام معاویہ بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 45: نماز جنازہ ادا کرنے کی فضیلت

961 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

960– اخرجه مسلم (364/3، الابی) كتاب الجنائز، باب: فی التكبير على الجنازة، حديث (953/67) والنسائی (57/4) كتاب الجنازة، باب: الامر بالصلوٰة على الميت، حديث (1946) وباب: الصفوف على الجنازة، حديث (1975) وابن ماجه (491/1) كتاب الجنائز: باب: ما جاء فی الصلوٰة على النجاشی، حديث (1535) اخرجه احمد (431/4، 433، 439، 446) عن يونس، عن محمد بن سيرين، عن عمران بن –

961– اخرجه احمد (470/2، 498، 503) عن محمد بن عمرو، عن ابی سلمة عن ابی هريرة به۔

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز جنازہ ادا کرے اسے ایک قیراط ثواب ملے گا' اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ جائے' اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ ان میں سے ایک (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ان دونوں میں سے چھوٹا (قیراط) اُحد پہاڑ جتنا ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا' تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے صحیح بیان کیا ہے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَاب اٰخَرُ

باب 46: بلا عنوان

962 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَزِّمِ قَالَ صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

توضیح راوی: وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَضَعَّفَهُ شُعْبَةُ

◆◆ ابومہزم بیان کرتے ہیں: میں دس سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور اسے تین مرتبہ کندھا دے' تو اس نے اپنے ذمے سے اس جنازے کا حق ادا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

بعض راویوں نے اسے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' تاہم اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابومہزم نامی راوی کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب 47: جنازے کے لئے کھڑے ہو جانا

963 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوضَعَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَّقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

◆◆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

964 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوضَعَ عَنْ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ

963- اخرجه البخاري (212/3) كتاب الجنائز: باب: القيام للجنازة، حديث (1307) وباب، متى يقعد اذا قام للجنازة، حديث (1308) مسلم (367/3' الابى) كتاب الجنائز باب: القيام للجنازة، حديث (985/83'985/74'985/75) وابوداؤد (221/2) كتاب الجنائز، باب: القيام للجنازة، حديث (3172) والنسائى (44/4) كتاب الجنائز باب، الامر بالقيام للجنازة، حديث (1915) وابن ماجه (492/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء فى القيام للجنازة، حديث (1542) واخرجه احمد (445/3'446'447) والحميدى (77/1) حديث (142) وعبد بن حميد (ص130) حديث (315) عن ابن عمر، عن عامر بن ربيعه به۔

964- اخرجه البخاري (213/3) كتاب الجنائز: باب: من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال- حديث (1310) ومسلم (369 الابى) كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، حديث (959/77) والنسائى (44/4) كتاب الجنائز باب: السرعة بالجنازة، حديث (1914) وباب: الامر بالقيام للجنازة، حديث (1917)، وباب، الجلوس قبل ان توضع الجنازة، حديث (1998) عن يحيى بن كثير عن ابى سلمة عن ابى سعيد الخدرى۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ الْجَنَازَةَ فَيَقْعُدُوْنَ قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِىَ اِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ! جو شخص اس کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو رکھ نہ دیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث جو اس بارے میں ہے وہ "حسن صحیح" ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے: یہ دونوں یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جنازے کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازے کو لوگوں کے کندھوں سے اتار کر (زمین پر) رکھ نہ دیا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے: وہ لوگ جنازے کے آگے جایا کرتے تھے اور جنازے کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بیٹھ جایا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِىْ تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

باب 48: جنازے کے لئے قیام نہ کرنے کی رخصت

965 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِى الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِى الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّفِيْهِ رِوَايَةُ اَرْبَعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ نَاسِخٌ لِّلْاَوَّلِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ شَاءَ قَامَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ اَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: مَعْنٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ قَامَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُوْمُ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ

965- اخرجه مالك فى الموطا (232/1) كتاب الجنائز، باب: الوقوف للجنائز والجلوس على المقابر، حديث (33) ومسلم (371/3- الابى) كتاب الجنائز باب: نسخ للمقام للجنازة، حديث (962/28، 962) وابو داؤد (221/2) كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، حديث (3175) والنسائى (77/4) كتاب الجنائز، باب، الوقوف، حديث (1999-2000) وابن ماجه (493/1، 82/1، 83، 131، 138) والحميدى (28/1) حديث (51) عن شعبة عن محمد بن المنكدر عن مسعود بن الحكم عن على بن ابى طالب به.

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کے سامنے جنازے کے لئے کھڑے ہو جانے کا مسئلہ ذکر کیا گیا' جب تک اسے رکھا نہ جائے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جایا کرتے تھے' پھر بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (یعنی آپ نے قیام کو ترک کر دیا تھا)

اس بارے میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس روایت کو چار تابعین نے ایک دوسرے سے نقل کیا ہے

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ سب سے زیادہ مستند روایت ہے' اور یہ پہلی والی حدیث کو منسوخ کرتی ہے۔ جس میں یہ ارشاد ہے: جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی اگر چاہے' تو کھڑا ہو جائے اور اگر چاہے' تو کھڑا نہ ہو' انہوں نے یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے: (جنازے کو دیکھ کر) آپ کھڑے بھی رہے ہیں اور بیٹھے بھی رہے ہیں۔

امام اسحٰق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لئے کھڑے بھی ہوئے ہیں اور بیٹھے بھی رہے ہیں' ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جب جنازہ دیکھتے تھے' تو کھڑے ہو جایا کرتے تھے' اس کے بعد آپ نے اس عمل کو ترک کر دیا' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

باب 49: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''لحد ہمارے لئے ہے' اور شق دوسروں کے لئے ہے''

966 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

فی الباب: وَفِي الْبَاب عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قبر میں) لحد (بنانے کا طریقہ) ہمارے لئے ہے' اور شق (کرنے کا) طریقہ دوسروں کے لئے ہے۔

966- اخرجه ابو داؤد (231/2) كتاب الجنائز، باب: في اللحد، حديث (3208) والنسائي (80/4) كتاب الجنائز، باب اللحد والشق، حديث (2009) وابن ماجه (496/1) كتاب الجنائز، باب: ما جاء في استحباب اللحد، حديث (1554) عن حكام بن سلم الرازي، عن علي بن عبد الاعلى عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

اس بارے میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن" ہے اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

باب 50: جب میت کو اس کی قبر میں اتار دیا جائے تو کیا پڑھا جائے؟

967 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکمِ حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَيْضًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں جب کسی میت کو قبر میں اتار دیا جاتا تھا۔

ابوخالد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میت کو اس کی لحد میں رکھا جاتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ہم اس میت کو اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور اس کے رسول کے دین پر یقین رکھتے ہوئے) قبر میں اتارتے ہیں)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے' اور اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوصدیق ناجی نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ ابوصدیق ناجی کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "موقوف" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ

باب 51: قبر میں میت کے نیچے ایک کپڑا بچھانا

67/ اخرجه ابن ماجه (494/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء في ادخال الميت القبر، حديث (1550) عن نافع عن عبد الله بن عمر به

968 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: اَلَّذِىْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِىْ اَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: جَعْفَرٌ وَّاَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْقَبْرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ شُقْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◆◆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی لحد تیار کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیچے چادر بچھائی تھی۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ابن ابی رافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت شقران رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ کے لئے نیچے چادر بچھائی تھی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت شقران رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

علی بن مدینی نے اس روایت کو عثمان بن فرقد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

969 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ جُعِلَ فِىْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ

اسنادِ دیگر: قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهٰذَا اَصَحُّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ اَبِىْ عَطَاءٍ وَّرَوٰى عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُّلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِى الْقَبْرِ شَىْءٌ

969- اخرجه مسلم (378/3)- الابى كتاب الجنائز، باب: جعل القطيفة فى القبر، حديث (967/91) والنسائى (81/4) كتاب الجنائز، باب: وضع الثوب فى اللحد، حديث (2012) واخرجه احمد (228/1) عن شعبة، عن ابى جمرة، عن ابن عباس به.

مذاہب فقہاء: وَاِلٰی ھٰذَا ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور یہ زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شعبہ نے ابوحمزہ قصاب کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ان کا نام عمران بن ابوعطاء ہے۔

یہی روایت ابوجمرہ ضبعی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے جن کا نام نصر بن عمران ہے۔

یہ دونوں حضرات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی منقول ہے: ان کے نزدیک قبر میں میت کے نیچے کوئی بھی چیز رکھنا مکروہ ہے۔ بعض اہل علم نے اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی تَسْوِیَةِ الْقُبُوْرِ

باب 52: قبر کو برابر کرنا

970 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِاَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُّرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْاَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ اَكْرَهُ اَنْ يُّرْفَعَ الْقَبْرُ اِلَّا بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ اَنَّهٗ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوْطَاَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوہیاج اسدی سے یہ فرمایا: میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں، جس کام کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا، یہ کہ تم کسی بھی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر نہ چھوڑنا اور ہر تصویر کو مٹا دینا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے: ان کے نزدیک قبر کو زمین سے اونچا رکھنا مکروہ ہے۔

970- اخرجه مسلم (3/383- الابی) کتاب الجنائز، باب: الامر بتسوية القبر، حديث (93/969) وابو داؤد (2/233) کتاب الجنائز، باب: فی تسوية القبر، حديث (3218) والنسائی (4/88) کتاب الجنائز: باب: تسوية القبور اذا رفعت، حديث (2031) واخرجه احمد (1/89، 96، 128) من طرق عن ابی الهياج الاسدی عن علی بن ابی طالب به.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس بات کے مکروہ سمجھتا ہوں کہ قبر کو بلند کیا جائے البتہ اتنا بلند کیا جاسکتا ہے کہ جس سے یہ پتہ چل جائے' یہ قبر ہے' تا کہ لوگ اس کو پاؤں کے نیچے نہ دیں اور اس پر بیٹھیں نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالصَّلٰوةِ اِلَيْهَا

باب 53: قبر پر چلنا' اس پر بیٹھنا اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے

971 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّبَشِيْرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّحَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَّاثِلَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَّلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ وَبُسْرُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کی سند میں ابوادریس نامی راوی کا ذکر نہیں ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت میں خطا پائی جاتی ہے اس میں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے غلطی کی ہے' انہوں نے اس کی سند میں ابوادریس خولانی کا ذکر زائد کر دیا ہے:

971- اخرجه مسلم (385/3 الابی) کتاب الجنائز، باب: النهی، عن الجلوس عن القبر والصلوٰة علیه، حدیث (972/97، 972/98) وابو داؤد (236/2) کتاب الجنائز، باب: کراهیة القعود علی القبر، حدیث (3229) والنسائی (67/2) کتاب القبلة: باب: النهی عن الصلوٰة الی القبر، حدیث (760) واخرجه احمد (135/4) وابن خزیمة (7/2) حدیث (794/793) وعبد بن حمید (ص 172) حدیث (473) من طرق عن واثلة بن الاسقع، عن ابی مرثد الغنوی به.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صاحب بسر بن عبید اللہ ہیں، جنہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔
دیگر کئی راویوں نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے اور اس کی سند میں بھی ادریس خولانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

بسر بن عبید اللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

باب 54: قبر کو پختہ کرنا اور اس پر لکھنا مکروہ ہے

972 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهَا وَاَنْ تُوطَاَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

توضیحِ راوی: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِيْنِ الْقُبُوْرِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَاْسَ اَنْ يُّطَيَّنَ الْقَبْرُ.

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: قبروں کو پختہ کیا جائے یا ان پر کچھ لکھا جائے یا ان پر کوئی عمارت تعمیر کی جائے یا ان پر چلا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، بعض اہلِ علم جن میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں، انہوں نے قبر کو گارے سے لیپنے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے: قبر پر گارا لگا دیا جائے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب 55: جب آدمی قبرستان میں داخل ہو، تو کیا پڑھے؟

973 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ اَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ

972- اخرجه مسلم (383- الابی) كتاب الجنائز: باب: النهی عن تجصيص القبر والبناء عليه، حديث (970/94، 970/95) كتاب الجنائز، باب فی البناء علی القبر، حديث (3225) والنسائی (86/4) كتاب الجنائز: باب: الزيادة علی القبر، حديث (2027) وباب: البناء علی القبر، حديث (2028) وباب: تجصيص القبور، حديث (2029) وابن ماجه (498/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن البناء علی القبور وتجصيصها والكتابة عليها، حديث (1562) واخرجه احمد (295/3، 339) بلفظ تقصص (399) بلفظ تجصص، وعبد بن حميد (ص325) حديث (1075) عن ابی الزبير عن جابر بن عبد الله به.

عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهٗ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے اس کی طرف رخ کیا' اور یہ پڑھا۔

''اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہماری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی'' تم لوگ ہم سے پہلے چلے گئے ہو' اور ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں''۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ابوکدینہ نامی راوی کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ ابوظبیان نامی راوی کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب 56: قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت

974 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

973- انفرد به الترمذی' واخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر (107/12) حدیث (12614)

974- اخرجه مسلم (396/3' الابی) کتاب الجنائز' الجب استئذان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ربه عزوجل فی زیارة قبر امه' حدیث (977/107)' وکتاب الاضاحی' باب بیان ما کان من النهی عن اکل لحوم الاضحی بعد ثلاث فی اوّل الاسلام' وبیان نسخه واباحته الی متی شاء' حدیث (1977/37) وابن ماجه مختصراً (1127/2) کتاب الاشربه' باب: ما رخص فیه من ذلك' حدیث (3405) واخرجه احمد (359'356/5) عن سلیمان بن بریدة عن ابیه به۔

◄► سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' پھر حضرت محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی' تو تم قبرستان کی زیارت کیا کرو' کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک قبرستان کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

975 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ قَالَ

متنِ حدیث: تُوُفِّىَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى بَكْرٍ بِحُبْشِيٍّ قَالَ فَحُمِلَ اِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْمَانَىْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّىْ وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَّمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ

◄► عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا حبشہ میں انتقال ہوگیا' ان کی میت کو مکہ لا کر وہاں دفن کر دیا گیا' جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ آئیں' تو وہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر بھی آئیں اور بولیں: (یعنی انہوں نے کسی شاعر کے یہ شعر پڑھے)۔

"ہم جزیمہ بادشاہ کے دو وزیروں کی طرح ایک عرصے تک ایک ساتھ رہے' یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ ہم کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے' لیکن جب ہم جدا ہوئے' تو یوں محسوس ہوا کہ ایک طویل عرصے تک ساتھ رہنے کے باوجود میں نے اور مالک نے کبھی ایک رات بھی بسر نہیں کی"۔

پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتی' تو تمہیں وہیں دفن کیا جاتا' جہاں تمہارا انتقال ہوا تھا' اور اگر میں (تمہاری وفات کے وقت) موجود ہوتی' تو تمہاری (قبر تک) نہ آتی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَآءِ

باب 57: خواتین کا قبرستان جانا مکروہ ہے

976 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ

976- اخرجه ابن ماجه (502/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء فى النهى عن زيارة القبور' حديث (1576) واخرجه احمد (2/337-356) عن ابى عوانة' عن عمر بن ابى سلمة' عن ابيه عن ابى هريرة به.

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ حکم اس سے پہلے کا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان کی زیارت کرنے کی اجازت نہ دے دی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت دے دی، تو اس رخصت میں خواتین اور مرد شامل ہوں گے۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: خواتین کے لئے قبرستان جانے کو اس لئے مکروہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ان میں صبر کم ہوتا ہے اور وہ چیختی چلاتی زیادہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب 58: رات کے وقت دفن کرنا

977 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَّهُوَ اَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَكْبَرُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَّرَخَّصَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قبر میں اترے تو آپ کے لئے چراغ کو

977- اخرجه ابن ماجه من طريق محمد بن الصباح عن يحيى بن اليمان عن منهال بن خليفة عن عطاء ن ابن عباس (487/1) كتاب الجنائز، باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلى فيها على الميت ولا يدفن - حديث (1520)

روشن کر دیا گیا' آپ نے میت کو قبلہ کی سمت سے پکڑا (اور قبر میں اتارا) اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم بہت نرم دل اور قرآن کی بکثرت تلاوت کرنے والے شخص تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور عمر میں ان سے بڑے ہیں، سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: میت کو قبر میں قبلہ کی سمت سے داخل کیا جائے گا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اسے سر کی طرف سے رکھا جائے گا۔

اکثر اہلِ علم نے رات کے وقت دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب 59: میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا

978 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

متنِ حدیث: مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

979 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ

متنِ حدیث: قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ

978- اخرجه احمد (179/3) عن حميد' عن انس به.

979- اخرجه البخاري (271/3) كتاب الجنائز' باب' ثناء الناس على الميت' حديث (1368) و كتاب الشهادات' باب' تعديل كم يجوز' حديث (2643) والنسائي (50/4) كتاب الجنائز' باب' الثناء' حديث (1934) واخرجه احمد (54-45-30-21/1) من طرق عن ابي اسود الديلي عن عمر بن الخطاب به.

عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

◆◆ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا' کچھ لوگ ایک جنازے کو لے کر گزرے لوگوں نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی! میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہی بات کہی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا تھا: جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اگر دو دے دیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو دے دیں (تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے) تاہم' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کی (گواہی کے بارے میں) دریافت نہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابواسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

باب 60: جس شخص کا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب

980 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَّاُمِّ سُلَيْمٍ وَّجَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِيْ ذَرٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ

توضیح راوی: قَالَ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيُّ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَّاحِدٌ هُوَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ الْخُشَنِيُّ

980- اخرجه مالك (235/1) كتاب الجنائز' باب: الحسبة فی المصيبة' حديث (38) والبخاری (142/3) كتاب الجنائز' باب: فضل من مات له ولد فاحتسب' حديث (1251) وكتاب الايمان والنذور' باب: قول الله تعالىٰ (واقسموا بالله جهد ايمانهم-) النحل (38) حديث (6656) والادب المفرد' ص (49) حديث (141) ومسلم (604/8' الابی) كتاب البر والصلة والاداب باب' فضل من يموت له ولد فيحتسبه' حديث (2632/150) والنسائی (25/4) كتاب الجنائز' باب' من يتوفی له ثلاثة' حديث (1875) وابن ماجه (512) كتاب الجنائز' باب: ما جاء فی ثواب من اصيب بولده' حديث (1603) واخرجه احمد (2/239-276-473-479) والحميدی (444/2) حديث (1020) عن ابن شهاب' عن سعيد بن المسيب' عن ابی هريرة به.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم کی آگ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے چھوئے گی۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

یہ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

981 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَّلٰكِنْ اِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ

◆◆ ابومحمد جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ ابوعبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں وہ اس شخص کے لئے (جہنم سے بچنے کا) ذریعہ بن جائیں گے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے تو دو بچے فوت ہو چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھی ہوں (تو بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی)۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جو تمام قاریوں کے سردار ہیں انہوں نے عرض کی: میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک ہوا ہو (تو بھی یہ فضیلت حاصل ہوگی) لیکن یہ صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے (اگر اس وقت صبر کر لیا جائے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

ابوعبیدہ نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے احادیث نہیں سنی ہیں۔

982 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

981- اخرجه ابن ماجه (512/1) كتاب الجنائز' واخرجه احمد (375/1' 429' 451)

982- اخرجه احمد (334/1)

رَبِّـهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّی اَبَا اُمِّی سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَـقُـوْلُ :

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَّا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِی

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰـذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَـعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ

توضیح راوی: وَقَـدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِیُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ هُوَ اَبُوْ زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں سے جس شخص کے دو بچے فوت ہو جائیں' اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ فوت ہوا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے وہ عورت! جس کو توفیق دی گئی' جس کا ایک بچہ فوت ہوا ہو (اس کا بھی یہی ثواب ہوگا)۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اگر کسی کا کوئی بچہ نہ ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کا پیشوا ہوں گا' اور انہیں مجھ جیسا پیشوا نہیں ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

مختلف آئمہ نے ان کے حوالے سے روایات کو نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ سماک بن ولید حنفی نامی راوی' ابوزمیل حنفی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

باب 61: شہداء کون لوگ ہیں؟

983 سندِ حدیث: حَـدَّثَـنَـا الْاَنْـصَارِیُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ وَّخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَّاَبِیْ مُوْسٰى وَعَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

983- اخرجه مالك (131/1) كتاب صلوٰة الجماعة' باب: ما جاء فى العتمة والصبح' حديث (6) والبخارى (244/2) كتاب الاذان' باب: الصف الاوّل حديث (720) وكتاب الجهاد والسير' باب: الشهادة سبع سوى القتل' حديث (2829) واخرجه مسلم (670/6'الابى) كتاب الامارة' باب: بيان الشهداء 'حديث (1914/164) واخرجه احمد (533'324/2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، کسی چیز کے نیچے آ کر مرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

984 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے کہا: (راوی کو شک ہے یا شاید) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات نہیں سنی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا' تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ یہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب 62: طاعون سے بھاگنا حرام ہے

985 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّجَابِرٍ وَّعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ باقی

984- اخرجه احمد (262/4) عن سعيد الشيباني ابو سنان' عن ابي اسحق عن خالد بن عرفطة به.

985- خرجه مالك (896/2) كتاب الجامع' باب: ما جاء في الطاعون' حديث (23) والبخاري (592/6) كتاب احاديث الانبياء' حديث (3473) وكتاب الحيل' باب: ما يكره من الاحتيال في الفرار من الطاعون' ومسلم (406/7' الابي) كتاب الاسلام' باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها' حديث (92-93-94-95-96-97/2218) واخرجه احمد (200/5'202'207'208) والحميدي (249/1) حديث (544) من عامر بن سعد عن اسامة بن زيد به.

بچ جانے والا عذاب ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ عذاب ہے جسے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا جب یہ کسی ایسی سرزمین میں واقع ہو جائے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے نکلنا نہیں اور جب یہ کسی ایسی سرزمین میں واقع ہو تم جہاں نہ ہو تو تم وہاں جانا نہیں۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

باب 63: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے

986 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ اَبُو الْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِي مُوْسٰى وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

987 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ

986- اخرجه البخاری (364/11) کتاب الرقاق' باب: من احب لقاء الله احب الله لقاء ه' حدیث (6507) ومسلم (81/9' الابی) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب: من احب لقاء الله' احب الله لقاء ه- حدیث (2684/14) والنسائی (10/4) کتاب الجنائز' باب: فیمن احب لقاء الله' حدیث (1836' 1837) والدارمی (312/2) کتاب الرقائق' باب: فی حب لقاء الله' واخرجه احمد (5/316-321) وعبد بن حمید (ص94) حدیث (184) عن قتادة' عن انس عن عبادة بن الصامت به.

987- اخرجه مسلم (82/9' الابی) کتابا لذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' با: من احب لقاء الله' احب الله لقاء ه- حدیث (2684/15) والنسائی (10/4) کتاب الجنائز: باب: فیمن احب لقاء الله' حدیث (1838) وابن ماجه (1425/2) کتاب الزهد' باب: ذکر الموت والاستعداد له' حدیث (4264)

بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جوشخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: ہم میں سے ہرشخص موت کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے' بلکہ مؤمن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور کافرشخص کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب، اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

باب 64: خودکشی کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی

988 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ وَشَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَنْ صَلّٰى اِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يُصَلِّى الْاِمَامُ عَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّى عَلَيْهِ غَيْرُ الْاِمَامِ

◆◆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے خودکشی کرلی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔

988- اخرجه مسلم (397/3 الابى) كتاب الجنائز' باب: ترك الصلوٰة على القاتل نفسه' حديث (978/108) وابو داؤد (224/2) كتاب الجنائز' باب: الامام لايصلى على من قتل نفسه' حديث (3185) والنسائى (66/4) كتاب الجنائز' باب: ترك الصلوٰة على من قتل نفسه' حديث (1964) وابن ماجه (488/1) كتاب الجنائز' باب: فى الصلوٰة على اهل القبلة' حديث (1526) واخرجه الامام احمد (87/5'91'92'94'102'107) وعبد الله بن احمد فى زوائده على المسند (94/5'96)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ شخص جو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہو' اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' خواہ اس نے خودکشی کی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کرے گا۔ امام کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کی نماز جنازہ پڑھا دے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَدْيُوْنِ

باب 65: مقروض شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

989 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ لِّيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو کیونکہ اس کے ذمے قرض' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پورے کی۔ انہوں نے عرض کی: پورے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

990 حَدَّثَنِىْ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ

989– اخرجه النسائي (65/4) كتاب الجنائز: باب: الصلوٰة على من عليه دين' حديث (1960) وكتاب البيوع' باب: الكفالة بالدين' حديث (4692) وابن ماجه (804/2) كتاب الصدقات' باب: الكفالة' حديث (2407) والدارمي (263/2) كتاب البيوع' باب: الصلوٰة على من مات وعليه دين' واخرجه احمد (301/5-302-311) وعبد بن حميد (ص96) حديث (191)

تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا عَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کوئی ایسی میت لائی جاتی جس کے ذمے قرض ہوتا' تو آپ یہ دریافت کرتے تھے' کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر آپ کو یہ بتایا جاتا: اس نے پوری ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے' تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے' ورنہ آپ مسلمانوں سے یہ فرماتے تھے: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات نصیب کیں' تو آپ کھڑے ہوئے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں مؤمنوں کی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں' جو مؤمن فوت ہو جائے اور وہ قرض چھوڑ کر جائے' اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو مال وہ چھوڑ جائے' وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

یحییٰ بن بکیر اور دیگر راویوں نے اسے لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جیسے عبداللہ بن صالح نے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

باب 66: قبر کے عذاب کا بیان

991 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ

990- اخرجه البخاری (557/4) کتاب الکفالة' باب: الدین' حدیث (2298) والحدیث اطرافه فی (6763- 6745- 6731- 5371- 4781- 2398- 2399) ومسلم (570/5' الابی) کتاب الفرائض' باب: من ترک مالا فلورثته' حدیث (1619/14) والنسائی (66/4) کتاب الجنائز: باب: ترک الصلوٰة علی من قتل نفسه' حدیث (1963) وابن ماجه (807/2) کتاب الصدقات' باب: من ترک دینا او ضیاعا فعلی الله وعلی رسوله' حدیث (2415) واخرجه احمد (287/2' 290' 450' 453)

فِيهَا اَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَّجَابِرٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ہر شخص کے پاس دو سیاہ رنگت کے مالک' نیلی آنکھوں والے' فرشتے آتے ہیں' ان میں سے ایک کا نام منکر ہے' اور دوسرے کا نام نکیر ہے' وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے' تو کوئی بندہ یہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے' اور اس کے رسول تھے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں' تو وہ دونوں فرشتے یہ کہتے ہیں: ہمیں پتا تھا: تم یہی کہو گے' پھر اس شخص کے لئے اس کی قبر کو ستر گز تک کشادہ کردیا جاتا ہے' اور اس کے لئے اسے نورانی کردیا جاتا ہے' پھر اسے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ' وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں بتاتا ہوں: تو وہ دونوں اسے یہ کہتے ہیں: تم یوں سو جاؤ! جیسے وہ دلہن سوتی ہے' جسے صرف وہی شخص بیدار کرسکتا ہے' جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کو اس کی آرام گاہ سے دوبارہ زندہ کرے گا' لیکن اگر وہ شخص منافق ہو' تو وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا' تو ان کی مانند کہہ دیا' مجھے نہیں معلوم (کہ حقیقت کیا ہے؟) تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا' تم یہی کہو گے' زمین سے کہا جاتا ہے: تم اسے دبوچ لو! وہ اسے دبوچ لیتی ہے' تو اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا رہتا ہے' یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس جگہ سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ ان سب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن غریب" ہے۔

992 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ

992- اخرجه مالك فی المؤطا (239/1) كتاب الجنائز: باب: جامع الجنائز' حديث (47) واخرجه البخاری (286/3) كتاب الجنائز' باب: الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشی' حديث (1379) والحديث اطرافه فی (3240'6515) ومسلم (413/9' الابی) كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب: عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه' واثبات عذاب القبر' والتعوذ منه' حديث (2866/65) والنسائی (106/4) كتاب الجنائز' باب: وضع الجريدة على القبر' حديث (2070-2071) وابن ماجه (1427/2) كتاب الزهد' باب: ذكر القبر والبلی' حديث (4170) واخرجه مالك (11/2'50'59' 113'123)

الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب میت فوت ہو جاتی ہے تو اس کا مخصوص ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جہنمی ہو تو جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا مخصوص ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

باب 67: جو شخص مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے اس کا اجر

993 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ اَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَمُوْا عَلَيْهِ

◆◆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرے تو اسے بھی اس مصیبت زدہ کی مانند اجر ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔

''مرفوع'' روایت ہونے کے طور پر ہم اسے صرف علی بن عاصم نامی راوی کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے محمد بن سوقہ کے حوالے سے، اسی سند کے ہمراہ ''موقوف'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ایک قول کے مطابق علی بن عاصم کو اسی روایت کی وجہ سے اکثر مطعون کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 68: جمعہ کے دن فوت ہونا

994 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

993- اخرجه ابن ماجه (1/511) كتاب الجنائز: باب: ما جاء في ثواب من عزى مصابا' حديث (1601)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

توضیح راوی: رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ اِنَّمَا يَرْوِى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی مسلمان جمعہ کے دن فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچا لے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

اس کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ ربیعہ بن سیف نے اسے ابوعبدالرحمٰن حبلی کے حوالے سے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ربیعہ بن سیف نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

باب 69: جنازے کو جلدی لے جانا

995 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفْئًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّمَا اَرٰى اِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہیں کرنا۔ نماز، جب اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ، جب وہ تیار ہو جائے اور بیوہ یا طلاق یافتہ عورت' جب اس کا مناسب رشتہ مل جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کی سند متصل نہیں ہے۔

بَابُ اٰخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

باب 70: تعزیت کرنے کی فضیلت

996 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ الْاَسْوَدِ عَنْ مُنْيَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِىْ بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِىَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ

995- اخرجه ابن ماجه (476/1) كتاب الجنائز' باب: ما جاء في الجنازة لا تؤخر اذا حضرت ولا تتبع بنار' حديث (1486) واخرجه احمد (105/1)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

◄► حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرے اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے اس کی سند مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 71: نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا

997 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي اَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَّوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وَذُكِرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَّقْبِضَ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلٰوةِ

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: يَقْبِضُ اَحَبُّ اِلَيَّ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں تکبیر کہی۔ آپ نے پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ کا یہی موقف ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے: انہوں نے نماز جنازہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
اس میں آدمی دایاں ہاتھ بائیں پر نہیں رکھے گا۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک آدمی دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے گا' جیسا کہ عام نماز میں کرتا ہے۔
(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میرے نزدیک ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

باب 72: فرمانِ نبوی: مؤمن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے

998 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کی جان اس کے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے' یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

999 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
متنِ حدیث: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ
حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْاَوَّلِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن کی جان اس کے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے' یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے' اور یہ پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

998- اخرجه ابن ماجه (806/2) كتاب الصدقات' باب: التشديد فى الدين' حديث (2413) والدارمى (262/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء فى التشديد فى الدين' واخرجه احمد (440/2' 475' 508) من طرق عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

كِتَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نکاح کے بارے میں' نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّزْوِيجِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب 1: نکاح کرنے کی فضیلت اوراس کی ترغیب

1000 سندِحدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي نَجِيحٍ وَّجَابِرٍ وَّعَكَّافٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسَى: حَدِيْثُ اَبِي اَيُّوبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصٍ

قَالَ اَبُوْ عِيسَى: وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيْثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَّعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ اَصَحُّ

◆◆ ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیاء، عطرلگانا، مسواک کرنااورنکاح کرنا۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اورحضرت عکاف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

◆◆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' جیسا کہ حفص نامی راوی نے ذکر کیا ہے۔ ہشیم' محمد بن یزید واسطی، ابوالعالیہ اوردیگر کئی راویوں نے اس روایت کوحجاج کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' ان حضرات نے اس کی سند میں ابوشمال نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا۔ حفص بن عیاث اور

عباد بن عوام سے منقول روایت زیادہ مستند ہے۔

1001 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَّا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: كِلَاهُمَا صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، ہم جوان تھے اور نکاح کی قدرت نہیں رکھتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے نوجوانو! تم نکاح کرلو! کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کر رکھتا ہے، اور شرمگاہ کی زیادہ بہتر حفاظت کرتا ہے، اور تم میں سے جو شخص نکاح نہ کرسکتا ہو، اس پر روزہ رکھنا لازم ہے، کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو ختم کردے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسی طرح کی سند کے ہمراہ یہ روایت اعمش سے منقول ہے۔

ابو معاویہ اور محاربی نے اسے اعمش کے حوالے سے، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ دونوں احادیث "صحیح" ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب 2: مجرد رہنے کی ممانعت

1002 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا

1001- اخرجه البخاری (142/4) كتاب الصوم، باب: الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، حديث (1905) والحديث طرفه فی (5066-5065) واخرجه مسلم (4/5، الابی) كتاب النكاح، باب: استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه، حديث (1400/1) وابو داؤد (624/1) كتاب النكاح: باب: التحريض على النكاح، حديث (2046) وابن ماجه (592/1) كتاب النكاح، باب: ما جاء فی فضل النكاح، حديث (1845) والنسائی (170/4) كتاب الصيام، علباب: فضل الصيام، حديث (2240-241-2242) وكتاب النكاح، باب: الحث على النكاح، حديث (3208، 3211) والدارمی (132/2) كتاب النكاح، باب: من كان عنده طول فليتزوج واخرجه احمد (378/1، 447)

1002- اخرجه ابن ماجه (593/1) كتاب النكاح: باب: النهی عن التبتل، حديث (1849) والنسائی (59/6) كتاب النكاح، باب: النهی عن التبتل، حديث (3214) واخرجه احمد (17/5)

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ
اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَرَاَ قَتَادَةُ (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً)
فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
اسنادِ دیگر: وَرَوَى الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع کیا ہے۔

زید بن اخزم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے۔ قتادہ نے یہ آیت پڑھی:

''ہم نے تم سے پہلے بھی رسول مبعوث کئے ہیں اور انہیں بیویاں اور اولاد عطا کی تھی''۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت سمرہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

اشعث بن عبدالملک نے اس روایت کو حسن کے حوالے سے، سعد بن ہشام کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

1003 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ
متنِ حدیث: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا
حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی مجرد رہنے کی خواہش کو مسترد کر دیا تھا' اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے' تو ہم سب لوگ خصی ہو جاتے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1003- اخرجه البخاری (19/9) كتاب النكاح' باب: ما يكره من التبتل والخصاء' حديث (5073)' (5074) ومسلم (13/5 الابی) كتاب النكاح' باب: استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه- حديث (1402/6'7'8) والنسائی (58/6) كتاب النكاح' باب: النهی عن التبتل' حديث (3212) وابن ماجه (593/1) كتاب النكاح' باب: النهی عن التبتل' حديث (1848) والدارمی (133/2) كتاب النكاح' باب: النهی عن التبتل' واخرجه احمد (175/1'176'183) عن الزهری' عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابی وقاص به.

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا جَآئَکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ

باب 3: جس شخص کی دینداری تمہیں پسند ہو اس کے ساتھ اپنی (بہن یا بیٹی) کی شادی کردو

1004 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِیْمَةَ النَّصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ حَاتِمٍ الْمُزَنِیِّ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَدْ خُوْلِفَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوَاهُ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قولِ امام بخاری: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ اللَّیْثِ اَشْبَهُ وَلَمْ یَعُدَّ حَدِیْثَ عَبْدِ الْحَمِیْدِ مَحْفُوْظًا

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب وہ شخص تمہاری طرف نکاح کا پیغام بھیجے، جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو، تو (اپنی بہن یا بیٹی کی) اس کے ساتھ شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے، تو زمین میں فتنہ آجائے گا، اور فساد پھیل جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں عبدالحمید بن سلیمان نامی راوی کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے۔

لیث بن سعد نے ابوعجلان کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" حدیث کے طور پر اسے نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیث سے منقول روایت زیادہ مناسب لگتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالحمید سے منقول روایت کو محفوظ نہیں سمجھا۔

1005 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِیُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِیْدٍ ابْنَیْ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ حَاتِمٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا جَآئَکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْکِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ کَانَ فِیْهِ قَالَ اِذَا جَآئَکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْکِحُوْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

1004- اخرجه ابن ماجه (632/1) کتاب النکاح، باب: الاکفاء، حدیث (1967)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
وَّاَبُوْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَّلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

◆◆ حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں' تو اس کے ساتھ (اپنی بہن یا بیٹی کی) شادی کردو۔

اگر تم ایسا نہیں کرو گے' تو زمین میں فتنہ ہوگا اور فساد ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر چہ وہ (مفلس) ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے' جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں' تو اس کے ساتھ (اپنی بہن یا بیٹی کی) شادی کردو۔

(راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور ہمارے علم کے مطابق اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی اور حدیث منقول نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ

باب 4: تین خصوصیات کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے

1006 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِىْ سَعِيْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کے ساتھ اس کے دین، اس کے مال یا اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' تو تم دیندار عورت کو ترجیح دو! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

اس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1006- اخرجه مسلم (1086/2) كتاب الرضاع' باب: استحباب نكاح ذات الدين' حديث (715/54) والنسائي (65/6) كتاب النكاح باب: على ما تنكح المرأة' من طريق ابى سليمان عن عطاء عن جابر' فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَةِ

باب 5: جس عورت کونکاح کا پیغام دیا گیا ہو اُسے دیکھنا

1007 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ هُوَ الْاَحْوَلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَكُمَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِیْ حُمَیْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْهَا مَا لَمْ یَرَ مِنْهَا مُحَرَّمًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَكُمَا قَالَ اَحْرٰی اَنْ تَدُوْمَ الْمَوَدَّةُ بَیْنَكُمَا

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو' کیونکہ تم دونوں کے درمیان محبت قائم کرنے کے لئے یہ مناسب ہے۔

اس بارے میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ روایت ''حسن'' ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کا ایسی عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم وہ (اس کے جسم کے) ایسے حصے کو نہیں دیکھ سکتا جسے دیکھنا حرام ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یہ تم دونوں کے درمیان محبت برقرار رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہوگا''۔ اس کا مطلب یہ ہے: اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان محبت ہمیشہ رہے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِعْلَانِ النِّكَاحِ

باب 6: نکاح کا اعلان کرنا

1008 سندِحدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَلْجٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ

1007– اخرجه النسائی (69/6) کتاب النکاح' باب: اباحة النظر قبل التزویج' حدیث (3235) وابن ماجه (600/1) کتاب النکاح' باب: النظر الی المرأة اذا اراد ان یتزوجها' حدیث (1866) والدارمی (134/2) کتاب النکاح' باب: الرخصة فی النظر للمرأة عند الخطبة' واخرجه الامام احمد (244/2–246)

1008– اخرجه النسائی (127/6) کتاب النکاح' باب: اعلان النکاح بالصوت وضرب الدف' حدیث (3369) وابن ماجه (611/1) کتاب النکاح' باب: اعلان النکاح' حدیث 1896) واخرجه احمد (418/3)' (259/4)

قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَّاَبُو بَلْجٍ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَّيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ اَيْضًا وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ

◆◆ حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حلال اور حرام (نکاح) کے درمیان بنیادی فرق دف بجانا اور آواز (یعنی اعلان کرنا) ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

ابوبلج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے اور ایک قول کے مطابق ابن سلیم ہے۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ اس وقت چھوٹے بچے تھے۔

1009 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

توضیح راوی: وَعِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعِيْسَى ابْنُ مَيْمُوْنٍ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ التَّفْسِيْرَ هُوَ ثِقَةٌ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نکاح میں اعلان کرو! اسے مسجد میں کرو اور اس میں دف بجاؤ۔

یہ حدیث اس بارے میں ''غریب حسن'' ہے۔

عیسیٰ بن میمون انصاری نامی راوی کو اس حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح کے حوالے سے تفسیری روایات نقل کرتے ہیں' وہ مستند ہیں۔

1010 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ

متن حدیث: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ

1009- اخرجه ابن ماجه (611/1) كتاب النكاح: باب: اعلان النكاح حديث (1895)

كَمَجْلِسِكَ مِنِّى وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِىْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِىٌّ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُتِىْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِى الَّذِىْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ میرے پاس آئے' جس دن میری رخصتی ہوئی تھی' آپ میرے بستر پر اسی طرح تشریف فرما ہوئے' جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو' کم سن لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور ہمارے آباؤ اجداد سے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں' جو غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے' ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا: ہمارے درمیان وہ نبی بھی موجود ہیں' جو کل کے بارے میں جانتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ پڑھو! وہی پڑھو! جو تم پہلے پڑھ رہی تھیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب 7: (نئے) شادی شدہ شخص سے کیا کہا جائے

1011 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِى الْخَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو شادی کی مبارکباد دیتے تھے' جس کی شادی نئی نئی ہوئی تھی' تو آپ یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے! تم پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا کر دے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ

باب 8: جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے' تو کیا پڑھے؟

1010- اخرجه البخاری (109/9) كتاب النكاح' باب: ضرب الدف فى النكاح والوليمة' حديث (5147) وابو داؤد (698/2) كتاب الادب' باب: فى النهى عن الغناء' حديث (4922) وابن ماجه (611/1) كتاب النكاح' باب: الغناء والدف' حديث (1897) واخرجه احمد (360'359/6) وعبد بن حميد (ص460) حديث (1589) عن خالد بن ذكوان ابى الحسين عن الربيع بنت معوذ به۔

1011- اخرجه ابو داؤد (647/1) كتاب النكاح' باب: ما يقال للمتزوج' حديث (2130) وابن ماجه (614/1) كتاب النكاح' باب: تهنئة النكاح' حديث (1905) والدارمى (134/2) كتاب النكاح' باب: اذا تزوج الرجل ما يقال له واخرجه احمد (381/1)

1012 سندِحدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتَى اَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتے ہوئے (یعنی صحبت کرنے سے پہلے) یہ پڑھ لے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا' اسے بھی شیطان سے دور رکھ''۔

تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نصیب میں اولاد لکھی ہو' تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيْهَا النِّكَاحُ

باب 9: وہ اوقات جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

1013 سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَّبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ وَّكَانَتْ عَآئِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُّبْنٰى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں میرے ساتھ شادی کی تھی' اور شوال

1012- اخرجه البخاری (386/6) كتاب بدء الخلق' باب: صفة ابليس وجنوده' حديث (3271'3283) وكتاب النكاح' باب: ما يقول الرجل اذا اتى اهله' حديث (5165) ومسلم (104/5' الابى) كتاب النكاح' باب: ما يستحب ان يقوله عند الجماع' حديث (116/1434) وابو داؤد (655/1) كتاب النكاح: باب فى جامع النكاح' حديث (2161) وابن ماجة (618/1) كتاب النكاح' باب: ما يقول الرجل اذا ادخلت عليه اهله' حديث (1919) والدارمی (145/2) كتاب النكاح' باب القول عند الجماع' واحمد (216/1'220'243'283'286) والحميدی (239/1) حديث (516) وعبد بن حميد (ص230) حديث (689)

1013- اخرجه احمد (54/6'206) ومسلم (1039/2) كتاب النكاح باب: استحباب التزوج والتزويج فى شوال' واستحباب الدخول فيه' حديث (73/1423) وابن ماجه (641/1) كتاب النكاح' باب: متى يستحب البناء بالنساء؟ حديث (1990) والنسائى (70/6) كتاب النكاح' باب التزويج فى شواب' حديث (3236)' والدارمی (145/2) كتاب النكاح' باب بناء الرجل باهله فى شوال' وعبد بن حميد (ص437) حديث (1508) من طريق اسماعيل بن اميه عن عبد الله بن عروة' عن عروة عن عائشه به.

کے مہینے میں ہی میری رخصتی ہوئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مستحب سمجھتی تھیں کہ شوال کے مہینے میں لڑکیوں کی رخصتی کی جائے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے ہم اس روایت کو صرف ثوری نامی راوی کی اسماعیل بن امیہ سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

باب 10: ولیمہ کا بیان

1014 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّزْنُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے انہوں نے جواب دیا: میں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک گٹھلی کے وزن جتنے سونے کے عوض میں شادی کر لی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے، تم ولیمہ کرو! خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک گٹھلی کے وزن سے مراد تین درہم اور ایک درہم کے تہائی حصے جتنا وزن ہے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ پانچ درہم اور ایک درہم کے تہائی حصے کے وزن جتنا ہوتا ہے۔

1015 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَّائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

1014- اخرجه البخاري (128/9) كتاب النكاح، باب: الصفرة للمتزوج، حديث (5153) ومسلم (1042/3) كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد، وغير ذلك من قليل و كثير، واستحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به، حديث (79-1427) وابن ماجه (615/1) كتاب النكاح، باب الوليمة: حديث (1907) والنسائي (128/6) كتاب النكاح، باب: دعاء من لم يشهد التزويج، حديث (3372) واخرجه الدارمي (143/2) كتاب النكاح، باب الوليمة، واحمد (226/3) وعبد بن حميد (ص 403) حديث (1367) من طريق حماد بن زيد عن ثابت عن انس به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِنْتِ حُیَیٍّ بِسَوِیْقٍ وَّتَمْرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اختلافِ سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ عَنْ سُفْیَانَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ عَنْ وَّائِلٍ عَنِ ابْنِهٖ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَكَانَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ یُدَلِّسُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَرُبَّمَا لَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ وَّائِلٍ عَنِ ابْنِهٖ وَرُبَّمَا ذَكَرَهٗ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد ولیمہ میں ستو اور کھجور (کی دعوت کی تھی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ان راویوں نے اس روایت میں وائل کے اپنے صاحب زادے سے روایت کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سفیان بن عیینہ نامی راوی نے اس روایت میں ''تدلیس'' کی ہے بعض اوقت وہ اس میں وائل کے ان کے بیٹے کے حوالے سے روایت کرنے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات ذکر نہیں کرتے۔

1016 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّةٌ وَّطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَّمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زِیَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

توضیح راوی: وَزِیَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِیْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِیْرِ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِیْعٌ زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَعَ شَرَفِهٖ یَكْذِبُ فِی الْحَدِیْثِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (شادی سے) اگلے دن کھانا (یعنی دعوت ولیمہ کرنا) حق ہے۔ دوسرے دن کرنا سنت ہے اور تیسرے دن کرنا دکھاوا ہے جو شخص دکھاوا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کر دے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر ہم صرف زیاد بن عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1015- اخرجه ابو داؤد (368/2) كتاب الاطعمة' باب: من استحباب الوليمة عند النكاح' حديث (3744) وابن ماجه (615) كتاب النكاح' باب الوليمة' حديث (1909) والحميدى (500/2) حديث (1184) واخرجه احمد (110/3) من طريق وائل بن داؤد عن ابيه عن الزهرى عن انس بن مالك به.

زیاد بن عبداللہ نامی راوی نے بکثرت "غریب" اور "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: محمد بن عقبہ فرماتے ہیں: وکیع نے یہ بات بیان کی ہے: زیاد بن عبداللہ اپنے تمام تر عزت اور شرف کے باوجود حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اِجَابَةِ الدَّاعِی

باب 11: دعوت کو قبول کرنا

1017 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَّاَبِىْ اَيُّوْبَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دعوت میں جاؤ! جب تمہیں دعوت دی جائے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَّجِىْءُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ مِنْ غَيْرِ دَعْوَةٍ

باب 12: جو شخص دعوت کے بغیر ولیمے میں آجائے

1018 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِلٰى غُلَامٍ لَّهٗ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِىْ طَعَامًا يَّكْفِىْ خَمْسَةً فَاِنِّىْ رَاَيْتُ فِىْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ قَالَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَائَهُ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فَلَمَّا قَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَّمْ يَكُنْ مَّعَنَا حِيْنَ

1018- اخرجه مسلم (1053/3) كتاب النكاح، باب: الامر باجابة الداعى الى دعوة، حديث (102-1429) واخرجه البخارى (155/9) كتاب النكاح، باب: اجابة الداعى فى العرس وغيره، حديث (5179) من طريق موسىٰ بن عقبة عن نافع عن ابن عمر به، ورواية مسلم من طريق اسماعيل بن امية عن نافع عن ابن عمر به كما ورد فى رواية الترمذى.

1018- اخرجه البخارى (470/9) كتاب الاطعمة، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه، حديث (5434) ومسلم (1608/3) كتاب الاشربة، باب: ما يفعل الضيف اذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، واستحباب اذن صاحب الطعام للتابع، حديث (138-2036) والدارمى (105/2) كتاب الاطعمة، باب: فى الوليمة، واخرجه احمد (396/3)، (121،120/4) وعبد بن حميد ص (106) حديث (236) من طريق ابى وائل عن ابى مسعود الانصارى به.

دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس کا نام ابوشعیب تھا وہ اپنے غلام کے پاس آیا' جو گوشت بنایا کرتا تھا' اس نے کہا: تم میرے لئے اتنا کھانا بنادو! جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں' اس نے کھانا تیار کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت آپ کے چند ساتھیوں کو بھی بلایا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو ان حضرات کے پیچھے ایک ایسا شخص بھی چل پڑا جو ان ساتھیوں میں شامل نہیں تھا' جنہیں دعوت دی گئی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میزبان کے) دروازے تک پہنچے' تو آپ نے گھر کے مالک سے کہا: یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے یہ ہمارے ساتھ نہیں تھا' جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی' اگر تم اسے اجازت دو' تو یہ اندر آ جائے! اس شخص نے کہا: ہم اسے بھی اجازت دیتے ہیں' یہ اندر آ جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

باب 13: کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا

1019 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متنِ حدیث: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَدَعَا لِي

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے فرمایا: اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے' میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا طلاق یافتہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: نہیں طلاق یافتہ کے ساتھ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی کہ تم اس کے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتے اور وہ تمہارے ساتھ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتی؟ میں نے عرض کی:

1019- اخرجه البخاري (141/6) كتاب الجهاد والسير : باب استئذان الرجل الامام لقوله تعالىٰ (انما المؤمنون امنوا بالله ورسوله' واذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتىٰ يستئذنوه ان الذين يستئذنونك (النور 62) حديث (2967) ومسلم (1087/2) كتاب الرضاع' باب: استحباب نكاح البكر' حديث (56-715) والنسائي (61/6) كتاب النكاح' باب: نكاح الابكار' حديث (3219) من طريق عمرو بن دينار عن جابر به.

یارسول اللہ! حضرت عبداللہ (میرے والد) فوت ہو چکے ہیں' انہوں نے سات (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نو بیٹیاں چھوڑی ہیں' تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کی ہے' جو ان کا خیال رکھے گی' تو نبی اکرم ﷺ نے میرے حق میں دعائے خیر کی۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

باب 14: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

1020 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَنَسٍ

◆◆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1021 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوٰی يَحْيَی بْنُ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيُّ وَيَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا

اختلافِ سند: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: وَحَدِيْثُ اَبِیْ مُوْسٰی حَدِيْثٌ فِيْهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ اِسْرَآئِيْلُ وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ

1020– اخرجه احمد (394/4، 413) وابو داؤد (635/1) كتاب النكاح، باب: في الولي، حديث (2085) وابن ماجه (605/1) كتاب النكاح، باب لا نكاح الا بولي، حديث (1881) والدارمي (137/2) كتاب النكاح، باب النهي عن النكاح بغير ولي، من طريق ابي اسحق عن ابي بردة عن ابي موسى الاشعري به.

1021– اخرجه احمد (260/6) والحميدي (112/1-113) حديث (228) وابو داؤد (634/1) كتاب النكاح، باب في الولي، حديث (2083) وابن ماجه (605/1) كتاب النكاح، باب: لا نكاح الا بولي، حديث (1879) من طريق ابن شهاب الزهري عن عروة عن عائشة به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا

وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ اَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى وَلَا يَصِحُّ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدِىْ اَصَحُّ لِاَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ اَوْقَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّاِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ اَحْفَظَ وَاَثْبَتَ مِنْ جَمِيْعِ هٰؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ رِوَايَةَ هٰؤُلَاۗءِ عِنْدِىْ اَشْبَهُ لِاَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِىَّ سَمِعَا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ يَسْاَلُ اَبَا اِسْحٰقَ اَسَمِعْتَ اَبَا بُرْدَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِىِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِىْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ

وَاِسْرَآئِيْلُ هُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ فِىْ اَبِىْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ مَا فَاتَنِىْ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِىِّ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الَّذِىْ فَاتَنِىْ اِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰى اِسْرَآئِيْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاْتِىْ بِهٖ اَتَمَّ

وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هُوَ حَدِيْثٌ عِنْدِىْ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرُوِىَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فِىْ حَدِيْثِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيْتُ الزُّهْرِىَّ فَسَاَلْتُهٗ فَاَنْكَرَهٗ فَضَعَّفُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَجْلِ هٰذَا

وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اِلَّا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّسَمَاعُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ اِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهٗ عَلٰى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّضَعَّفَ يَحْيٰى رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰی حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَیْرَةَ وَغَیْرُهُمْ وَهٰکَذَا رُوِیَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِیْنَ اَنَّهُمْ قَالُوْا لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ مِنْهُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ وَشُرَیْحٌ وَّاِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَغَیْرُهُمْ

وَبِهٰذَا یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالْاَوْزَاعِیُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَمَالِکٌ وَّالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے' اس کا نکاح باطل شمار ہوگا' اس کا نکاح باطل شمار ہوگا، اس کا نکاح باطل شمار ہوگا۔ اگر مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کرلے' تو اس عورت کو مہر ملے گا' جو اس نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا ہے' اور ان (لڑکی کے رشتہ داروں) کے درمیان جھگڑا ہو جائے' تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور دیگر کئی حفاظ نے' اسے ابن جریج کے حوالے سے' اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ، قیس بن ربیع نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے زید بن حباب کے حوالے سے، یونس بن ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

ابوعبید حداد نے اس روایت کو یونس بن ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابواسحٰق کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہی روایت یونس بن ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

شعبہ اور ثوری نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

سفیان کے بعض شاگردوں نے' سفیان کے حوالے سے، ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ تاہم یہ روایت مستند نہیں ہے۔

ان تمام حضرات کی روایت جنہوں نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابوبردہ کے حوالے سے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: ''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا''۔

یہ میرے (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے) نزدیک زیادہ مستند ہے' کیونکہ ان حضرات نے ابواسحٰق نامی راوی سے اس حدیث کو مختلف

اوقات میں سنا ہوگا۔

شعبہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ زیادہ بڑے حافظ ہیں اور زیادہ مستند ہیں' ان تمام راویوں کے مقابلے میں' جنہوں نے ابواسحٰق کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے' تاہم ان حضرات کی روایت میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اس کی وجہ یہ ہے: شعبہ اور ثوری نے اس روایت کو ابواسحٰق سے ایک ہی محفل میں سنا ہے' اور اس کی دلیل وہ روایت ہے' جسے محمود بن غیلان نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ابواسحٰق سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا: آپ نے ابو بردہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا'' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے: شعبہ اور ثوری نے ابو بردہ سے اس حدیث کو ایک ہی وقت میں سنا ہے۔

ابواسحٰق سے منقول روایات کے حوالے سے اسرائیل نامی راوی ثقہ ہیں اور مستند ہیں۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ثوری نے ابواسحٰق کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں سے جو احادیث مجھ سے فوت ہو گئی تھیں' میں نے ان کے بارے میں اسرائیل نامی راوی پر بھروسہ کیا ہے چونکہ انہوں نے ان روایات کو زیادہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا'' یہ میرے نزدیک ''حسن'' ہے۔

ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

بعض محدثین نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے' جو عروہ کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میری ملاقات زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔

محدثین نے اسی وجہ سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کے علاوہ اور کسی نے ابن جریج کے حوالے سے ان الفاظ کو نقل نہیں کیا۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے سماع زیادہ مستند نہیں ہے۔

اسماعیل بن ابراہیم ہی ان الفاظ کو ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔

اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے نوٹس کی عبدالمجید بن عبدالعزیز کے نوٹس کے ساتھ تصحیح کی تھی جو روایات انہوں نے ابن جریج سے سنی تھیں۔

یحییٰ نے اسماعیل کی ابن جریج سے نقل کردہ روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی حدیث پر عمل کیا جائے گا' یعنی "ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا" نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح کی روایات بعض تابعین فقہاء کے بارے میں بھی منقول ہیں وہ یہ فرماتے ہیں:

ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

ان میں سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ شریح رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

باب 15: گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

1022 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

اختلافِ روایت: قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوْعًا وَّرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا

وَّالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ هٰكَذَا

رَوٰى اَصْحَابُ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ نَحْوَ هٰذَا مَوْقُوْفًا

فی الباب: وَّفِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ

1022- لم يروه من اصحاب الكتب الستة غير الترمذي' ينظر تحفة الاشراف (375/4) واخرجه الطبراني في المعجم الكبير (182/12) حديث (12827) والبيهقي (125/7)

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَنْ مَضٰى مِنْهُمْ اِلَّا قَوْمًا مِّنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

وَاِنَّمَا اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ حَتّٰى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا اُشْهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ جَائِزٌ اِذَا اَعْلَنُوْا ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّغَيْرِهٖ هٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ فِيْمَا حَكٰى عَنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجُوْزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاحشہ عورتیں وہ ہوتی ہیں' جو گواہوں کے بغیر نکاح کر لیتی ہیں۔

یوسف بن حماد بیان کرتے ہیں: عبدالاعلیٰ نامی راوی نے تفسیر کے باب میں اس حدیث کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور "طلاق" کے باب میں اس روایت کو "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے' "مرفوع" کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور "مرفوع" روایت کے طور پر نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ روایت زیادہ مستند ہے۔ ویسے یہ روایت "محفوظ" نہیں ہے ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اس کو "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' ماسوائے اس روایت کے' جسے عبدالاعلیٰ نے سعید کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

عبدالاعلیٰ کے حوالے سے' سعید کے حوالے سے یہی روایت "موقوف" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

درست بات یہ ہے' جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے: گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

کئی راویوں نے سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے اسی کی مانند "مرفوع" کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے تابعین اور ان کے علاوہ دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے یہ بات فرمائی ہے' گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

ہمارے نزدیک جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں' ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' تاہم متاخرین اہلِ علم میں سے بعض حضرات نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: جب ایک کے بعد ایک گواہ گواہی دے (تو کیا حکم ہوگا؟) کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی اکثریت کے نزدیک نکاح اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک دو گواہ ایک ساتھ نکاح منعقد ہونے کی گواہی نہ دیں۔

مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر ایک گواہ کے بعد ایک گواہ گواہی دیدے' تو یہ نکاح درست ہوگا۔

جب وہ لوگ بعد میں اس کا اعلان بھی کر دیں۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔
امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے' جو انہوں نے اہلِ مدینہ سے نقل کیا ہے۔
بعض اہلِ علم کے نزدیک نکاح کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درست ہے۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خُطْبَةِ النِّکَاحِ

باب 16: نکاح کا خطبہ

1023 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِى الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِى الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِى الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِى الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا فَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهٗ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ (اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ) (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا)

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ لِاَنَّ اِسْرَآئِيْلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ وَاَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ اِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ

◄► حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا' اور حاجت کے وقت تشہد پڑھنے کا (یعنی نکاح کا خطبہ پڑھنے کا) طریقہ تعلیم دیا تھا۔

1023– اخرجه احمد (437, 418, 408/1) وابو داؤد (318/1) كتاب الصلوٰة باب التشهد' حديث (969) وابن ماجه (609/1) كتاب النكاح' باب خطبة النكاح' حديث (1892) من طريق ابى اسحق عن ابى الاحوص' عن عبد الله بن مسعود به.

نبی اکرم ﷺ نے نماز کا تشہد ان الفاظ میں سکھایا تھا۔

''ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادتیں' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو' اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر ہو' میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں۔''

جبکہ خطبہ نکاح کے الفاظ نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ میں تعلیم کئے تھے۔

''بے شک حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں' ہم اپنی ذات کے شر سے اور اپنے برے اعمال سے' اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے' اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے' اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے خاص بندے' اور رسول ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: پھر آدمی تین آیات تلاوت کرے۔

عبثر نامی راوی بیان کرتے ہیں: سفیان نے وضاحت کی ہے: وہ تین آیات یہ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! یوں جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے' اور تم مرتے وقت مسلمان ہی ہونا''۔

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! وہ اللہ تعالیٰ جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو' اور رشتے داری کے حقوق کے بارے میں بھی خیال رکھو! بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا نگران ہے''۔

''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچی بات کہو''۔

اس بارے میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

اس روایت کو اعمش نے ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواحوص کے حوالے سے، ابوعبیدہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ یہ دونوں روایات مستند ہیں' اس کی وجہ یہ ہے: اسرائیل نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ ابواسحٰق کے حوالے سے، ابواحوص کے حوالے سے، ابوعبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: خطبے کے بغیر بھی نکاح درست ہوتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں۔

1024 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: كُلُّ خُطْبَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

1024- اخرجه احمد (302/2، 303) وابو داؤد (677/2) كتاب الادب، باب فى الخطبة، حديث (4841) من طريق عاصم بن كليب عن ابيه عن ابى هريرة فذكره.

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ جزام زدہ ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب 17: کنواری لڑکی' بیوہ' طلاق یافتہ سے اجازت لینا

1025 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَاِنْ زَوَّجَهَا الْاَبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّسْتَاْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَوَّجَهُنَّ الْاٰبَاءُ فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاَبَ اِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِیَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ اَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيْجِ الْاَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَزْوِيْجُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَّاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ یا طلاق یافتہ کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے' جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کنواری کی شادی' اس وقت تک نہ کی جائے' جب تک اس کی مرضی معلوم نہ کی جائے اور اس کی اجازت خاموشی ہوگی۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کی شادی اس وقت تک نہیں کی جاسکتی' جب تک اس

1025- اخرجه البخاری (98/9) کتاب النکاح' باب: لا ینکح الاب وغیره البکر والثیب الا برضاهما' حدیث (5136) ومسلم (1036/2) کتاب النکاح' باب: استئذان الثیب فی النکاح بالنطق' والبکر بالسکوت' حدیث (64-1419) وابو داؤد (637'636/1) کتاب النکاح: باب فی الاستئمار' حدیث (2092) وابن ماجه (601/1) کتاب النکاح: باب استئمار البکر والثیب' حدیث (1871) والنسائی (85/6) کتاب النکاح' باب إستئمار الثیب فی نفسها' حدیث (3265) والدارمی (138/2) کتاب النکاح' باب: استئمار البکر والثیب' واخرجه احمد (434'279'250/2) من طریق یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة به.

سے اجازت نہ لی جائے اور اگر اس کا باپ اس سے اجازت لئے بغیر اس کی شادی کردے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتی ہو تو عام اہلِ علم کے نزدیک وہ نکاح فسخ شمار ہوگا۔

اہلِ علم نے کنواری لڑکی کی شادی ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے جب اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی ایک اس کی شادی کردیتا ہے۔

اکثر اہلِ علم جو کوفہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: جب باپ اپنی بالغ کنواری بیٹی کی شادی اس کی مرضی کے بغیر کردے اور وہ باپ کی کروائی ہوئی شادی سے راضی نہ ہو تو نکاح فسخ شمار ہوگا۔

بعض اہلِ مدینہ نے یہ بات بیان کی ہے: باپ بالغ لڑکی کی شادی کرسکتا ہے اگرچہ اس لڑکی کو یہ بات ناپسند ہو۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1026 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

وَّقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّهٰكَذَا اَفْتٰى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا اِلَّا بِرِضَاهَا وَاَمْرِهَا فَاِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰى حَدِيْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهٗ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ (یا طلاق یافتہ) اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اس کی اجازت اس کی خاموشی ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شعبہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1026- اخرجه مالك فى الموطا (2/524، 526) كتاب النكاح، باب: استئذان البكر والايم فى انفسهما، حديث (4) واحمد (1/219، 241، 261) ومسلم (2/1037) كتاب النكاح، باب: استئذان الثيب فى النكاح بالنطق، والبكر بالسكوت، حديث (66-4121) وابو داؤد (1/638) كتاب النكاح، باب فى الثيب، حديث (2098) وابن ماجه (1/601) كتاب النكاح، باب: استئمار البكر والثيب، حديث (1870) والنسائى (6/84) كتاب النكاح، باب استئذان البكر فى نفسها، حديث (3260) والدارمى (2/138) كتاب النكاح، باب: استئمار البكر والثيب، من طريق نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس به.

بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست ہے لیکن ان کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ کئی اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''(بیوہ یا طلاق یافتہ) اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے'' اس سے مراد اکثر اہلِ علم کے نزدیک یہ ہے: ولی اس کی رضامندی اور اس کی اجازت کے ساتھ ہی اس کی شادی کر سکتا ہے اور اگر وہ (اس کے بغیر) اس کی شادی کر دے تو وہ نکاح فسخ شمار ہوگا' جیسا کہ سیّدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: جب ان کے والد نے ان کی شادی کر دی تھی اور وہ اس وقت بیوہ تھیں' تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا' اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ختم کروادیا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِکْرَاهِ الْیَتِیمَةِ عَلَی التَّزْوِیجِ

باب 18: نابالغ لڑکی کی زبردستی شادی کرنا

1027 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا يَعْنِیْ اِذَا اَدْرَكَتْ فَرَدَّتْ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہبِ فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ اِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوفٌ حَتّٰى تَبْلُغَ فَاِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِیْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ اَوْ فَسْخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْيَتِيمَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِی النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِيَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّلَا خِيَارَ لَهَا اِذَا اَدْرَكَتْ

حدیثِ دیگر: وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى بِهَا وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

1027- اخرجه ابو داؤد (231/2) كتاب النكاح' باب: قوله تعالٰى (لا يحل لكم ان ترثوا النساء كرها ولا تعضلوهن) النساء (19) حديث (2093' 2094) والنسائی (87/6) كتاب النكاح' باب: البكر يزوجها ابوها وهی كارهة' واحمد (259/2' 384' 475) من طريق ابی سلمة عن ابی هريرة فذكره.

آثارِ صحابہ: وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِيْنَ فَهِيَ امْرَاَةٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نابالغ لڑکی سے اس کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہوگی اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

نابالغ لڑکی کی شادی کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب نابالغ لڑکی کی شادی کر دی جائے تو نکاح اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے جب وہ بالغ ہو جائے گی تو اسے نکاح کو برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

بعض تابعین اور دیگر اہلِ علم کی یہی رائے ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک نابالغ لڑکی کا نکاح کرنا اس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور (بالغ ہونے پر) نکاح ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: نابالغ لڑکی بالغ ہو جائے یعنی نو سال کی ہو جائے اور پھر اس کی شادی کی جائے اور وہ اپنے نکاح سے راضی ہو تو یہ نکاح درست ہوگا اور اس لڑکی کو نکاح ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جب وہ بالغ ہو جائے۔

ان دونوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس حدیث سے استدلال کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی شادی ہوئی اور ان کی رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: جب لڑکی کی عمر نو سال ہو جائے تو وہ عورت شمار ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

باب 19: جب دو ولی (اپنی زیر سرپرستی لڑکی کی) شادی کر دیں

1028 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِّنْ رَّجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

1028- اخرجه احمد (5/8'11'12'18'22) وابو داؤد (635'636) كتاب النكاح' باب: اذا انكح الوليان' حديث (2088) وابن ماجه (738/2) كتاب التجارات' باب: اذا باع المجيزان فهو للاول' حديث (2190) بلفظ' ايماء رجل باع بيعا من رجلين فهو للاول' حديث (2190) بلفظ ايما رجل باع بيعا من رجلين فهو للاول منهما' والنسائی (314/7) كتاب البيوع' باب: الرجل يبيع السلعة فيستحقها مستحق' حديث (4682) والدارمی (139/2) كتاب النكاح' باب: المرأة يزوجها الوليان' من طريق الحسن عن سمرة بن جندب فذكره.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا اِذَا زَوَّجَ اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْاٰخَرِ فَنِكَاحُ الْاَوَّلِ جَائِزٌ وَّنِكَاحُ الْاٰخَرِ مَفْسُوْخٌ وَّاِذَا زَوَّجَا جَمِيْعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيْعًا مَفْسُوْخٌ وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کسی عورت کی شادی اس کے دو ولی (دو مختلف جگہ پر) کر دیں تو وہ ان دونوں ولیوں میں سے پہلے (کے کئے گئے نکاح کے مطابق) ہوگی اور جو شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کو فروخت کر دے، تو وہ ان دونوں میں سے اسے ملے گی جس کے ساتھ پہلے سودا ہوا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا، ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جب دو ولیوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے (کسی زیر سرپرستی کی) شادی کر دے، تو پہلے کا کیا ہوا نکاح درست ہوگا اور دوسرے کا کروایا ہوا نکاح فسخ شمار ہوگا، لیکن اگر وہ دونوں ایک ساتھ شادی کر دیں تو دونوں فسخ شمار ہوں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

باب 20 غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

1029 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ

وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ لَا يَجُوْزُ

وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا بِلَا اخْتِلَافٍ

1029- اخرجه احمد (2/300؛377؛382) وابو داؤد (1/633) كتاب النكاح، باب: في نكاح العبد بغير اذن مواليه، حديث (2078) والدارمي (2/152)، كتاب النكاح، باب: في العبد يتزوج بغير اذن سيده، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله فذكره.

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرلے وہ زانی (شمار) ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ درست نہیں ہے۔

مستند روایت وہی ہے جو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے یعنی غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کی یہی رائے ہے۔

1030 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرلے وہ زانی (شمار) ہوگا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى مُهُوْرِ النِّسَآءِ

باب 21: خواتین کے مہر کا بیان

1031 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَال سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِىْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَجَازَهٗ

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَنَسٍ وَّعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَّاَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِىِّ

1031- اخرجه احمد (445/3) وابن ماجه (608/1) كتاب النكاح، باب: صداق النساء، حديث (1888) من طريق عبد الله بن ربيعة عن ابيه فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَهْرُ عَلٰى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَّا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

◆◆ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے جوتوں کے ایک جوڑے کے عوض میں شادی کرلی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اپنی جان اور اپنے مال کو دو جوتوں کے عوض میں دینے پر راضی ہوگئی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس نکاح کو درست قرار دیا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

مہر کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ فریقین کی باہمی رضامندی کے مطابق ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوسکتا۔

بعض اہلِ کوفہ نے یہ بات بیان کی ہے: مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔

بَابُ مِنْهُ

باب 22: بلاعنوان

1032 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَا اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّىْ وَهَبْتُ نَفْسِىْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَىْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا

1032- اخرجه مالك فى الموطا (526/2) كتاب النكاح' باب: ما جاء فى الصداق والحباء' حديث (8) واخرجه البخارى (112/9) كتاب النكاح' باب التزويج على القرآن وبغير صداق' حديث (5149) ومسلم (1040/2' 1041) كتاب النكاح' باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن و خاتم حديد' وغير ذلك من قليل و كثير واستحباب كونه خمسمائة درهم لمن لا يجحف به' حديث (76-1425) وابو داؤد (642/1) كتاب النكاح' باب فى التزويج على العلم يعمل' حديث (2111) وابن ماجه (608/1) كتاب النكاح' باب صدق النساء' حديث (1889) والنسائى (54/6) كتاب النكاح' باب ذكر امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فى النكاح وما اباحه الله له' حديث (3200) والدارمى (142/2) كتاب النكاح' باب ما يجوز ان يكون مهرا' واخرجه احمد (230/5' 236) والحميدى (414/2) حديث (928) من طريق ابى حازم بن دينار عن سهل بن مسعود الساعدى به.

عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا قَالَ مَا اَجِدُ قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْءٌ يُصْدِقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلٰى سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّيُعَلِّمُهَا سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَّيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میں اپنی ذات آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں' وہ خاصی دیر کھڑی رہی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا) تو ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں' اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اسے مہر کے طور پر دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کی: میرے پاس صرف یہ تہبند ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند اگر تم اسے دے دو گے' تو تم تہبند کے بغیر بیٹھو گے؟ تم کوئی اور چیز تلاش کرو! اس نے عرض کی: مجھے اور کوئی چیز نہیں ملتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تلاش کرو! خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے تلاش کیا' لیکن اسے کچھ نہیں ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ فلاں' فلاں سورتیں یاد ہیں' اس نے ان سورتوں کے نام گنوائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے' اس کی وجہ سے میں اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کرتا ہوں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرد کے پاس مہر کے طور پر دینے کے لئے کچھ نہ ہو' تو وہ عورت کے ساتھ قرآن کی سورت (تعلیم دینے کو مہر کے طور پر) نکاح کر سکتا ہے' تو نکاح درست ہوگا اور وہ مرد اس عورت کو قرآن کی سورت سکھائے گا۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسا نکاح جائز ہوگا۔ لیکن اس عورت کو مہر مثل ملے گا۔

اہل کوفہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1033 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَكَحَ شَيْئًا مِّنْ نِسَائِهِ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِّنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَاَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَّالْاُوقِيَّةُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَّثِنْتَا عَشْرَةَ اُوقِيَّةً اَرْبَعُ مِائَةٍ وَّثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا.

◆◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو، کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت کا علامتی نشان ہوتا، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کی علامت ہوتا، تو اس بارے میں سب سے زیادہ مستحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن خواتین کے ساتھ نکاح کیا، یا آپ نے جن صاحبزادیوں کا نکاح کیا ان میں سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوعجفاء سلمی نامی راوی کا نام ہرم ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک ایک اوقیہ 40 درہم ہوتے ہیں۔

اس طرح بارہ اوقیہ 480 درہم ہوں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ يَعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب 23: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کر لے

1034 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ صَفِيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ اَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّجْعَلَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

(ا)- اخرجه احمد (1/40'41'48) والحميدى (1/13'14) حديث (23) وابو داؤد (1/640) كتاب النكاح' باب: الصداق' حديث (2106) وابن ماجه (1/607) كتاب النكاح' باب: صداق النساء' حديث (1887) والدارمى (2/141) كتاب النكاح' باب: كم كانت مهور ازواج النبى صلى الله عليه وسلم ' وبناته' واخرجه النسائى (6/117) كتاب النكاح باب: القسط فى الاصدقة' حديث (3349) من طريق محمد بن سيرين' عن ابى العجفاء السلمى عن عمر بن الخطاب فذكره.

1034- اخرجه احمد (3/282) والبخارى (9/32) كتاب النكاح' باب: من جعل عتق الامة صداقها' حديث (5086) ومسلم (6/1045) كتاب النكاح' باب فضيلة اعتاق امته ثم يتزوجها' حديث (85-1365) والنسائى (6/114) كتاب النكاح' باب: التزويج على العتق' حديث (3342) من طريق قتادة' وعبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك فذكره.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا' اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

اس بارے میں سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔ بعض اہلِ علم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کنیز کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جائے بلکہ آزادی کے علاوہ اس کے لئے مہر مقرر کرنا چاہئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

باب 24: اس (عمل) کی فضیلت کا بیان

1035 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذَاكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِيَةٌ وَّضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَّهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَّرَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ وَّصَالِحُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ هُوَ وَالِدُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ

ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگوں کو دگنا اجر دیا جائے گا' ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے' اس کو دگنا اجر دیا جائے گا' ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی خوبصورت کنیز ہو' وہ اسے ادب سکھائے اور اچھی طرح

1035- اخرجه البخاری (228/1) كتاب العلم' باب: تعليم الرجل امته واهله' حديث (97) ومسلم (464/1' نووی) كتاب الايمان' باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم حديث (241-154) وابو داؤد (626/1) كتاب النكاح' باب فی الرجل يعتق امته ثم يتزوجها' حديث (2057) وابن ماجه (269/1) كتاب النكاح: باب: الرجل يعتق امته ثم يتزوجها' حديث (1956) والنسائی (115/6) كتاب النكاح' باب: عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها' حديث (3344) واخرجه احمد (395/4'398'402'405) والحميدی (339/2) حديث (768) من طريق الشعبی عن ابی بردة بن ابی موسی عن ابيه ابی موسی الاشعری به.

سے ادب سکھائے (یعنی اس کی تربیت کرے) پھر اسے آزاد کر کے' اُس کے ساتھ' اللہ کی رضا کے لئے' شادی کر لے' تو اس شخص کو بھی دگنا اجر ملے گا' اور ایک وہ شخص جو پہلی کتاب پر ایمان لایا' پھر اس کے پاس دوسری کتاب آئی' تو وہ اس پر بھی ایمان لے آیا اس کو بھی دگنا اجر ملے گا۔

ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس روایت کو صالح بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

صالح بن صالح، حسن بن صالح کے والد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

باب 25: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے' کیا وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

1036 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ اُمِّهَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهِ

توضیحِ راوی: وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهُ اَنْ يَّنْكِحَ ابْنَتَهَا وَاِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْاِبْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ اُمِّهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے' پھر اس کے ساتھ صحبت کر لے' اس شخص کے لئے اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے' لیکن اگر اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' تو وہ اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے' اور جو شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرلے' پھر وہ اس کے ساتھ صحبت کر لے یا صحبت نہ کرے' تو اس کے لئے اس عورت کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے مستند نہیں ہے۔

اس روایت کو ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرلے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے' تو اس شخص کے لئے یہ بات جائز ہے: وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلے لیکن اگر کوئی شخص بیٹی کے ساتھ نکاح کرلے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے' تو اس کے لئے اس لڑکی کی ماں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور تمہاری بیویوں کی مائیں''۔ (یعنی یہ فرمان مطلق ہے)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُّطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

باب 26: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے' پھر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدے

1037 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّالرُّمَيْصَاءِ اَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَ الزَّوْجُ الْاٰخَرُ

1037- اخرجه البخاري (374/9) كتاب الطلاق باب: اذا طلقها ثلاثا ثم تزوجت بعد العدة زوجا غيره فلم يمسها' حديث (5317) ومسلم (1056/2) كتاب النكاح' باب: لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتى تنكح زوجا غيره ويطاها' ثم يفارقها وتنقضي عدتها' وابن ماجه (621/1) كتاب النكاح' باب: الرجل يطلق امرأته ثلاثا فتزوج فيطلقها قبل ان يدخل بها أترجع الى الاول' حديث (1932) والنسائي (93/6) كتاب النكاح' باب: النكاح الذي تحل به المطلقة ثلاثا لمطلقها' حديث (3283) والدارمي (161/2) كتاب الطلاق: باب: ما يحل المرأة لزوجها الذي طلقها فبت طلاقها' واخرجه احمد (226'37'34/6) والحميدي ص (111) حديث (226) من طريق الزهري عن عروة عن عائشة به۔

◈◈ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رفاعہ قرظی کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس نے عرض کی: میں پہلے رفاعہ کی بیوی تھی انہوں نے مجھے طلاقیں دیں تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ شادی کر لی ان کا ساتھ میرے لئے کپڑے کے اس کنارے کی طرح تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے ساتھ شادی کر لو؟ ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس (عبدالرحمن) کا شہد نہیں چکھ لیتیں اور وہ تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ رمیصاء رضی اللہ عنہا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت غمیصا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو وہ عورت پہلے شوہر کے لئے اس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک دوسرا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہ کر لے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

باب 27: حلالہ کرنے والا اور جس شخص کے لئے حلالہ کیا جائے (ان کا حکم)

1038 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا ۔

متنِ حدیث: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ هُوَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَائِمِ لِاَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ وَّهٰذَا قَدْ وَهِمَ فِيْهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَّالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيْرَةُ وَابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

◈◈ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت کی ہے۔

1119- اخرجه ابو داؤد (633/1) كتاب النكاح، باب: في التحليل، حديث (2076) وابن ماجه (622/1) كتاب النكاح، باب المحلل والمحلل له، حديث (1935) من طريق الحارث عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه به.

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''معلول'' ہے۔

اشعث بن عبدالرحمٰن نے مجالد کے حوالے سے، عامر کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عامر کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

اس روایت کی سند مستند نہیں ہے' کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض اہلِ علم نے ضعیف قرار دیا ہے' جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

عبداللہ بن نمیر نے اس حدیث کو مجالد کے حوالے سے، عامر کے حوالے سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں ابن نمیر کو وہم ہوا ہے۔ پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

مغیرہ اور ابن ابی خالد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے شعبی کے حوالے سے، حارث کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1039 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَاَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيْعٍ اَنَّهٗ قَالَ بِهٰذَا وَقَالَ يَنْبَغِیْ اَنْ يُّرْمٰى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الرَّاْیِ قَالَ جَارُوْدُ قَالَ وَكِيْعٌ وَّقَالَ سُفْيَانُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ لِيُحَلِّلَهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّمْسِكَهَا حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا

1120- اخرجه احمد (448/1، 462) والنسائی (149/6) كتاب الطلاق، باب: احلال المطلقة ثلاثا وما فی من التغليظ، حديث (3416) والدارمی (158/2) كتاب النكاح، باب: النهی عن التحليل، من طريق هزيل بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود به.

جائے ان (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوقیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

میں نے جارود کو وکیع کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اس بارے میں اہلِ رائے کی رائے کو ترک کر دیا جائے۔

وکیع فرماتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس لئے شادی کرے تا کہ وہ اسے حلال کر دے اور پھر اسے یہ مناسب لگے کہ وہ اسے اپنے پاس رہنے دے تو بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا اس مرد کے لئے جائز نہیں ہے جب تک وہ نئے سرے سے اس کے ساتھ نکاح نہ پڑھو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ

باب 28: نکاح متعہ حرام ہے

1040 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَاب عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَاِنَّمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَیْءٌ مِّنَ الرُّخْصَةِ فِی الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ حَیْثُ اُخْبِرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْرُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی تَحْرِیْمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر (کی فتح کے زمانے) میں منع کر دیا تھا۔

اس بارے میں حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کی رخصت کے بارے میں ایک روایت منقول ہے' لیکن پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا' جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اطلاع دی گئی تھی۔

اکثر اہلِ علم نے متعہ کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1041 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متنِ حدیث: اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يَرٰى اَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ (اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوٰى هٰذَيْنِ فَهُوَ حَرَامٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: متعہ ابتدائی اسلام میں تھا' کوئی آدمی کسی نئی جگہ جاتا تھا جہاں اس کی جان پہچان نہیں ہوتی تھی' تو وہ اپنے حساب سے' جتنے دن اسے وہاں قیام کرنا ہوتا تھا' اتنے عرصے کے لئے کسی عورت کے ساتھ شادی کرلیتا تھا' وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی تھی اور اس کی ضروریات کی کفایت کرتی تھی' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

"ماسوائے ان کی بیویوں کے اور جن کے وہ مالک ہیں"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی شرمگاہ حرام ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

باب 29: نکاح شغار کی ممانعت

1042 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَهُوَ الطَّوِيلُ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام میں جلب، جنب اور شغار

1042- اخرجه احمد (429/4، 438، 439) وابو داؤد (35/2) كتاب الجهاد' باب: في الجلب على الخليل في السباق' حديث (2581) وابن ماجه (1299/2) كتاب الفتن: باب: النهي عن النهبة' حديث (3937) والنسائي (227/6، 228) كتاب الخليل: باب: الجلب حديث (3590) من طريق حميد الطويل عن الحسن عن عمران بن حصين به۔

کی کوئی گنجائش نہیں ہے، جو شخص ظلم کے طور پر کسی سے مال چھین لے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1043 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوْخٌ وَّلَا يَحِلُّ وَاِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ قَالَ يُقَرَّانِ عَلٰى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهُمَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شغار'' سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

تمام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک نکاح شغار درست نہیں ہے۔

شغار سے مراد یہ ہے: کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر دوسرے شخص سے کردے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کی شادی اس پہلے شخص کے ساتھ کردے گا اور ان دونوں عورتوں کا کوئی مہر نہیں ہوگا۔ بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: نکاح شغار فسخ شمار ہوگا اور درست نہیں ہوگا اگرچہ ان دونوں عورتوں کا مہر مقرر کردیا جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ان دونوں کا نکاح برقرار رہے گا اور ان خواتین کو مہر مثل دے دیا جائے گا۔

اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

باب 30: پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع نہ کیا جائے

1043- اخرجه مالك فى الموطا (535/2) كتاب النكاح' با: جامع ما لا يجوز من النكاح' حديث (24) واحمد (2/7-62) واخرجه البخارى (66/9) كتاب النكاح' باب الشغار' حديث (5112) ومسلم (1034/2) كتاب النكاح' باب: تحريم نكاح الشغار وبطلانه' حديث (57-1415) واخرجه ابو داؤد (632/1) كتاب النكاح' باب فى الشغار' حديث (2074) وابن ماجه (606/1) كتاب النكاح' باب النهى عن الشغار' حديث (1883) والدارمى (136/2) كتاب النكاح' باب النهى عن الشغار' من طريق مالك بن انس عن نافع عن ابى عمر فذكره.

1044 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِیْ حَرِيْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

اسنادِ دیگر: وَاَبُوْ حَرِيْزٍ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

فی الباب: قَالَ: وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1045 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى ابْنَةِ اَخِيْهَا اَوِ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا فَاِنْ نَّكَحَ امْرَاَةً عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا اَوِ الْعَمَّةَ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا فَنِكَاحُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا مَفْسُوْخٌ وَّبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: اَدْرَكَ الشَّعْبِيُّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْهُ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

1044- اخرجه احمد (372،217/1) وابو داؤد (630/1) كتاب النكاح: باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء، حديث (2067) من طريق ابی حريز عن عكرمة عن ابن عباس فذكره.

1045- اخرجه احمد (426/2) وابو داؤد (629/1) كتاب النكاح، باب ما يكره ان يجمع بينهن من النساء، حديث (2065) والدارمی (136/2) كتاب النكاح، باب: الحال التی يجوز للرجل ان يخطب فيها، من طريق عامر عن ابی هريرة به (1127) اخرجه احمد (151-114/4) ومسلم (1037،1036/2) كتاب النكاح

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: بیوی کی بھتیجی کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی پھوپھی کے ساتھ نکاح کیا جائے' یا بیوی کی بھانجی کے ساتھ نکاح کیا جائے' یا بیوی کی خالہ کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح کیا جائے یا بیوی کی بڑی بہن کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' ہمارے علم کے مطابق ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' یعنی کسی بھی آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ پھوپھی اور بھتیجی کو یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرلے اگر کوئی شخص پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرلے' تو بعد میں کیا جانے والا نکاح فسخ شمار ہوگا۔

عام اہلِ علم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شعبی نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب 31: نکاح کے وقت شرط رکھنا

1046 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوطِ اَنْ يُّوفٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَاَةً وَّشَرَطَ لَهَا اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُّخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَاَنَّهُ رَاَى لِلزَّوْجِ اَنْ يُّخْرِجَهَا وَاِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلٰى زَوْجِهَا اَنْ لَّا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ اَهْلِ الْكُوفَةِ

1127- اخرجه احمد (151،114/4) ومسلم (1037،1036/2) كتاب النكاح، باب: الوفاء بالشروط فى النكاح، حديث (63-1418) وابو داؤد (650/1) كتاب النكاح باب فى الرجل يشترط لها دارها، حديث (2139) وابن ماجه (628/1) كتاب النكاح، باب الشرط فى النكاح، حديث (1954) والنسائى (6/92-93) كتاب النكاح، باب: الشروط فى النكاح، حديث (3281)، (3282) والدارمى (143/2) كتاب النكاح، باب: الشرط فى النكاح، من طريق مرثد بن عبد الله عن عقبة بن عامر فذكره.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پوری کئے جانے کی سب سے زیادہ حقدار وہ شرائط ہیں، جن کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کرلے اور اس کے لئے یہ شرط رکھے کہ اسے اس شہر سے باہر نہیں لے جائے گا، تو اب مرد اس عورت کو باہر نہیں لے جاسکتا۔

بعض اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: عورت کے ساتھ طے کی گئی شرط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک شوہر کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس عورت کو شہر سے باہر لے جائے، اگرچہ اس عورت نے یہ شرط رکھی ہو کہ شوہر اس کو وہاں سے باہر نہیں لے جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے اس رائے کو اختیار کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب 32: جب کوئی شخص اسلام قبول کرلے اور اس وقت اس کی دس بیویاں ہوں

1047 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ اَرْبَعًا مِّنْهُنَّ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ

قولِ امام بخاری: قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

1047- اخرجه احمد (13/2) وابن ماجه (628/1) كتاب النكاح، باب: الرجل يسلم وعنده اكثر من اربع نسوة، حديث (1953) من طريق الزهري عن سالم عن ابن عمر فذكره.

آثارِ صحابہ: قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاِنَّمَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيْفٍ طَلَّقَ نِسَائَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَائَكَ اَوْ لَاَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ

مذاہب فقہاء: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ان کی زمانہ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں، ان خواتین نے بھی حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسلام قبول کرلیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ ان خواتین میں سے کوئی سی چار کو اختیار کرلیں۔

معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

مستند روایت وہ ہے، جسے شعیب بن ابوحمزہ اور دیگر راویوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: مجھے محمد بن سوید ثقفی کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔ حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا، تو اس وقت ان کی دس بیویاں تھیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اپنی بیویوں سے رجوع کرلو ورنہ میں تمہاری قبر کو اسی طرح رجم کروں گا، جس طرح ابورغال کی قبر کو رجم کیا گیا تھا۔

حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پر ہمارے اصحاب کے نزدیک عمل کیا جائے گا۔

ان میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اُخْتَانِ

باب 33: جب کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

1048 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ

◆◆ ابن فیروز دیلمی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

1048- اخرجه احمد (232/4) وابو داؤد (681/1) كتاب الطلاق باب: من اسلم وعنده نساء اكثر من اربع او اختان حديث (2243) وابن ماجه (627/1) كتاب النكاح باب الرجل يسلم وعنده اختان حديث (1951) من طريق ابي وهب الجيشاني عن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه فيروز الديلمي فذكره.

میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے' اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔

1049 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متنِ حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِي اُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیحِ راوی: وَاَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمُ بْنُ هَوْشَعَ

◆◆ ابن فیروز دیلمی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے' اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

ابو وہب جیشانی نامی راوی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب 34: جب کوئی شخص کسی ایسی کنیز کو خریدے جو حاملہ ہو

1050 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِ مَائَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى تَضَعَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ

◆◆ حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والا شخص اپنے پانی سے دوسرے کی اولاد کو سیراب نہ کرے۔

1049- اخرجه ابن ماجه (627/1) كتاب النكاح' باب: الرجل يسلم وعنده اختان' حديث (1951) من طريق الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه فذكره' وينظر تخريج الحديث السابق (1129)

1050- لم يروه من هذا الطريق (طريق بسر بن عبيد الله عن رويفع) الا الترمذي ورواه ابو داؤد (654/1) كتاب النكاح' باب: في وطء السبايا' حديث (2158) من طريق ابي مرزوق عن حنش الصنعاني عن رويفع بن ثابت فذكره.

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔
اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' ان کے نزدیک جو شخص کوئی کنیز خریدے' اور وہ کنیز حاملہ ہو' تو وہ مرد اس وقت تک اس کنیز کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا' جب تک وہ کنیز بچے کو جنم نہ دے۔
اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِى الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّطَاَهَا

باب 35: جو شخص کسی کنیز کو قیدی بنالے اور اس کنیز کا شوہر موجود ہو' تو کیا اس مرد کے لئے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے؟

1051 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَّلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِى قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اسنادِ دیگر: وَّهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ وَّاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ وَرَوٰى هَمَّامٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِى عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگِ اوطاس کے موقع پر ہمیں کچھ عورتیں قیدیوں کے طور پر ملیں' جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔
''شوہر والی عورتیں (حرام ہیں) ماسوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں آجائیں''۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔
ثوری نے عثمان بتی کے حوالے سے، ابوخلیل کے حوالے سے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

1051- اخرجه احمد (84/3) ومسلم (1079/2) كتاب الرضاع' باب جواز وطء السبية بعد الاستبراء وان كان لها زوج انفسخ نكاحها بالسبي' حديث (33-1456) وابو داؤد (653/1'654) كتاب النكاح' باب: في وطء السبايا' حديث (2155) والنسائي (110/6) كتاب النكاح' باب: تاويل قول الله عزوجل' (والمحصنت من النساء الا ما ملكت ايمانكم) حديث (3333) من طريق عثمان البتي عن ابي الخليل (صالح بن ابي مريم) عن ابي سعيد الخدري فذكره.

ابوخلیل نامی راوی کا نام صالح بن ابومریم ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

عبد بن حمید نے حبان بن ہلال کے حوالے سے ہمام کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

باب 36: فاحشہ عورت کی آمدن حرام ہے

1052 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کو ملنے والے نذرانے (اس کو استعمال کرنے سے) منع کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابومسعود سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ

باب 37: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے

1053 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ

1052 اخرجه مالك فی الموطا (656/2) كتاب البيوع' باب: ما جاء فی ثمن الكلب' حديث (68) واحمد (118/4' 119) والحميدی (214/1) حديث (450) واخرجه البخاری (497/4) كتاب البيوع' باب: ثمن الكلب' حديث (2237) ومسلم (1198/3) كتاب المساقاة' باب: تحريم ثمن الكلب' وحلوان الكاهن' ومهر البغی' والنهی عن بيع السور' حديث (39-1567) وابو داؤد (288/2) كتاب البيوع' باب: فی حلوان الكاهن' حديث (3428) وابن ماجه (730/2) كتاب التجارات' باب: النهی عن ثمن الكلب ومهر البغی وحلوان الكاهن وعسب الفحل' حديث (2159) والنسائی (189/7) كتاب الصيد والذبائح: باب: النهی عن ثمن الكلب' حديث (4292) والدارمی (255/2) كتاب البيوع' باب: النهی عن ثمن الكلب' من طريق ابن شهاب عن ابی بكر بن عبد الرحمٰن عن ابی مسعود الانصاری به۔

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ هٰذَا عِنْدَنَا اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ وَرَكَنَتْ اِلَيْهِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ فَاَمَّا قَبْلَ اَنْ يَّعْلَمَ رِضَاهَا اَوْ رُكُوْنَهَا اِلَيْهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّخْطُبَهَا

حدیث دیگر: وَالْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَيْثُ جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ اَنَّ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ خَطَبَاهَا فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَّا يَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَآءِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَلٰكِنِ انْكِحِي اُسَامَةَ

فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَلَوْ اَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِيْ ذَكَرَتْ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

اس بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراہیت کا مفہوم یہ ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے' جب کسی مرد نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو' اور وہ عورت اس مرد سے راضی ہو' تو اب کسی دوسرے شخص کے لئے یہ بات درست نہیں کہ وہ اس پہلے شخص کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیج دے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے اور وہ عورت اس سے راضی ہو جائے اور اس کی طرف مائل ہو' تو اب کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے: وہ اپنا نکاح کا پیغام بھیج دے البتہ اگر اس عورت کی رضامندی یا اس سے پہلے مرد کی طرف جھکاؤ کا علم ہونے سے پہلے بھیج دیتا ہے' تو نکاح کا پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں دلیل سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے' جس کے مطابق وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

1053– اخرجه البخاری (4/413، 414) کتاب البیوع' باب: لا یبیع علی بیع اخیه ولا یسوم علی سوم اخیه حتی یاذن له او یترك' حدیث (2140) ومسلم (2/1033) کتاب النکاح' باب: تحریم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یاذن او یترك' حدیث (51-1413) وابو داؤد (1/634) کتاب النکاح' باب: فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه' حدیث (2080) وابن ماجه (1/600) کتاب النکاح' باب: لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه' حدیث (1867) والنسائی (6/71، 72) کتاب النکاح' باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه' حدیث (3239) واخرجه احمد (2/238، 274، 487) والحمیدی (2/445) حدیث (1026) من طریق سعید بن المسیب عن ابی هریرة به.

حاضر ہوئیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے، تو وہ عورتوں کو مارتا بہت ہے اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے، تو وہ مفلس ہے۔ اس کے پاس کوئی مال نہیں ہے تم اسامہ کے ساتھ شادی کرلو!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے، ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو ان دونوں پیغامات میں سے کسی ایک کے بارے میں اپنی رضامندی کے بارے میں نہیں بتایا تھا، اگر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتادیا ہوتا، تو نبی اکرم ﷺ انہیں وہ مشورہ نہ دیتے، جس کا انہوں نے تذکرہ کیا ہے۔

1054 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الْجَهْمِ قَالَ

متنِ حدیث: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَّلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِیْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَّخَمْسَةً بُرًّا قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ قَالَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَّغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّیْ فِیْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِیْ ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَآءَ اَحَدٌ يَّخْطُبُكِ فَاٰذِنِيْنِیْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ خَطَبَنِیْ اَبُوْ جَهْمٍ وَّمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَآءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِیْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِیْ فِیْ اُسَامَةَ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِیْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ بِهٰذَا

◆◆ ابوبکر بن جہم بیان کرتے ہیں: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے یہ حدیث سنائی، ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیدیں اور انہیں رہائش اور خرچ نہیں دیا، وہ خاتون بیان کرتی ہیں: اس شخص نے میرے لئے اپنے چچازاد کے پاس دس قفیز غلہ رکھوایا، جس میں پانچ جو کے تھے، پانچ گیہوں کے تھے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1054- اخرجه احمد (6/411، 412) ومسلم (2/1114) كتاب الطلاق، باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها، حديث (36-1480) واخرجه ابو داؤد (1/695) كتاب الطلاق: باب فی نفقه المبتوتة، حديث (2284) وابن ماجه (1/601) كتاب النكاح: باب: لا يخطب الرجل على خطبة اخيه، حديث (1869) والنسائی (6/150) كتاب الطلاق: باب: ارسلا الرجل الى زوجته بالطلاق، حديث (3418) واخرجه عبد بن حميد ص (458) حديث (1584) من طريق ابی بكر بن الجهم العدوی وابی سلمة بن عبد الرحمن عن فاطمة بنت قيس به.

اس نے ٹھیک کیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی' میں ام شریک کے گھر میں عدت بسر کروں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین بکثرت آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کرو! وہاں تم اپنی چادر اتار بھی دو گی' تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا' جب تمہاری عدت گزر جائے' اور کوئی شخص تمہیں نکاح کا پیغام دے' تو تم مجھے آکر بتانا (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) جب میری عدت ختم ہوئی تو ابوجہم اور معاویہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے' تو وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے پاس مال نہیں ہے' جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے' تو وہ خواتین کے ساتھ سختی بہت کرتا ہے۔ اس خاتون نے بتایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے میرے ساتھ شادی کر لی' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی مجھے بڑی برکت نصیب کی۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوبکر بن ابوجہم کے حوالے سے اسی روایت کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں (وہ خاتون بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی' تم اسامہ کے ساتھ شادی کر لو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَزْلِ

باب 38: عزل کا بیان

1055 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهَا الْمَوْئُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم پہلے عزل کیا کرتے تھے' تو یہودیوں نے یہ بتایا: یہ زندہ درگور کرنے کی قسم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں نے غلط کہا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے کا ارادہ کر لے' تو کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

1056 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

1056- اخرجه البخاری (9/216) کتاب النکاح' باب: العزل' حدیث (5209) ومسلم (2/1065) کتاب النکاح' باب: حکم العزل' حدیث (136-1440) وابن ماجه (1/620) کتاب النکاح' باب: العزل' حدیث (1927) واخرجه احمد (3/377) والحمیدی (2/529'530) حدیث (1257) من طریق عمرو بن دینار عن عطاء عن جابر بن عبد الله فذکره.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

آثارِ صحابہ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِى الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ تُسْتَاْمَرُ الْحُرَّةُ فِى الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَاْمَرُ الْاَمَةُ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا (لیکن اس کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا)۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور حوالے سے ان سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے عزل کی اجازت دی ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عزل کے بارے میں آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی' البتہ کنیز سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

باب 39: عزل کا مکروہ ہونا

1057 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ قَالَ

متنِ حدیث: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: زَادَ ابْنُ اَبِى عُمَرَ فِى حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِى حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَّخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا

فى الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِى سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ

مذاہبِ فقہاء: وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

1057- اخرجه البخاري (402/13) كتاب التوحيد' باب: قوله تعالٰى (هو الله الخلق البارى المصور) حديث (7409) ومسلم (1063/2) كتاب النكاح' باب: حكم العزل' حديث (32-1438) وابو داؤد (658/1) كتاب النكاح' باب: ما جاء فى العزل' حديث (2170) والحميدى (330/2) حديث (747) من طريق مجاهد عن قزعة عن ابى سعيد الخدرى فذكره.

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسا کیوں کرتا ہے؟

ابن ابوعمر نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا: کوئی شخص ایسا نہ کرے۔

اس کے بعد دونوں راویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس جان نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے پیدا کردے گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے ایک گروہ نے عزل کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب 40: کنواری اور ثیبہ (بیوی) کے لئے تقسیم

1058 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

آثارِ صحابہ: قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ قَالَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً بِكْرًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں چاہوں' تو میں یہ کہہ سکتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا

1058- اخرجه البخاري (224/9) كتاب النكاح' باب اذا تزوج البكر على الثيب' حديث (5213) ومسلم (1084/2) كتاب الرضاع' باب قدر ما تستحقه' البكر والثيب من اقامة الزوج عندها' عقب الزفاف' حديث (44-1461) وابو داؤد (646/1) كتاب النكاح' باب في المقام عند البكر' حديث (2124) من طريق خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس بن مالك فذكره.

ہے لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا: یہ بات سنت ہے جب آدمی کی پہلے سے بیوی موجود ہو پھر وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو اس کنواری لڑکی کے پاس تین دن قیام کرے۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

محمد بن اسحٰق نے ایوب نامی راوی کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض محدثین نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو اور پھر کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرلے تو اس کے پاس سات دن قیام کرے پھر اس کے بعد دونوں بیویوں کے درمیان مساوی طور پر وقت کی تقسیم کرے۔

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ قَالَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً بِكْرًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

لیکن جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو اور پھر کسی ثیبہ کے ساتھ شادی کرلے تو اس کے ساتھ تین دن قیام کرے۔

امام مالک امام شافعی امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ ہو پھر وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن رہے گا لیکن اگر وہ بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ دو دن رہے گا (اس کے بعد عام معمول کے مطابق دونوں بیویوں کے درمیان وقت تقسیم کرے گا۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی رائے درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب 41: سوکنوں کے درمیان برابری کا سلوک کرنا

1059 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ

1059- اخرجه احمد (144/6) وابو داؤد (648/1) كتاب النكاح' باب: فى القسم بين النساء' حديث (2134) وابن ماجه (634/1) كتاب النكاح' باب: القسمة بين النساء' حديث (1971) والنسائى (63/7) كتاب عشرة النساء' باب: ميل الرجل الى بعض نسائه دون بعض' حديث (3943) والدارمى (144/2) كتاب النكاح' باب: القسمة بين النساء' من طريق عبد الله بن يزيد عن عائشة به.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِهٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ وَّغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ مُرْسَلًا

حدیث دیگر: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ

وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ لَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اِنَّمَا یَعْنِیْ بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ کَذَا فَسَّرَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے درمیان (وقت کی) تقسیم کی ہوئی تھی' تو آپ اس بارے میں انصاف سے کام لیتے تھے' آپ یہ فرماتے تھے۔

''اے اللہ! یہ وہ تقسیم ہے' جو میری ملکیت میں ہے' تو مجھے اس پر ملامت نہ کرنا' جس کا تو مالک ہے' جس کا میں مالک نہیں ہوں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت اسی طرح ہے' جسے کئی راویوں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے، ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے، عبداللہ بن یزید کے حوالے سے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کیا کرتے تھے۔

حماد بن زید اور دیگر راویوں نے' ایوب کے حوالے سے، ابوقلابہ کے حوالے سے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کیا کرتے تھے۔

یہ روایت حماد بن سلمہ سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تو مجھے اس چیز کے بارے میں ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے' اور میں مالک نہیں ہوں''۔ اس سے مراد محبت اور پیار ہے۔

بعض اہلِ علم نے اسی طرح اس کی وضاحت کی ہے۔

1060 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِذَا کَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: وَاِنَّمَا اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِیْثَ هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ کَانَ یُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ وَّهَمَّامٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ

1060- اخرجه احمد (295/2) وابو داؤد (648/1) كتاب النكاح' باب: في القسم بين النساء' حديث (2133) وابن ماجه (633/1) كتاب النكاح' باب القسمة بين النساء' حديث (1969) والنسائي (63/7) كتاب عشرة النساء' باب: ميل الرجل الى بعض نسائه دون بعض' حديث (3942) والدارمي (143/2) كتاب النكاح' باب العدل بين النساء' من طريق بشير بن نهيك عن ابي هريرة به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے درمیان انصاف سے کام نہ لے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔

ہمام بن یحییٰ نے قتادہ کے حوالے سے اس روایت کی سند بیان کی ہے۔

ہشام دستوائی نے اس روایت کو قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق ہم اس روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف ہمام سے منقول حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

باب 42: جب مشرک میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے

1061 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَّنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّفِى الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ اَيْضًا مَقَالٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ اَنَّ زَوْجَهَا اَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ہمراہ ان کے (سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو واپس کر دیا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند میں کچھ کلام ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے جب کوئی عورت اپنے شوہر سے پہلے اسلام قبول کر لے اور اس عورت کی عدت کے دوران اس کا شوہر بھی اسلام قبول کر لے تو جب تک وہ عورت عدت گزار رہی ہے اس کا شوہر اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1062 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

1061- اخرجه احمد (207/2) وابن ماجه (647/1) كتاب النكاح، باب الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر، حديث (2010) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص فذكره.

1062- اخرجه احمد (217/1، 261، 351) وابو داؤد (680/1) كتاب الطلاق، باب: الى متى ترد عليه امراته اذا اسلم بعدها؟ حديث (2240) وابن ماجه (647/1) كتاب النكاح: باب: الزوجين يسلم احدهما قبل الآخر، حديث رقم (2009) من طريق عكرمة عن ابن عباس به.

متنِ حدیث: رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِیْنَ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ یُحْدِثْ نِکَاحًا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَّلٰکِنْ لَّا نَعْرِفُ وَجْهَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَعَلَّهٗ قَدْ جَآءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ دَاوٗدَ بْنِ حُصَیْنٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحب زادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو (ان کے سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو واپس کر دیا تھا' حالانکہ ان کے سابقہ نکاح کو چھ سال گزر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دوبارہ نکاح نہیں پڑھوایا تھا۔

اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن ہمیں اس حدیث کے متن کا علم نہیں ہے' ہوسکتا ہے: اس میں داؤد بن حصین کے حافظے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔

1063 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ مُسْلِمًا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا کَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِی فَرُدَّهَا عَلَیَّ فَرَدَّهَا عَلَیْهِ

حکمِ حدیث: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ یَذْکُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ

حدیثِ دیگر: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بِمَهْرٍ جَدِیْدٍ وَّنِکَاحٍ جَدِیْدٍ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا

مذاہبِ فقہاء: وَّالْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی عورت بھی مسلمان ہو کر آ گئی اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اس شخص کو واپس کر دیا (یعنی ان کے نکاح میں رہنے دیا)

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے محمد بن اسحٰق کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حجاج نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

1063- اخرجه احمد (1/232'323) وابو داؤد (1/679) کتاب الطلاق باب: اذا اسلم احد الزوجین' حدیث (2238) واخرجه ابن ماجه (1/647) کتاب النکاح' باب: الزوجین یسلم احدهما قبل الآخر' حدیث (2008) من طریق سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس به۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحب زادی کو (ان کے سابقہ شوہر) ابوالعاص بن ربیع کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ہمراہ واپس کر دیا تھا۔

یزید بن ہارون فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے' تاہم عمل عمرو بن شعیب سے منقول روایت پر کیا جائے گا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْرِضَ لَهَا

باب 43: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

1064 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَّهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآئِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ الَّذِي قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ قَالُوْا لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ بَعْدُ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور اس کے لئے مہر مقرر نہ کرے' اس کے ساتھ صحبت نہ کرے' یہاں تک کہ اس شخص کا انتقال ہو

1064- اخرجه ابو داؤد (643/1) كتاب النكاح' باب: فيمن تزوج ولم يسم صداقاً حتى مات' حديث (2114) والنسائي (121/6) كتاب النكاح' باب: اباحة التزوج بغير صداق' حديث (3355) من طريق سفيان بن منصور عن ابراهيم علقمة عن ابن مسعود فذكره.

جائے‘ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس جیسی خواتین کی مانند مہر ملے گا‘ اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہوگی‘ وہ عورت عدت بسر کرے گی اور اسے وراثت میں حصہ ملے گا‘ تو حضرت معقل بن سنان کھڑے ہوئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق‘ جو ہمارے قبیلے کی ایک خاتون تھیں‘ ان کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا‘ جو آپ نے دیا ہے‘ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات پر بہت خوش ہوئے۔

اس بارے میں حضرت جراح سے روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری‘ امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

نبی اکرم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم‘ جن میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ‘ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ‘ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا ہو اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جائے‘ تو یہ حضرات فرماتے ہیں اس صورت میں‘ اس عورت کو وراثت میں حصہ ملے گا‘ البتہ اسے مہر نہیں ملے گا اور اس عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں‘ وہ فرماتے ہیں: اگر سیّدہ بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ثابت بھی ہو جائے‘ تو اس بارے میں حجت وہ چیز ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام شافعی کے بارے میں یہ روایت بھی منقول ہے‘ انہوں نے مصر میں اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور سیّدہ بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا سے متعلق حدیث کے مطابق فتویٰ دے دیا تھا۔

كِتَابُ الرَّضَاعِ

رضاعت (کے بارے میں' نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے منقول احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

باب1-رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جونسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

1065 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ حَبِيْبَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے ان (تمام رشتوں کو) حرام قرار دیا ہے' جنہیں نسب کے حوالے سے حرام قرار دیا ہے۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

1066 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

1065-اخرجه احمد (131/1) من طريق على بن زيد عن سعيد بن المسيب عن على بن ابى طالب فذكره.

1066- اخرجه مالك فى المؤطا (607/2) كتاب الرضاع' باب: جامع ما جاء فى الرضاعة' حديث (15) واحمد (72'66'51'44/6) وابو داؤد (626/1) كتاب النكاح' ما يحرم من الرضاعة من يحرم من النسب' حديث (2055) والنسائى (99, 98/6) كتاب النكاح' باب: ما يحرم من الرضاع' حديث (3300) والدارمى (156/2) كتاب النكاح' باب: ما يحرم من الرضاع' من طريق سليمان بن يسار عن عروة بن الزبير عن عائشة به' واخرجه البخارى (43/9) كتاب النكاح' باب: (وامهتكم التى ارضعنكم)' النساء 23'ويحرم من الرضاعة من يحرم من النسب' حديث (5099) ومسلم (1068/2) كتاب الرضاع' باب: يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة' حديث (1-1444) من طريق عبد الله بن ابى بكر عن عمرة عن عائشة بنحوه به.

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے (ان رشتوں کو) حرام قرار دیا ہے جنہیں ولادت (یعنی نسب) کے ذریعے حرام قرار دیا ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی صحیح ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عام اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ہمارے علم کے مطابق ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

باب 2- دودھ کی مرد کی طرف نسبت

1067 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: جَآءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا لَبَنَ الْفَحْلِ وَالْاَصْلُ فِي هٰذَا حَدِيْثُ عَآئِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے رضاعی چچا آئے اور میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لوں (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے' کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا' مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے چچا ہے' تمہارے ہاں آ سکتا ہے۔

1067- اخرجه البخاري (249/9) كتاب النكاح' باب: ما يحل من الدخول' والنظر الى النساء في الرضاع' حديث (2539) ومسلم (1070/2) كتاب الرضاع' باب: تحريم الرضاعة من ماء الفحل' حديث (7-1445) واخرجه مالك في الموطا (601/2) كتاب الرضاع' باب: رضاعة الصغير' حديث (2) واحمد (33/6) والحميدي (113/1) حديث (229) وابو داؤد (627/1) كتاب النكاح' باب: في لبن الفحل' حديث (2057) وابن ماجه (627/1) كتاب النكاح' باب: لبن الفحل' حديث (1949) والنسائي (103/6) كتاب النكاح' باب: لبن الفحل' حديث (3315) والدارمي (156/2) كتاب النكاح: باب ما يحرم الرضاع' من طريق عروة عن عائشه به.

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔
نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک مردرضاعی رشتے دار کے سامنے آنا مکروہ ہے۔
اس بارے میں اصل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے' بعض اہلِ علم نے رضاعی باپ کے بارے میں رخصت دی ہے۔پہلی رائے زیادہ درست ہے۔

1068 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آثارِ صحابہ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَّهُ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَّالْاُخْرٰى غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا تَفْسِيْرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهٰذَا الْاَصْلُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے'ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کی دو کنیزیں ہوں' ان میں سے ایک کنیز ایک لڑکی کو دودھ پلا دے' اور دوسری کنیز ایک لڑکے کو دودھ پلا دے' تو کیا اس لڑکے کی اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے' تو انہوں نے فرمایا: نہیں! کیونکہ دودھ کا سبب ایک ہی شخص ہے۔
لبن الفحل کی یہی وضاحت ہے۔اس بارے یہی بات اصل ہے۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب 3-ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے

1069 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ

وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

1069- اخرجه احمد (6/31'95'216) ومسلم (2/1073'1074) كتاب الرضاع: باب: فى المصة والمصتان' حديث (17-1450) وابو داؤد (1)629) كتاب النكاح' باب: هل يحرم ما دون خمس رضعات' حديث (2063) وابن ماجه (1)624) كتاب النكاح' باب: لا تحرم المصة ولا المصتان' حديث (1941) والنسائى (6/101) كتاب النكاح' باب القدر الذى يحرم من الرضاعة' حديث (3309) من طريق عبد الله بن ابى مليكة عن عبد الله بن الزبير عن عائشه به

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: حَدِيثُ عَآئِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَاِنَّمَا هُوَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

اس بارے میں سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ایک گھونٹ یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی مانند نقل کیا ہے)

محمد بن دینار نامی راوی نے' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث میں اضافہ نقل کیا ہے' تاہم یہ محفوظ نہیں ہے۔

محدثین کے نزدیک مستند روایت وہ ہے' جو ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

میں نے امام بخاری سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ درست ہے۔

محمد بن دینار نے اپنی روایت میں یہ بات اضافی نقل کی ہے' یہ روایت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ یعنی ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

بعض اہل علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

1070 آثارِ صحابہ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَّصَارَ إِلٰى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا

مذاہبِ فقہاء: وَبِهٰذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَّجَبُنَ عَنْهُ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيْلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَّالْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَّأَهْلِ الْكُوْفَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيُكْنٰى أَبَا مُحَمَّدٍ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدِ اسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَدْرَكْتُ ثَلَاثِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں پہلے یہ حکم نازل ہوا کہ دس مرتبہ دودھ چوسنے سے (حرمت ثابت ہوتی ہے) پھر اسے منسوخ کر دیا گیا اور پانچ متعین مرتبہ دودھ چوسنے کا حکم باقی رہ گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو یہی حکم تھا۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے: ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کر لے کہ پانچ مرتب دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے' تو یہ بھی مستند مذہب ہے' تاہم امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں خود کوئی رائے دینے سے احتراز کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' وہ حرمت کو ثابت کر دیتی ہے' جبکہ دودھ پیٹ تک پہنچ جائے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' وکیع رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

عبداللہ بن ابوملیکہ نامی راوی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ ہیں اور ان کی کنیت "ابومحمد" ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کا زمانہ پایا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

باب 4- رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی

1071 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ

متنِ حدیث: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَآئَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآئَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ دَعْهَا عَنْكَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَجَازُوْا شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

آثارِ صحابہ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ وَيُؤْخَذُ يَمِيْنُهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ فِي الْحُكْمِ وَيُفَارِقُهَا فِي الْوَرَعِ

◆◆ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی' پھر ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بتایا: میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا' میں نے فلاں بنت فلاں کے ساتھ شادی کی' پھر ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بتایا: میں نے تم دونوں (میاں بیوی کو) دودھ پلایا ہے وہ جھوٹ کہتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں دوسری سمت سے آپ کے سامنے آیا میں نے عرض کی: وہ جھوٹ کہتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے' جبکہ اس نے یہ بات بیان کر دی ہے: اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو۔

1071- اخرجه احمد (4/7, 383) والبخاري (5/297) كتاب الشهادات' باب: اذا شهد شاهد او شهود بشيء وقال آخرون' ما علمنا بذلك يحكم بقول من شهد حديث (2640) وابو داؤد (2/330) كتاب الاقضية: باب: الشهادة في الرضاع' حديث (3604) والنسائي (6/109) كتاب النكاح' باب: الشهادة في الرضاع' حديث (3330) من طريق عبد الله بن ابي مليكة عن عبيد الله بن ابي مريم عن عقبة بن الحارث فذكره.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں عبید بن ابومریم کا تذکرہ نہیں کیا' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تم اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست ہے' اس سے قسم لی جائے گی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض اہلِ علم کی یہ رائے ہے: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست نہیں ہے' جب تک وہ (گواہی دینے والی خواتین) زیادہ نہیں ہوتیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جارود ابن معاذ بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی درست نہیں ہے' حکم یہی ہے' تاہم ایسے مرد کو ایسی عورت سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہیے' تقویٰ کا تقاضا یہی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا ذُكِرَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ

باب 5- رضاعت کی حرمت کم سنی میں ثابت ہوتی ہے' جبکہ عمر دو سال سے کم ہو

1072 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا مَا كَانَ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَاِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا

توضیح راوی: وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِيَ امْرَاَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

◄1► سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صرف وہی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے' جس میں دودھ آنتوں تک پہنچ جائے اور یہ دودھ چھڑانے کی عمر سے پہلے ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے' جو بچے کی دو سال کی عمر سے پہلے ہو' جو مکمل دو سال کی عمر کے بعد ہو' وہ کسی حرمت کو ثابت نہیں کرتی۔

سیّدہ فاطمہ بنت منذر بن زبیر یہ ہشام بن عروہ کی اہلیہ ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

باب 6- رضاعت کا حق کیسے ادا کیا جائے؟

1073 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّىْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: هٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِىْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى هٰؤُلَآءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

توضیح راوی: وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ اَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنَ عُمَرَ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَا يُذْهِبُ عَنِّىْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْنِىْ بِهٖ ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَيْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَقَدْ قَضَيْتَ ذِمَامَهَا

حدیثِ دیگر: وَيُرْوٰى عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَآئَهُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هِىَ كَانَتْ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی چیز رضاعت کے حق کی ادائیگی کا باعث ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک غلام یا کنیز (دینا)

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان' حاتم بن اسماعیل اور دیگر راویوں نے اسے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حجاج بن حجاج کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حجاج بن ابوحجاج کے حوالے سے' ان کے

1073- اخرجه احمد (450/3) والحميدى (387/2) حديث (877) وابو داؤد (629/1) كتاب النكاح' باب: في الرضخ عند الفصال' حديث (2064) والنسائى (108/6) كتاب النكاح' باب: حق الرضاع وحرمته' حديث (3329) والدارمى (157/2) كتاب النكاح' باب: ما يذهب مذمة الرضاع' من طريق هشام بن عروة عن حجاج بن حجاج الاسلمى عن ابيه (حجاج الاسلمى) فذكره.

والد سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ابن عیینہ سے منقول حدیث محفوظ نہیں ہے۔

مستند روایت وہ ہے جسے ان حضرات نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر رہے' انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رضاعت کے حق کی ادائیگی کون سی چیز بن سکتی ہے''۔ علماء یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: رضاعت کا حق کیا چیز ہوگی؟ تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم دودھ پلانے والی عورت کو ایک غلام یا کنیز دے دو' تو تم نے اس کے حق کو ادا کر دیا۔

ابوطفیل کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک خاتون آئی' نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر کو بچھا دیا' وہ خاتون اس پر بیٹھ گئی' جب وہ خاتون چلی گئی' تو بتایا گیا: یہ وہ خاتون ہیں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْاَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب 7- جب کوئی کنیز آزاد ہو جائے اور اس کا شوہر موجود ہو

1074 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک غلام تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اختیار دیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کیا' اگر وہ شخص آزاد ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ اس عورت کو اختیار نہ دیتے۔

1075 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

1074- اخرجه مالك في الموطا' كتاب الطلاق' باب: ما جاء في الخيار' حديث (25) واحمد (206'170/6) واخرجه مسلم (1143'1142/2) كتاب العتق' باب: انما الولاء لمن اعتق' حديث (8-1504) وابو داؤد (678/1) كتاب الطلاق' باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد' حديث (2233) والنسائي (164/6-165) كتاب الطلاق' باب خيار الامة تعتق وزوجها مملوك' حديث (3451) من طريق هشام بن عروة عن ابيه' عن عائشه به.

1075- اخرجه البخاري (416/3) كتاب الزكاة' باب: الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم حديث (1493) ومسلم (1144/2) كتاب العتق' باب انما الولاء' لمن اعتق' حديث (12-1504) وابو داؤد (679/1) كتاب الطلاق' باب من قال كان حرا' حديث (2235) وابن ماجه (670/1) كتاب الطلاق' باب خيار الامة اذا اعتقت حديث (2074) والنسائي (163/6) كتاب الطلاق' باب: خيار الامة تعتق وزوجها حر' حديث (3449'3450) والدارمي (169/2) كتاب الطلاق' باب: تخيير الامة تكون تحت العبد فتعتق' واخرجه احمد (42/6'170'175) من طريق ابراهيم عن الاسود عن عائشة به.

آثارِ صحابہ: هٰكَذَا رَوٰى هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا

وَرَوٰى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ زَوْجَ بَرِيْرَةَ وَكَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ

وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَاِنَّمَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ اِذَا اُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

حدیثِ دیگر: وَرَوَى الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِىْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ قَالَ الْاَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

اسود بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر آزاد شخص تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی بریرہ رضی اللہ عنہا کا اختیار دیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ ایک غلام تھا اس کا نام مغیث تھا۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو' اور وہ آزاد ہو جائے' تو کنیز کو (علیحدگی کا) اختیار نہیں ہوگا۔ اس کنیز کو علیحدگی کا اختیار اس وقت ہوگا' جب وہ آزاد ہو جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

کئی راویوں نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے' اسود کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک آزاد شخص تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی بریرہ کو اختیار دیا۔

ابوعوانہ نے اس حدیث کو اعمش کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' اسود کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں نقل کیا ہے۔

اسود بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

تابعین اور اس کے بعد آنے والے طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جائے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ مکہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1076 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِى الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّىْ بِهٖ فِىْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

توضیحِ راوی: وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ

◄► حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر بنو مغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا' جس دن بریرہ کو آزاد کیا گیا' اللہ کی قسم! وہ مدینہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے جا رہا تھا' اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کی داڑھی پر آ رہے تھے' وہ اسے راضی کرنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ بریرہ اسے اختیار کر لے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

سعید بن ابوعروبہ نامی راوی سعید بن مہران ہے' اور ان کی کنیت ''ابونضر'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب 8: بچہ صاحبِ فراش کا ہوتا ہے

1077 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو ابْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

10766- اخرجه البخاري (319/9) كتاب الطلاق: باب شفاعة النبي في زوج بريرة' حديث (5283) وابو داؤد (678/1) كتاب الطلاق' باب: في المملوكة تعتق وهي تحت حرا وعبد' حديث (2232) وابن ماجه (671/1) كتاب الطلاق' باب: خيار الامة اذا اعتقت' حديث (2075) واخرجه احمد (281/6) من طريق عكرمة عن عبد الله بن عباس فذكره.

1077- اخرجه احمد (239/2'280) ومسلم (1081/2) كتاب الرضاع: باب: الولد للفراش' وتوقي الشبهات' حديث (37-1458) وابن ماجه (647/646/1) كتاب النكاح' باب' الولد للفراش وللعاهر الحجر' حديث (2006) والنسائي (180/6) كتاب الطلاق' باب: الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفه صاحب الفراش حديث (3482) والدارمي (152/2) كتاب النكاح: باب: الولد للفراش' والحميدي (465/2) حديث (1085) من طريق الزهري عن سعيد المسيب' عن ابي هريرة' فذكره واخرجه البخاري (130/12) كتاب الحدود' باب العاهر الحجر' حديث (6818) من طريق شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة فذكره.

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◄► حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سعید بن مسیّب کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْاَةَ تُعْجِبُهُ

باب 9- جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ عورت اسے اچھی لگے

1078 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

توضیح راوی: وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ هُوَ هِشَامُ ابْنُ سَنْبَرٍ

◄► حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا' آپ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' آپ نے ان سے اپنی حاجت کو پورا کیا' پھر آپ تشریف لے گئے آپ نے ارشاد فرمایا: عورت جب آتی ہے' تو شیطان کی شکل میں آتی ہے' اس لئے جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے' تو وہ اپنی بیوی کے پاس جائے' کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہوگا' جو اس عورت کے پاس ہے۔ (جسے اس نے دیکھا تھا)

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''صحیح حسن غریب'' ہے۔

ہشام دستوائی' یہ ہشام بن سنبر ہیں۔

1078- اخرجه احمد (3/330'/341'395) ومسلم (2/1021) كتاب النكاح' باب: ندب من راى امرأة' فوقعت في نفسه' الى ان ياتي امرأته او جاريته ليواقعها' حديث (9-1403) واخرجه ابو داؤد (2/246) حديث (2151) كتاب النكاح' باب: ما يؤمر به من غض البصر' واخرجه عبد بن حميد ص (322'323) حديث (1061) من طريق هشام الدستوائي عن ابي الزبير عن جابر به.

بَابُ مَا جَآءَ فِی حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْاَةِ

باب 10- بیوی پر شوہر کا حق

1079 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: حَدِيْثُ اَبِی هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میں نے کسی ایک کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت سے یہ کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ' حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے' جو محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1080 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے بلائے' تو اس عورت کو اس کے پاس ضرور چلے جانا چاہیے اگرچہ وہ تندور پر بیٹھی ہوئی ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1081 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

1080- اخرجه احمد (22/4) من طريق قيس بن طلق عن طلق بن علي فذكره.

1081- اخرجه عبد بن حميد ص (445) حديث (1541) وابن ماجه (595/1) كتاب النكاح' باب: حق الزوج على الزوجة حديث (1854) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن ابي نصر' عن مساور الحميري عن امه عن ام سلمة به.

اَبِی نَصرٍ عَنْ مُّسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

باب 11- شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟

1082 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ ایمان میں' ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ شخص ہے' جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو' تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1083 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ

1082- اخرجه احمد (472،250/2) وابو داؤد (220/4) كتاب السنة باب: الدليل على زيادة الايمان ونقصانه' حديث (4682) من طريق محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة به.

1083- اخرجه احمد (498،426/3) وابو داؤد (244/3) كتاب البيوع: باب: فى وضع الربا' حديث (3334) وابن ماجه (594/1) كتاب النكاح' باب: حق المرأة على الزوج' حديث (1851) من طريق سليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه فذكره.

عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ يَعْنِيْ اَسْرٰى فِيْ اَيْدِيكُمْ

سلیمان بن عمرو بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔

اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خواتین کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو' وہ تمہاری پابند ہیں' تم ان کے ساتھ صرف صحبت کا حق رکھتے ہو' البتہ اگر وہ واضح فحاشی کا ارتکاب کریں' تو حکم مختلف ہوگا' اگر وہ ایسا کریں' تو تم ان کے بستر الگ کرو اور ان کی پٹائی کرو' جو زیادہ شدید نہ ہو' اگر وہ تمہاری بات مان لیں' تو تم انہیں تکلیف پہنچانے کا راستہ تلاش نہ کرو' یاد رکھنا! تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے' اور تمہاری بیویوں کا بھی تم پر حق ہے' جہاں تک تمہاری بیویوں پر تمہارے حق کا تعلق ہے' تو وہ یہ ہے: وہ تمہارے بستر پر ایسے کسی شخص کو نہ بٹھائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھر میں ایسے کسی شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو' یاد رکھنا! ان کا تم پر یہ حق ہے: تم ان کے لباس اور خوراک کے معاملے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث کے یہ الفاظ ''عوان عندکم'' کا مطلب یہ ہے وہ تمہارے پاس قیدی (یعنی پابند) ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

باب 12- خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا حرام ہے

1084 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَّهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ

متنِ حدیث: اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَآءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

1084- اخرجه احمد (1/86) وابو داؤد (1/264) كتاب الصلوٰة' باب: اذا احدث في صلوٰة' حديث (1005) والدارمي (1/260) كتاب الصلوٰة' باب: من اتى امراته في دبرها' من طريق مسلم بن سلام عن علي بن طلق فذكره.

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا اَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَلَا اَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيِّ السُّحَيْمِيِّ وَكَاَنَّهٗ رَاٰى اَنَّ هٰذَا رَجُلٌ اٰخَرُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ

◄► حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص بعض اوقات کسی بے آب و گیاہ جگہ پر ہوتا ہے اور وہاں اس کی کچھ ہوا خارج ہو جاتی ہے اور پانی تھوڑا ہوتا ہے (تو اسے کیا کرنا چاہیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے سے) حیا نہیں کرتا۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن'' ہے۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت نقل کی ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

میرے علم کے مطابق یہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے ہے: یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ ویسے وکیع نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

1085 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَلِيٌّ هٰذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ

◄► حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو تو اسے وضو کر لینا چاہیے اور تم عورتوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ ہیں۔

1086 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ

1085- انفرد بروايته الترمذي دون اصحاب الكتب الستة ينظر: تحفة الاشراف (210/5) واخرجه ابن ابي شيبة (252،251/4) باب: ما جاء في اتيان النساء في ادبارهن، وابن حبان (242/4، موارد) برقم (1302) وابو يعلى في المسند (266/4) برقم (2338)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا' جو کسی مرد کے ساتھ بدفعلی کرے یا عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَآءِ فِي الزِّينَةِ

باب 13- عورتوں کا بن سنور کر نکلنا حرام ہے

1087 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَّكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ

توضیح راوی: وَمُوسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ صَدُوقٌ

اختلافِ روایت: وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسٰى ابْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتی تھیں' وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بن سنور کر اپنے شوہر کی بجائے' کسی اور کے سامنے آنے والی عورت' اسی طرح ہے جیسے قیامت کے دن ایسی تاریکی ہو' جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کو علم حدیث میں' ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے' ویسے وہ سچے ہیں۔

شعبہ اور ثوری نے ان سے روایات کو نقل کیا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے موسیٰ بن عبیدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب 14- غیرت کا بیان

1088 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ

1088- اخرجه مسلم (2114/4) كتاب التوبة' باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش' حديث (36-2761) واخرجه البخاري (230/9) كتاب النكاح' باب الغيرة' حديث (5223) دون ذكر قوله' والمؤمن يغار' من طريق يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة به.

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اسنادِ دیگر: وَقَدْ رُوِىَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ

توضیح راوی: وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ وَاَبُوْ عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَالْحَجَّاجُ يُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ فَقَالَ ثِقَةٌ فَطِنٌ كَيِّسٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور مؤمن بھی غیرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو غیرت اس بات پر آتی ہے: جب مؤمن کسی ایسے کام کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہو۔

اس بارے میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ روایت یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے سلمہ کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ یہ دونوں روایات مستند ہیں۔

حجاج صواف نامی راوی حجاج بن ابوعثمان ہیں۔ ابوعثمان نامی راوی کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

علی بن عبداللہ مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: وہ ذہین اور سمجھدار انسان تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

باب 15- عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

1089 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا

1089- اخرجه احمد (54/3) ومسلم (977/2) كتاب الحج' باب: سفر المراة مع محرم الى حج وغيره' حديث (423) وابو داؤد (140/2) كتاب المناسك (الحج) باب: فى المراة تحج بغير محرم' حديث (1726) وابن ماجه (968'967/2) كتاب المناسك' باب: المراة تحج بغير ولي' حديث (2898) والدارمى (289/2) كتاب الاستئذان' باب: لا تسافر المراة وابن خزيمة (133/4) حديث (2519) من طريق الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد الخدرى فذكره.

وَمَعَهَا اَبُوهَا اَوْ اَخُوهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا

فی الباب: وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث دیگر: وَرُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ وَّاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ مُوسِرَةً وَّلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ لِاَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيْلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) فَقَالُوْا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَا تَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ اٰمِنًا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِی الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا کوئی محرم عزیز ہوں (تو وہ سفر کرسکتی ہے)۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی عورت ایک دن اور ایک رات کا سفر صرف محرم کے ساتھ کرے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے انہوں نے خاتون کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر کرے۔

اہل علم نے خاتون کے بارے میں اختلاف کیا ہے اگر وہ خوشحال ہو اور اس کا کوئی محرم موجود نہ ہو تو کیا وہ حج کرے گی؟

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت پر حج فرض نہیں ہوتا اس لئے کہ ''محرم'' سبیل کا حصہ ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''(حج اس پر لازم ہوتا ہے) جو وہاں تک جانے کی سہولت رکھتا ہوں''۔

یہ علماء فرماتے ہیں: جب اس عورت کا محرم نہیں ہوگا تو گویا وہ وہاں تک جانے کی سہولت نہیں رکھتی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: جب راستہ امن پر مشتمل ہو (یعنی راستے میں کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو) تو وہ عورت دیگر لوگوں کے ساتھ حج کے لئے نکل سکتی ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1090 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی عورت محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر نہ کرے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

باب 16- جن خواتین کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس (تنہائی میں) جانا حرام ہے

1091 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

قولِ امام ترمذی: وَاِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ عَلٰى نَحْوِ مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثِ دیگر: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ

وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ هُوَ اَخُو الزَّوْجِ كَاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يَّخْلُوَ بِهَا

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خواتین کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

1090- اخرجه البخاري (659/2) كتاب تقصير الصلوة: باب: في كم تقصر الصلوة؟ حديث (1088) ومسلم (977/2) كتاب الحج، باب: سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، حديث (419-1339) وابوداؤد (140/2) كتاب المناسك (الحج) باب: في المرأة تحج بغير محرم، حديث (1723) حديث (2523) من طريق سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة به.

1091- اخرجه البخاري (242/9) كتاب النكاح، باب: لا يخلون رجل بامرأة الا ذو محرم، والدخول على المغيبة، حديث (5232) ومسلم (1711/2) كتاب السلام، باب: تحريم الخلوة بالاجنبية والدخول عليها، حديث (20-2172) والدارمي (278/2) كتاب الاستئذان، باب: النهي عن الدخول على النساء، واخرجه احمد (149/4، 153) من طريق ابي الخير عن عقبة بن عامر فذكره.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیور موت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

خواتین کے پاس جانے کے مکروہ ہونے کا مفہوم وہی ہے' جو نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا ہے' جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے' تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے فرمان میں موجود لفظ ''حمو'' کا مطلب ایک قول کے مطابق شوہر کا بھائی ہے' گویا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: وہ تنہائی میں عورت کے ساتھ ہو۔

1092 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَ[جْرِي] مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِّنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ يَعْنِيْ اَسْلَمُ اَنَا مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ وَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ وَلَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ وَالْمُغِيبَةُ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَّالْمُغِيبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جن عورتوں کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس (تنہائی میں) نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں گردش کرتا ہے' ہم نے عرض کی: آپ کی بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری بھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے' اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

محدثین نے مجالد بن سعید کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے۔

علی بن خشرم فرماتے ہیں: سفیان بن عیینہ نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت کی ہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کر دی ہے' اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے: میں اس سے محفوظ ہوں۔

سفیان بیان کرتے ہیں: شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔

اور حدیث کے یہ الفاظ: ''تم مغیبات کے پاس نہ جاؤ'' مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں' جس کا شوہر ہو لیکن موجود نہ ہو۔

مغیبہ کی جمع لفظ مغیبات آتی ہے۔

1092= اخرجه احمد (397'309/3) واخرجه الدارمي (320/2) كتاب الرقاق' باب: الشيطان يجري من ابن آدم بلفظ' لاتدخلوا على المغيبات' من طريق مجالد عن الشعبي' عن جابر فذكره.

1093 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عورت پردے کی چیز ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے، تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

1094 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: لَا تُؤْذِىْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِى الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

توضیحِ راوی: وَرِوَايَةُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّيْنَ اَصْلَحُ وَلَهُ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ مَنَاكِيرُ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے، تو اس مرد کی جنت کی حوروں سے تعلق رکھنے والی بیوی یہ کہتی ہے، تو اسے اذیت نہ دے اللہ تعالیٰ تجھے برباد کرے، کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے اور عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اسماعیل بن عیاش نے شامیوں کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہیں وہ مناسب ہیں، انہوں نے اہلِ حجاز اور اہلِ عراق سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

1093- اخرجه ابن خزيمة (93/3) حديث (185) من طريق ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود فذكره.

1094- اخرجه احمد (242/5) وابن ماجه (649/1) كتاب النكاح، باب: في المرأة تؤذي زوجها، حديث (2014) من طريق خالد بن معدان عن كثير بن مرة عن معاذ بن جبل به.

کِتَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

طلاق اورلعان کے بارے میں‘ نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب 1-سنت طلاق کا بیان

1095 سندِحدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ

متنِ حدیث: قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

◆◆ یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا‘ جو اپنی بیوی کو اس کے حیض کی حالت میں طلاق دے دیتا ہے‘ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو؟ اس نے جب اپنی بیوی کو طلاق دی تھی‘ تو وہ عورت حیض کی حالت میں تھی‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی: وہ اس سے رجوع کرلے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اس طلاق کو شمار کیا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ عاجز تھا یا احمق تھا (جو اس کی طلاق شمار نہ ہوتی)

1096 سندِحدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ

1095– اخرجه البخاری (264/9) كتاب الطلاق‘ باب: اذا طلقت الحائض (1471/9) وابو داؤد (256/2) كتاب الطلاق: باب: فی طلاق السنة‘ حديث (2184) وابن ماجه (651/1) كتاب الطلاق : باب: طلاق السنة‘ حديث (2022) والنسائی (142/6) كتاب الطلاق‘ باب: الطلاق لغير العدة وما يحتسب منه على المطلق‘ حديث (3400) واخرجه احمد (51/2) من طريق حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير عن ابن عمر فذكره.

1096– اخرجه احمد (2/26-58) ومسلم (1095/2) كتاب الطلاق‘ باب : تحريم طلاق الحائض بغير رضاها‘ وانه لو خالف وقع الطلاق‘ ويؤمر برجعتها‘ حديث (5-1471) وابو داؤد (255/2) كتاب الطلاق‘ باب: فی طلاق السنة‘ حديث (2181) وابن ماجه (652/1) كتاب الطلاق‘ باب: الحامل كيف تطلق؟ حديث (2032) والنسائی (141/6) كتاب الطلاق: باب: ما يفعل اذا طلق تطليقه وهی حائض‘ حديث (3397) والدارمی (160/2) كتاب الطلاق‘ باب: السنة فی الطلاق‘ من طريق محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة عن سالم بن عبد الله بن ابيه عبد الله بن عمر فذكره.

متن حدیث: اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِي الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّكَذٰلِكَ حَدِيْثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَّهِيَ طَاهِرٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ لِلسُّنَّةِ اَيْضًا وَّهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَكُوْنُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَّاحِدَةً وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا فِيْ طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةً

◆◆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو اس کی حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو! وہ اس عورت سے رجوع کرے' پھر اسے اس وقت طلاق دے' جب وہ عورت طہر کی حالت میں ہو یا حاملہ ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت نقل کی ہے' وہ ''حسن صحیح'' ہے۔

اسی طرح سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ بھی ایسی ہی ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی سنت طلاق یہ ہے: آدمی بیوی کو اس وقت طلاق دے' جب وہ طہر کی حالت میں ہو' اور اس طہر میں اس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب عورت طہر کی حالت میں ہو' اور مرد اس کو تین طلاقیں دیدے' تو یہ بھی سنت کے مطابق ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: تین طلاقیں دینا سنت کے مطابق نہیں ہوگا' بلکہ صرف ایک' ایک کر کے طلاق دینا سنت ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

حاملہ عورت کی طلاق کے بارے میں یہ حضرات فرماتے ہیں: مرد اسے جیسے چاہے طلاق دے سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: مرد اسے ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

باب 2- جو شخص اپنی بیوی کو "طلاق بتہ" دے

1097 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِيَ الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

قولِ امام بخاری: وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ فِيهِ اضْطِرَابٌ

اختلافِ روایت: وَّيُرْوٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَّرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ اِنْ نَّوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَّاِنْ نَّوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَّاِنْ نَّوٰى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ اِلَّا وَاحِدَةً وَّهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ اِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ نَّوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنْ نَّوٰى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ وَاِنْ نَّوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ

◄► عبداللہ بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس سے کیا مراد لی تھی؟ میں نے عرض کی: ایک' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: پھر وہ وہی شمار ہوگی جو تم نے مراد لی تھی۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم نے طلاق بتہ کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے یہ بات منقول ہے: انہوں نے طلاق بتہ کو ایک طلاق شمار کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے اسے تین طلاقیں قرار دیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے اس بارے میں یہ رائے پیش کی ہے: اس بارے میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا اس نے ایک کی نیت کی تھی' تو ایک طلاق شمار ہوگی' اگر اس نے تین کی نیت کی تھی' تو تین طلاقیں شمار ہوں گی' اگر اس نے دو کی نیت کی تھی' تو صرف ایک طلاق شمار ہوگی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

1097- اخرجه ابو داؤد (263/2) كتاب الطلاق' باب: في البتة' حديث (2208) وابن ماجه (661/1) كتاب الطلاق' باب: طلاق البتة' حديث (2051) والدارمي (163/2) كتاب الطلاق' باب: الطلاق البتة' من طريق عبد الله بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده فذكره.

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ طلاق بتہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر مرد عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے ایک نیت کی ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی اور وہ رجوع کرے کرنے کا مالک ہوگا' اگر اس نے دو کی نیت کی تھی' تو دو طلاقیں شمار ہوں گی' لیکن اگر اس نے تین کی نیت کی تھی' تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ

باب 3: (جب کوئی شخص بیوی سے کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے

1098 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

متنِ حدیث: قَالَ قُلْتُ لِاَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اَحَدًا قَالَ فِیْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ اِنَّهَا ثَلَاثٌ اِلَّا الْحَسَنَ فَقَالَ لَا اِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّا مَا حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ثَلَاثٌ قَالَ اَيُّوبُ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِیَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

قولِ امام بخاری: وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ وَّلَمْ يَعْرِفْ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَّكَانَ عَلِيُّ ابْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ

مذاہبِ فقہاء: وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

آثارِ صحابہ: مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ هِیَ وَاحِدَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَّاَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ اَجْعَلْ اَمْرَهَا بِيَدِهَا اِلَّا فِیْ وَاحِدَةٍ اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِيْنِهِ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَاَمَّا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

◆◆ حماد بن زید بیان کرتے ہیں میں نے ایوب سے کہا: آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں یہ علم ہے جس نے یہ کہا ہو: (اگر مرد بیوی سے یہ کہے) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے' تو یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ حسن کے علاوہ کسی نے یہ کہا؟ تو انہوں

1178- اخرجه ابو داؤد (262/2) كتاب الطلاق' باب: فی امرك بيدك حديث (2204) والنسائی (147/6) كتاب الطلاق' باب: امرك بيدك: حديث (3410) من طريق حماد بن زيد عن ايوب عن قتادة عن كثير مولٰى بنی سمرة عن ابی سلمة عن ابی هريرة به.

نے جواب دیا: نہیں صرف حسن نے یہ کہا ہے' پھر وہ بولے: اے اللہ! بخشش کر دے! قتادہ نے کثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (یہ تین طلاقیں ہوں گی) ایوب بیان کرتے ہیں: میری کثیر سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہیں اس کا علم نہیں تھا میں واپس قتادہ کے پاس آیا اور میں نے انہیں بتایا تو وہ بولے: وہ بھول گئے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: سلیمان بن حرب نے حماد بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک ''موقوف'' ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر اس کا علم نہیں ہوسکا۔

علی بن نصر حافظ تھے اور علم حدیث کے ماہر تھے۔

اہلِ علم نے ان الفاظ کے بارے میں اختلاف کیا ہے ''تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے''۔

بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے ایک طلاق واقع ہوگی۔

تابعین سے تعلق رکھنے والے کئی اہلِ علم بھی اس بات کے قائل ہیں اور ان کے بعد آنے والے کئی اہلِ علم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: عورت جو فیصلہ کرے گی وہی حکم ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب مرد معاملے کو عورت کے اختیار میں دیدے' اور وہ اپنی ذات کو تین طلاقیں دیدے' اور وہ شوہر اس کا انکار کرے اور بولے: میں نے اسے صرف ایک طلاق کا اختیار دیا تھا' تو شوہر سے حلف لیا جائے گا' اور اس کی قسم کے ہمراہ اس کا قول صحیح شمار ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت جو طے کرے گی وہ حکم ہوگا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخِيَارِ

باب 4: اختیار دینے (کا حکم)

1099 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَكَانَ طَلَاقًا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْخِيَارِ فَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّرُوِیَ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا اَيْضًا وَّاحِدَةٌ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَیْءَ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَّاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ وَّذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰی قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَمَّا اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ اِلٰی قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا' ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کرلیا' تو کیا وہ طلاق شمار ہوئی تھی؟

مسروق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم نے (بیوی کو) اختیار دینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کرلے' تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔

ان دونوں سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایک طلاق واقع ہوجائے گی' لیکن مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہوگا' لیکن اگر عورت شوہر کو اختیار کرلیتی ہے' تو کوئی چیز واقع نہیں ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کرلے' تو ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی' اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرلے' تو ایک طلاق واقع ہوگی' جس میں مرد رجوع کرنے کا حق رکھتا ہوگا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت مرد کا اختیار کرلے' تو ایک طلاق شمار ہوگی اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرلے' تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور بعد میں آنیوالے اکثر اہلِ علم اور اہلِ فقہ نے اس بارے میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

1099- اخرجه البخاری (280/9) كتاب الطلاق' باب: من خير ازواجه حديث (5263) ومسلم (1103/2) كتاب الطلاق' باب: بيان ان تخيير امرأته لا يكون طلاقاً الا بالنية' حديث (24-1477) وابو داؤد (262/2) كتاب الطلاق باب فی الخيار' حديث (2203) وابن ماجه (661) كتاب الطلاق باب: الرجل يخير امرأته' حديث (2052) والنسائی (161/6) كتاب الطلاق باب فی المخيرة تختار زوجها' حديث (3444) والدارمی (162/2) كتاب الطلاق' باب: فی الخيار' واخرجه احمد (47'45/6) والحميدی (115/1) حديث (234) من طريق الشعبی عن مسروق عن عائشة به.

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَّا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

باب 5- جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا

1100 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

متنِ حدیث: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَّا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ

آثارِ صحابہ: وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَّاِسْمٰعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَّحَدَّثَنَا دَاوُدُ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَّفِيْ حَدِيْثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّالشَّعْبِيُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ اِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آثارِ صحابہ: مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) قَالُوْا هُوَ الْبَذَاءُ اَنْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ لَّمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنٰى لِمَا كَانَتْ تَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

◄► شعبی بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں

1100- اخرجه مسلم (1117/2) كتاب الطلاق: باب: المطلقة ثلاثا لا نفقة لها' حديث (1480-42) وابو داؤد (287/2) كتاب الطلاق: باب: في نفقة المبتوتة' حديث (2288) وابن ماجه (652/1) كتاب الطلاق' باب: المطلقة ثلاثا هل لها سكنى ونفقة' حديث (2036) والنسائي (144/6) كتاب الطلاق' باب: الرخصة في الطلاق الثلاث' حديث (3405) عن جرير عن مغيرة عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس بيه.

میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔

مغیرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت کو‘ کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے‘ ہمیں نہیں معلوم اسے بات یاد ہے یا وہ بھول گئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی خاتون کو رہائش اور خرچ کا حق دیا ہے۔

شعبی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا‘ میں نے ان سے ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتہ دے دی تھی انہوں نے اپنے شوہر سے رہائش اور خرچ کے بارے میں اختلاف کیا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا۔

داؤد نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں‘ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی: میں ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کروں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں: ان میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ‘ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے‘ وہ یہ فرماتے ہیں: جس عورت کو طلاق دے دی گئی ہو‘ اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا اس وقت جب اس کا شوہر اس سے رجوع کرنے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں: جب کسی عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں‘ تو اسے رہائش اور خرچ کا حق ملے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: ایسی عورت کو رہائش کا حق ملے گا‘ لیکن خرچ نہیں ملے گا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ‘ امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس عورت کو رہائش کا حق‘ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے تحت دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ باہر نکلیں‘ البتہ اگر وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ (تو حکم مختلف ہوگا)“

علماء یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ بدزبانی کا مظاہرہ کریں۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت میں یہ علت بیان کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں رہائش کا حق اس لئے نہیں دیا تھا‘ کیونکہ وہ اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ تیز مزاجی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسی عورت کو خرچ کا حق اس لئے نہیں ملے گا‘ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث موجود ہے‘ اس سے مراد سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق حدیث ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب 6- نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

1101 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متنِ حدیث: لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيمَا لَا يَمْلِكُ

فی الباب: قَالَ : وَفِی الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَاب

مذاہبِ فقہاء: وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشُرَيْحٍ وَّجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ

آثارِ صحابہ: وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمَنْصُوْبَةِ اِنَّهَا تَطْلُقُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا وَقَّتَ نُزِّلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ اِذَا سَمّٰى امْرَاَةً بِعَيْنِهَا اَوْ وَقَّتَ وَقْتًا اَوْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُوْرَةِ كَذَا فَاِنَّهٗ اِنْ تَزَوَّجَ فَاِنَّهَا تَطْلُقُ

وَاَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالَ اِنْ فَعَلَ لَا اَقُوْلُ هِیَ حَرَامٌ

وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ تَزَوَّجَ لَا اٰمُرُهٗ اَنْ يُّفَارِقَ امْرَاَتَهٗ وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا اُجِيْزُ فِی الْمَنْصُوْبَةِ لِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاِنْ تَزَوَّجَهَا لَا اَقُوْلُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَوَسَّعَ اِسْحٰقُ فِیْ غَيْرِ الْمَنْصُوْبَةِ

وَذُكِرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ اَنَّهٗ لَا يَتَزَوَّجُ ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ هَلْ لَهٗ رُخْصَةٌ بِاَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ الَّذِيْنَ رَخَّصُوْا فِیْ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِنْ كَانَ يَرٰى هٰذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّبْتَلٰى بِهٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ فَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَاَمَّا مَنْ لَمْ يَرْضَ بِهٰذَا فَلَمَّا ابْتُلِیَ اَحَبَّ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا اَرٰى لَهٗ ذٰلِكَ

◄◄ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور جس کا وہ مالک نہ ہو اسے آزاد نہیں کر سکتا اور جس کا وہ مالک نہ ہو وہ طلاق نہیں ہوتی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا احادیث

1101- اخرجه ابو داؤد (258/2) كتاب الطلاق: باب: في الطلاق قبل النكاح' حديث (2190) وابن ماجه (660/1) كتاب الطلاق' باب: لا طلاق قبل النكاح' حديث (2047) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده فذكره.

منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں منقول یہ سب سے بہتر روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ' امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ' قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ' حضرت جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تابعین فقہاء سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ فرماتے ہیں: (اگر عورت یا قبیلے) کا تعین کر دیا گیا ہو' تو اس عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

ابراہیم نخعی' امام شعبی اور ان کے علاوہ دیگر اہلِ علم سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ وقت متعین کر دے' تو اس کے مطابق حکم ہوگا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جب وہ مرد کسی متعین عورت کا نام لے دے یا کوئی وقت مقرر کر دے' یا یہ کہے: میں نے فلاں علاقے میں شادی کی' تو اگر وہ وہاں شادی کر لیتا ہے' تو عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ ابن مبارک کا جہاں تک تعلق ہے' انہوں نے اس بارے میں شدت اختیار کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ ایسا کر بھی لے' تو بھی میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ حرام ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص شادی کر لیتا ہے' تو میں اس سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ اپنی بیوی سے الگ ہو جائے۔

امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متعین عورت یا متعین قبیلے کی عورت سے نکاح کو درست قرار دوں گا' اس کی وجہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ہے' اگر وہ شخص ایسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو میں یہ نہیں کہوں گا: اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی ہے۔

غیر متعین عورت کے بارے میں اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ گنجائش دی ہے۔

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو طلاق کی قسم اٹھا لیتا ہے: وہ کبھی شادی نہیں کرے گا' پھر اسے یہ مناسب لگتا ہے: وہ شادی کر لے' تو کیا اسے اس بات کی اجازت ہوگی؟ وہ ان فقہاء کے قول کو اختیار کر لے' جنہوں نے اس بارے میں رخصت دی ہے' تو حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے اس رائے کو درست سمجھتا تھا' تو اس شخص کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ اس قول کو اختیار کرے' لیکن اگر وہ پہلے اس سے راضی نہیں تھا' لیکن جب وہ اس میں مبتلا ہو گیا' تو پھر اسے یہ اچھا لگا کہ یہ ان کے قول کو اختیار کر لے' تو میرے نزدیک اسے اس کا حق نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

باب 7- کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی

1102 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُظَاهِرُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

اسنادِ دیگر: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وحَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَنْبَاَنَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهٗ فِي الْعِلْمِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی عدت' دو حیض ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''غریب'' ہے۔

اس روایت کے ''مرفوع'' ہونے کو ہم صرف مظاہر بن اسلم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

مظاہر بن اسلم نامی راوی سے علم حدیث میں اس روایت کے علاوہ اور کسی حدیث کا پتہ نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اس روایت پر عمل کیا جاتا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ يُّحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ

باب 8: جو شخص دل ہی دل میں بیوی کو طلاق دیدے

1103 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

1102- اخرجه ابو داؤد (287/2) كتاب الطلاق' باب: في سنة طلاق العبد' حديث (2189) وابن ماجه (672/1) كتاب الطلاق: باب: في طلاق الامة وعدتها' حديث (2080) والدارمي (171/2) كتاب الطلاق' باب: في طلاق الامة' من طريق القاسم بن محمد بن عائشه به.

1103- اخرجه البخاري (300/9) كتاب الطلاق' باب: الطلاق في الاغلاق والكره والسكران والمجنون' حديث (5269) ومسلم (423/1' نووي) كتاب الايمان' باب: تجاوز الله عن حديث النفس' حديث (201-127) وابو داؤد (224/2) كتاب الطلاق' باب: في الوسوسة بالطلاق' حديث (2209) وابن ماجه (658/1) كتاب الطلاق' باب: من طلق في نفسه ولم يتكلم به' حديث (2040) والنسائي (156/6-157) كتاب الطلاق' باب: طلق في نفسه' حديث (3434) من طريق قتادة عن زرارة بن اوفى عن ابي هريرة به.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ بِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے ان باتوں سے درگزر کیا ہے جو وہ دل ہی دل میں سوچیں جب تک وہ اس کے بارے میں کلام نہ کریں یا اس پر عمل نہ کریں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا' یعنی جب کوئی شخص اپنے دل میں طلاق کے بارے میں سوچے' تو کوئی بھی چیز اس وقت تک واقعہ نہیں ہوگی' جب تک وہ بولتا نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

باب 9- طلاق کے بارے میں سنجیدگی اور مذاق کا حکم

1104 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَرْدَكَ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَرْدَكَ الْمَدَنِيُّ وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ عِنْدِيْ يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے معاملات میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے' اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' نکاح' طلاق اور رجوع کرنا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی عبدالرحمٰن بن حبیب بن اردک مدنی ہیں۔

ابن ماہک نامی راوی میرے خیال میں یوسف بن ماہک ہیں۔

1104- اخرجه ابو داؤد (259/2) كتاب الطلاق' باب: فی الطلاق على الهزل' حديث (2194) وابن ماجه (658-657/1) كتاب الطلاق' باب: من طلق او نكح او راجع لاعبا' حديث (2039) من طريق عطاء عن ابن ماهك عن ابي هريرة فذكره.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلْعِ

باب10: خلع کا بیان

1105 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيْحُ اَنَّهَا اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ

سیدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خلع لے لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہیں یہ ہدایت کی گئی: وہ ایک حیض ت بسر کریں۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت مستند ہے کہ انہیں ایک حیض کی عدت بسر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

1106 اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَغْدَادِيُّ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ (۱)

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

مذاہب فقہاء: وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ

قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لیا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے' تو انہیں ایک حیض عدت بسر کرنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

1105- تفرد به الترمذي، من اصحاب الكتب الستة بهذا الاسناد من هذا الطريق 'ينظر تحفة الاشراف (303/11)

(۱)- اخرجه ابو داؤد (269/2) كتاب الطلاق' باب: الخلع' حديث (2229) من طريق عمرو بن مسلم عكرمة عن ابن عباس به

اہلِ علم نے خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت بھی وہی ہوگی' جو طلاق یافتہ عورت کی عدت ہوگی۔
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہوگی۔
امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اس رائے کو اختیار کرلے' تو یہ بھی مستند مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

باب 11- خلع حاصل کرنے والی خواتین

1107 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِ بْنِ عُلْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِى الْخَطَّابِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ

حدیثِ دیگر: وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ لَّمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خلع حاصل کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔
(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے "غریب" ہے۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت کسی وجہ کے بغیر' خلع حال کرے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گی۔

1108 اَنْبَاَنَا بِذٰلِكَ بُنْدَارٌ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ حدیث: اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِّنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

1108- اخرجه احمد (283/5) وابو داؤد (268/2) كتاب الطلاق' باب: فى الخلع' حديث (2226) وابن ماجه (662/2) كتاب الطلاق' باب: كراهية الخلع للمرأة حديث (2055) والدارمي (162/2) كتاب الطلاق' باب: النهى عن ان تسال المرأة زوجها طلاقها' من طريق ابى قلابة عن ابى اسماء عن ثوبان به۔

اختلافِ روایت: وَيُرْوَى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو عورت کسی وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

یہ روایت ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے ابواسماء کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اس سند کے ہمراہ ایوب کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

باب 12- خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک

1109 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِىْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ

فی الباب: قَالَ: وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّسَمُرَةَ وَعَآئِشَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کی حالت میں رہنے دو گے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ حاصل کرو گے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔ تاہم اس کی سند عمدہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّجُلِ يَسْاَلُهٗ اَبُوْهُ اَنْ يُّطَلِّقَ زَوْجَتَهٗ

باب 13: جب کسی شخص کا باپ اس سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے

1110 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ

1109- اخرجه مسلم (1090/2) كتاب الرضاع، باب: الوصية بالنساء، حديث (65-1468) من طريق سعيد بن المسيب عن ابى هريرة به، واخرجه البخارى (161،160/9) كتاب النكاح، باب: المداراة مع النساء، حديث (5184) من طريق ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة بنحوه فذكره.

1110- اخرجه احمد (53،42،20/2) وابو داؤد (335/4) كتاب الادب، باب: فى بر الوالدين، حديث (5138) وابن ماجه (675/1) كتاب الطلاق، باب: الرجل يامره ابوه بطلاق امرأته، حديث (2088) واخرجه عبد بن حميد ص (264) حديث (835) من طريق حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه عبد الله بن عمر فذكره.

الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِيْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِيْ اَبِيْ اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جسے میں بہت پسند کرتا تھا' لیکن میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے' انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں اسے طلاق دے دوں' میں نے یہ بات نہیں مانی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اس روایت کو ابن ابی ذئب کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

باب 14: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

1111 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: انہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے' تا کہ اس کے حصے کے فوائد بھی حاصل کر لے۔

اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

باب 15: پاگل شخص کی دی گئی طلاق

1112 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ اَنْبَاَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

1111- اخرجه البخاري (381/5) كتاب الشروط: باب: ما لا يجوز من الشروط في النكاح' حديث (2733) من طريق سعيد بن المسيب عن ابي هريرة فذكره' واخرجه ابو داؤد (254/2) كتاب الطلاق' باب: في المراة تسال زوجها طلاقها مراة له' حديث (2176) من طريق ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة بنحوه فذكره.

عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ

توضیح راوی: وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْتُوْهًا يُّفِيْقُ الْاَحْيَانَ فَيُطَلِّقُ فِیْ حَالِ اِفَاقَتِهٖ

◆◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر طرح کی طلاق درست ہے ماسوائے اس شخص کے جو پاگل ہو اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔

ہم اس روایت کو "مرفوع" ہونے کے طور پر صرف عطاء بن عجلان نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عطاء بن عجلان نامی راوی علم حدیث میں ضعیف ہیں۔ وہ احادیث کو بھول جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو اس کی طلاق درست نہیں ہوتی۔

البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کا پاگل ہو کہ بعض اوقات اسے افاقہ ہو جاتا ہو اور پھر وہ افاقے کے دوران طلاق دے (تو وہ واقع ہو جائے گی)

1113 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ مَا شَاءَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَاَتُهٗ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْ مِنِّيْ وَلَا اٰوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْاَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَآئِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ

(الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ)

قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ طَلَّقَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيْبٍ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے یہ ہوا کرتا تھا: آدمی اپنی بیوی کو جتنی چاہتا تھا طلاق دے دیتا تھا وہ عورت پھر بھی اس کی بیوی رہتی تھی' وہ جب چاہتا تھا' اس کی عدت کے دوران اس سے رجوع کر لیا کرتا تھا' اگرچہ اس نے اسے سو مرتبہ بھی طلاق دی ہو' یا اس سے بھی زیادہ دی ہو' یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: اللہ کی قسم! نہ تو میں تمہیں طلاق دوں گا کہ تم مجھ

سے الگ ہو جاؤ اور نہ ہی میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا' وہ خاتون بولی: وہ کیسے؟ اس آدمی نے کہا: میں تمہیں طلاق دوں گا' جب تمہاری عدت ختم ہونے والی ہوگی' تو میں تم سے رجوع کر لیا کروں گا' وہ عورت گئی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا: تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش رہی' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہے' یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

''طلاق دو مرتبہ دی جائے گی' پھر مناسب طریقے سے روک لو یا احسان کے ساتھ الگ کر دو''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد لوگوں نے نئے طریقے سے طلاق دینا اختیار کیا' جس شخص نے طلاق دینا ہوتی تھی یا جس نے طلاق نہیں دینا ہوتی تھی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ روایت یعلی بن شبیب سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

باب 16: حاملہ بیوہ عورت' جب بچے کو جنم دے

1114 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ

متنِ حدیث: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ و

فی الباب: قَالَ : وَفِى الْبَاب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: حَدِيْثُ اَبِى السَّنَابِلِ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَسْوَدِ سَمَاعًا مِّنْ اَبِى السَّنَابِلِ

قولِ امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ لَا اَعْرِفُ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ التَّزْوِيجُ لَهَا وَاِنْ لَّمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ

1114- اخرجه احمد (304/4) وابن ماجه (653/1) كتاب الطلاق' باب: الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج' حديث (2027) والنسائى (190/6) كتاب الطلاق' باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' حديث (3508) والدارمى (166/2) كتاب الطلاق' باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' من طريق الاسود عن ابى السنابل بن بعكك فذكره.

قولِ امام ترمذی: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سبیعہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے تیس دن یا شاید پچیس دن کے بعد بچے کو جنم دیا' جب وہ نفاس سے پاک ہوئی' تو اس نے نکاح کے لئے خود کو تیار کیا' تو اس بات پر اعتراض کیا گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چاہے' تو ایسا کرسکتی ہے' کیونکہ اس کی عدت پوری ہوچکی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

ابوسنابل سے منقول حدیث ''مشہور'' ہے' اور اس سند کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اسود نے ابوسنابل کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے علم کے مطابق حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہے۔

اکثر اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس بات کے قائل ہیں: جب حاملہ بیوہ' بچے کو جنم دے' تو اس کے لئے دوسری شادی کرنا جائز ہوجاتا ہے' اگرچہ اس کی (بیوگی کی) عدت پوری نہ ہوئی ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے' بعض اہلِ علم کے نزدیک وہ عورت' وہ عدت بسر کرے گی جو بعد میں ختم ہوتی ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے درست ہے۔

1115 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی' اگر کوئی حاملہ بیوہ عورت بچے کو جنم دے' تو کیا حکم ہوگا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت وہ عدت بسر کرے گی جو بعد میں ختم ہوگی۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: جیسے ہی وہ بچے کو جنم دے گی' اس کی عدت ختم ہوجائے گی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ ان لوگوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام

1115- اخرجه مالك في الموطا (589/2) كتاب الطلاق' باب: عدة المتوفى عنها زوجها اذا كانت حاملاً' حديث (83) واحمد (314/6) (1122/2'1123) كتاب الطلاق' باب: القضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل' حديث (57-1485) والنسائي (192/2) ومسلم الطلاق' باب: عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' حديث (3512) والدارمي (165/2'166) كتاب الطلاق' باب: في عدة الحامل المتوفى عنها زوجها والمطلقه' من طريق سليمان بن يسار عن ام سلمة به.

بھیجا' تو انہوں نے بتایا: سبیعہ اسلمیہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ عرصے بعد بچے کو جنم دیا تھا' اور اس خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ نے اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ شادی کر سکتی ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب 17- بیوہ عورت کی عدت کا بیان

1116 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ

متنِ حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (۱)

◆◆ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ تین روایات نقل کی ہیں۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی' جس میں زرد رنگ موجود تھا ایک کنیز نے اس میں تیل ملایا پھر سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر لگائی' پھر انہوں نے بتایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی' کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ وہ اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

1117 متنِ حدیث: قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ

(۱)- اخرجه مالك في المؤطا (596/2) كتاب الطلاق' باب: ما جاء في الاحداد' حديث (101) والبخاري (174/3) كتاب الجنائز' باب: احداد المراة على غير زوجها' حديث (1280) ومسلم (1123/2' 1124) كتاب الطلاق' باب: وجوب الاحداد في عدة الوفاة' وتحريمه في غير ذلك الا ثلاثة ايام' حديث (58-1486) واخرجه ابو داؤد (290/2) كتاب الطلاق' باب: احداد المتوفى عنها زوجها' حديث (2299) واخرجه النسائي (201/6) كتاب الطلاق' باب: ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية' حديث (3533) والدارمي (167/2) كتاب الطلاق' باب: احداد المراة على الزوج' واخرجه احمد (325/6' 326' 426) والحميدي (146/1) حديث (306) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة عن ام حبيبه فذكرته.

1117- اخرجه مالك في المؤطا (597/2) كتاب الطلاق' باب: ما جاء في الاحداد' حديث (102) واحمد (324/6) والبخاري (394/9) كتاب الطلاق باب: تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا' حديث (5335) ومسلم (1124/2) كتاب الطلاق' باب: وجوب الاحداد في عدة الوفاة' وتحريمه في غير ذلك الا ثلاثة ايام' حديث (58-1487) وابو داؤد (290/2) كتاب الطلاق: باب: احداد المتوفى عنها زوجها' حديث (2299) والنسائي (201/6) كتاب الطلاق' باب: ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية' حديث (3533) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة عن زينب بنت جحش به.

مِنۡهُ ثُمَّ قَالَتۡ وَاللّٰهِ مَا لِيۡ فِي الطِّيۡبِ مِنۡ حَاجَةٍ غَيۡرَ اَنِّيۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ : لَا يَحِلُّ لِامۡرَاَةٍ تُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَنۡ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوۡقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوۡجٍ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا' تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور لگائی پھر وہ بولیں: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی' کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔

1118 متن حدیث: قَالَتۡ زَيۡنَبُ وَسَمِعۡتُ اُمِّيۡ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوۡلُ جَآئَتِ امۡرَاَةٌ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتۡ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّ ابۡنَتِيۡ تُوُفِّيَ عَنۡهَا زَوۡجُهَا وَقَدِ اشۡتَكَتۡ عَيۡنَيۡهَا اَفَنَكۡحَلُهَا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيۡنِ اَوۡ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوۡلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا وَّقَدۡ كَانَتۡ اِحۡدَاكُنَّ فِي الۡجَاهِلِيَّةِ تَرۡمِيۡ بِالۡبَعۡرَةِ عَلٰى رَاۡسِ الۡحَوۡلِ

فی الباب: قَالَ : وَفِي الۡبَابِ عَنۡ فُرَيۡعَةَ بِنۡتِ مَالِكٍ اُخۡتِ اَبِيۡ سَعِيۡدٍ الۡخُدۡرِيِّ وَحَفۡصَةَ بِنۡتِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوۡ عِيۡسٰى: حَدِيۡثُ زَيۡنَبَ حَدِيۡثٌ حَسَنٌ صَحِيۡحٌ

مذاہب فقہاء: وَالۡعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنۡدَ اَصۡحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَغَيۡرِهِمۡ اَنَّ الۡمُتَوَفّٰى عَنۡهَا زَوۡجُهَا تَتَّقِي فِيۡ عِدَّتِهَا الطِّيۡبَ وَالزِّيۡنَةَ وَهُوَ قَوۡلُ سُفۡيَانَ الثَّوۡرِيِّ وَمَالِكِ بۡنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحۡمَدَ وَاِسۡحٰقَ

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو چکا ہے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! ایسا دو یا شاید تین مرتبہ ہوا' ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا: نہیں! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تو چار ماہ دس دن ہیں' پہلے زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی۔

اس بارے میں سیّدہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں' سے حدیث منقول ہے اس کے علاوہ سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور آرائش وزیبائش اختیار کرنے سے احتراز کرے گی۔

1118- اخرجه البخاري (394/9) كتاب الطلاق: باب: تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا' حديث (5336) ومسلم (1124/2) كتاب الطلاق' باب: وجوب الاحداد في عدة الوفاة' وتحريمه في غير ذلك الا ثلاثة ايام' حديث (58-1488)' وابو داؤد (290/2) كتاب الطلاق' باب: احداد المتوفى عنها زوجها' حديث (2299) والنسائي (201/6' 202) كتاب الطلاق' باب: ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية' حديث (3533) من طريق حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة عن امها ام سلمة فذكرته.

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُظَاهِرِ یُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ یُّكَفِّرَ

باب 18-ظہار کرنے والا شخص اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کرلے

1119 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَیَاضِیِّ

متنِ حدیث: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُظَاهِرِ یُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ یُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ وَمَالِكٍ وَّالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَّاِسْحٰقَ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ یُّكَفِّرَ فَعَلَیْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِیٍّ

◆◆ حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ظہار کرنے والے کی بابت نقل کرتے ہیں، جو کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کرلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کفارہ ایک ہی ہوگا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے، تو اس پر دو کفارے ادا کرنا لازم ہوگا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اس بات کے قائل ہیں۔

1120 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ زَوْجَتِیْ فَوَقَعْتُ عَلَیْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰی ذٰلِكَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَیْتُ خَلْخَالَهَا فِیْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰی تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اپنی بیوی کے

1119- اخرجه احمد (37/4) وابو داؤد (265/2) کتاب الطلاق، باب: الظهار، حدیث (2213) وابن ماجه (666/1) کتاب الطلاق، باب: المظاهر یجامع قبل ان یکفر، حدیث (2064) والدارمی (163/2، 164) کتاب الطلاق، باب: فی الظهار، وابن خزیمة (73/4) حدیث (2378) من طریق محمد بن عمرو بن عطاء، عن سلیمان بن یسار عن سلمة بن صخر الانصاری فذکره.

1120- اخرجه ابو داؤد (268/2) کتاب الطلاق، باب: فی الظهار، حدیث (2223) وابن ماجه (666/1-667) کتاب الطلاق، باب: المظاهر یجامع قبل ان یکفر، حدیث (2065) والنسائی (167) کتاب الطلاق، باب: الظهار حدیث (3457) من طریق الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس فذکره.

ساتھ ظہار کیا تھا' پھر اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی تھی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا' پھر میں نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تمہیں اس بات پر کس نے مجبور کیا؟ وہ بولا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم اس کے قریب نہ جانا' جب تک تم وہ نہ کرو جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (یعنی کفارہ ادا نہ کر دو)۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن غریب صحیح'' ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

باب 19: ظہار کا کفارہ

1121 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ

متنِ حدیث: اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَّيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: بنو بیاضہ سے تعلق رکھنے والے حضرت سلمان بن صخر انصاری ؓ نے رمضان گزرنے تک اپنی بیوی کو اپنی والدہ کی طرح قابلِ احترام قرار دیا' جب نصف رمضان گزرا' تو انہوں نے رات کے وقت اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو! انہوں نے عرض کی: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھو! انہوں نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ! انہوں نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا اسے یہ ''عرق'' دے دو۔

(راوی کہتے ہیں) یہ ایک پیمانہ ہے' جس میں پندرہ صاع یا شاید سولہ صاع اناج آتا ہے' جو ساٹھ مسکینوں کو کھلایا جا سکتا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ایک قول کے مطابق ان صاحب کا نام سلیمان بن صخر تھا' اور ایک قول کے مطابق سلمہ بن صخر بیاضی تھا۔

ظہار کے کفارے کے بارے میں اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِيلَاءِ

باب 20- ایلاء کا بیان

1122 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ اَنْبَانَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنْبَانَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متنِ حدیث: اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَّجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى

اختلافِ روایت: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ

مذاہبِ فقہاء: وَالْاِيلَاءُ هُوَ اَنْ يَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَقْرَبَ امْرَاَتَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَاَكْثَرَ

وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ فَاِمَّا اَنْ يَّفِيْءَ وَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَّهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

◆◆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازدواج کے ساتھ ایلاء کرلیا' آپ نے انہیں (اپنے لئے) حرام قرار دیا' پھر آپ نے اس حرام کو حلال کیا' اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

مسلمہ بن علقمہ نے داؤد کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اسے علی بن مسہر اور دیگر راویوں نے ... کے حوالے سے شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں مسروق کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

یہ روایت اس حدیث سے زیادہ مستند ہے' جو مسلمہ بن علقمہ سے منقول ہے۔

ایلاء یہ ہے: ایک آدمی یہ قسم اٹھائے کہ وہ چار ماہ تک یا اس سے زیادہ عرصے تک اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا۔

اہلِ علم نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: پھر جب چار ماہ گزر جائیں تو بعض اہلِ علم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب چار ماہ گزر جائیں تو وقوف کیا جائے گا یا تو وہ شخص رجوع کرلے گا یا طلاق

1122- اخرجه ابن ماجه (670/1) كتاب الطلاق' باب: الحرام' حديث (2072) من طريق عامر عن مسروق عن عائشة به.

دیدے گا۔

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک جب چار ماہ گزر جائیں گے، تو ایک بائنہ طلاق واقع ہوجائے گی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللِّعَانِ

باب 21- لعان کا بیان

1123 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فِي اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِي اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِي اِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَّهُ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَّاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِي سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِي فِي سُوْرَةِ النُّوْرِ (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَا الْاٰيَاتِ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

فی الباب: قَالَ : وَفِي الْبَاب عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّحُذَيْفَةَ

حکمِ حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہبِ فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

1123- اخرجه احمد (12/2) ومسلم (1130/2-1131) كتاب اللعان، حديث (4-1493) والنسائي (175/6-176) كتاب الطلاق، باب: عظة الامام الرجل والمرأة عند اللعان، p9d (150/2-151) كتاب الطلاق، باب: في اللعان، من طريق عبد الملك بن ابي سليمان عن سعيد بن جبير عن ابن عمر فذكره۔

◄► سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت مصعب بن زبیر کی حکومت کے دوران' دولعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' تو مجھے سمجھ نہیں آئی: میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی جگہ سے اُٹھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا' جب میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو مجھ سے کہا گیا: وہ آرام کر رہے ہیں' لیکن وہ میری آواز سن چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ابن جبیر ہو؟ تم اندر آ جاؤ! تم اس وقت کسی کام سے آئے ہو گے؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں اندر آیا تو وہ اس وقت اونٹ پر ڈالی جانے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! جی ہاں! اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے سوال کیا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کو زناء کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہے' تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ بات کرتا ہے' تو وہ ایک بڑا الزام لگاتا ہے' اور اگر وہ خاموش رہتا ہے' تو وہ ایک بڑی زیادتی پر خاموش رہتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا' اس میں اب مبتلا ہو گیا ہوں (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی تھیں جو سورۂ نور میں ہیں۔

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس صرف ان کی اپنی ذات گواہ ہوتی ہے''۔ یہ پوری آیات ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تھیں آپ نے اسے وعظ ونصیحت کی اور اسے بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے' تو وہ بولا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے اس عورت پر کوئی جھوٹا الزام نہیں لگایا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلایا اور اسے وعظ ونصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے' تو وہ بولی: نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اس نے سچ نہیں کہا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے آغاز کیا' اس نے سب سے پہلے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پر گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے' اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو' تو اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو' پھر آپ نے اس عورت کو بلوایا اس عورت نے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ گواہی دی کہ وہ مرد جھوٹ کہہ رہا ہے' اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو' اگر وہ مرد سچا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ''صحیح'' ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔

1124 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَنْبَانَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرد نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان علیحدگی کروادی آپ نے اس کے بچے کو اس کی ماں سے منسوب کردیا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب 22- بیوہ عورت عدت کہاں بسر کرے گی؟

1125 سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ اَنْبَاَنَا مَعْنٌ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

متن حدیث: اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

آثارِ صحابہ: قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ

سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ

1124- اخرجه مالك فى المؤطا (567/2) كتاب الطلاق' باب: ما جاء فى اللعان' حديث (35) واحمد (7/2-38) والبخارى (305/8) كتاب التفسير' باب: والخمسة ان غضب الله عليها ان كان من الصدقين (النور 9) حديث (4748) ومسلم (1133 1132/2-) كتاب اللعان' حديث (8-1494) وابو داؤد (278/2'279) كتاب الطلاق: باب فى اللعان' حديث (2259) وابن ماجه (669/1) كتاب الطلاق' باب: فى اللعان حديث(2069) والنسائى (178/6) كتاب الطلاق' باب: نفى الولد باللعان والحاقه بامه' حديث (3477) والدارمى (150/2) كتاب الطلاق' باب: فى اللعان' من طريق مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر فذكره۔

1125- اخرجه مالك فى المؤطا (591/2) كتاب الطلاق' باب: مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل' حديث (87) واحمد (370/6) وابو داؤد (291/2) كتاب الطلاق' باب فى المتوفى عنها تنتقل' حديث (2300) وابن ماجه (6541-655) كتاب الطلاق: باب: اين تعتد المتوفى عنها زوجها' حديث (2031) والنسائى (199/6) كتاب الطلاق باب: مقام المتوفى عنها زوجها فى بيتها حتى تحل' حديث (3529) والدارمى (168/2) كتاب الطلاق' باب: خروج المتوفى عنها زوجها' من طريق سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة' عن عمته زينب بنت كعب بن عكرة' عن الفريعة بنت مالك بن سنان به۔

نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاہب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَائَتْ وَاِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

قولِ امام ترمذی: قَالَ اَبُوْ عِيسٰى: وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ

◆◆ سیّدہ زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں انہوں نے انہیں بتایا ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس بنوخدرہ میں چلی جائیں چونکہ ان کے شوہر اپنے چند مفرور غلاموں کی تلاش میں گئے تھے اور ''طرف قدوم'' کے پاس جب وہ ان غلاموں تک پہنچے تو غلاموں نے انہیں قتل کر دیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ کیا میں اپنے میکے واپس چلی جاؤں چونکہ میرے شوہر نے میرے لئے رہائش کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی جس کے وہ مالک ہوتے اور نہ ہی خرچ چھوڑا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں وہاں سے واپس مڑی ابھی میں حجرے میں تھی یا شاید مسجد میں پہنچی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مجھے بلایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا بیان کیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کے سامنے پورا واقعہ دوبارہ سنایا جو میں نے اپنے شوہر کے بارے میں آپ کے سامنے ذکر کیا تھا ... نے فرمایا: تم اپنے گھر میں ہی رہو یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن تک عدت بسر کی۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا تو انہوں نے مجھے پیغام دے کر مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کی پیروی کی اور اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک عدت بسر کرنے والی عورت اپنی عدت ختم ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے گھر سے کہیں اور منتقل نہیں ہو سکتی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہلِ علم کے نزدیک عورت کو اس بات اختیار ہے وہ جہاں چاہے عدت بسر کر سکتی ہے اگر وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت بسر نہیں کرنا چاہتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) پہلی رائے زیادہ درست ہے۔